علماء و عوام کے لیے بیش بہا معطر تحفہ

خوشبو کے فضائل و احکام

مفتی شبیر احمد عثمانی

مہتمم و خطیب مدرسہ حرا اسٹین کلف ڈیوزبری برطانیہ

الحرا پبلی کیشنز

Marfat.com

علماء و عوام کے لیے بیش بہا معطر تحفہ

خوشبو کے فضائل و احکام

اس کتاب میں خوشبو کے احکام و فضائل پر تفصیلی بحث کی گئی ہے!

مفتی شبیّر احمد عثمانی

مہتمم و خطیب مدرسہ حراء اسٹین کلف ڈیوزبری، برطانیہ

تقاریظ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد بستوی قاسمی صاحب

حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہم

الحرا پبلی کیشنز

2-william street,wf13 4ay staincliffe,Dewsbury,UK.

Ph:0044 1924412315, Mob:0044 7783465233

info@alhira.co.uk www.alhira.co.uk

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق الحرا پبلی کیشنز محفوظ ہیں)

نام کتاب: خوشبو کے فضائل و احکام

مصنف: مفتی شبیر احمد عثمانی

طباعتِ اوّل: جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ مارچ ۲۰۱۷ء

صفحات: ۷۶۶

......اسٹاکسٹ......

مکتبہ عائشہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
042-37360541
جامع مسجد مدنی سرائے عالمگیر
0333-8885533
محمد احسن، سرائے عالمگیر
0300-5450837

مدرسہ حرا ثین کلف، ڈیوز بری، برطانیہ
0044 7783465233
0044 1924 412315

Marfat.com

فہرست

شمار نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	انتساب	۴۱
	خوشبو کے فضائل واحکام اہل علم کی نظر میں	۴۲
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ	۴۳
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ	۴۵
	تقریظ: استاذ المکرّم حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہ	۴۷
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب مدظلہ	۴۸
	تقریظ: حضرت مولانا سراج الحق صاحب زید مجدہ	۴۹
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی سمیع اللہ صاحب زید مجدہ	۵۱
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب مدظلہ	۵۲
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی ریاض محمد بلگرامی صاحب زیدہ مجدہ	۵۳
	تعارف کتاب: مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری زید مجدہ	۵۴
	عرض مؤلف	۶۰
	ہدیہ تشکر	۶۳
	(باب نمبر ۱) **پرفیوم (Perfume) کی مختصر تاریخ**	۶۸
	خوشبو کی تعریف	۶۸
	خوشبو کی اصل	۶۸

Marfat.com

عطر اور پرفیوم (Perfume) میں فرق	۶۹
سب سے پہلے پرفیوم (Perfume) ایجاد کرنے والی عورت	۶۹
قدیم دور میں پرفیوم (Perfume)	۷۰
پرفیوم (Perfume) اور فرانس	۷۰
جدید دور میں پرفیوم (Perfume)	۷۰
انسان خوشبو کیسے سونگھتا ہے؟	۷۱
انسان کتنی خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟	۷۱
ریچھ کی قوت شامہ	۷۱
کتے کی قوت شامہ انسان سے بڑھ کے ہے	۷۲
کیا تمام مخلوقات ناک کے ذریعہ خوشبو محسوس کرتی ہے؟	۷۲
(باب نمبر۲) خوشبو اور طہارت	۷۳
کیا الکوحالک (Alcoholic) پرفیوم (Perfume) کا استعمال جائز ہے؟	۷۳
سرکہ اور شراب کی ماہیت کی تبدیلی	۷۷
حالتِ جنابت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم	۸۵
انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگانے والے کے پاس قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم	۸۸
قرآن کو ایسی جگہ رکھنا جہاں حرام اجزاء سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) چھڑکائی گئی ہو	۹۰

Marfat.com

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن کی تلاوت کرنا	۹۰
انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن مجید پکڑنے کا کفارہ	۹۱
پرفیوم (Perfume) اور وضو	۹۱
پرفیوم (Perfume) کے بعد وضو	۹۱
انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) کنویں میں گرگئی، اس کے پانی کا حکم	۹۱
حرام اجزا سے بنائی گئی پرفیوم (Perfume) کی شیشی کا دھونے کے بعد استعمال	۹۲
نافہ مشک پاک ہے	۹۲
عنبر کی اقسام اور اس کی طہارت کا حکم	۹۲
بیت الخلاء میں خوشبو کا چھڑکاؤ	۹۴
(فصل نمبر ا) خوشبو اور حیض ونفاس	۹۶
حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کا استعمال کرے	۹۶
کست اور اظفار	۹۷
حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کہاں لگائے	۹۸
ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد اذفار یا عصب نامی خوشبو کا استعمال	۹۸
نفاس والی عورت کا جھائیں دور کرنے کے لئے چہرے پر ورس ملنا	۹۸

Marfat.com

حیض سے پاک ہونے والی کو خوشبو میسر نہ ہونے پر نمک کے استعمال کا حکم	۹۹
حیض کی حالت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم	۱۰۰
(باب نمبر۳) خوشبو اور نماز	۱۰۴
انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) جائے نماز پر چھڑک کر نماز ادا کرنے کا حکم	۱۰۴
جمعہ کے دن خوشبو لگانا	۱۰۴
خطبہ کے دوران خوشبو لگانا	۱۱۳
دھونی دان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم	۱۱۳
(فصل نمبر۱) خوشبو اور اذان	۱۱۴
مؤذن قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے	۱۱۴
(فصل نمبر۲) خوشبو اور امامت	۱۱۵
جس کی بیوی گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) یا عطر لگا کر جائے، اس کی امامت کا حکم	۱۱۵
انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز پڑھا دی مقتدیوں کو اس کی اطلاع دینا ضروری ہے۔	۱۱۵

Marfat.com

(فصل نمبر ۳) خوشبو اور مفسداتِ ومکروہاتِ نماز	۱۱۷
خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کی شیشی کی وجہ سے نماز توڑنا	۱۱۷
کپڑوں پر حرام اجزاء سے بنی ہوئی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز ادا کرنے کا حکم	۱۱۷
جیب میں انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم (Perfume) رکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم	۱۱۸
نماز میں خوشبو سونگھنا	۱۱۹
نماز میں چہرہ اور داڑھی پر خوشبو لگانے کا حکم	۱۲۰
گھٹیا خوشبو لگا کر نماز ادا کرنا	۱۲۰
نماز میں سر سے بہنے والی خوشبو صاف کرنا	۱۲۰
حرام مال سے خریدی ہوئی خوشبو یا چوری شدہ پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز پڑھنے کا حکم	۱۲۱
(فصل نمبر ۴) خوشبو اور سترہ	۱۲۲
پرفیوم (Perfume) کی شیشی کو سترہ بنانا	۱۲۲

Marfat.com

(فصل نمبر۵) خوشبو اور فدیہ	۱۲۵
فدیہ میں خوشبو دینا	۱۲۵
(باب نمبر۴) عید اور خوشبو	۱۲۶
عید	۱۲۶
عید کے معنی	۱۲۶
عید کے دن خوشبو کا استعمال	۱۲۸
عید کا دن خوشبو لگانے کا نام نہیں	۱۲۸
(باب نمبر۵) تکفین وتدفین اور خوشبو	۱۳۰
قبر پر اگربتی یا لوبان وغیرہ جلانے کا حکم	۱۳۰
کفن پر خوشبو لگانا	۱۳۰
مردہ کو کافور لگانے کی حکمت	۱۳۱
میت کے سر، داڑھی، پیشانی ہاتھ اور پاؤں پر کافور لگانا	۱۳۲
میت کی تکفین میں استعمال ہونے والی خوشبو کا خرچ کس کے ذمہ ہے؟	۱۳۳

Marfat.com

مرنے والے کے پاس خوشبو رکھنا	۱۳۵
میت کے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگانے کا حکم	۱۳۶
قبر میں خوشبو ڈالنا	۱۳۶
قبر پر پھول ڈالنا	۱۳۶
تین دن سوگ کے بعد خوشبو جائز ہے	۱۳۶
غسل دینے والے کے پاس دھونی دان ہونی چاہیے	۱۳۷
غسل دینے والے کے لئے میت کے جسم سے نکلنی والی خوشبو کو بیان کرنا مستحب ہے	۱۳۸
جنازہ کے ساتھ دھونی لے کر چلنا	۱۳۹
حالتِ عدت میں فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا	۱۴۰
فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا	۱۴۰
جنازہ پڑھ کے آنے والوں پر گلاب چھڑکنے کا حکم	۱۴۱
کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے اور خوشبو لگانے کی شرعی حیثیت	۱۴۱
عمل صالح کا قبر میں خوبصورت اور خوشبودار نوجوان کی صورت میں آنا	۱۴۲
قبر میں مومن سے سوال وجواب کے بعد جنت کی خوشبو	۱۴۸
(باب نمبر ٦) **خوشبو اور زکوۃ**	۱۵۲
خوشبو کو بطور زکوۃ دینا	۱۵۲

Marfat.com

باب نمبر (۷) خوشبو اور روزہ	۱۵۳
روزہ کے لفظی وشرعی معنی	۱۵۳
رمضان کے روزہ کی اہمیت وفرضیت	۱۵۳
روزہ کے فضائل	۱۵۵
(فصل نمبر ۱) روزہ سے متعلق مختلف مسائل	۱۶۰
مشک آمیز سرمہ لگانے کا حکم	۱۶۰
ناک کے اندرونی سوارخ سے حلق کی طرف آنے والی ریزش کا حکم	۱۶۰
روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ نہ کرے	۱۶۲
ناک سے دماغ اور دماغ سے پیٹ تک منفذ ہونے کے بارے میں متقدمین کا موقف اور جدید طبی تحقیق	۱۶۵
روزہ کی حالت میں نزلہ زکام کے لئے دوا ڈال کر (Nebulizer) کے ذریعے بھاپ لینے کا حکم	۱۶۵
روزہ کی حالت میں نیزل سپرے (Nazal Spray) استعمال کرنے کا حکم	۱۶۶
روزہ دار کا ناک کے ذریعہ دھواں کھینچنا	۱۶۹
روزہ دار کا ناک کے ذریعہ بغیر دوا کے آکسیجن کے استعمال کا حکم	۱۷۰
مشک سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۱۷۰

Marfat.com

روزے میں ایسی مسواک استعمال کرنا جس کو عطر یا خوشبودار تیل میں ڈبویا گیا ہو	۱۷۰
(فصل نمبر۲) خوشبو اور اعتکاف	۱۷۱
معتکف کا خوشبو لگانا	۱۷۱
(باب نمبر۸) خوشبو اور حج	۱۷۳
قرآن مجید سے حج کی فرضیت	۱۷۴
حدیث شریف سے حج کی فرضیت	۱۷۴
اجماع سے حج کی فرضیت	۱۷۶
عقلی طور پر حج کی فرضیت	۱۷۶
(فصل نمبر۱) جنایات یعنی ممنوعات احرام	۱۷۸
جنایات	۱۷۸
احرام کی جنایات آٹھ ہیں	۱۷۸
حرم کی جنایات	۱۷۸
مُحرِم پر خوشبو لگانے کے بدلے میں کفارہ لازم ہونے کی وجہ	۱۷۹
عود یا صندل کی خوشبو کی دھونی والا احرام پہننا	۱۸۰

Marfat.com

آنکھ میں خوشبو بطور دوا استعمال کرنا	۱۸۰
مُحرم کا خوشبودار بچھونا استعمال کرنا	۱۸۰
مُحرم کا خوشبو کو چھونا	۱۸۱
مُحرم کا مُحرم کو یا حلال کو خوشبو لگانا یا خوشبودار کپڑے پہننانا	۱۸۱
احرام سے ایسی خوشبو لٹکانا جو آگ سے چمٹتی ہو	۱۸۱
احرام کی حالت میں صابن استعمال کرنے پر کفارہ کا حکم	۱۸۱
زعفران سے رنگا ہوا کپڑا دھونے کے بعد پہننا جائز ہے	۱۸۲
احرام کی حالت میں خوشبودار پان کھانا	۱۸۲
احرام کی حالت میں بھولے یا غلطی سے خوشبو کا استعمال	۱۸۳
ایک ہی مجلس میں کامل جسم پر خوشبو لگانا	۱۸۳
احرام میں پورے عضو پر پرفیوم (Perfume) لگانا اور اس کے اڑ جانے کا حکم	۱۸۳
احرام کی حالت میں خوشبو کی ممانعت مرد وعورت کے لئے	۱۸۴
احرام کی حالت میں خوشبو کو ہاتھ لگنے کا حکم	۱۸۴
احرام میں خوشبو کا ازالہ خود کرے یا کسی کو کہے	۱۸۴
خوشبو کے استعمال کی وجہ سے قارن پر دوگنی جزا	۱۸۴
مختلف مجالس میں ہر عضو پر خوشبو لگانا	۱۸۵
احرام کی حالت میں اپنے ازار کے کنارہ کے ساتھ مشک اور عنبر باندھنے کا حکم	۱۸۵
جسم پر متفرق طور پر خوشبو لگانا	۱۸۵
نیت سے پہلے احرام کو دھونی دینا	۱۸۶
احرام میں بچے کا خوشبو لگانا	۱۸۶

Marfat.com

اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھنے والے سے ممنوعاتِ احرام کا صادر ہونا اور اس پر کفارہ کا حکم	۱۸۶
احرام میں ولی محرم کا بچے کو خوشبو لگانا	۱۸۶
غیر محرم کا مُحرم بچے کو خوشبو لگانا	۱۸۷
احرام کے وقت حضرت عائشہ کا غالیہ نامی خوشبو کا استعمال کرنا	۱۸۷
ازواج مطہرات کا احرام سے پہلے ورس اور زعفران کی پٹیاں باندھنا	۱۸۷
مُحرم کا ایسا نمک کھانا جس میں زعفران ہو	۱۸۸
حالتِ احرام میں خوشبودار دوا کے استعمال کا حکم	۱۸۸
حالتِ احرام میں عذر کی وجہ سے خوشبو کا استعمال کرنا	۱۸۸
خبیص حلوا کھانا	۱۹۰
بے احرام کا احرام والے کے حکم یا بغیر حکم کے خوشبو لگانے کا حکم	۱۹۰
مُحرم کب لباس و خوشبو استعمال کر سکتا ہے؟	۱۹۱
احرام میں ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا استعمال	۱۹۱
احرام میں خوشبودار کھانا	۱۹۱
خوشبودار کھانے پر کفارہ کا حکم	۱۹۲
احرام کی حالت میں خوشبودار شربت پینا	۱۹۲
مُحرم کے لئے خوشبودار کپڑے کو اتارنا لازم ہے	۱۹۳
جہاز میں ائیر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال اور احرام کا مسئلہ	۱۹۳
حالت احرام میں فوت ہونے والے کو خوشبو لگانا	۱۹۴

Marfat.com

محرم کا خوشبو والی مسواک، پرفیوم (Perfume) یا عطر کی ڈبی کو اپنے بیگ (Bag) میں رکھنا	۱۹۴
احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو یا تیل لگانا	۱۹۴
محرم کے لئے سرمہ کا استعمال	۱۹۶
محرم مہندی نہ لگائے	۱۹۷
محرم کے لئے خطمی کا استعمال	۱۹۸
حالتِ احرام میں ہیئر کلر (Hair Colour) لگانا ممنوع ہے	۱۹۹
حالت احرام میں ہیئر جیل (Hair Gel) لگانا ممنوع ہے	۱۹۹
محرم ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے	۱۹۹
ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے دم	۲۰۱
محرم خوشبو اور تیل نہیں لگا سکتا	۲۰۱
خوشبودار اور غیر خوشبودار تیل استعمال کرنے سے دم	۲۰۴
حضرت عائشہؓ کا رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت غالیہ خوشبو لگانا	۲۰۶
احرام کھولتے وقت خوشبو لگانا	۲۰۶
احرام سے پہلے اعلیٰ خوشبودار تیل لگانا	۲۰۷
منیٰ میں روانہ ہوتے وقت خوشبو لگانا	۲۰۷
غیر مُحرم ہونے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگانا	۲۰۸
عائشہ بنت سعد کا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سر میں خوشبو لگانا	۲۰۸
حالتِ احرام میں ویکس (Vicks) کے استعمال کرنے پر وجوب کفارہ کا حکم	۲۰۸

Marfat.com

عورت کا احرام کی حالت میں بچے کا پیمپر (Pamper) تبدیل کرنا	۲۰۹
کیا عورت کا احرام سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے؟	۲۰۹
طواف سے قبل خوشبو لگانا	۲۰۹
احرام کی حالت خوشبو کا تحفہ قبول کرنا	۲۱۰
محرم کا خوشبو کا چھونا	۲۱۰
حضرت عائشہ کا حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو ذریعہ خوشبو لگانا	۲۱۰
قربانی کے دن خوشبو کا استعمال	۲۱۱
(باب نمبر۹) خوشبو اور نکاح	۲۱۳
عورتوں کی خوشبو استعمال کرنے والے کی گواہی یا وکالت سے انعقاد نکاح کا حکم	۲۱۳
کسی عورت کے خوشبو والے کپڑے کو ناک پہ رکھنے سے حرمت مصاہرت	۲۱۴
جہیز میں دی ہوئی پرفیوم (Perfume) کس کی ملکیت ہے؟	۲۱۴
(فصل نمبر۱) خوشبو اور مہر	۲۱۵
مرد کا عورت کو پرفیوم (Perfume) بھیج کر مہر کی ادائیگی کا دعوی کرنا	۲۱۵
گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جانے والی عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا	۲۱۵

Marfat.com

(فصل نمبر۲) خوشبو اور طلاق	۲۱۶
گھر سے باہر خوشبو یا پرفیوم لگا کر جانے والی عورت کو طلاق دینا	۲۱۶
(فصل نمبر۳) خوشبو اور رجعت	۲۱۷
شوہر کا رجعت کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کرنا	۲۱۷
شوہر کا مطلقہ رجعیہ کو خوشبو لگانا	۲۱۷
(فصل نمبر۴) خوشبو اور تعلیق طلاق	۲۱۸
شوہر کا بیوی کے خوشبو لگانے پر طلاق کو معلق کرنا	۲۱۸
شوہر کا خوشبو لگانے کو ایک بیوی پر معلق کرنا اور دوسری بیوی کا خوشبو لگانا	۲۱۸
عمرہ یا زینب بشرطیکہ خوشبو لگائے	۲۱۹
شوہر کا بیوی کے خوشبو سپرے (Spray) کرنے پر طلاق کو معلق کرنا	۲۱۹
(فصل نمبر۵) خوشبو اور ظہار	۲۲۰
ظہار کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کرنا	۲۲۰

Marfat.com

(فصل نمبر۶) خوشبو اور عدت	۲۲۱
معتدہ کا پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر کام کرنا	۲۲۱
معتدہ کا خوشبو خریدنے کے لئے گھر سے باہر جانا	۲۲۱
معتدہ کا طلاق رجعی میں پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرنا	۲۲۲
معتدہ کا خوشبو کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا	۲۲۲
شوہر کا معتدہ رجعیہ کی شرم گاہ پر خوشبو لگانا	۲۲۳
کسی خاتون کا معتدہ کو خوشبو لگا دینا	۲۲۳
معتدہ کا کسی کو پرفیوم (Perfume) چھڑکنے کا حکم دینا	۲۲۴
(باب نمبر۱۰) خوشبو اور عقائد	۲۲۵
مورتیوں کے لئے چڑھائی ہوئی خوشبو کا استعمال	۲۲۵
مشرکین اپنے بتوں پر زعفران کو ملتے تھے	۲۲۶
(فصل نمبر۱) خوشبو اور مساجد	۲۲۷
مساجد کو معطر کرنا چاہیے	۲۲۷

Marfat.com

مسجد میں لوگوں کو خوشبو لگانا	۲۲۸
مسجدوں میں رکھی ہوئی خوشبو کا استعمال	۲۲۹
مسجد کو معطر کرنے کے لئے متولی کی اجازت ضروری نہیں	۲۳۰
مسجدوں میں خوشبو کی خالی شیشی کو اپنے استعمال میں لانا یا اس کو پھینک دینا	۲۳۰
ہندو سے خریدی ہوئی خوشبو مسجد میں رکھنے کا حکم	۲۳۰
بت خانہ کی استعمال شدہ خوشبوؤں کی شیشیوں کو دوبارہ بھر کے مسجد میں رکھنے کا حکم	۲۳۱
مسجد کی دیوار پر پرفیوم (Perfume) یا عطر وغیرہ کی مشہوری کے لئے اشتہار لگانا	۲۳۲
امام کا مسجد میں رکھی گئی خوشبو کو گھر لے جانا	۲۳۶
مسجد میں خوشبوئیں دینے کے بعد ملکیت ختم ہوگئی	۳۳۶
ایک مسجد کی خوشبوئیں دوسری مسجد میں منتقل کرنے کا حکم	۲۳۷
مسجد کی خوشبو گھر لا کر قیمت ادا کرنے کا حکم	۲۳۷
گمشدہ خوشبو کو مسجد میں لگانا	۲۳۷
لوبان کی خوشبو مسجد میں جلانا	۲۳۸
مسجد میں بدبودار رنگ کرنے کا حکم	۲۳۸
(فصل نمبر۲) خوشبو اور تجارت	۲۴۰
پرفیوم (Perfume) کے ڈبہ پر تصویر	۲۴۰
ہندو کا مسلمان سے خوشبو مورتی کے اوپر لگانے کے لئے خریدنا	۲۴۳
عورت کا خوشبو بیچنا	۲۴۳

Marfat.com

عورت کا خوشبو بنانا	۲۴۴
مشک پاک اور اس کی بیع جائز ہے	۲۴۵
مشک میں بیع سلم	۲۴۵
پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر خوشبو چیک (Check) کرنے کے لئے استعمال کرنا	۲۴۵
پرفیوم (Perfume) کو پرفیوم (Perfume) کے بدلے خرید وفروخت کرنے کا حکم	۲۴۷
ایسی پرفیوم (Perfume) کی تجارت جس کا استعمال مردوں کے لئے مکروہ ہے	۲۴۷
زید نے غلطی سے عورتوں کی پرفیوم (Perfume) خرید لی اب کیا کرے؟	۲۴۸
خریدنے کی غرض سے اپنے قبضہ میں لی ہوئی پرفیوم (Perfume) کی سپرے (Spray) والی شیشی کا خراب ہو جانا	۲۴۹
مال حرام سے خریدی ہوئی خوشبو کا استعمال بھی حرام ہے	۲۵۰
حرام اجزا سے بنائی گئی پرفیوم (Perfume) غلطی سے خرید لی تو اب کیا کیا جائے	۲۵۰
پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر ملازم کا بلا اجازت مالک پرفیوم (Perfume) استعمال کرنے کا حکم	۲۵۱
دوکان کے ڈسپلے (Display) پر پڑی خوشبو کتنی استعمال کرنی چاہیے؟	۲۵۱
اگر کوئی ڈسپلے (Display) پر پڑی پرفیوم (Perfume) لے گیا تو واپس کرنا ضروری ہے	۲۵۲
عورتوں کی پرفیومز (Perfumes) کی کمائی کا حکم	۲۵۲

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

عورت اور خوشبو	۲۵۳
گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی اللہ کے غضب میں	۲۵۳
عورت کا گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنا باعث لعنت ہے	۲۵۳
خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تنبیہ	۲۵۴
عورت کے لئے خوشبو کی دھونی لے کر مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے آنے کی ممانعت	۲۵۵
لوگوں کے لئے خوشبو لگا کر باہر جانے والی عورت زانیہ ہے	۲۵۵
گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنے والی قیامت کے دن سخت تاریکی میں	۲۵۶
عورت کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع کیوں ہے؟ ایک شبہ کا ازالہ	۲۵۶
خوشبو لگا کر باہر جانے سے کیا مراد ہے؟	۲۵۹
مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق	۲۶۰
عورت کا گھر سے باہر مردوں کے لئے پرفیوم (Perfume) لگا کر نہ نکلنا	۲۶۱
حاملہ عورت کے لئے پرفیوم (Perfume) کا استعمال	۲۶۲
عورت کو پرفیوم (Perfume) بطور ہدیہ دینا	۲۶۲
عورت کا استنجاء کے بعد خوشبودار چیز سے اپنا ہاتھ دھونا	۲۶۳
ائیر ہوسٹس (Air Hostess) کا جہاز میں پرفیوم (Perfume) لگانا	۲۶۳
کیا خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے والی عورت کو مالی جرمانہ کیا جاسکتا ہے؟	۲۶۴
نابالغ بچیوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا	۲۶۸

Marfat.com

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت کا پکایا ہوا کھانا	۲۷۰
مرد کا عورت یا عورت کا مرد کی پرفیوم (Perfume) استعمال کرنے کا حکم	۲۷۰
یہودیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خوشبو مانگنا	۲۷۱
خوشبو خریدتے ہوئے عورت کی انگلی پر خوشبو لگنے کا حکم	۲۷۲
(فصل نمبر۴) خوشبو اور زوجین	۲۷۳
حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا خوشبو ترک کرنا	۲۷۳
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا خوشبو لگا کر شوہر کے پاس آنا	۲۷۴
بیوی سے اختلاط کے دوران زعفران لگنے کا حکم	۲۷۷
شوہر کا بیوی کو خوشبو نہ لگانے کی وجہ سے سزا دینا	۲۷۸
شوہر کے کہنے پر بیوی کا گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرنا	۲۷۹
حالت مجرد میں عطر شہوت میں زیادتی کا سبب ہے	۲۷۹
گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت سے قطع تعلق	۲۸۰
بیوی کو گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) استعمال کرنے کی اجازت دینے والے شوہر کی غیبت کا حکم	۲۸۱
عورت خاوند کی غیر موجودگی میں خوشبو نہ لگائے	۲۸۲
خوشبو شوہر اور بیوی کے درمیان محبت کا سبب ہے	۲۸۳
بیوی کی پرفیوم (Perfume) کا خرچہ شوہر کے ذمہ نہیں	۲۸۳
گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جانے والی عورت کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا	۲۸۴

Marfat.com

عورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا سنت ہے	۲۸۴
(فصل نمبر ۵) **خوشبو اور نام**	۲۸۵
لڑکوں کے ایسے نام جن میں ''خوشبو'' کے معنی پائے جاتے ہیں	۲۸۷
لڑکیوں کے ایسے نام جن میں ''خوشبو'' کے معنی پائے جاتے ہیں	۲۹۸
(فصل نمبر ۶) **پھول**	۳۱۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پھول	۳۱۵
پھول اور خوشبو کا ہدیہ واپس نہ کرو	۳۱۶
قرآن مجید کی تلاوت کے دوران قاری پر پھولوں کی پتیاں پھینکنے کا حکم	۳۱۷
حجاج کو رخصت کرتے وقت گلے میں خوشبودار پھول ڈالنے کا حکم	۳۱۷
قبروں پر پھول چڑھانے کے لئے بیچنا مکروہ مگر اس کی قیمت حلال ہے	۳۱۸
مزاروں یا قبروں پر پھولوں کے ہار رکھنے کی نذر کا حکم	۳۱۸
مسجدوں کو شب قدر اور شب برائت وغیرہ میں پھولوں سے سجانے کا حکم	۳۱۹
جنت میں خوشبودار پھول	۳۱۹
مسجد میں خوشبو کی خاطر پھول کا پودا لگانا	۳۲۰
جنت کے پھول کا سردار	۳۲۱
گلاب کے پھول سے خوشبو	۳۲۱
گلاب کے پھول کے بارے اغلام العوام	۳۲۲

14/0007

Marfat.com

عورت کا اپنے آپ کو خوشبودار پھول سے تشبیہ دینا	۳۲۲
دنیا کا سب سے بڑا اور بدبودار نایاب پھول	۳۲۳
دنیا کا سب سے بڑا پھول	۳۲۳
دنیا کے نایاب پھول	۳۲۳
ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر پھول کا لین دین	۳۲۴
ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) سے متعلق سروے	۳۲۵
ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر دیے گے تحائف	۳۲۶
ولینٹائن ڈے (Valentine Day) کا پس منظر	۳۲۸
پھول کھانے والے بکرے کا مقدمہ خارج	۳۳۰
(فصل نمبر ۷) خواب اور خوشبو	۳۳۲
خواب میں خوشبو لگانا	۳۳۲
خواب میں عود سونگھنا	۳۳۲
خواب میں عنبر دیکھنا	۳۳۳
خواب میں دھونی لینا	۳۳۳
خواب میں خوشبودار تیل لگانا	۳۳۴
خواب میں نیلوفر کا پودا	۳۳۴
خواب میں عطر فروش کو دیکھنا	۳۳۵
خواب میں زعفران کو پینا	۳۳۵

Marfat.com

خواب میں کافور دیکھنا	۳۳۶
خواب میں پھولوں والا درخت دیکھنا	۳۳۶
خواب میں پھول دیکھنا	۳۳۶
خواب میں خوشبودار پودا	۳۳۷
خواب میں چنبیلی کا پودا دیکھنا	۳۳۹
جراب کی خوشبو	۳۴۰
(فصل نمبر۸) خوشبو کے آداب	۳۴۱
خوشبو لگانے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ	۳۴۱
خوشبو تحفۂ رحمت	۳۴۵
خوشبو لگاتے ہوئے کیا نیت کرنی چاہیئے؟	۳۴۶
خوشبو لگاتے وقت دعا	۳۴۶
خوشبو لگانے کا طریقہ	۳۴۶
خوشبو کہاں لگانا سنت ہے؟	۳۴۷
خوشبو کب لگائی جائے	۳۴۸
خوشبو واپس نہیں کرنی چاہیے	۳۴۸
اجتماع میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا	۳۴۸
خوشبو میں سے لگالو	۳۴۹
مصافحہ سے پہلے خوشبودار تیل لگانا	۳۴۹

Marfat.com

اچھی اور عمدہ خوشبو کا استعمال مستحب ہے	۳۴۹
فاغیہ کی خوشبو سب سے اعلیٰ	۳۵۰
لفظ ''ریحان'' کی وضاحت	۳۵۰
ہند کی خوشبو	۳۵۲
(فصل نمبر ۹) خوشبو سے متعلق مختلف مسائل	۳۵۳
کیا کپڑوں پر خوشبو لگانے سے سنت ادا ہو جائے گی؟	۳۵۳
کیا پرفیوم (Perfume) لگانے سے سنت ادا ہو جائے گی؟	۳۵۴
جس کے اندر سونگھنے کی صلاحیت نہیں وہ بھی خوشبو لگائے	۳۵۴
کیا خوشبو سے الرجک (Allergic) آدمی خوشبو رد کر سکتا ہے؟	۳۵۵
کیا پبلک (Public) مقامات پر خوشبو نہ لگانے کے قانون کی پاسداری ضروری ہے؟	۳۵۵
خوشبو پہ خوشبو لگانا	۳۵۸
پانی کو خوشبودار بنانا	۳۵۹
اچھی خوشبو کا استعمال تکبر نہیں	۳۵۹
سر پر ضرب سے سونگھنے کی صلاحیت کا چلے جانے کا حکم	۳۶۰
بحرِ میت کی مٹی سے بنی خوشبودار کریمز (Creams) اور صابن استعمال کرنے کا حکم	۳۶۱
بحرمیت	۳۶۱
افسوس	۳۶۳
قوم لوط	۳۶۳
مہمانوں کی آمد	۳۶۴

Marfat.com

عذاب کی آمد	۳۶۶
ہم جنس شادی	۳۶۶
نومولود کے سر پر زعفران لگانا چاہیے	۳۶۸
دوست کی پرفیوم (Perfume) کی چوری اور اس کی واپسی کا طریقہ	۳۶۹
اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے کے لئے خوشخبری اور غیر اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے لئے وعید	۳۶۹
دوسروں کے لئے خوشبو کا استعمال	۳۷۰
دوسروں کی خوشی کے لئے خوشبو کو ترک کرنا	۳۷۳
خوشبو میں حق غیر مخلوط ہو جانے کا حکم	۳۷۵
مردوں کو زعفران لگانا ممنوع ہے	۳۷۶
مرد کا غیر محرم عورت کو دوکان میں خوشبو لگانا	۳۷۶
اللہ تعالیٰ خلوق کے ساتھ پڑھی گئی نماز کو قبول نہیں کرتے	۳۷۶
عورتوں کی خوشبو لگانے والے کو خوشبو دھونے کا کہنا	۳۷۶
خلوق کے استعمال کی وجہ ممانعت	۳۷۷
انگور، مُنقا اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) کا فر کو تحفہ میں دینے کا حکم	۳۷۷
پرفیوم (Perfume) دیتے وقت یہ شرط لگانا کہ "اسے استعمال خود کرنا ہے"	۳۷۸
تبرک کے لئے کعبہ کی خوشبو لینا	۳۷۸
کسی کی پرفیوم (Perfume) یا عطر بغیر اجازت استعمال کرنے کا حکم	۳۷۸
امانت رکھی ہوئی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کا خراب ہونے کی صورت میں امین پر ضمان کا حکم	۳۷۹

Marfat.com

خوشبو کے لئے سونے چاندی کے برتن کا استعمال	۳۷۹
رسول اللہ ﷺ کے نام آنے پر انگوٹھوں کو چومنے سے انگلیوں کے خوشبودار ہونے کا عقیدہ	۳۸۰
کیا مغرب کے بعد خوشبو لگا سکتے ہیں؟	۳۸۰
(باب نمبر ۱۱) مشک	۳۸۲
مشک کی لغوی اور اصطلاحی تعریف	۳۸۲
بعض اطباء کے نزدیک مشک کی اقسام	۳۸۲
مشک کو پہچاننے کا طریقہ	۳۸۳
مشک کی باثر رہنے کی مدت	۳۸۳
مشک صرف نر ہرن میں موجود ہوتا ہے	۳۸۳
حضرت آدم کی دعا سے ہرن کے نافہ میں مشک	۳۸۵
سب سے افضل خوشبو	۳۸۶
مشک سب سے بہترین خوشبو ہے	۳۸۷
مشک وعنبر مردانہ خوشبو	۳۸۷
مشک کے نافہ سے مشک نکالنے کے بعد خیار رویت اور خیار عیب کا مسئلہ	۳۸۸
کستوری سے منہ میں بو	۳۸۸
کستوری کو کپڑوں میں لگانا	۳۸۸
حضرت انس کے باغ سے مشک کی خوشبو	۳۸۹
مشک اور خوشبو کے ہار صرف خواتین ہی پہن سکتی ہیں	۳۸۹

Marfat.com

"قلائد" اور "سِخاب"	۳۹۰
ایک اشکال کا جواب	۳۹۰
سانپ سے مشک کی خوشبو	۳۹۱
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو مشک تولنے کے لئے نہ دینا	۳۹۲
حضرت عمر بن عبد العزیز کا بیت المال کے مشک تلنے کے دوران اپنا ناک بند کرنا	۳۹۳
نیک دوست کی مثال مشک رکھنے والے کی طرح	۳۹۳
نوجوان کے جسم سے خوشبو کا مہکنا	۳۹۴
مشک کے فوائد	۳۹۶
(فصل نمبر ا) خوشبو کے فوائد	۳۹۷
حنا سے چکر کا علاج	۳۹۷
کستوری کے فائدے	۳۹۷
عود ہندی بہترین دوا	۳۹۷
عود ہندی سے نمونیہ کا علاج	۳۹۸
عود کے فوائد	۳۹۹
"السلویٰ" کے پتہ کو زعفران میں ملانے کا فائدہ	۳۹۹
ذریرہ کے فوائد	۳۹۹
عنبر کے فوائد ونقصان	۴۰۰
ترنج کے چھلکے کی خوشبو کا فائدہ	۴۰۱
ترنج کی منافع کی تشبیہ قرآن پڑھنے والے مردمومن سے	۴۰۱

Marfat.com

خوشبو سونگھنا جسم میں طاقت کا سبب ہے	۴۰۲
خوشبو ذہانت وذکاوت میں اضافہ کا سبب ہے	۴۰۲
خوشبو عقل کو تیز کرتی ہے	۴۰۲
دھنیے کی خوشبو کا فائدہ	۴۰۲
نارنگی کا پتہ چوسنے سے منہ کی بدبو زائل	۴۰۳
(فصل نمبر۲) خوشبو اور پھل	۴۰۴
خوشبودار میٹھا خربوزہ	۴۰۴
دھنیا کا فائدہ	۴۰۴
(باب نمبر۱۲) خوشبو اور انبیاء علیہم السلام	۴۰۵
خوشبو لگانا تمام انبیاء کی سنت ہے	۴۰۵
حضرت آدم علیہ السلام کا ہندوستان میں جنت کا خوشبودار درخت اگانا	۴۰۵
حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو محسوس کرنا	۴۰۵
(فصل نمبر۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خوشبو	۴۰۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو	۴۰۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے آنے والی خوشبو پیدائشی اور ذاتی تھی	۴۰۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو مشک سے زیادہ معطر تھی	۴۰۹

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی بغل سے آنے والے خوشبو	۴۱۰
حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ سے آنے والی خوشبو	۴۱۰
ایک شبہ کا جواب	۴۱۲
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے خوشبو کے استعمال پر سوال	۴۱۳
رسول اللہ کے پاس سُکہ تھا	۴۱۳
لفظِ "سُکّة"	۴۱۳
رسول اللہ ﷺ کو خوشبو پسند تھی	۴۱۴
رسول اللہ ﷺ کا تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال کرنا	۴۱۵
رسول اللہ ﷺ کو خلوق ناپسند تھی	۴۱۵
رسول اللہ ﷺ کا زعفران سے لیپ کرنے والے کے سلام کا جواب نہ دینا	۴۱۶
رسول اللہ ﷺ کا خلوق کی وجہ سے ایک بچہ کے سر پر ہاتھ نہ پھیرنا	۴۱۷
رسول اللہ ﷺ کا پسینہ کی بدبو کی وجہ سے جبہ اتارنا	۴۱۷
رسول اللہ ﷺ کی دھونی	۴۱۸
عود کی دھونی لینا سنت ہے	۴۱۸
رسول اللہ ﷺ کا فرعون کی قتل کی ہوئی ایک مومنہ عورت کی خوشبو محسوس کرنا	۴۱۹
رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی خوشبو تم سے بہتر ہے	۴۲۱
رسول اللہ ﷺ کا علی رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے کی مٹی سونگھانا	۴۲۲
رسول اللہ ﷺ زرد رنگ کی خوشبو کو ناپسند فرماتے تھے	۴۲۳
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کو خوشبو سے بھر دینا	۴۲۴
رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات کو مشک دینا	۴۲۶

Marfat.com

حلیمہ سعدیہ کا گھر رسول اللہ ﷺ کی آمد کی وجہ سے مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا	۴۲۷
رسول اللہ ﷺ کے استنجاء میں استعمال ہونے والے ڈھیلوں سے مشک کی مہک	۴۲۷
بیت المطیبین	۴۲۸
مہر نبوت سے کستوری کی خوشبو	۴۲۹
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کو غسل دیتے وقت خوشبو محسوس کرنا	۴۳۰
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت	۴۳۰
حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ سے خوشبو	۴۳۱
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کرنے والے سے خوشبو	۴۳۱
رسول اللہ ﷺ کا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو سونگھنا	۴۳۲
خوشبو بچہ کی پہچان	۴۳۲
آقا نامدار ﷺ کی خوشبو سے گلی مہک اٹھتی	۴۳۳
رسول اللہ ﷺ کا رات خوشبو کی وجہ سے پہچانا جانا	۴۳۳
رسول اللہ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو	۴۳۳
رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کے بال کا سرخ ہونے کا سبب خوشبو	۴۳۵
رسول اللہ ﷺ کا داڑھی کو ورس اور زعفران لگانا	۴۳۶
ڈول سے مشک جیسی خوشبو	۴۳۶
رسول اللہ ﷺ کے کلی کے پانی سے جھاڑی مہکنے لگی	۴۳۷
رسول اللہ ﷺ کے کلی کرنے سے کنویں سے مشک جیسی خوشبو	۴۳۸
رسول اللہ ﷺ کو خوشبو محبوب تھی	۴۳۹
رسول اللہ ﷺ کے فضلات سے مشک کی خوشبو	۴۳۹

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی پاکی سے متعلق فتاوی جات	۴۴۱
(فصل نمبر۲) صحابہ کرامؓ اور خوشبو	۴۴۶
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے گلابی نسبت والی چار صد حوریں	۴۴۶
ہندوستان کے سیاہ گلاب کے درخت میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر کا رضی اللہ عنہما کا نام	۴۴۶
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو مشک سے نفیس	۴۴۷
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب میں اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنا	۴۴۷
اے فالودے! تیری خوشبو عمدہ ہے	۴۴۸
راستے کے لوگوں کا حضرت ابن عباسؓ کو ان کی خوشبو کی وجہ سے پہچاننا	۴۴۸
خوشبو حضرت ابن عمر، حضرت ابوقتادہ اور حضرت ابواسید ساعدیؓ کی پہچان	۴۴۸
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمدہ خوشبو استعمال کرنا	۴۴۹
سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد اپنے ہاتھ اور داڑھی میں خوشبو لگانا	۴۵۰
ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد عطر لگانا	۴۵۰
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موت سے قبل اپنی بیوی کو خوشبو چھڑکنے کا حکم دینا	۴۵۰
تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال	۴۵۱
تمیم داری رحمہ اللہ تعالیٰ کا تہجد کے وقت غالیہ کا استعمال کرنا	۴۵۲
ثمامہ بن عبداللہ کا عزرہ بن ثابت کو خوشبو کا تحفہ دینا	۴۵۲

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باندی کے جسم کو سونگھنے کا حکم دینا	۴۵۲
حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو اپنی خوشبو میں ڈالنا	۴۵۳
حضرت انس رضی اللہ عنہ کا موت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پسینہ کو حنوط میں ملانے کی وصیت کرنا	۴۵۳
سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ کی خوشبو کا سبب	۴۵۴
حضرت حسن بن علی کا حضرت اشعث بن قیس کو خوشبو لگانا	۴۵۶
اس نوجوان کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک سے پاکیزہ ہے	۴۵۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تقوی	۴۵۸
حضرت عرفجہؓ کی ناک میں بدبو کا پیدا ہونا	۴۶۰
(فصل نمبر ۳) خوشبو اور جانور	۴۶۱
جانور کے پسینہ کا حکم	۴۶۱
جانوروں پر پرفیومز (Perfume) کا تجربہ	۴۶۴
خوشبو گبریلا کی موت کا سبب	۴۶۷
سفید مینڈھے کی خوشبو سونگھنے سے موت	۴۶۸
سنور الزباد کی خوشبو	۴۶۸
مگرمچھ کے گوبر کی خوشبو	۴۶۹
عطار جانور کی خوشبو	۴۶۹
فارة المسک	۴۷۰

Marfat.com

فارۃ الابل	۴۷۱
تبتی مشک اور جر جاری خوشبو	۴۷۲
شہد کی مکھی کی قوت شامہ کا اندازہ لگانے کے لئے ماہرین حیاتیات کے تجربات	۴۷۲
مچھروں کا انسانوں کو کاٹنے کا سبب	۴۷۳
(فصل نمبر۴) خوشبو اور ٹیکنالوجی	۴۷۴
موٹے لوگوں کی سونگھنے کی حس تیز ہوتی ہے ایک سائنسی تحقیق	۴۷۴
انسان خطرہ سونگھنے کی صلاحیت رکھتا ہے	۴۷۵
سائنس دانوں نے سونگھنے کا معمہ حل کرلیا	۴۷۷
(فصل نمبر۵) خوشبو سے متعلق مختلف واقعات	۴۷۹
گوشت بدبودار ہونے کی وجہ	۴۷۹
شیر کا سوئے ہوئے لوگوں کو سونگتے ہوئے گستاخ رسول تک پہنچنا	۴۷۹
خوشبودار پانی	۴۸۰
محمد بن سعید مطرق رحمہ اللہ تعالیٰ کا خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا اور گھر کا معطر ہو جانا	۴۸۲
محمد بن مسلمہ کا کعب بن اشرف کے جسم کی خوشبو سونگھنا	۴۸۲
"حِلْفَ الْمُطَیِّبِین" کی وجہ تسمیہ	۴۸۶
منہ سے عنبر سے بہتر مہک	۴۸۷

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا خواب میں حجاج بن یوسف کو بدبودار مردار کی شکل میں دیکھنا	۴۸۷
امام نافع مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منہ سے مشک وعنبر کی خوشبو	۴۸۸
غسل کے بعد سر پر لگانے والی شام کی خوشبودار مٹی	۴۸۸
طالب علم کے کپڑے پر لگنے والا سیاہی کا دھبہ خوشبو کی مانند	۴۸۹
بیوی کا اپنے شوہر کی خوشبو کا حال بیان کرنا	۴۸۹
کافر کا حضرت عیسیٰ کے سر سے ٹپکنے والے قطروں کا سونگھنا	۴۹۳
قرب قیامت اللہ تعالیٰ کا مشک کی خوشبو کی طرح ہوا بھیجنا	۴۹۹
خوشبودار جسم والا یہودی	۵۰۱
ملیح کا کعبہ کی خوشبو چوری کرنا	۵۰۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا منہ کی بدبو دور کر کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا	۵۰۳
درخت میں سے خوشبو	۵۰۴
جنوب جنت کی خوشبو سے ہے	۵۰۴
لڑکے کی خوشبو	۵۰۵
آنسوؤں سے خوشبو	۵۰۵
الیاس تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے	۵۰۵
ایک شخص کا خواب میں خوشبودار حور دیکھنا	۵۰۶
مولانا عطار کی زندگی میں انقلاب کا مختصر واقعہ	۵۰۷
حضرت مولانا فیض الحسن سہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد ان کے کمرے سے خوشبو	۵۰۸

Marfat.com

(باب نمبر ۱۳) دنیا میں جنت کی خوشبو پانے والے خوش نصیب انسان	۵۰۹
انس بن نضر کا شہادت سے پہلے جنت کی خوشبو کا پانا	۵۰۹
حضرت سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجی العقبیؓ کا جنت کی خوشبو پانا	۵۱۰
(فصل نمبر ۱) جن کی قبروں سے خوشبو مہکتی رہی	۵۱۲
شہدائے احد کی قبور سے مشک کی خوشبو	۵۱۲
حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی	۵۱۲
امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو	۵۱۲
عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو	۵۱۳
شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر کے جسم سے نکلنے والی خوشبو	۵۱۳
حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو	۵۱۴
مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کی قبر خوشبو سے معطر	۵۱۴
استاد العلماء حضرت مولانا منظور احمد نور اللہ مرقدہ کی قبر سے خوشبو	۵۱۵
وضاحت نمبر ۱	۵۱۶
وضاحت نمبر ۲	۵۱۷
وضاحت نمبر ۳	۵۱۷
وضاحت نمبر ۴	۵۱۷

Marfat.com

(فصل نمبر ۲) خوشبو اور جہاد	۵۱۸
اللہ کے رستے میں لگنے والا غبار اہل جنت کی مشک کا چور	۵۱۸
اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنت کی خوشبو	۵۱۸
اللہ کی راہ میں لگنے والے زخم کی خوشبو	۵۱۸
ایک نوجوان کا گرد وغبار کو ناپسند کرنا	۵۱۹
حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا میدانِ جنگ میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا	۵۲۰
ایک مشرک کا ابو قتادہ کو موت کی خوشبو سونگھانا	۵۲۰
حضرت مولانا شمس الدین شہیدؒ کے خون سے خوشبو	۵۲۲
(باب نمبر ۱۴) فرشتے اور خوشبو	۵۲۳
جبریل علیہ السلام کی خوشبو سب سے بہتر	۵۲۳
زعفران میں لتھڑے والے کے پاس فرشتے نہیں آتے	۵۲۶
فرشتوں کو خوشبو پسند ہے	۵۲۷
فرشتوں کی خوشبو کیسی ہے؟	۵۲۷
خلوق میں لتھڑے ہوئے کے پاس فرشتے نہیں آتے	۵۲۷
تین لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے	۵۲۸
کیا حضرت جبریل علیہ السلام کی تخلیق کافور سے ہوئی؟	۵۲۸

Marfat.com

(فصل نمبر۱)

جنت اور خوشبو	۵۳۰
جنت کی مٹی کی خوشبو	۵۳۰
جنت کے تین درجوں کی مٹی مشک اور کستوری کی	۵۳۵
جنت کا گارا خوشبودار مشک اور کستوری کا	۵۳۶
فرطۂ حیرت میں ڈالنے والی جنت کی خوشبوئیں	۵۳۶
جنت کی نعمتوں کے ظہور پر زمین وآسمان کے خلا کا خوشبو سے پر ہو جانا	۵۳۷
اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو	۵۳۷
جنت کی شراب کا اہل جنت کا خوشبودار پسینہ بننا	۵۳۹
اہل جنت کے ڈکار کی خوشبو	۵۴۱
جنت میں ابر کا خوشبو برسانا	۵۴۲
جنت کی عورت اگر دنیا میں نظر کرے تو دنیا معطر ہو جائے	۵۴۵
جنت کی نہر	۵۴۶
جنت کے پہاڑ مشک کے ہیں	۵۴۶
جنت کے پھول کا سردار	۵۴۷
جنت کے باغوں کے چشموں کا اہل جنت کے گھروں میں مشک وعنبر چھڑکنا	۵۴۷
پل صراط پار کرنے کے بعد اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو	۵۴۸
جنت کی انگیٹھیوں میں عود کا سلگنا	۵۴۸
اہل جنت کی انگیٹھیوں میں عود ہندی	۵۴۹

Marfat.com

جنت کی دیوار کی کیفیت	۵۵۰
حوض کوثر کی مٹی کی خوشبو	۵۵۰
حوض کوثر کے پانی کی خوشبو	۵۵۱
جنت کی ایک وادی سے آنے والی خوشبو پر رسول اللہ ﷺ کا اظہار تعجب	۵۵۲
جنت کا پھول خوشبو دار ہے	۵۵۳
جنت کی حور	۵۵۴
(فصل نمبر۲) جو لوگ جنت کی خوشبو نہ پا سکیں گے	۵۵۵
ایسے شخص کو قتل کرنا جس سے عہد و پیمان ہو چکا ہو	۵۵۵
رعیت کی حفاظت نہ کرنے والا حاکم	۵۵۶
کپڑے پہننے کے باوجود ننگی عورتیں	۵۵۶
امت محمدیہ کے بارہ منافق جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے	۵۵۷
شوہر سے بلا وجہ طلاق طلب کرنے والی جنت کی خوشبو نہ پا سکے گی	۵۵۸
دنیا کے لئے علم سیکھنے والا جنت کی خوشبو سے محروم	۵۵۹
قبرستان جانے والی عورتیں جنت کی خوشبو سے محروم	۵۵۹
گفتگو کے لئے علم حاصل کرنے والے کی جنت کی خوشبو سے محرومی	۵۶۰
باپ کے علاوہ نسبت کرنے والے کے لئے جنت کی خوشبو سے محرومی	۵۶۰
تین شخص جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے	۵۶۱
رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کے لئے وعید	۵۶۱

Marfat.com

شراب خور جنت کی خوشبو سونگھنے سے محروم	۵۶۳
رشتے توڑنے والا جنت کی خوشبو سے محروم	۵۶۳
آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کرنے والا	۵۶۳
کالا خضاب لگانے والا	۵۶۴
متکبر جنت کی مہک سے محروم	۵۶۴
حروف تہجی کے لحاظ سے احادیث کی فہرست	۵۶۶

Marfat.com

انتساب

میں اس کتاب کو مہربان ہستی .....

اپنے عظیم باپ حافظ بشیر احمد صاحب مدظلہ کے نام

جنہوں نے بندۂ اثیم کو علم کی خوشبو سے روشناس کروانے کے لئے خود کانٹوں پر چلنا برداشت کیا..... جنہوں نے ہمیشہ حلال رزق کھایا اور کھلایا..... جن کی طبیعت اخلاق کریمہ کی شاخسانہ ہے..... جن کے ماتھے پر شب بیداریوں کا نور ہے..... جن سے رب ذوالمنن نے مساجد ومدارس کی تعمیر کا عظیم الشان کام لیا اور ان سے **قال قال رسول اللہ** کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں..... جن کی زبان اللہ کے ذکر سے تر رہتی ہے..... جو خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں..... جنہوں نے مصائب کی تیز و تند ہواؤں میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا..... جنہوں نے احقر کی ڈھولتی ہوئی کشتی کو سہارا دیا..... جو علماء وصلحاء کے محبوب ہیں..... جن کے چہرے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ آجاتا ہے..... جنہوں نے احقر کو گلستانِ شریعت کی ٹھنڈی اور معطر فضاؤں میں رکھ کر خود کو گرم ہواؤں کے حوالے کر دیا معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

عثمانی صرف یہی کہتا ہے کہ اے میرے بابا جان!

آج میں جو کچھ ہوں آپ کی سحر گاہی دعاؤں کا نتیجہ ہوں۔

Marfat.com

خوشبو

کے

فضائل واحکام
اہل علم کی نظر میں

Marfat.com

تقریظ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ

(المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد و جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

اسلام دین فطرت ہے، فطرت انسانی جس چیز کو مرغوب رکھتی ہے، اسلام نے نہ صرف اس کے استعمال کی اجازت دی ہے بلکہ اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے اور جن چیزوں سے فطرت سلیمہ ابا کرتی ہے شریعت نے ان سے منع کیا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے ''طیبات اور خبائث'' کی جامع تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ طیبات کی فہرست طویل ہے، اور یقیناً خوشبو اس میں شامل ہے، خود پیغمبر ﷺ نے خوشبو کے استعمال کی ترغیب دی ہے اور اس کا تحفہ قبول کیا ہے اور قبول کرنے کی رغبت دلائی ہے۔

یہ اسلام کا علمی اعجاز ہے کہ اس کے ایک حکم پر اصحاب نظر نے داد تحقیق دی ہے اور تاریخ کے ذہین ترین شخصیتوں نے ان سے متعلق مسائل کو غور وفکر کا موضوع بنایا ہے۔ مجھے بڑی مسرت ہے کہ محبی فی اللہ مولانا شبیر احمد عثمانی (مقیم برطانیہ) نے اس فراموش کردہ موضوع کو مرکز توجہ بنایا اور زندگی کے تمام شعبوں میں عطریات سے متعلق جزئیات پر روشنی ڈالی ہے اور احکام شریعت کو بیان کرنے میں کتاب وسنت کے نصوص، فقہاء کے اجتہادات اور علماء ہند کے فتاویٰ سے روشنی حاصل کرتے ہوئے اس موضوع پر ایک جامع تالیف ان کے ذریعہ منظر عام پر آرہی ہے، پوری کتاب کا مسودہ تو دیکھنے کا موقع نہیں مل پایا کیونکہ بعد مکان کی وجہ سے اس کی سہولت میسر نہیں تھی، لیکن مختلف مقامات سے استفادہ کا موقع ملا اور اندازہ ہوا کہ مؤلف نے محنت سے لکھا ہے اور معتبر و مستند مراجع سے استفادہ کر کے موضوع کے تمام پہلوؤں کو واضح کر دیا ہے، اس سے پہلے بھی موبائل کے موضوع پر مؤلف کی کتاب طبع ہو چکی

Marfat.com

ہے جس کو اہل علم کے ہاتھوں شوق سے لیا گیا، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور انہیں مزید دین وعلم دین کی خدمت میسر ہو۔ (آمین)

خالد سیف اللہ رحمانی

جنرل سکریڑی اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

Marfat.com

تقریظ

حضرت مولانا مفتی **عتیق احمد** صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ

(استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وسیکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کائنات آب وگل میں علم تحقیق کا کارواں رواں دواں ہے، بحث وتحقیق کے خوگر علوم و فنون کے ہر گلستان میں نئے نئے عطر بیز پھول کھلا رہے ہیں، کبھی کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ اسلاف نے اخلاف کے لئے بحث وتحقیق کے میدان نہیں چھوڑے، ہر موضوع پر بھرپور داد تحقیق دی اور بحث ونظر کے گوشے مکمل کردیے لیکن دیدہ ور اہل علم جانتے ہیں کہ اسلاف کی تمام ترمیم جوئیوں اور علمی ریاضتوں کے باوجود تقریباً ہر شاخِ علم میں اضافہ، تحقیق، تحسین اور ترتیب نو کی گنجائش بلکہ ضرورت باقی ہے، اسی لئے ہر دور میں تازہ داردان بساط علم وتحقیق نئے نئے خوان سجاتے ہیں اور دنیائے علم کو افکار تازہ سے معطر کرتے ہیں۔

برطانیہ (ڈیوزبری) کے حوصلہ مند نوجوان عالم جناب مولانا شبیر احمد عثمانی حفظہ اللہ نے اپنی پہلی تصنیف ''موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق'' کے بعد ایک دوسرے اچھوتے موضوع پر داد تحقیق دی ہے، برطانیہ کے تازہ سفر (رمضان ۱۴۳۴ھ) میں مولانا موصوف سے خود ملاقات نہیں ہوئی، وہ سفر پر تھے، ان کے بعض متعلقین ان کی تازہ تصنیف ''خوشبو کے فضائل واحکام'' کمپیوٹر کتابت سے آراستہ میرے پاس لائے جو ۶۵۷ صفحات پر مشتمل ہے، فہرست کے علاوہ مختلف مقامات سے کتاب کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا طبیعت مسرور اور معطر ہوئی کہ مصنف نے کتاب کے صفحات پر دلنواز خوشبو بکھیری ہے اور تصنیفی سلیقہ مندی کا ثبوت دیا ہے، کتاب میں خوشبو کے موضوع پر تازہ معلومات ہیں، شرعی احکام ومسائل ہیں اور وہ

Marfat.com

سب کچھ ہے جس کا موضوع تقاضا کرتا ہے، مصنف کے حسن بیان نے کتاب کو دلچسپ اور پرکشش بنا دیا ہے، کتاب وسنت اور فقہ اسلامی کا وسیع مطالعہ کر کے موضوع کے ایسے بہت سے پہلو اجاگر کیے گے ہیں جو عام طور پر اہل علم کی نظر سے بھی مخفی رہتے ہیں۔خوشبو سے متعلق نئے مسائل کا کافی حد تک احاطہ کیا گیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس تازہ تصنیف کو قبولیت سے نوازے اور اس کی خوشبو دور دور پہنچائے۔

عتیق احمد قاسمی بستوی

وارد حال مسجد حرا، ڈیوز بری، برطانیہ

۶ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

۱۵ جولائی ۲۰۱۳ء

Marfat.com

تقریظ

استاذ مکرم حضرت مولانا مفتی **یوسف ساچا** صاحب دامت برکاتہم

(استاذ حدیث دار العلوم دعوۃ الایمان، بریڈفورڈ)

مولانا شبیر احمد عثمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی مؤلفہ کتاب ''خوشبو کے فضائل واحکام'' کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، مولانا نے اس کتاب میں خوشبو اور اس سے متعلق مسائل کو بحوالہ کتب یک جا کرنے کی کوشش کی ہے، بندہ نے اول تا آخر اس کو دیکھا اور بعض مقامات پر اصلاحی مشورہ بھی دیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا، یہ ان کی شرافت کی بات ہے، کتاب عوام واہل علم کے لئے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تالیف کو قبول فرما کر مؤلف کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

تقریظ

حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب زید مجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

خوشبو قدرت کا ایک انمول عطیہ ہے جو دنیا کو مہکانے کے ساتھ جنت کی فضاؤں کو بھی معطر کرتی رہے گی جس سے مردہ دل اور بانجھ ماحول میں ایک بار تازگی آجاتی ہے لیکن انسان شتر بے مہار نہیں ہے کہ وہ ہر معاملے میں اپنی من مانی کرے بلکہ عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ قدم بقدم قادر مطلق کے عطا کردہ احکام کے مطابق زندگی گزارے۔ برادر کبیر مولانا شبیر احمد عثمانی مدظلہ منتظم مدرسہ حراء برطانیہ نے اپنے فقہی ذوق اور بصیرت کو استعمال کر کے خوشبو کے فضائل و احکام کے نام سے مدلل کتاب تحریر فرمائی ہے خوشبو سے متعلق ممکنہ مسائل کی تلاش اور کتب فقہیہ سے انکے حوالہ جات میں بڑی محنت کی ہے برادر کبیر نے اس کتاب میں جو رائے قائم کی ہے احقر کو بھی اس سے اتفاق ہے باقی کسی خاص جزو میں دوسری رائے ایک فطری امر ہے۔

بہر حال خوشبو اور اس کے فضائل و احکام ارباب علم، عوام و خواص کیلئے ایک نادر تحفہ سے کم نہ ہوگی

حق جل شانہ اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور فلاح دارین کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

حامد حسن

استاذ الحدیث دار العلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال

Marfat.com

تقریظ:

حضرت مولانا سراج الحق صاحب زید مجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''خوشبو کے فضائل واحکام''

کارخانۂ قدرت کے بہت سے ایسے عجائبات ہیں جو خالق کائنات کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

مثلاً...... رنگ ونسل کے اختلاف کے باوجود گائے، بھینس، بھیڑ، بکریوں کا خوشگوار اور صاف ستھرا دودھ مہیا کرنا...... کمزور اور ناتوان مکھی سے عمدہ رزق اور شہد کا مل جانا...... سرسبز وشاداب درختوں اور ٹہنیوں پر رنگ برنگے پھلوں اور پھولوں کا دل کو بھانا...... اور نرم ونازک کلیوں اور پتیوں سے مہکنے والی خوشبو سے فضاء اور ماحول کا معطر ہونا یہ ایسے عجائباتِ قدرت ہیں کہ انسان ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے......

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مخدوم ومکرم حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب زید مجدکم (برطانیہ) نے ان عجائباتِ قدرت میں سے خوشبوؤں سے معطر عنوان ''خوشبو کے فضائل واحکام'' پر ایک گراں قدر، ضخیم

Marfat.com

کتاب تحریر کر کے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ جس میں مصنف موصوف نے بڑی جانفشانی کے ساتھ قرآن وحدیث کی روشنی میں خوشبو کے فضائل واحکام، نیز لیل ونہار میں پیش آنے والے دینی ودنیاوی مسائل پر خوشبو کے حوالہ سے فقہی انداز میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ خوشبو کے متعلق بہت سی ایسی چیزوں کو جمع کر دیا ہے، جن سے عموما کتب خالی ہیں۔

باری تعالیٰ مصنف موصوف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور دین ودنیا کی نیک بختی کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

سراج الحق عفی عنہ

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

Marfat.com

تقریظ

حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب زید مجدہ

سمیع اللہ (المفتی)

الاستاذ بقسم التخصص فی الفقہ الاسلامی

وعضو لجنة التدریس والافتاء بالجامعة الفاروقیة العالیة بکراتشی

(MUFTI) SAMI-ULLAH

Lecturer of the Department of Specialisation in Islamic Fiqh and member of the committee of Jurisprudence (Ifta) at Farooqia International University Karachi.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوشبو ہر انسان کو پسند اور محبوب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب چیزوں میں ایک خوشبو بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کثرت سے استعمال فرماتے۔ نیز دوسروں کو بھی اس کے استعمال کی ترغیب دی ہے، اور جمعہ و عیدین کے موقع پر اس کے استعمال کو مستحب قرار دیا ہے۔

خوشبو سے متعلق احکام حدیث و فقہ کی کتب میں موجود ہیں، لیکن بقول الشیخ احمد شلبی کے رس چوسنے کیلئے باغات میں بہت ساری مکھیاں جاتی ہیں، لیکن اس رس کو صاف و شفاف بہترین انداز میں دوسروں تک پہنچانا یہ ہر مکھی کی قسمت میں نہیں، یہ اعزاز صرف شہد کی مکھی کا ہے۔ ٹھیک اسی طرح۔ مطالعہ اور کتب بینی تو بہت سے لوگوں کا معمول ہے لیکن اپنے مطالعے کو خوبصورت، مرتب انداز میں دوسروں کے سامنے پیش کرنا ہر آدمی کی بس کی بات نہیں۔

ہمارے محترم دوست حضرت مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ اپنی محنت کو خوبصورت مرتب انداز میں پیش فرماتے رہتے ہیں، چنانچہ "خوشبو کے احکام و فضائل"، بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ موصوف کا یہ انوکھا انتخاب قابل داد ہے۔ اور جزئیات کا استقصا قابل تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محترم دوست کی ان محنتوں کو قبول فرمائے، اور دین کی اشاعت و احیا کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

سمیع اللہ

٢١/٩/١٤٣٢ھ

Marfat.com

تقریظ

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صا زید مجدہ

محمد طاہر مسعود

○ مہتمم: جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا
○ رکن: مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیۃ پاکستان
○ مسئول: وفاق المدارس العربیۃ پاکستان، سرگودھا ڈویژن

Muhammad Tahir Masood

Mohtamim: Jamia Miftah-ul-Uloom Sargodha-Pakistan.
Member : Maglis-e-Amla Wilaqul Madaris Al-Arabia Pakistan.
Masaool : Wifaqul Madaris Al-Arabia Pakistan, Sargodha Division.

تاریخ ________

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام ایک ہمہ جہت مذہب ہے جو عقائد، عبادات اور معاملات سے لیکر عام رہن سہن سمیت زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے، آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی حیات طیبہ میں اسلام کی آفاقی تعلیمات کے مطابق زندگی کے ہر موڑ کے لئے رہنمائی فرمائی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے راہنما فرامین میں ''خوشبو'' کے استعمال کو مستحسن، فطرت کے عین مطابق اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت قرار دیا گیا ہے، ایک فرمان گرامی میں آپ ﷺ نے اپنی تین پسندیدہ چیزوں میں سے ایک پسندیدہ چیز خوشبو کو ذکر فرمایا۔ بدبو، تعفن اور گندگی سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ اسی لئے آپ ﷺ خوشبو کا ہدیہ کبھی رد نہ فرماتے بلکہ ہمیشہ قبول فرمالیتے۔

''خوشبو'' کے جسمانی اور روحانی فوائد بہت زیادہ ہیں، اسی لئے ہر اہم موقع پر خوشبو کا استعمال سنت ہے، حتی کہ میت کے غسل، کفن اور دفن تک میں اسے مستحب قرار دیا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں خوشبو کے بہت سے فضائل واحکام بیان فرمائے گئے ہیں، حالت احرام کے علاوہ خوشبو کے استعمال کو عام طور پر مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

اندریں حالات ایک ایسی جامع اور مدلل کتاب کی ضرورت تھی جس میں ''خوشبو'' کے متعلق اسلامی احکام وضاحت سے اور مدلل طور پر تحریر کیے جائیں، حق تعالیٰ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی مدظلہم رئیس مدرسہ ودارالافتاء الحراء ڈیوزبری، برطانیہ کو جزائے خیر عطاء فرمائیں جنہوں نے ''خوشبو کے فضائل واحکام'' کے نام سے کتاب لکھ کر یہ ضرورت پوری کردی ہے۔ اس موضوع پر یہ انتہائی جامع کتاب ہے جس میں تمام عبادت اور معاملات میں خوشبو کے فضائل اور احکام کو مدلل طور پر تحریر کیا گیا ہے، اسی طرح خوشبو کے ساتھ جس مخلوق اور جہاں کا بھی تعلق ہے، اسکے واقعات اور احکام کو بھی مدلل مزین کیا گیا ہے، یہ انتہائی علمی کاوش ہے، اہل علم اور عوام الناس سمیت زندگی کے ہر شعبہ سے وابستہ طبقہ کے لئے مفید ہے، ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

حق تعالیٰ حضرت مدظلہم کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں، اسے مسلمانوں کے لئے باعث عمل اور حضرت کے لئے صدقہ جاریہ اور نجات کا ذریعہ بنائیں۔

والسلام

محمد طاہر مسعود

خادم الحدیث والطلبہ بجامعہ مفتاح العلوم سرگودھا، پاکستان

رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۵/۱۲/۱۴۳۲ھ

جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا پاکستان
Ph: 048-3213297 - 3220758 Fax: 048-3212111 Mob: 0300-9600464 0321-9600464

Marfat.com

تقریظ

مولانا مفتی ریاض بٹگرامی صاحب زید مجدہ

مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی مدظلہ (سٹین کلف، ڈیوزبری برطانیہ) فاضل نوجوان اور تصنیف کا اچھا ذوق رکھنے والے عالم دین ہیں۔اس کے قبل ''موبائل کے ذریعہ نکاح وطلاق کے شرعی احکام پر ایک کتاب لکھ چکے ہیں۔اب خوشبو کے فضائل واحکام نامی کتاب ترتیب دی ہے جس میں خوشبو کے فضائل ،فقہی ترتیب پر احکام و مسائل ،ادنی مناسبت سے متعدد موضوعات،متفرقات،آداب، واقعات اور گرانقدر معلومات ہیں۔بندہ نے سرسری نظر سے پوری کتاب دیکھی ہے، کتاب مستند، دلچسپ اور اپنے موضوع پر اچھی کتاب ہے۔اس کا مطالعہ مفید اور نافع ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

ریاض محمد بٹگرامی

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۳۰/۱۰/۱۴۳۴ھ

Marfat.com

تعارف کتاب

حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری زید مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی فطرت اگر صحیح ہوتو اسے فطری طور پر خوشبو سے محبت والفت اور بد بو سے نفرت و کراہت ہوگی، لیکن قربان شریعت مطہرہ کے اس آفاقی اور کامل ومکمل دین حنیف کے کہ اس نے ہر چیز کے احکام وطریقے بتلا کر اپنی کاملیت کا وہ ثبوت دیا کہ عالم کے مذاہب اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔صرف ایک مثال پیش کرنا کافی سمجھتا ہوں، اسلام نے خوشبو کے احکام میں مرد وعورت کے درمیان فرق رکھا، یہ بھی اس کے فطری ہونے کی دلیل ہے، جیسے مرد وعورت کی ساخت میں فرق ہے اسی طرح اس کے احکام میں بھی فرق ہے، اس میں فرق نہ کرنا اور ہر چیز میں مساوات کا دعوی کرنا غیر فطری ذہنیت اور اسلام سے بغاوت ہے۔

خوشبو کے فضائل واحکام کیا ہیں؟ یہ موضوع میرے ذہن میں تھا کہ ایک مختصر رسالہ مرتب کروں، اور خیال بھی یہی تھا کہ کسی رسالہ میں اس موضوع پر کام کی تقریبا اکثر باتیں آجائیں گی، مگر رفیق محترم ومکرم مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی صاحب مدظلہم وزید مجدہم کی کتاب ''خوشبو کے فضائل واحکام'' کا مسودہ دیکھا تو حیران ہوگیا کہ اس موضوع کے متعلق موصوف نے کیا کیا عنوانات قائم کئے اور ان کے تحت بڑا مفید مواد تلاش کیا، اور اسے ایک عمدہ ترتیب پر مرتب کیا، فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین.

حقیقت یہ کہ موصوف نے موضوع کے متعلق نہ صرف مواد جمع کرنے میں اپنی تحقیق کا اعلی ثبوت دیا بلکہ اس کا حق ادا کردیا۔کوئی منصف مزاج صرف فہرست پر ہی ایک طائرانہ نظر ڈالے گا تو میری بات کے حق ہونے کی گواہی دیئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

موصوف نے شروع میں خوشبو کی تعریف کے ساتھ سب سے پہلے پرفیوم ایجاد کرنے والی عورت کی تعیین، کون سا ملک اس میں سرفہرست ہے؟'قدیم وجدید دور میں پرفیوم' انسان

Marfat.com

خوشبو کیسے سونگھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دس ہزار مختلف خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے' پھر قوت شامہ میں انسان سے کون کون سے جانور فوقیت رکھتے ہیں، کون کون سی مخلوقات بغیر ناک کی خوشبو سونگھتی ہیں وغیرہ عنوانات پر قابل رشک باتیں لکھی ہیں۔

اسلام کا تعلق صرف عبادات سے نہیں بلکہ عقائد' عبادات' اخلاق' معاملات اور معاشرت ہر شعبوں سے ہے اور وہ ان تمام شعبوں کے احکام تفصیل سے بتلاتا ہے، خوشبو کا تعلق عقیدہ سے کیا ہے؟ عبادات مثلاً طہارت' نماز' زکوۃ وحج اور روزہ میں اس سے کیا اثر پڑتا ہے؟ وغیرہ امور کو اس قدر تفصیل سے اس کتاب میں لکھ دیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ ایک انسانی طاقت کو مکلّف کرنا ظلم نہیں تو غیر مناسب ضرور ہے۔ پھر اس عنوان کے تحت جن جزئیات کا موصوف نے احصاء کرنے کی کوشش کی ہے واقعی قابل تحسین وتعریف اور قابل صد مبارک باد ہے۔

نومولود اور انسان کی پیدائش سے لے کر انسانی زندگی ہی میں نہیں موت اور میت کے ساتھ خوشبو کے کیا مسائل ہیں اور ہو سکتے ہیں؟ ان کو بھی تفصیل سے لکھا۔

نکاح وطلاق کے ساتھ خوشبو کے احکام' معتدہ عورت کے خوشبو استعمال کے مسائل' خوشبو کی خرید وفروخت' الکحل والی خوشبو کے متعلق تحقیق وغیرہ امور قابل مطالعہ ہیں۔

خوشبو میں مشک کو جو مقام حاصل ہے وہ اہل خبر سے پوشیدہ نہیں، موصوف نے مشک پر جو کلام کیا واقعی قابل داد ہے۔ اسی طرح اور خوشبو مثلاً ریحان وعنبر اور کستوری وغیرہ کی تحقیق، ساتھ ہی ساتھ ظاہری خوشبو کے علاوہ آپ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو جیسے عنوان قائم کر کے اس پر بھی عمدہ باتیں لکھدی ہیں۔

بعض خوشبو کے فوائد اور ان کے نقصانات کو لکھ کر استعمال کرنے والوں کے لئے ایک عظیم شاہراہ قائم کر دی۔

خواب انسان کو زندگی کا ایک غیر اختیاری منظر پیش کرتا ہے، خواب میں خوشبو لگانا' دیکھنا'

Marfat.com

سونگھنا' خوشبودار پودا کے دیکھنے وغیرہ کی تعبیر بھی اس کتاب کا ایک جز ہے۔

کچھ اللہ تعالیٰ کے بانصیب بندے اس دنیا میں ایسے بھی گذرے ہیں جن کی قبروں سے خوشبو مہکتی رہی، اور ایک دونہیں ہزاروں افراد نے اس کا مشاہدہ کیا، موصوف نے مستقل ایک باب میں ان اللہ والوں کے واقعات بھی لکھے اور ہر ایک اک حوالہ دیا۔ یقیناً اس سے موصوف کی وسعت نظر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ویسے اس باب میں امام بخاری' حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمہما اللہ اور بھی بکثرت علماء امت اور اسلاف کے واقعات بڑھائے جا سکتے ہیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک معصوم مخلوق ہیں، فرشتے اور خوشبو کی تفصیل۔ اور جنت تو ہے ہی خوشبو کی جگہ اس کی تفاصیل مثلاً جنت کی نہر جنت کے پہاڑ' جنت کے پھول' جنت کی دیوار' جنت کی انگیٹھی وغیرہ کی تحقیق بھی کتاب کا ایک اہم باب ہے۔ اس ضمن میں موصوف نے کئی اہم اور دلچسپ واقعات سے کتاب کو خوب زینت بخشی۔

کون کون وہ بدنصیب انسان ہیں جو جنت کی خوشبو سے محروم ہیں، یہ بھی ایک فصل ہے تاکہ ناظرین صرف ظاہری خوشبو کے مضامین پڑھ کر لطف میں ان کام سے غافل نہ ہو جائیں جن کی وجہ سے آدمی ہمیشہ کی خوشبو اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو جائے، ماشاء اللہ ان اعمال کی بھی بہت اچھی تحقیق سے نشاندہی فرمادی۔

آپ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس تو سراپا خوشبو سے معطر تھیں، جس ذات اقدس کے پسینہ کی خوشبو کے سامنے بڑے قیمتی قیمتی عطور ماند پڑ جائے اس کی خوشبو کا کیا کہنا۔

پسینے کی خوشبو ہے عنبر سے بڑھ کر

میرے نانا حضرت مولانا ابراہیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے

Marfat.com

جناب ام ہانی دلہنوں کو جب سجاتی تھیں
تو پیمبر کا پسینہ ان کے کپڑے میں لگاتی تھیں
نکل جاتے تھے جس کوچے میں خوشبو پھیل جاتی تھی
پتہ حضرت کی اس جانب گذرنے کا بتاتی تھی

ماشاءاللہ کتاب کا ایک جلی عنوان اس پر بھی ہے کہ آپ ﷺ کو کون سی خوشبو پسند تھی اور کون سی ناپسند تھی۔

آپ ﷺ کے فضلات کی خوشبو پر اور ان کے احکام پر بھی بڑی نفیس بحث شامل کتاب کی گئی ہے۔آپ ﷺ کے بعد امت کے لئے سب سے زیادہ قابل نمونہ طبقہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔ موصوف نے صحابۂ کرام اور خوشبو کے عنوان سے بڑی کام کی باتیں جمع فرمادی ہیں۔

اسلام ہر طریقے کے آداب اور اس کے استعمال کا طریقہ بھی بتاتا ہے، خوشبو کس طرح لگانی چاہئے؟ کہاں کہاں لگانی چاہئے؟ وغیرہ آداب سے بھی کتاب خالی نہیں۔

ازدواجی زندگی کی بہتری اور دوام نکاح کا مقصد عظیم ہے، خوشبو اور زوجین کا باب بھی موصوف بھولے نہیں، اور اس ضمن میں جو واقعات بیان کئے وہ قابل مطالعہ ہیں۔ عورت کب خوشبو لگائے کب نہیں؟ مثلاً شوہر کی غیر موجودگی میں نہ لگائے، اس طرح کی چھوٹی چھوٹی تفصیلات نے کتاب کی افادیت کو خوب بڑھا دیا ہے۔

خوشبو اور نام کے باب کو بھی عجیب وغریب پایا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے ایسے نام جس میں خوشبو کے معنی پائے جاتے اس کے بہترین اور جامع فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کی گئی اور اور ہر نام کا معنی لکھا گیا ہے، ظاہر یہ بھی ایک محنت طلب کام تھا، جو موصوف انجام دیا، یہ والدین کے لئے بہت مفید باب ہے۔

Marfat.com

ایک باب ''خوشبو سے متعلق مختلف واقعات'' کے تحت بڑے عمدہ اور سبق آموز قصے اور حکایتیں موصوف نے جمع کی ہیں۔اس ضمن میں عتبہ پر آپ ﷺ کی بددعا کہ اللہ اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو تجھ پر مسلط کردے، اس بددعا کا نتیجہ تھا کہ شیر نے سونگھ کر عتبہ کو پہنچانا۔اور کعب بن اشرب کے قتل کا واقعہ جس میں صحابی نے سر سونگھا تھا وغیرہ کو لکھ کر مفید اضافہ فرمادیا۔ پھول اور خوشبو جیسے عنوان کے تحت بڑی مفید باتیں آگئی ہیں۔خوشبو اور ٹیکنالوجی کا عنوان بھی معلومات کا ایک بیش بہا تحفہ ہے۔

الغرض کتاب معلومات اور مفید سے مفید تر عجائبات کا ایک بہترین خزانہ ہے۔اس کی خوشبو سونگھنے کے لئے کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔جس طرح ظاہری عطر سے انسانی جسم معطر ہوتا ہے، اسی طرح اس کتاب کے مضامین کی خوشبو سے روح معطر ہوگی۔اللہ کرے اس کی خوشبو عالم میں خوب پھیلے اور اہل قدر کتاب کی صحیح قدردانی کر کے موصوف کی ہمت افزائی فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس برطانیہ کی سرزمین پر نہ جانے اس طرح کے کیسے کیسے ہیرے چھپائے ہیں، صحیح بات یہ ہے ہم میں اہل قدر کی ناقدری کا جو وصف آگیا ہے، اس کی اصلاح کی ضرورت ہے، ائمہ کرام اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ قوم کی صحیح رہنمائی فرما کر اس کی بھی ترغیب دیں کہ کام کے افراد بہت کم ہوتے ہیں جو ہوں ان کی ہمت کو پست کرنے کے بجائے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، ان کی مال سے' دعا سے' مفید مشوروں سے' اور جس طرح ممکن ہو خدمت کر کے دارین میں اجر کے مستحق ہوں۔

ہماری قوم کا ایک حال یہ ہے کہ اپنے اور مقامی علماء کی خدمت سے اعراض اور بعض ایسے حضرات جن سے نہ کوئی تعارف' نہ ان کے تقوی اور ان کی زندگی کے احوال سے صحیح واقفیت' بس ایک بیان سن لیا اور ان کے عقیدت کے گیت گانے لگے اور ان کی خدمت اور کے لئے

Marfat.com

ہدایا وتحائف کی بھر مار، پھر کچھ عرصہ بعد حقیقت کھلی تو غیبتیں اور افسوس، اس لئے بہت ضروری ہے کہ جو ہماری اور ہمارے بچوں کی تربیت کی فکر کر رہے ہیں اور ان کی زندگی کے لیل ونہار ہمارے سامنے ہیں ان کی خدمت کو اپنا فرض منصبی سمجھیں۔

اللہ گواہ ہے یہ بات کوئی اپنی خدمت کرانے کی غرض نہیں لکھ رہا ہوں، امت کی ایک اہم غلطی کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے، جب تک کسی بات کا مذاکرہ نہ ہو ان پر روک ٹوک نہ ہو اس کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور ہمارے مقامی حضرات کو موصوف کی صحیح قدردانی کی توفیق مرحمت فرمائے۔

میں بلا کسی تکلف کے لکھ رہا ہوں اگر میں اس موضوع پر قلم اٹھاتا تو شاید اس کا عشر عشیر بھی نہ لکھ پاتا، موصوف نے ایک ایک عنوان کے تحت جو مواد اور باتیں جمع کی ہیں اس پر وہ دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ خوشبو کے متعلق ایک کتاب نہیں بلکہ ایک انسائیکلو پیڈ تیار ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو بے انتہا قبول فرمائے اور اس طرح کے مزید کام کی توفیق عنایت فرما کر دارین میں اجر جزیل سے نوازے، آمین۔

راقم نے موصوف کے حکم پر کتاب کے مسودہ کا مطالعہ کیا، بعض جگہ پر اپنی ناچیز کچھ رائے بھی پیش کی، ایک دو مشورے بھی دیئے۔ امید ہے کے موصوف اس پر غور فرمائیں گے۔

یہ جلدی میں کتاب کے متعلق راقم کا مختصر تاثر ہے، اگر کبھی نوبت آئی تو مصنف کے متعلق بھی اپنا تاثر مزید ظاہر کروں گا۔

فقط طالب دعا:

مرغوب احمد لاجپوری

Marfat.com

عرض مؤلف

اپنی اس سعی کو پیش کرتے ہوئے قلبِ بے قرار خوشی وفرحت سے معمور ہے اس لئے کہ رب ذوالمنن کی لاتعداد نوازشات وعنایات ہیں جس نے مجھ جیسے نالائق، ناکارہ کو فقہ جیسے حساس ودقیق موضوع پر قلم اٹھانے کا حوصلہ عطا فرمایا۔ بندہ نے الحمدللہ ثم الحمدللہ اپنی پہلی کامیاب کتاب بنام ''موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق'' لکھنے کے بعد سوچ وبچار کیا کہ کونسے ایسے موضوع پر قلم اٹھایا جائے تو کافی تدبر وتفکر کے بعد خیال آیا کہ خوشبو کے موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی جائے جس میں خوشبو سے متعلق تمام مسائل وواقعات ذکر کیے جائیں۔ ویسے تو حدیث وفقہ کی کتابوں میں یہ مسائل واحکام کئی مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں لیکن احقر کی نظر سے ایسی کوئی کتاب نہیں گزری جو مستقل اس عنوان پر لکھی گئی ہو۔

انسان فطری طور پر صفائی پسند ہے وہ ہمیشہ چاہتا ہے نہ صرف وہ معطر رہے بلکہ اس کی خوشبو کی مہک دوسروں تک بھی پہنچے۔ اس خواہش کی تکمیل میں انسان نت نئی خوشبوئیں خرید رہا ہے۔ اس وقت دنیا کی اکثر وبیشتر آبادی خوشبو کا استعمال کرتی ہے۔ صرف امریکی (Americans) ۵ بلین (Billion) ڈالرز (Dollars) ہر سال پرفیومز (Perfumes) پر خرچ کرتے ہیں، جبکہ دنیا بھر کے لوگ ۲۵.۵ بلین ڈالرز (Dollars) مختلف قسموں کی پرفیومز (Perfumes) پر خرچ کرتے ہیں، جن میں ۸۲% عورتیں ان کو استعمال کرتی ہیں۔ کپڑوں اور جسم کو خوشبودار بنانا نہ صرف عورتوں کی خواہش ہے بلکہ اس دوڑ میں مرد بھی شامل ہیں۔ [۱]

ہر دور میں مختلف اجزاء سے خوشبو بنانے کا عمل جاری رہا، آج کے اس تیز رفتار دور میں پرفیومز (Perfumes) کی کثرت سے آمد اور ان میں مختلف اجزاء کی شمولیت نے کئی شرعی سوالات

۱..... http://www.bellaonline.com/articles/art175998.asp

Marfat.com

کھڑے کر دیئے ہیں۔ مثلاً ان کے استعمال کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا ایسی پرفیومز (Perfumes) وغیرہ کے استعمال سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ کیا ایسی خوشبو کو لگا کر قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب میں خوشبو کے فضائل و مسائل کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے خوشبو سے متعلق احادیث و تاریخ میں بیان کردہ واقعات کو شامل کیا گیا ہے۔ ہر مسئلہ کے ساتھ حوالہ کا اہتمام کیا گیا ہے، یہ کتاب حدیث و فقہ کے حسین و جمیل گلستان میں بکھرے ہوئے مختلف اقسام کے معطر پھولوں کو جمع کرنے کی ایک ادنی کوشش ہے، میں اپنی کم علمی اور تالیفی پیچیدگیوں سے ناآشنائی کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ قارئین تک ان پھولوں کی حقیقی خوشبو پہنچانے میں ناتجربہ کار ہونے کا بھی معترف ہوں، لہٰذا اہل علم سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں سہو وزلت نظر آئے تو اس تہی دامن علم کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔

بہرکیف اس موضوع یعنی ''خوشبو کے فضائل واحکام'' پر کتاب لکھنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے قلم اٹھایا گیا ہے۔ یہ سطور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ لکھ رہا ہوں اس سوچ کے ساتھ کہ اگر یہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگئیں تو زہے نصیب، ورنہ اوراق کو کالے کرنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ تاہم محض گندا، اپنی سیاہ کاریوں پر نادم، احقر، مجھ جیسا اجہل و ناتواں اور پیارے مولیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اے اللہ! میری اس نامکمل اور حقیر کاوش کو اپنے دربارِ عالی میں چار چاند لگا دے۔ آمین ثم آمین۔

اِلٰهِیْ! لَکَ الْحَمْدُ الَّذِیْ اَنْتَ اَهْلُهٗ عَلٰی نِعَمٍ مَا کُنْتُ قَطُّ لَهَا اَهْلًا
اِنْ زِدْتُ تَقْصِیْراً تَزِدْنِیْ تَفَضُّلًا کَاَنِّیْ بِالتَّقْصِیْرِ اَسْتَوْجِبُ الْفَضْلَا

آخر میں راقم الحروف شریعت مطہرہ کے اس دلربا، دل آفریں، دل نشیں اور حسین و جمیل گلشن کا ایک نایاب اور قیمتی معطر پھولوں سے بھرا گلدستہ اس سوچ کے ساتھ نظرِ قارئین کرتا

Marfat.com

ہے کہ خالق کون ومکاں چمنِ شریعت کے شاخوں پر کھلے دلکش شگوفے اور رنگارنگ پھلوں کی مہکوں سے علماء وعوام کو معطر کرے اور احقر کے والدین، اساتذہ عظام، زوجہ، بہن بھائیوں، اولاد اور حلقہ احباب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے اور ہزاروں سال کی مسافت سے جنت کی خوشبو پانے والوں میں ہمارا شمار فرمادے۔ آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

شبیر احمد عثمانی

(خادم مدرسہ ودارالافتاء الحرا، اسٹین کلف، ڈیوزبری، برطانیہ)

مدرسہ نمبر:0044-1924.412315

موبائل نمبر:0044-7783465233

ای میل:daruliftahira@hotmail.co.uk

usmaniwithflowerr@hotmail.co.uk

www.alhira.co.uk

2 William Street

WF13 4AY

Staincliffe,Dewsbury,United Kingdom

Marfat.com

ہدیہ تشکر

تمام حمد و سپاس اور ستائش اسی رب ذوالمنن کے لئے ،جس نے کائنات ہست و بود کی اس بستی کو وجود دیا، سورج کے ذریعے دن اور چاند کے ذریعے رات کو منور فرمایا، نیلے آسمان کی جبیں کو حسین وجمیل ستاروں سے مزین کیا، زمین پر ندیاں' پہاڑوں میں اچھلتے کودتے چشمے' میدانوں میں شاداں وفرہاں پری رو درخت' زیبا بدن سبزے' نورنگ پھول' پھیلتی سمٹتی روشنیاں' رشک مرجاں شبنمی قطرے' لہلہاتی فصلیں' مسکراتے چمن' جہاں تاب بہاریں اور گل پرور موسم عطا فرمائے ،مشک خاک کو جامہ انسانیت پہنایا، پھر اس کے سر پر " لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ " کا سہرا سجایا، حضرت انسان کے چہرہ پر ناک لگا کر پھولوں اور دوسری اشیاء کی خوشبو سونگھنے کی صلاحیت عطا فرمائی، ہاتھ کو لوح وقلم کی آراستگی کے فن سے روشناس کروایا، پھر ضلالت کے وسیع صحرا میں بھٹکے اور بدبودار دلدل میں پھنسے ہوؤں کو قرآن وحدیث کی خوشبو سے ہدایت بخشی۔

نازل ہوں ان گنت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمتیں والی بطحاء پر، جنھوں نے ذروں کو آفتاب کر دیا، قطروں کو دریا کر دیا، غلاموں کو زمانے بھر کا مولا بنا دیا، دل کو روشن اور آنکھوں کو بینا کر دیا، جس نے اپنے اخلاق کی خوشبو سے دشمنوں کو اپنا اسیر بنا لیا، جس نے گندگی اور پتھر پھینکنے والوں کو پھولوں کے گلدستے سے نوازا، جس نے غلیظ الفاظ بولنے والوں کے جواب میں معطر اور خوشبودار الفاظ استعمال کیے، جس نے نفرت وعداوت کے بیج بونے والوں پر محبت نثار کی، جس نے قیامت تک آنے والی انسانیت کو دیدہ زیب، معطر اور دل کو موہ لینے والا ایسا گلستان سدا بہار عطا فرمایا ہے کہ اس خوشبودار اور مہکنے والی فضاؤں میں انسانیت ہدایت کے رستے پر گامزن رہے گی۔

Marfat.com

حسبِ معمول میں ان تمام اکابرین کا صمیمِ قلب سے ممنون ومشکور ہوں جنہوں نے نہ صرف اس خوشبو کو پھیلانے میں احقر کا ساتھ دیا بلکہ اپنے دلی جذبات کو سپردِ قلم کر کے تقاریظ کی صورت میں اس کتاب کی زینت بنایا۔

کتاب کو قلم کار کی تحریر سے لے کر اشاعت تک کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، یہ ان پُرخلوص اور خالص محبت کرنے والوں کا حق ہوتا ہے جو کسی بھی مرحلہ میں مصنف کے ساتھ تعاون کریں کہ ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ کو حسن کا جامہ پہنایا جائے۔ چنانچہ........

میں سب سے پہلے اپنے والدین کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جنہوں نے احقر کو اسلام کی مہکوں سے روشناس کروانے کے لئے برطانیہ (Britain) جیسے ملک کو خیر آباد کہنا گوارا کیا، جنہوں نے دنیا کی آسائشوں سے منہ موڑ کر میری تربیت کا بہترین بندوبست فرمایا، جن کی دعائے ''نیم شب'' نے میری زندگی کی خزاں کو بہار بنا دیا۔ میں ان کی خدمت میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اے میرے والدین!

''آج میں جو کچھ ہوں آپ کی دعاؤں کا ثمر ہوں''۔

دست بدعا ہوں کہ خالقِ حقیقی ان کا سایۂ عاطفت احقر کے سر پر سدا قائم رکھے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی بہنوں اور بھائی مولانا قاری ابوذر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی مشکور ہوں جن کی حوصلہ افزائی کی بدولت حقیر اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے قابل بن سکا۔ اسی طرح میں اپنے بہنوئی مولانا عامر الیاس صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے بعض مسائل میں احقر کی رہنمائی فرمائی۔

نیز میں اپنے استاد ومربی حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب زید مجدہ (استاذ حدیث دار العلوم دعوۃ الایمان، بریڈفورڈ) کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے سعودی عرب کے سفر کے دوران زیرِ نظر کتاب ''خوشبو کے فضائل واحکام'' کا مطالعہ ہی نہیں فرمایا بلکہ کئی اصلاح طلب امور پر سایۂ شفقت رکھتے ہوئے احقر کی اصلاح فرمائی، مزید برآں اپنی تدریسی، گھریلو اور

Marfat.com

دارالافتاء کی مصروفیات کے باوجود احقر کو گھر بلا کر نہ صرف مفید مشوروں سے نوازتے رہے بلکہ کتاب ہذا پر تبصرہ بھی فرمایا۔ مجھے برادرِ مکرم حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری زید مجدہ (ڈیوزبری) کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے جنہوں نے مختصر مگر جامع انداز میں کتاب کا تعارف لکھا۔ (فجزاهما الله تعالىٰ عني أحسن الجزاء)

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اس موقع پر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب زید مجدہ (جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا) کا شکریہ ادا نہ کروں، جن کا کتاب ہذا پر تبصرہ حقیر کے لئے کسی بڑی حوصلہ افزائی سے کم نہیں۔ بُعد مکان کے باوجود حضرت والا نے کمپیوٹر پر کتاب کے مسودے کو پڑھنے کی زحمت اٹھائی، اور اپنی مصروفیات کے باوجود احقر پر شفقت کا ہاتھ رکھے رکھا۔ اس موقع پر میں حضرت مولانا عتیق احمد صاحب بستوی، قاسمی مدظلہ کو کیسے بھول سکتا ہوں جنہوں نے احقر کی غیر موجودگی میں تقریظ تحریر فرما کر کتاب کو زینت بخشی۔

اس موقع پر مفتی ریاض صاحب زیدہ مجدہ (صدر مفتی تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی)، مولانا مفتی سمیع اللہ صاحب زیدہ مجدہ (مفتی جامعہ فاروقیہ، کراچی)، مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب زید مجدہ (جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا)، مولانا سراج الحق صاحب مدظلہ (استاد حدیث دارالعلوم کبیر والا) کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے کتاب پر تبصرہ تحریر فرما کر احقر کی ہمت باندھی۔

نیز مولانا مفتی یونس صاحب زیدہ مجدہ (ادارہ غفران، راولپنڈی) کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے مصروفیت کے باوجود مسودے کے ابتدائی صفحات کا مطالعہ فرمایا، اور اصلاح طلب امور کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب زید مجدہ (استاد حدیث دارالعلوم کبیر والا) کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے احقر کے مسودے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار فرمایا، سچ تو یہ ہے کہ حضرت نے اپنی تحریر میں

Marfat.com

مجھ جیسے کم علم، کم فہم اور اجہل کے لئے ''برادر کبیر'' کا لفظ استعمال فرمایا جو کہ حضرت کی عاجزی وانکساری اور بڑے پن کا منہ بولتا ثبوت ہے، ورنہ راقم الحروف حضرت سے عمر، علم وعمل اور فراست میں کہیں درجے کم ہے۔ میں عبدالوحید بھائی (ادارہ غفران، راولپنڈی) کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے بندہ کو وقتاً فوقتاً مفید مشوروں سے نوازا۔(فجزاهم الله تعالىٰ عني جميعاً)

کسی بھی شخص کے لئے ازدواجی اور خاندانی سکون کے بغیر علمی اور تحقیقی کام پایۂ تکمیل تک پہنچانا آسان نہیں ہوتا، اور اس سلسلہ میں مجھے اپنی رفیقۂ حیات اُمِ بُلَیل سلمہا کا بہت سپاس گزار رہنا چاہیے، کہ ان کی رفاقت نے مجھے قلبی وذہنی اطمینان وسکون عطا فرمایا۔ بہت حد تک بچوں کی دینی واخلاقی تربیت سے بے نیاز رکھا ہے، تحقیقی وعلمی امور میں یکسوئی مہیا کی ہے اور ایک ایسی زندگی سے ہمکنار کیا ہے جس میں رشد وہدایت کی خوشبو پائی جاتی ہے۔ دست بدعا ہوں کہ جس طرح رب ذوالمنن نے ہم دونوں کو اس دنیا میں جمع فرمایا اسی طرح وہ ہم دونوں کو بمع اہل وعیال جنت کی لازوال، دائمی اور ابدی مہکوں میں بھی جمع فرمائے۔(آمین یا رب العلمین)

میں اپنے ننھے بیٹے شیخ بُلَیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے بابا کے ساتھ کتب خانہ میں اپنے معصومانہ انداز میں مختلف کتابوں کی ورق گردانی کرتے ہوئے وقت گزارا۔ دعا ہے کہ اللہ ان کو اپنے دین کے لئے قبول فرمائے۔ اسی طرح میں اپنی بیٹی رومیثہ احمد سلمہا کا بھی مشکور ہوں جو مجھ سے ہر روز سوال کرتی کہ بابا! آپ کی کتنی کتابیں مکمل ہوگئی ہیں؟ پھر ہاتھ اُٹھا کر بارگاہِ ایزدی میں اپنے معصومانہ انداز میں دعا کرتی کہ ''اے اللہ! میرے بابا کو کامیابی دے''۔ لگتا ہے معصوم بیٹی رومیثہ احمد سلمہا کی دعائیں رنگ لے آئیں، ورنہ میں تو اس قابل بھی نہ تھا۔

مجھے اپنے رفیق عرفان صاحب (سرائے عالمگیر) اور اپنے عزیز اطہر افضل صاحب

Marfat.com

(ایڈووکیٹ، لاہور) کا بھی ممنون ہونا چاہیے جن کے تعاون سے یہ کتاب پرنٹنگ کے مرحلہ سے گزر کر منظرِ عام پر پہنچی ہے۔ (حفظھم اللّٰہ تعالیٰ وجزاھم عنا خیرا الجزاء)

ان تمام اہل علم کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے زبانی، قلمی یا بذریعہ ای میل (Email) یا ٹیلی فون (Telephone) احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی، نیز ان ساتھیوں کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے کتاب کی پروف ریڈنگ کا فریضہ احسن طریقہ سے پورا کیا۔

العبد الضعیف

شبیر احمد عثمانی

Marfat.com

(باب نمبر ۱)

پرفیوم (Perfume) کی مختصر تاریخ

اس باب میں پرفیوم کی مختصر تاریخ بیان کی جائے گی۔

خوشبو کی تعریف

ہر اس چیز کو خوشبو کہتے ہیں جس سے عمدہ اور نفیس بو آتی ہو، جسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو، نیز عقلاء اس کا شمار خوشبو میں کرتے ہوں۔ جیسے، مشک، عنبر، صندل، زعفران، عود، چنبیلی، گلاب بیلا اور نرگس وغیرہ۔ [۱]

خوشبو کی اصل

ایک قول کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت کا ایک پتہ بھی دنیا میں آیا تھا جو وہاں زمین میں جم گیا تھا، چنانچہ ہندوستان کی خوشبوئیں اور عطریات اسی پتہ کا کرشمہ اور اثر ہیں۔

عطاء ابن ابو رباح سے روایت ہے کہ:

جب آدم علیہ السلام ہندوستان کی سرزمین پر اتارے گئے تو ان کے ساتھ جنت کی چار لکڑیاں یعنی درخت کی ٹہنیاں تھیں یہی وہ ٹہنیاں ہیں یعنی ان ہی کا اثر ہے کہ آج تک لوگ خوشبوئیں استعمال کر رہے ہیں۔ [۲]

۱..... "الطَّيبُ كُلُّ شَيءٍ لَهُ رَائِحَةٌ مُسْتَلَذَّةٌ وَيَعُدُّهُ الْعُقَلاءُ طِيبًا كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/ الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ۲۴۰، دار الفكر)

۲..... "قيل: ونزل معه من ورق الجنة فبثه هناك فمنه كان أصل الطيب بالهند. وعن عطاء بن أبي رباح: إن آدم هبط بأرض الهند ومعه أربعة أعواد من الجنة، فهي هذه التي يتطيب الناس بها". (السيرة الحلبية: باب: بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ، ج، ۱، ص، ۲۱۷، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

عطر اور پرفیوم (Perfume) میں فرق

عطر وہ خوشبودار تیل ہے جو ایسی پھول کی پتیوں سے بنتا ہے، جن کو ہلکی آنچ پر رکھ کر پانی میں کشیدہ کیا جاتا ہے، کچھ عطروں میں لکڑی، مسالہ اور رال کا استعمال کیا جاتا ہے، کئی ہفتوں تک تیل کی خوشبو رکھنے والے بخارات کو صندل کی لکڑی کے نرم کنٹینر (Container) میں جمع کیا جاتا ہے، جہاں تیل آپس مل جاتے ہیں پھر صندل کی لکڑی مکمل طور پر پھولوں کی خوشبو میں جزب ہو جاتی ہے۔ عطر الکحول کی آمیزش کے بغیر ہی بنائی جاتی ہے۔ [1]

پرفیوم (Perfume) لاطینی زبان کے لفظ (Per fumum) سے لیا گیا ہے، جس کے معنی دھواں میں سے کے آتے ہیں۔ [2]

پرفیوم (Perfume) مختلف الکحولز (Alcohols) سے تیار ہوتی ہے، اس میں ایتانول الکحول (ethanol alcohol)، بینزیل ایسی ٹیٹ (benzyl acetate) کے علاوہ مختلف نباتاتی عنصر مثلاً چھلکے، جڑیں، پھول، پتے اور پھل وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ [3]

سب سے پہلے پرفیوم ایجاد کرنے والی عورت

خوشبو کے استعمال کی ریت جدید نہیں بلکہ ہزاروں سال پہلے کی ہے، لیکن اس کے استعمال کی نوعیت ہر دور میں تبدیل ہوتی رہی۔ اسی طرح آج کے دور میں پرفیوم (Perfume) کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پرفیوم (Perfume) کی اصل میسوپوٹامیہ (Mesopotamia) بتائی جاتی ہے۔ سب سے پہلی پرفیوم (Perfume) بنانے والی عورت کا نام ٹاپوتی (Tapputi) ہے۔ جس نے تقریباً دو صدیوں پہلے پرفیوم بنائی تھی۔

ٹاپوتی (Tapputi) نے پودوں اور پھولوں کے اجزا کو لے کر ایک خوشبودار شے ایجاد کی

---

[1] http://www.tigerflag.com/about-attars-and-perfumes.html

[2] http://en.wikipedia.org/wiki/Perfume

[3] http://uk.ask.com/question/what-is-in-perfume

Marfat.com

تھی جسے پرفیوم (Perfume) کا نام دیا گیا۔

قدیم دور میں پرفیوم

میسوپوٹامین پرفیومرز (Mesopotamian Perfumers) کی طرح قدیم مصری اپنے بالوں، جسموں اور کپڑوں کو خوشبودار کرنے کے لئے مختلف اجزا کا استعمال کرتے۔ ملکہ ہاتھ شیپسو (Hatshepsu) اپنے اردگرد ماحول کو معطر رکھنے کی بڑی شوقین تھی۔ اس نے اپنے جان بازوں کو مختلف خوشبودار پھولوں اور درختوں کو ڈھونڈنے کے لئے بھیجا۔ ملکہ ہاتھ شیپسو (Hatshepsu) نے اِس مہم میں ملنے والے مختلف پھول اور درخت کو اپنے کورٹ یارڈ (Courtyard) میں رکھا۔ بہت سالوں تک پرفیوم (Perfume) کا استعمال فقط شاہی خاندانوں میں ہی ہوتا رہا لیکن اس روایت کو رومیوں (Romans) نے توڑا اور اس کے استعمال کو مزید وسیع کر دیا۔ لوگوں میں پرفیوم (Perfume) کا استعمال اتنا عام ہو گیا کہ دن میں تین تین مرتبہ اس کا استعمال کیا جانے لگا۔

پرفیوم (Perfume) اور فرانس

فرانس (France) پرفیوم (Perfume) تیار کرنے والے ممالک میں سرفہرست ہے، اس کا آغاز فرانس کے ایک چھوٹے سے شہر گراسی (Grasse) میں ہوا۔ آج بھی اس شہر سے پرفیوم (Perfume) انڈسٹری (Industry) کو خوشبودار اجزا فراہم کیے جاتے ہیں۔

جدید دور میں پرفیوم

بیسویں صدی کے نصف تک پرفیوم (Perfume) کا استعمال عیش پرستی تصور کیا جاتا تھا اور صرف مالدار لوگ اس کو استعمال کرتے یا پھر اس کا استعمال خاص موقعوں پر کیا جاتا۔ اس دور میں پرفیومز (Perfumes) سستی ہوگئی ہیں لیکن اب بھی بعض ایسی پرفیومز (Perfumes) ہیں جو انتہائی مہنگی ہیں۔ بعض کمپنیوں نے سستی پرفیومز (Perfumes) تیار کرنے کے لئے کیمیکلز (Chemicals) کا سہارا بھی لیا ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ قدرتی

Marfat.com

خوشبو اور خوشبودار تیل استعمال کیا جائے۔ [۱]

انسان خوشبو کیسے سونگھتا ہے؟

کسی بھی چیز کو سونگھنے کے لئے اس کے ذرات کا ہوا میں موجود ہونا ضروری ہے۔ ان ذرات کو مولکیولز (molecules) کہتے ہیں۔ جب بھی انسان کسی چیز کو سونگھتا ہے تو اس چیز کے مولکیولز (molecules) خارج ہوتے ہیں خواہ وہ بریڈ (Bread)، بیکری (Bakery) کا سامان، لہسن یا پھل کے ہوں بخارات بن کر ہوا میں اڑتے ہیں اور انسان کے ناک تک پہنچتے ہیں۔ ناک کے پیچھے نیورنز (neurons) کا ایک جوڑ ہے جس کا حجم مہر جیسا ہے۔ ان نیورنز (neurons) کے اندر یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ یہ ہوا کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں، ان کے بال ہوتے ہیں جن کو سلیا (cilia) کہتے ہیں۔ خوشبودار مولکیولز (molecules) سلیا (cilia) کے ساتھ جڑ جاتے ہیں اور نیورنز (neurons) کو دباتے ہیں جس کی بابت انسان کو خوشبو آتی ہے۔ [۲]

انسان کتنی خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟

انسان دس ہزار مختلف خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انسان کے ناک میں سینکڑوں غدودیں ہیں جن کے ذریعہ وہ مختلف اقسام کی خوشبوؤں کو پہچان سکتا ہے۔ [۳]

ریچھ کی قوت شامہ

ریچھ اٹھارہ میل (۲۹ کلومیٹر) سے کھانے کی خوشبو کو محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اس کی سونگھنے کی قوت بڑے شکاری کتے سے سات گنا زیادہ ہے۔ [۴]

---

۱ http://www.bellaonline.com/articles/art175998.asp..

۲ http://science.howstuffworks.com/life/human-biology/quest

۳ .http://www.wisegeek.com/how-many-scents-can-hum . ans-distinguish.htm

۴..... ایضاً

Marfat.com

کتے کی قوت شامہ انسان سے بڑھ کے ہے

اکثر جانوروں میں سونگھنے کی صلاحیت بہت تیز ہوتی ہے اور اسی صلاحیت وقابلیت کی بناپر وہ کائنات کی بہت سی چیزوں کا سراغ لگالیتے ہیں۔ حضرت انسان میں یہ حس اس قدر تیز نہیں ہوتی۔ اس چیز کا اندازہ کتوں کے شکار سے بخوبی کیا جاسکتا ہے وہ زمین اور فرش پر کسی بھی بو کا پیچھا کرسکتے ہیں مگر یہ چیز اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عطا نہیں فرمائی۔ کتا اپنے مالک کو اس کی بو کی بنا پر کسی بھی مجمع میں تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اکثر و بیشتر ممالک میں پولیس یا انٹیلی جنس (intelligence) کتوں سے سراغ رسانی کا کام لیتی ہے، اور اس بنا پر وہ کئی مجرموں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کتوں کی اسی زبردست قوت سے فائدہ اٹھانے کیلئے اکثر ممالک میں پولیس ان سے سراغ رسانی میں مدد لیتی ہے، جس کی ان کو باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ ایسے تربیت یافتہ کتے کو جب کسی شخص کے پیچھے لگانا مقصود ہوتا ہو تو اس شخص کی خاص قسم کی بو سے روشناس کرادیا جاتا ہے اور کتا سونگھی ہوئی خوشبو کی وساطت سے اس متعلقہ شخص تک پہنچنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ کتے کی سونگھنے کی حس تمام جانوروں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے، اس کی قوت شامہ انسان سے ایک لاکھ سے لے کر ایک ملین گنا زیادہ ہے۔ اور بڑے شکاری کتے کی قوت شامہ انسان سے سو ملین گنا زیادہ ہے۔ [۱]

کیا تمام مخلوقات ناک کے ذریعہ خوشبو محسوس کرتی ہے؟

کئی جانور ناک کے ذریعہ خوشبو سونگھتے ہیں جبکہ کئی ناک کے ذریعہ نہیں سونگھتے۔ مثلاً کیڑے مکوڑے اپنے مماس اور بالوں کے ذریعہ سونگھتے ہیں ان کی کوئی ناک نہیں ہوتی۔ اکثر کیڑے اپنے ہم نوع کو بو کے ذریعہ شناخت کرسکتے ہیں۔ [۲]

---

۱. http://www.wisegeek.com/how-many-scents-can-humans-distinguish.htm

۲..... ایضاً

Marfat.com

(باب نمبر ۲)

خوشبو اور طہارت

کیا الکوحالک (Alcoholic) پرفیوم کا استعمال جائز ہے؟

آج کل مارکیٹ (Market) میں مختلف اقسام کی پرفیومز (Perfumes) دستیاب ہیں۔ جن میں الکحول (Alcohol) ہوتا ہے، اور الکحول (Alcohol) میں مختلف اجزا ڈالے جاتے ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ ہر قسم کی الکحول جو نشہ دے حرام اور نجس (ناپاک) ہے۔ جو الکحول (Alcohol) انگور اور کھجور سے بنائی گئی ہو وہ حرام اور ناپاک ہے۔

چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ:

"اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ". [1]

ترجمہ: "شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے، ایک کھجور اور دوسرے انگور کے درخت سے"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرَ الأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا البُسْرُ وَالتَّمْرُ". [2]

ترجمہ: "جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم ملتی

---

[1] .... (صحيح مسلم: كتاب الأشربة/باب بيان أن جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرا، ج ۳، ص ۱۵۷۳، رقم الحديث، ۱۹۸۵، دار احياء التراث العربي، بيروت)

[2] .... (صحيح البخاري: كتاب الأشربة/باب الخمر من العنب، ج ۷، ص ۱۰۵، رقم الحديث، ۵۵۸۰، دار طوق النجاة)

Marfat.com

تھی۔عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجور سے تیار کی جاتی تھی"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ الخَمرَ حُرِّمَتْ، وَالخَمرُ يَوْمَئِذٍ البُسْرُ وَالتَّمرُ". [۱]

ترجمہ:"جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پختہ کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی"۔

اسی طرح کی حدیث حضرت انسؓ سے کچھ الفاظ کے فرق سے ساتھ بھی مروی ہے۔

"كُنْتُ سَاقِيَ القَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الفَضِيخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلاَ إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ". [۲]

ترجمہ: میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ان دنوں کھجور ہی کی شراب پیا کرتے تھے۔(پھر جونہی شراب کی حرمت پر آیت قرآنی اتری) تو رسول اللہؐ نے ایک منادی سے ندا کرائی کہ شراب حرام ہوگئی ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَقَدْ حُرِّمَتِ الخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ". [۳]

ترجمہ:"جب شراب حرام کی گئی اور خمر (نام کی شراب) مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی"۔

بعض محدثین نے خمر نہ ہونے کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ انگور کی شراب مدینہ میں نہیں تھی، کیونکہ پچھلی احادیث سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ جب شراب حرام قرار دی گئی، تو مدینہ میں عام

---

[۱]..... (صحيح البخاري: كتاب الأشربة/بَابُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنَ البُسْرِ وَالتَّمْرِ، ج،۷،ص،۱۰۵،رقم الحديث،۵۵۸۴،دارطوق النجاة)

[۲].....(صحيح البخاري: كتاب المظالم و الغصب/باب صب الخمر في الطريق، ج،۳،ص،۱۳۲،رقم الحديث،۲۴۶۴،دار طوق النجاة)

[۳]..... (صحيح البخاري: كتاب الأشربة/باب الخمر من العنب، ج،۷،ص،۱۰۵،رقم الحديث، ۵۵۷۹، دارطوق النجاة)

Marfat.com

طور پر کھجور کی شراب دستیاب تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگور کی شراب کو تو ''خمر'' سے موسوم کیا، اور کھجور وغیرہ کی شراب کو خمر سے موسوم نہیں کیا، جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے ''خمر'' حقیقتاً انگور کی شراب کا نام ہے۔[۱]

اگر الکحول (Alcohol) انگور اور کھجور سے نہیں بنایا گیا تو پھر فقہاء کی مختلف آرا ہیں، چنانچہ مذکورہ حدیث کو بنیاد بنا کر امام اعظم ابو حنیفہ اور امام یوسف کی رائے یہ ہے کہ ایسے الکحول (Alcohol) کو دوائی وغیرہ میں استعمال کر سکتے ہیں جب تک کہ وہ نشہ کی حد کو نہ پہنچے۔ دوسرے فقہاء (شوافع، مالکی، حنبلی اور امام محمد وغیر) کی رائے میں خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر، نشہ کی حد کو پہنچے یا نہیں بہر حال ممنوع ہے۔ ان کا مستدل درج ذیل دو احادیث ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَام، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ''. [۲]

ترجمہ: ''ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جو شخص اس حالت پر مر گیا کہ وہ شراب پیتا تھا تو وہ آخرت میں نہیں پیے گا''۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ''. [۳]

---

[۱] .....''وَيَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْحَمْلَ الْمَذْكُورَ عَلَى الْخَمْرِ بِطَرِيقِ التَّشْبِيهِ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ (حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، وَمَعْلُومٌ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ مَاءَ الْعِنَبِ لِثُبُوتِ أَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِينَةِ غَيْرُهَا لِمَا ثَبَتَ مِنْ قَوْلِ أَنَسٍ، وَمَا شَرَابُهُمْ يَوْمَئِذٍ أَيْ يَوْمَ حُرِّمَتْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرِ، فَعُرِفَ أَنَّ مَا أُطْلِقَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِنَ الْحَمْلِ لِغَيْرِهَا عَلَيْهَا، هُوَ عَلَى وَجْهِ التَّشْبِيهِ''. (مرقاة المفاتيح: كتاب الحدود/باب بيان الخمر ووعيد شاربها، ج،٦، ص،٢٣٨٣، دار الفكر، بيروت، لبنان)

[۲] .....(سنن أبي داوٗد: كتاب الأشربة /باب ما جاء في السكر، ص، ٥٢٨، رقم الحديث، ٣٦٧٩

[۳] .....(سنن أبي داوٗد: كتاب الأشربة /باب ما جاء في السكر، ص، ٥٢٨، رقم الحديث، ٣٦٨١، دار السلام، رياض)

Marfat.com

"ترجمہ: جس شے کی زیادہ مقدار نشہ آور ہواس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے"۔

ان فقہاء کا نظریہ ہے کہ جب ہر نشہ والی چیز کو حرام قرار دے دیا گیا ہے تو پھر خواہ اس کی مقدار کم ہو حرام ہے۔

بہرحال اس مذکورہ بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ فقہاء کے درمیان الکحول (Alcohol) سے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے، لہذا اس دور میں الکحول (Alcohol) کے کثیر استعمال کی وجہ سے ایسی کریمز (Creams)، شاور جیلز (Shower gells)، شامپو (Shampo) اور پرفیومز (Perfumes) وغیرہ استعمال کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے جن میں ایسا الکحول (Alcohol) استعمال ہوا ہو جو انگور، منقاء، اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنایا گیا ہو، تحقیق بھی یہی ہے کہ آج کل اکثر و بیشتر پرفیومز (Perfumes) انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنائی جاتیں ہیں اور اس قسم کی الکحول (Alcohol) پینے کے لئے حرام اور خارجی استعمال کے لئے پاک ہوگی۔ بالفاظ دیگر امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو اس قسم کی الکحول (Alcohol) کے خارجی استعمال کے لئے لیا گیا ہے نہ کہ اس کو پینے کے لئے۔

دوسری ٹیکنیکل (Technical) بات جو یہاں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ جب پرفیوم (Perfume) کپڑے پر سپرے (Spray) کی جاتی ہے تو پرفیوم (Perfume) میں موجود الکحول (Alcohol) کے اجزاء کپڑے تک پہنچنے سے پہلے ہی ہوا میں تحلیل ہو جاتے ہیں، فقط کپڑے یا بدن پر پرفیوم (Perfume) میں موجود اجزا پہنچتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ اب بھی کئی ایسی کریمز (Creams)، شاور جیلز (Shower gells)، شامپو (Shampo) اور پرفیومز (Perfumes) موجود ہیں جو انگور، منقا اور کھجور سے تیار کی جاتی ہیں، لہذا ایسی اشیاء کا استعمال جائز نہیں ہوگا۔[1]

---

[1] ....."ثُمَّ مَا سوی هٰذِهِ الْأَشْرِبَةِ مِمَّا يتخذ من الْحِنْطَةِ وَالشعير والذرة وَالسكر والفانيذ وَالْعَسَل والتين فَهِيَ مُبَاحَة".

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

سرکہ اور شراب کی ماہیت کی تبدیلی

شراب سے بنی الکحول (Alcohol) کے احکامات بیان کرنے سے پہلے سرکہ کے احکامات بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، کیونکہ شراب جس طرح مختلف پھلوں، غلوں اوران کے شیرہ سے بنائی جاتی ہے، ویسی سرکہ بھی انہی اشیاء کی مدد سے بنتا ہے، بالفاظِ دیگر سرکہ شراب کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد ہی بنتا ہے، اوراس سے نشہ کی ماہیت بدل جاتی ہے، سرکہ میں شراب کی طرح نشہ نہیں ہوتا، بلکہ بہت فائدہ مند چیز ہے، اس لئے شراب کے عنوان کے ساتھ سرکہ کا بھی تعلق پایا جاتا ہے۔

عربی زبان میں سرکہ کو "خَلّ" جبکہ انگلش میں (Vineger) کہتے ہیں۔

سرکہ انتہائی مفید مشروب ہے، رسول اللہؐ نے اس کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے،

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(تحفة الفقهاء للسمرقندي: كتاب الأشربة، ج،٣،ص،٣٢٨،دار الكتب العلمية، بيروت ،لبنان)

"وأما ما سوى هذه الأشربة ما يتخذ من الحنطة والشعير والذرة والسكر والفانية والتين فهي مباحة". (البناية شرح الهداية: كتاب الشهادة/باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل شهادته، ج،٩،ص،١٤٥،دار الكتب العلمية ،بيروت، لبنان)

واما غيرها من الاشربة فسميت خمرا مجازاً لجامع السكر فكان السكر علة لحرمتها فلا تحرم بدونه ولذلک قلنا انها لا يحرم منها الا القدر المسكر وبما انها ليست حراماً لعينها فانها ليست نجسة". (تكملة فتح الملهم: كتاب الأشربة، ج، ٣، ص، ٦٠١)

"واما غير الاشربة الاربعة فليست نجسة عند الامام أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

وبهذا يتبين حكم الكحول المسكرة (Alchhols)التي عمت بها البلوى اليوم، فانها تستعمل في كثير من الادوية والعطور المركبات الاخرى، فانها ان اتخذت من العنب او التمر فلا سبيل الى حلتها او طهارتها ، وان اتخذت من غيرهما فالأمر فيها سهل على مذهب أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ ولا يحرم استعمالها للتداوي او لاغراض مباحة اخرى ما لم تبلغ حد الاسكار، لانها انما تستعمل مركبة مع المواد الاخرىٰ، ولا يحكم بنجاستها اخذا بقول ابي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

"وان معظم الكحول التي تستعمل اليوم في الأدوية والعطور وغيرها ، لا تتخذ من العنب أو التمر ، انما تتخذ من الحبوب أو القشور أو البترول وغيره .... وحينئذ هناک فسحة في الأخذ بقول أبي حنيفة عند عموم بلوى ، والله سبحانه وتعالىٰ أعلم ". (تكملة فتح الملهم : كتاب الأشربة، ج،٣،ص، ٦٠٨ ، مكتبة دارالعلوم ،كراتشي)

Marfat.com

فقہائے امت نے سرکہ سے متعلق احکامات بیان فرمائے ہیں، شراب کی ماہیت تبدیل ہونے سے متعلق احکام کو بیان کرنے سے پہلے ذیل میں سرکہ سے متعلق چند احادیث و روایات نظرِ قارئین کی جاتی ہیں۔

حضرت طلحہ بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ، فَقَالَ: مَا مِنْ أُدُمٍ؟ فَقَالُوا: لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ، قَالَ: فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ، قَالَ جَابِرٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وقَالَ طَلْحَةُ رضي اللّٰهُ تعالىٰ عنه: مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ“۔[1]

ترجمہ: ”انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن رسول اللہؐ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو آپؐ کی خدمت میں روٹی کے چند ٹکڑے پیش کئے گئے آپؐ نے فرمایا کیا کوئی سالن ہے گھر والوں نے عرض کیا نہیں صرف کچھ سرکہ ہے آپؐ نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے نبیؐ سے سنا مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی اور حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت جابرؓ سے جس وقت سے یہ حدیث سنی ہے مجھے بھی سرکہ سے محبت ہوگئی“۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی سرکہ استعمال فرمایا، اور دوسروں کو بھی سرکہ استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، اور اسے عمدہ سالن قرار دیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/باب فضيلة الخل والتأدم به، ج،۳، ص، ۱۶۲۲، رقم الحديث، ۲۰۵۲، ۱۶۷، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ، فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ، وَيَقُولُ: نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ". [1]

ترجمہ: "نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس سوائے سرکہ کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے سرکہ منگوایا اور اس سے آپ ﷺ نے روٹی کھانی شروع کر دی پھر فرماتے ہیں بہترین سالن سرکہ ہے بہترین سالن سرکہ ہے"۔

اس حدیث سے سرکہ کا حلال ہونا معلوم ہوا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الإِدَامُ الخَلُّ". [2]

ترجمہ: "سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے"۔

حضرت ام ہانی بنتِ ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرِّبِيهِ، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ". [3]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کیا نہیں البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکرے اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا

---

[1] .....(صحیح مسلم: كتاب الأشربة/ بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّأَدُّمِ بِهِ. ج، ٣، ص، ١٦٢٢، رقم الحديث، ٢٠٥٢، ١٦٦، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

[2] .....(سنن الترمذي: أبواب الأطعمة، بَابُ مَا جَاءَ فِي الخَلِّ، ج، ٤، ص، ٢٧٨، رقم الحديث، ١٨٤٠، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

[3] .....(سنن الترمذي: أبواب الأطعمة/ باب ما جاء في الخل، ج، ٤، ص، ٢٧٩، رقم الحديث، ١٨٤١، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)
قال الترمذي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

Marfat.com

لاؤ وہ گھر جس میں سرکہ ہو سالن کا محتاج نہیں"۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ". [1]

ترجمہ: "سرکہ بہت عمدہ سالن ہے، ایسا گھر (والا) فاقہ کا شکار نہ ہوگا، جس میں سرکہ ہو

سرکہ کی فضیلت و اہمیت والی روایات بیان کرنے کی بعد اب ذیل میں شراب کی ماہیت تبدیل ہونے سے متعلق احکامات ومسائل سپردِ قلم کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱..... سرکہ کا کھانا تمام فقہاء کے نزدیک درست ہے، اور یہ عمدہ مشروب میں شامل ہے، خواہ وہ سرکہ کھجور کا ہو، یا انگور کا یا پھر کسی اور چیز کا۔ [2]

مسئلہ نمبر ۲..... اگر کسی تدبیر کے بغیر شراب خود بخود اس طرح سرکہ بن جائے کہ اس میں کڑوا پن ختم ہو کر کھٹا پن پیدا ہو جائے، اور شراب کی مانند نشہ دینے کی صفت ختم ہو جائے، تو یہ سرکہ تمام فقہاء کے نزدیک حلال ہے۔ [3]

---

[1] .....(مسند أحمد: ج،۲۳،ص،۱۱۴،رقم الحديث،۱۴۸۰۷،مؤسسة الرسالة)
قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح دون قوله: ما أقفر بيت فيه خل، وهذا إسناد حسن في المتابعات والشواهد. (حاشيه مسند أحمد)

[2] ....."لَا خِلَافَ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ فِي جَوَازِ أَكْلِ وَشُرْبِ الْخَلِ، سَوَاءٌ أَكَانَ مِنَ الْعِنَبِ أَمْ غَيْرِهِ، كَمَا أَنَّهُ لَا خِلَافَ فِي جَوَازِ أَكْلِ خَلِ الْخَمْرِ الَّتِي تَخَلَّلَتْ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ عِلَاجٍ، لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، "خل" ج،۱۹،ص،۲۶۱،وزارة الأوقاف والشئون)

[3] ....."الْخَلُ فِي اللُّغَةِ مَعْرُوفٌ، يُقَالُ: اخْتَلَ الشَّيْءُ إِذَا تَغَيَّرَ وَاضْطَرَبَ، وَخَلَّلَ الْخَمْرَ أَيْ جَعَلَهَا خَلًّا. وَسُمِّيَ الْخَلُ بِذَلِكَ لِأَنَّهُ اخْتَلَ مِنْهُ طَعْمُ الْحَلَاوَةِ إِلَى الْحُمُوضَةِ. وَفِي الْحَدِيثِ: نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُ وَيُطْلَقُ فِي الِاصْطِلَاحِ عَلَى نَفْسِ الْمَعْنَى". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، "خل" ج،۱۹، ص،۲۵۹،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية،الكويت)

"اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ الْخَمْرَ إِذَا تَخَلَّلَتْ بِغَيْرِ عِلَاجٍ، بِأَنْ تَغَيَّرَتْ مِنَ الْمَرَارَةِ إِلَى الْحُمُوضَةِ وَزَالَتْ أَوْصَافُهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ الْخَلَ حَلَالٌ طَاهِرٌ، لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُ، وَلِأَنَّ عِلَّةَ النَّجَاسَةِ وَالتَّحْرِيمِ الْإِسْكَارُ، وَقَدْ زَالَتْ، وَالْحُكْمُ يَدُورُ مَعَ عِلَّتِهِ وُجُودًا وَعَدَمًا".
(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، "تخليل" ج،۱۱،ص،۵۵،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

"مُرَادُ صَاحِبِ الْقُنْيَةِ أَنَّهَا تَحِلُّ إِذَا زَالَتْ عَنْهَا أَوْصَافُ الْخَمْرِيَّةِ: وَهِيَ الْمَرَارَةُ وَالْإِسْكَارُ لِتَحَقُّقِ انْقِلَابِ الْعَيْنِ". (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأشربة: ج،٦،ص،۴۵۰،دار الفكر)

Marfat.com

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شراب کے سرکہ بننے کا حکم اس وقت لگایا جائے گا جب مکمل طور پر اس کا کڑاپن زائل ہوکر کھٹے پن کی طرف منتقل ہوجائے، جبکہ صاحبین کے نزدیک اگر اس میں تھوڑا سا بھی کھٹا پن پیدا ہوجائے تو سرکہ کا درجہ حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر۳..... اگر پانی کی اتنی مقدار شراب میں شامل کرلی جائے کہ اس سے وہ سرکہ بن جانے کے ساتھ ساتھ نشہ آور بھی نہ رہے تو احناف کے نزدیک وہ حلال شمار ہوتا ہے، مزید برآں یہ کہ وہ سرکہ کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ [2]

---

[1] ....."أثَرُ تَخلُّل الْخَمرِ وَتَخلِيلِهَا:
"إذَا تَخلَّلَتِ الْخَمْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ قَصْدِ التَّخْلِيلِ يَحِل ذٰلِكَ الْخَل بِلاَ خِلاَفٍ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(نِعْمَ الأُدْمُ الْخَل) وَيُعْرَفُ التَّخَلُّل بِالتَّغَيُّرِ مِنَ الْمَرَارَةِ إلَى الْحُمُوضَةِ، بِحَيْثُ لاَ يَبْقَى فِيهَا مَرَارَةٌ أَصْلاً عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ، حَتَّى لَوْ بَقِيَ فِيهَا بَعْضُ الْمَرَارَةِ لاَ يَحِل شُرْبُهَا، لأَنَّ الْخَمْرَ عِنْدَهُ لاَ تَصِيرُ خَلاًّ إلاَّ بَعْدَ تَكَامُل مَعْنَى الْخَلِيَّةِ فِيهِ. كَمَا لاَ يَصِيرُ الْعَصِيرُ خَمْرًا إلاَّ بَعْدَ تَكَامُل مَعْنَى الْخَمْرِيَّةِ.
وَقَال الصَّاحِبَانِ :تَصِيرُ الْخَمْرُ خَلاًّ بِظُهُورِ قَلِيلٍ مِنَ الْحُمُوضَةِ فِيهَا، اكْتِفَاءً بِظُهُورِ الْخَلِّيَّةِ فِيهِ، كَمَا أَنَّ الْعَصِيرَ يَصِيرُ خَمْرًا بِظُهُورِ دَلِيل الْخَمْرِيَّةِ، كَمَا أَشَرْنَا فِي بَيَانِ مَذْهَبِهِمَا".(الموسوعة الفقهية الكويتية:مادة،الأشربة، ج،۵،ص،۲۷،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

[2] ....."(قَوْلُهُ وَيَجُوزُ تَخْلِيلُهَا)وَهُوَ أَوْلَى هِدَايَةٌ أَقُولُ:وَإِنَّمَا لَمْ يَجِبْ وَإِنْ كَانَ فِي إرَاقَتِهَا ضَيَاعُهَا، لِأَنَّهَا غَيْرُ مُتَقَوِّمَةٍ وَلِذَا لَا تُضْمَنُ كَمَا مَرَّ وَذَكَرَ الشُّرُنْبُلَالِيُّ بَحْثًا أَنَّهُ يَجِبُ لِأَنَّهَا مَالٌ فَتَأَمَّلْ (قَوْلُهُ وَلَوْ بِطَرْحِ شَيْءٍ فِيهَا) كَالْمِلْحِ وَالْمَاءِ وَالسَّمَكِ وَكَذَا بِإِيقَادِ النَّارِ عِنْدَهَا وَنَقْلِهَا إلَى الشَّمْسِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَوْ وَقَعَ الشَّمْسُ عَلَيْهَا بِلَا نَقْلٍ كَرَفْعِ سَقْفٍ لَا يَحِلُّ نَقْلُهَا، وَلَوْ خُلِطَ الْخَلُّ بِالْخَمْرِ وَصَارَ حَامِضًا يَحِلُّ، وَإِنْ غَلَبَ الْخَمْرُ وَإِذَا دَخَلَ فِيهِ بَعْضُ الْحُمُوضَةِ لَا يَصِيرُ خَلًّا عِنْدَهُ، حَتَّى يَذْهَبَ تَمَامُ الْمَرَارَةِ وَعِنْدَهُمَا يَصِيرُ خَلًّا كَمَا فِي الْمُضْمَرَاتِ".(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأشربة: ج،٦،ص،۴۵۱،دار الفكر،بيروت)

"(قَوْلُهُ:وَتَخْلِيلٌ)أَيْ:تَخْلِيلُ الْخَمْرِ بِالْقَاءِ شَيْءٍ فِيهَا وَهُوَ كَالتَّخَلُّلِ بِنَفْسِهَا، وَهُمَا دَاخِلَانِ فِي انْقِلَابِ الْعَيْنِ كَمَا يُعْلَمُ مِنْ الْبَحْرِ .قَالَ فِي الْفَتْحِ :وَلَوْ صُبَّ مَاءٌ فِي خَمْرٍ أَوْ بِالْعَكْسِ ثُمَّ صَارَ خَلًّا طَهُرَ فِي الصَّحِيحِ".(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة،باب الأنجاس، ج،١،ص، ٣١۵، دار الفكر،بيروت)

"الْخَمْرُ إذَا وَقَعَتْ فِي الْمَاءِ أَوْ الْمَاءُ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ صَارَتْ خَلًّا طَهُرَ. كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ".(الفتاوى العالمكيرية: كتاب الطهارة،الباب السابع ،الفصل الأول،ج،١،ص،۴۵،دار الفكر)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۴..... اگر پیشاب کے گرنے سے انگور کا رس ناپاک تھا، جس سے شراب بن گئی، پھر وہ سرکہ کی شکل اختیار کر گئی، تو وہ سرکہ پاک نہیں ہوگا، اور تصور کیا جائے گا کہ نجس (ناپاک) رس سے سرکہ تیار کیا گیا ہے۔ ا

مسئلہ نمبر۵..... اگر شراب کو کسی سالن میں ڈالا گیا، پھر سرکہ بھی اس میں ڈالا گیا، تو اس صورت میں اگر سرکہ کی مانند اس سالن کا ذائقہ کھٹا ہو گیا، تو وہ سالن سرکہ کا درجہ حاصل کر لینے کی وجہ سے حلال سمجھا جائے گا۔ ۲

مسئلہ نمبر۶..... اگر حلال وپاکیزہ غذا یا دوا میں شراب یا الکوحل (Alcohol) ڈالا گیا، جس کی وجہ سے ماہیتِ شراب بدل گئی، اور نشہ آور نہ رہی، تو اس غذا یا دوا کا کھانا درست ہوگا۔ ۳

ا ..... "وَكَذَا الْكَلْبُ إِذَا وَلَغَ فِي عَصِيرٍ ثُمَّ تَخَمَّرَ ثُمَّ تَخَلَّلَ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ؛ لِأَنَّ لُعَابَ الْكَلْبِ قَائِمٌ فِيهِ وَإِنَّهُ لَا يَصِيرُ خَلًّا. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَان. وَكَذَا إِذَا وَقَعَ الْبَوْلُ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ تَخَلَّلَ. هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الباب السابع، الفصل الأول، ج، ١، ص، ٤٥، دار الفكر)

۲ ..... "وَإِذَا صُبَّ الْخَمْرُ فِي الْمَرَقَةِ ثُمَّ الْخَلُّ إِنْ صَارَتْ الْمَرَقَةُ كَالْخَلِّ فِي الْحُمُوضَةِ طَهُرَتْ. هَكَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الباب السابع، الفصل الأول، ج، ١، ص، ٤٥، دار الفكر)

۳..... "وَاتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى طَهَارَةِ الْخَمْرِ بِالِاسْتِحَالَةِ، فَإِذَا انْقَلَبَتِ الْخَمْرُ خَلًّا بِنَفْسِهَا فَإِنَّهَا تَطْهُرُ، لِأَنَّ نَجَاسَتَهَا لِشِدَّتِهَا الْمُسْكِرَةِ الْحَادِثَةِ لَهَا، وَقَدْ زَالَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ نَجَاسَةٍ خَلَفَتْهَا، فَوَجَبَ أَنْ تَطْهُرَ، كَالْمَاءِ الَّذِي تَنَجَّسَ بِالتَّغَيُّرِ إِذَا زَالَ تَغَيُّرُهُ بِنَفْسِهِ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "طهارة"، ج، ٢٩، ص، ٩٦، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

"الْخَمْرُ إِذَا انْقَلَبَتْ بِنَفْسِهَا خَلًّا فَتَطْهُرُ بِالتَّخَلُّلِ؛ لِأَنَّ عِلَّةَ النَّجَاسَةِ الْإِسْكَارُ وَقَدْ زَالَتْ، وَلِأَنَّ الْعَصِيرَ لَا يَتَخَلَّلُ إِلَّا بَعْدَ التَّخَمُّرِ غَالِبًا، فَلَوْ لَمْ يُحْكَمْ بِالطَّهَارَةِ تَعَذَّرَ الْحُصُولُ عَلَى الْخَلِّ، وَهُوَ حَلَالٌ بِالْإِجْمَاعِ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "تحول"، ج، ١٠، ص، ٢٧٩، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

"حكم الأدوية المركبة من الكحول: هذه المسألة لا تختص بالبلاد الأجنبية، وإنما عمت بها البلوى في سائر البلدان، بما فيه البلاد الإسلامية، والحكم فيها على طريق الحنفية سهل، لأن الأشربة المتخذة من غير العنب والتمر تحل عند أبي حنيفة وأبي يوسف بقصد التقوى أو التداوي، ما لم تبلغ حد الإسكار) وإن معظم الكحول المستعملة في الأدوية اليوم لا تصنع من عنب ولا تمر،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۷..... سرکہ سے وضو (حدثِ اصغر) یا غسل (حدثِ اکبر) کرنا جائز نہیں ہے۔ ل

مسئلہ نمبر ۸..... اکثر فقہائے کرام کے نزدیک جسم یا کپڑے وغیرہ کی ناپاکی کو سرکہ سے دھونا درست نہیں، البتہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے، بالفاظِ دیگر اگر کوئی سرکہ سے جسم یا کپڑے وغیرہ پر لگی ظاہری نجاست کو دھوئے تو وہ جسم اور کپڑا وغیرہ ان (امام اعظم ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہا اللہ تعالیٰ) کے نزدیک پاک تصور کیا جاتا ہے،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وإنما تصنع من السلفات والكبريتات، والعسل، والدبس، والحب، والشعير، والجودار، وغيرها) .فإن كانت الكحول المستعملة في الأدوية متخذة من غير العنب والتمر فإن تناولها جائز في مذهب أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله، ما لم تبلغ حد الإسكار، ويمكن أن يؤخذ بقولهما لحاجة التداوي، وأما إذا كانت الكحول متخذة من العنب أو التمر، فلا يجوز استعمالها إلا إذا أخبر طبيب عدل أنه ليس له دواء آخر، لأن التداوي بالمحرم يجوز عند الحنفية في هذه الحالة.

وأما الشافعية فلا يجوز عندهم استعمال الأشربة المحرمة للدواء صرفا، ولكن إذا كانت مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوي بها عندهم إن عرف بنفعها وتعيينها، بأن لا يغني عنها طاهر، كما صرح به الرملي في نهاية المحتاج حيث قال:أما مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوي بها، كصرف بقية النجاسات إن عرف، أو أخبره طبيب عدل بنفعها بأن لا يغني عنها طاهر) .والكحول لا تستعمل للدواء صرفا، وإنما تكون مستهلكة في دواء آخر، فتناولها لحاجة الدواء جائز عند الشافعية أيضا.

وأما المالكية والحنابلة فلا يجوز عندهم فيما أعلم التداوي بالمحرم في حال من الأحوال إلا عند الاضطرار.وحيث عمت البلوى في هذه الأدوية، فينبغي أن يؤخذ في هذا الباب بمذهب الحنفية، أو الشافعية، والله أعلم .ثم هناك جهة أخرى، ينبغي أن يسأل عنها خبراء الكيمياء وهو :أن هذه الكحول بعد تركيبها بأدوية أخرى، هل تبقى على حقيقتها أو تستحيل حقيقتها وماهيتها بعمليات كيماوية؟ فإن كانت ماهيتها تستحيل بهذه العمليات بحيث لا تبقى "كحول "وإنما تصير شيئا آخر، فيظهر أن عند ذلك يجوز تناولها باتفاق الأئمة، لأن الخمر إذا صارت خلا جاز تناولها في قولهم جميعا لاستحالة الحقيقة". (بحوث في قضايا فقهية معاصرة لمحمد تقي العثماني:أجوبة عن استفتاء المركز الإسلامي بواشنطن، ج، ۱، ص، ۳۴۲ الى ۳۴۳، دار القلم، دمشق)

ل ....."ثالثا:الطَّهَارَةُ بِالْخَل:

"اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى عَدَمِ جَوَازِ إِزَالَةِ الْحَدَثِ الأَصْغَرِ أَوِ الأَكْبَرِ بِالْخَل وَمَاءِ الْوَرْدِ وَالْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَنَحْوِهَا مِمَّا يُعْتَصَرُ مِنْ شَجَرٍ أَوْ ثَمَرٍ؛ لأَنَّهُ يُشْتَرَطُ لِرَفْعِ الْحَدَثِ أَنْ يَكُونَ بِمَاءٍ مُطْلَقٍ، وَالْخَل لاَ يَصْدُقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْمَاءِ الْمُطْلَقِ، وَمَاءُ الْوَرْدِ وَالْبِطِّيخِ وَنَحْوِهِمَا لاَ يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْمَاءِ إِلاَّ بِالْقَيْدِ"(الموسوعة الفقهية الكويتية:مادة"خل"،ج،۱۹،ص،۲۶۱،وزارة الأوقاف)

Marfat.com

جس طرح کہ پانی کے ذریعہ جسم یا کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا ہے۔ [۱]

مسئلہ نمبر۹..... اگر کسی نے نجس (ناپاک) سرکہ کو شراب میں ڈالا، جس سے وہ شراب سرکہ کی شکل اختیار کرگئی، (یعنی سرکہ بن گئی) تو یہ شراب باوجود سرکہ بننے کے ناپاک تصور کی جائے گی، کیونکہ یہ (شراب) ناپاک سرکہ کی وجہ سے سرکہ بنی ہے، لہٰذا اس کی حیثیت ایسی ہی ہوگئی جیسا کہ سارے کا سارا سرکہ ناپاک ہو۔ [۲]

مسئلہ نمبر۱۰..... شراب میں اگر روٹی یا کوئی اور چیز ڈالی گئی، پھر وہ شراب سرکہ میں تبدیل ہو گئی، تو احناف کے نزدیک یہ روٹی وغیرہ بھی پاک ہو جائے گی، بشرطیکہ اس روٹی وغیرہ میں

---

[۱] ....."كَذٰلِكَ ذَهَبَ جُمْهُورُ الْفُقَهَاءِ إِلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ إِزَالَةُ النَّجَاسَةِ مِنَ الثَّوْبِ وَالْبَدَنِ بِالْخَلِ، فَالطَّهَارَةُ مِنَ النَّجَاسَةِ لَا تَحْصُلُ عِنْدَهُمْ إِلَّا بِمَا تَحْصُلُ بِهِ الطَّهَارَةُ مِنَ الْحَدَثِ، لِدُخُولِهَا فِي عُمُومِ الطَّهَارَةِ، وَهٰذَا قَوْلُ الْمَالِكِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ، وَهُوَ أَصَحُّ الرِّوَايَتَيْنِ عِنْدَ الْحَنَابِلَةِ، وَقَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَزُفَرَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ، وَاسْتَدَلُّوا بِقَوْلِهِ تَعَالَى:(وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا)، (وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ)، قَالَ النَّوَوِيُّ :ذَكَرَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى امْتِنَانًا فَلَوْ حَصَلَتِ الطَّهَارَةُ بِغَيْرِهِ لَمْ يَحْصُلِ الِامْتِنَانُ بِهِ.

وَلِمَا وَرَدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّيَ فِيهِ .وَلَمْ يُنْقَلْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَازُ إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ بِغَيْرِ الْمَاءِ، فَلَوْ جَازَ بِغَيْرِ الْمَاءِ لَبَيَّنَهُ مَرَّةً فَأَكْثَرَ.

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَهُوَ رِوَايَةٌ عِنْدَ الْحَنَابِلَةِ :يَجُوزُ تَطْهِيرُ النَّجَاسَةِ بِالْمَاءِ وَبِكُلِّ مَائِعٍ طَاهِرٍ يُمْكِنُ إِزَالَتُهَا بِهِ، كَالْخَلِ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَنَحْوِهِمَا مِمَّا إِذَا عُصِرَ انْعَصَرَ بِخِلَافِ الدُّهْنِ وَالزَّيْتِ وَاللَّبَنِ وَالسَّمْنِ.

وَاحْتَجَّ لَهُمْ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَقَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا وَبِحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ، فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ، وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا ،وَمَوْضِعُ الدَّلَالَةِ أَنَّهَا طَهَارَةٌ بِغَيْرِ الْمَاءِ، فَدَلَّ عَلَى عَدَمِ اشْتِرَاطِهِ؛ وَلِأَنَّ الْخَلَ وَنَحْوَهُ مِنَ الْمَائِعَاتِ الطَّاهِرَةِ قَالِعٌ لِلنَّجَاسَةِ وَمُزِيلٌ لَهَا كَالْمَاءِ فَيَأْخُذُ حُكْمَهُ".(الموسوعة الفقهية الكويتية:مادة"خل"، ج،۱۹، ص،۲۶۲،۲۶۳،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية،الكويت)

[۲] ....."وَالْخَلُّ النَّجِسُ إِذَا صُبَّ فِي خَمْرٍ فَصَارَ خَلًّا يَكُونُ نَجِسًا؛ لِأَنَّ النَّجَسَ لَمْ يَتَغَيَّرْ".(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب في الأنجاس، ج،۱، ص،۳۱۵،دار الفكر)

"الْخَلُّ النَّجِسُ إِذَا صُبَّ فِي خَمْرٍ فَصَارَ خَلًّا يَكُونُ نَجِسًا؛ لِأَنَّ النَّجَسَ لَمْ يَتَغَيَّرْ .كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ".(الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الباب السابع ، الفصل الأول، ج،۱، ص،۴۵)

Marfat.com

سے شراب کی بوزائل ہو چکی ہو۔ [1]

حالتِ جنابت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم

جب انسان پر غسل واجب ہوتا ہے تو اس کے ہاتھ اور پیر کی طرف ناپاکی منتقل نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے ملاقات یا مصافحہ نہ کر سکے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، إِنَّ الْمُسْلِمَ لاَ يَنْجُسُ“. [2]

ترجمہ ”مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے واپس آیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابوہریرہ! کہاں چلے گئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا۔ اس لیے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغیر غسل کے بیٹھنا برا جانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ! مومن ہرگز نجس نہیں ہوسکتا“۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

---

[1] ..... ”الرَّغِيفُ إِذَا أُلْقِيَ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ صَارَ الْخَمْرُ خَلًّا فَالصَّحِيحُ أَنَّهُ طَاهِرٌ إِذَا لَمْ يَبْقَ رَائِحَةُ الْخَمْرِ وَكَذَا فِي الْبَصَلِ إِذَا أُلْقِيَ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ تَخَلَّلَ، لِأَنَّ مَا فِيهِ مِنْ أَجْزَاءِ الْخَمْرِ صَارَ خَلًّا. هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ“. (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/ الباب السابع في النجاسة، الفصل الأول في تطهير الأنجاس، ج، ١، ص، ۴۴، ۴۵، دار الفكر)

[2] ..... (صحيح البخاري: كتاب الغسل/ باب عرق الجنب، وأن المسلم لا ينجس، ج، ١، ص، ٦٥، رقم الحديث، ٢٨٣، دار طوق النجاة)

Marfat.com

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ، فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: كُنْتُ جُنُبًا، قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ". [1]

ترجمہ "ان سے رسول اللہؐ نے اس حالت میں ملاقات کی وہ ناپاکی (یعنی غسل واجب ہونے) کی حالت میں تھے، وہ آپؐ کے پاس سے الگ ہوگئے اور غسل کر کے واپس آئے، اور عرض کیا کہ میں ناپاک تھا (یعنی مجھ پر غسل لازم تھا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بے شک مسلمان نجس نہیں ہوا کرتا"۔

آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان اپنے ہاتھ اور پیروں کو ناپاک نہیں رکھتا، اور غسل لازم ہونے کی حالت میں ناپاکی ظاہری بدن پر نہیں ہوتی، بلکہ ظاہری جسم اس حالت میں بھی پاک ہوتا ہے۔
اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ایسے شخص کو چھونا اور مصافحہ کرنا جائز ہے جس پر غسل واجب ہو چکا ہو، کیونکہ اس کا ظاہری بدن پاک شمار ہوتا ہے۔ [2]

حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ

"أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ". [3]

ترجمہ: "حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حالتِ جنابت (یعنی غسل واجب ہونے والی حالت) میں پسینہ آجاتا تھا، پھر ان ہی کپڑوں میں آپ نماز ادا فرمالیا کرتے تھے"۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

---

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الحيض، باب الدليل على أن المسلم لا ينجس، ج، ۱، ص، ۲۸۲، رقم الحديث، ۳۷۲، دارإحياء التراث العربي، بيروت)

[2] ....."وفيه حل مصافحة الجنب ومخالطته وطهارة عرقه وجواز تأخيره للغسل وأن يسعى في حوائجه". (فيض القدير للمناوي: ج، ۲، ص، ۳۸۶، تحت رقم الحديث، ۲۱۰۳، المكتبة التجارية)

[3] .....(سنن الدارمي: باب في عرق الجنب والحائض، ج، ۱، ص، ۶۹۲، رقم الحديث، ۱۰۷۰، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)
(مصنف لابن ابي شيبة: في الجنب يعرق في الثوب، ج، ۱، ص، ۱۷۴، رقم الحديث، ۲۰۱۰، مكتبة الرشد، الرياض)

Marfat.com

”لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَعْرَقُ فِيهِ الْجُنُبُ“. ۱

ترجمہ: ”جن کپڑوں میں جنبی (یعنی جس پر غسل واجب ہو چکا ہو) کو پسینہ آجائے، اُن کپڑوں میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں“۔

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرَقُ فِيهِ، فَلَمْ تَرَ بِهِ بَأْسًا“. ۲

ترجمہ: ”اس شخص کے بارے میں حضرت عائشہ سے سوال کیا گیا، جو بیوی سے مباشرت کرتا ہے، پھر کپڑے پہن لیتا ہے، جن میں اسے پسینہ آجاتا ہے، تو اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے کوئی حرج محسوس نہیں فرمایا“۔

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ عَائِشَةَ رضى اللّٰه تعالىٰ عنه : سُئِلَتْ عَنِ الْجُنُبِ، يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ أَيُنَجِّسُهُ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ:لَا“. ۳

ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ سے جنبی کے کپڑوں میں پسینہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کپڑوں کو اس کا پسینہ ناپاک کردیتا ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نہیں“۔

اسی طرح کی تابعین سے اور روایات بھی مروی ہیں۔ ۴

۱.....(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: كتاب طهارات الابدان والثياب/باب ذكر المتطهر يمشي في الأرض القذرة، ج۲،ص۱۷۷،رقم الحديث۷۴۷،دار طيبة الرياض،السعودية)

۲.....(سنن الدارمي: كتاب الطهارة/باب في عرق الجنب والحائض، ج۱،ص۱۹۱،رقم الحديث۱۰۶۲،دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)

في حاشية سنن الدارمي: إسناده صحيح.

۳.....(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: ذِكْرُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَجْمَعَ عَوَامُّ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ عَرَقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ، ج۲،ص۱۷۸،رقم الحديث۷۵۰،دار طيبة ،الرياض

۴.....”عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنَ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيد ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

مذکورہ آثار سے یہ معلوم ہوا کہ حالتِ جنابت (یعنی غسل واجب شدہ حالت) میں ظاہری بدن پاک ہی ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے انسانی جسم سے نکلنے والا پسینہ بھی پاک ہوتا ہے۔

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم لگانے والے کے پاس قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم

انگور، منقا اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) لگانی ناجائز ہے کیونکہ کہ وہ ناپاک ہے، اور جو چیز ناپاک اور نجس ہو اس کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ ہے، لہذا کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ انگور، منقا اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) لگانے والے کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرے۔

چنانچہ مورق عجلی نے کہا کہ:

"شَهِدَ كِتَابُ عُمَرَ إِلَى أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ: بَلَغَنِي أَنَّ أَهْلَ الْأَمْصَارِ اتَّخَذُوا الْحَمَّامَاتِ فَلَا يَدْخُلَنَّ أَحَدٌ، أَوْ قَالَ: مُسْلِمٌ إِلَّا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بْنِ جُبَيْرٍ، فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ، فَيَأْخُذُ عَرَقَهُ، فَيَتَمَسَّحُ بِهِ: لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا". (مصنف لابن أبي شيبة: في الجنب يعرق في الثوب، ج۱، ص۱۷۴، رقم الحديث، ۲۰۰۵، مكتبة الرشد، الرياض)

"عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ حَتَّى يَنْعَصِرَ، قَالَ: يُصَلِّي فِيهِ". (أيضاً، رقم الحديث، ۲۰۰۲)

"عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِعَرَقِ الْجُنُبِ بَأْسًا فِي الثَّوْبِ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ نَجَاسَةٌ". (أيضاً، الحديث، ۲۰۰۸)

"عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي ثِيَابِهِ". (أيضاً، رقم الحديث، ۲۰۱۱)

"عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي الثَّوْبِ. (أيضاً، رقم الحديث، ۲۰۱۲)

"عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ، قَالَ: لَا يَضُرُّهُ، وَلَا يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ". (مصنف لابن أبي شيبة: في الجنب يعرق في الثوب، ج۱، ص۱۷۵، رقم الحديث، ۲۰۱۳، مكتبة الرشد، الرياض)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ ثُمَّ يَمْسَحُهُ بِهِ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ". (سنن الدارمي: باب في عرق الجنب والحائض، ج۱، ص۶۹۰، رقم الحديث، ۱۰۶۲، دار المغني للنشر والتوزيع)

في حاشية سنن الدارمي: اسناده صحيح.

Marfat.com

بِمِئْزَرٍ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمَ اللّٰهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ، أَوْ قَالَ: لَا يَذْكُرُوا لِلّٰهِ فِيهِ اسْمًا حَتّٰى يَخْرُجُوا مِنْهُ، وَلَا يَسْتَنْقِعِ اثْنَانِ فِي حَوْضٍ". [1]

ترجمہ:''میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط دیکھا تھا جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شہروں میں رہنے والوں نے غسل خانے بنا لئے ہیں تو (سنو) کہ کوئی ایک شخص یا یوں کہا تھا کوئی مسلمان غسل خانے میں غسل کرنے کے لئے تہہ بند کے بغیر غسل کرنے کے لئے داخل نہ ہوا کرے۔(یعنی شرم وحیا کا تقاضا پورا کیا جائے) اور ان جگہوں میں اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا جائے بلکہ باہر نکل کر لیا جائے۔یا یوں فرمایا تھا اس میں اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا کریں۔یہاں تک کہ باہر آجائیں۔(یعنی اسماء الٰہیہ کی تعظیم کی جائے) اور کسی حوض میں دو شخص ننگے نہ نہائیں (بلکہ شرم وحیاء کا تقاضا پورا کیا جائے)

ابراہیم سے روایت کہ:

" وسُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ، فقَالَ: لَيْسَ لِذٰلِكَ بُنِيَ". [2]

ترجمہ:''ان سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔انہوں نے فرمایا کہ وہ اس لئے نہیں بنائے گئے''۔

ابوعون سے روایت کہ:

"كُنَّا مَعَ أَبِي السَّوَّارِ فِي الْحَمَّامِ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: لِمَ تَقْرَأُ ههُنَا؟ لِمَ تَقْرَأُ ههُنَا؟ [3]

---

[1] .....(شعب الايمان: فصل في كراهية قرائة القرآن في الحمام والكنيف والمواضع القذرة تعظيما للقرآن، ج،۴،ص،۲۰۱،رقم الحديث،۲۳۹۴،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض)

[2] .....(شعب الايمان: فصل في كراهية قرائة القرآن في الحمام والكنيف والمواضع القذرة تعظيما للقرآن، ج،۴،ص،۲۰۲،رقم الحديث،۲۳۹۵،مكتبة الرشد)

[3] ....(شعب الايمان: فصل في كراهية قرائة القرآن في الحمام والكنيف والمواضع القذرة تعظيما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ”ہم لوگ ابوالسوار کے ساتھ حمام میں تھے، اس نے ایک شخص کو سنا جو وہاں تلاوت کر رہا تھا، انہوں نے سننے کے بعد فوراً کہا یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو۔ یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو“۔

قرآن کو ایسی جگہ رکھنا جہاں حرام اجزاء سے بنی الکحول والی پرفیوم چھڑکائی گئی ہو

جس طرح قرآن مجید کو طہارت کی حالت میں پڑھنا چاہیے اسی طرح اس کو نجس اور گندگی کی جگہ رکھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، چنانچہ قرآن مجید کو ایسے مقام پہ نہیں رکھنا چاہیے جہاں انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی فیوم (Perfume) چھڑکائی گئی ہو، اس لئے کہ ان اجزاء سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) ناپاک ہے، ظاہر ہے کہ جو چیز ناپاک ہو اس کے لگنے سے وہ جگہ بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کو ایسے مقام پر رکھنا اس کی اہانت اور تعظیم کے خلاف ہے، کیونکہ قرآن مجید کا احترام واجب ہے۔ [۱]

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم لگا کر قرآن کی تلاوت کرنا

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن کی تلاوت کرنا جائز نہیں، فقہاء نے موضع نجاست (یعنی نجاست والی جگہ) پر قرآن مجید کی تلاوت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ نیز غسل سے پہلے میت کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کو منع کیا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

للقرآن، ج۴، ص۲۰۲، رقم الحدیث، ۲۳۹۶، مکتبة الرشد)

”وَلَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا إِذَا لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ مُعَدًّا لِلنَّجَاسَةِ، فَإِنْ كَانَ يُكْرَهُ، كَذَا فِي الْقُنْيَةِ“. (الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/الباب الرابع في الصلاة والتسبيح ورفع الصوت عند قراءة القرآن، ج۵، ص۳۱۶، دار الفكر)

[۱] ..... ”رَجُلٌ أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ عَلَى أَحْسَنِ أَحْوَالِهِ يَلْبَسُ صَالِحَ ثِيَابِهِ وَيَتَعَمَّمُ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، لِأَنَّ تَعْظِيمَ الْقُرْآنِ وَالْفِقْهِ وَاجِبٌ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ“. (الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/الباب الرابع في الصلاة والتسبيح ورفع الصوت عند قراءة.. ، ج۵، ص۳۱۶)

Marfat.com

ہے اس لئے کہ اس کا جسم موت کی وجہ سے ناپاک ہو جاتا ہے۔[۱]

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم لگا کر قرآن مجید پکڑنے کا کفارہ

ناپاکی کی حالت میں قرآن مجید کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا کبیرہ گناہ ہے، اگر کسی کو ایسی مجبوری یا ضرورت پیش آجائے تو کسی کپڑے کے ساتھ قرآن مجید کو اُٹھایا جائے۔ چنانچہ اگر کسی نے انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن مجید پکڑا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرنا لازم ہے یہی اس کا کفارہ ہے۔[۲]

پرفیوم (Perfume) اور وضو

پرفیوم لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پرفیوم (Perfume) کے بعد وضو

پرفیوم لگانے کے بعد وضو درست ہے۔

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم کنویں میں گر گئی، اس کے پانی کا حکم

اگر کسی سے انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) کنویں میں گر گئی، اور وہ ساری پانی میں محلول ہو گئی، اس سے کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا، اس کا

۱..... "وَعَلَّلَهُ الشُّرُنْبُلَالِيُّ فِي إِمْدَادِ الْفَتَّاحِ تَنْزِيهًا لِلْقُرْآنِ عَنْ نَجَاسَةِ الْمَيِّتِ لِتَنَجُّسِهِ بِالْمَوْتِ". (الدرالمختار مع ردالمحتار: باب صلوة الجنازة/ج ۲، ص ۱۹۳، دارالفکر، بیر
"وتكره قراءة القرآن في موضع النجاسات كالمغتسل والمخرج والمسلخ و ما أشبه ذلک". (فتاوی قاضیخان: کتاب الصلاة/فصل في قراءة خطأ وفي الأحكام المتعلقة بالقراءة، ج ۱، ص ۱۴۵، دارالكتب العلمية، بيروت)

۲..... "(وَمِنْهَا) حُرْمَةُ مَسِّ الْمُصْحَفِ لَا يَجُوزُ لَهُمَا وَلِلْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ مَسُّ الْمُصْحَفِ إِلَّا بِغِلَافٍ مُتَجَافٍ عَنْهُ كَالْخَرِيطَةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ج ۱، ص ۳۸، دارالفکر)

Marfat.com

پورا پانی نکالا جائے گا۔ [1]

حرام اجزا سے بنائی گئی پرفیوم کی شیشی کا دھونے کے بعد استعمال

اگر پرفیومز (Perfumes) میں ایسی الکول (Alcohol) شامل ہو جو انگور، کھجور اور منقا سے بنائی گئی ہو تو ایسی شیشیوں کو دھونے اور ابال دینے کے بعد استعمال کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اس کے بعد ان میں کوئی پاک چیز ڈالنے سے وہ ناپاک نہیں ہوتی۔ [1]

نافہ مشک پاک ہے

احناف کے نزدیک نافہ مشک پاک ہے خواہ وہ خشک ہو یا تر۔ [2]

عنبر کی اقسام اور اس کی طہارت کا حکم

عنبر سمندر میں اگتا ہے اور اس کی خوشبو بہت عمدہ اور نفیس ہوتی ہے۔ سمندر اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک قسم کو سالم جبکہ دوسری کو مبلوع کہتے ہیں۔ سالم تو اپنی حالت میں نکلتی ہے جبکہ مبلوع کو مچھلی کھانے کے بعد نکالتی ہے جس سے اس کی خوشبو کم ہو جانے کی وجہ سے اس کی قیمت بھی کم ہو جاتی ہے۔ بغوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو عنبر لگائے ہوئے اور ان کے پاس دیکھا مگر آپ کا اپنی زوجہ ام حبیبہؓ پر نکیر

---

[1]..... "بِخِلَافِ مَا إِذَا كَانَ عَلَى الْحَيَوَانِ خَبَثٌ أَیْ نَجَاسَةٌ وَعَلِمَ بِهَا فَإِنَّهُ يُنَجِّسُ مُطْلَقًا .(ردالمحتار مع الدرالمختار: كتاب الطهارة/فصل في البئر، ج، ۱،ص، ۲۱۳، دارالفكر، بيروت)

[2]..... "وَالْمُرَادُ بِالنَّهْيِ لَيْسَ اسْتِعْمَالُهَا مُطْلَقًا، بَلِ النَّقِيعُ فِيهَا وَالشُّرْبُ مِنْهَا مَا يُسْكِرُ، وَإِضَافَةُ الْحُكْمِ إِلَيْهَا خُصُوصًا إِمَّا لِاعْتِيَادِهِمُ اسْتِعْمَالَهَا فِی الْمُسْكِرَاتِ، أَوْ لِأَنَّهَا أَوْعِيَةٌ تُسْرِعُ بِالِاشْتِدَادِ فِيمَا يُسْتَنْقَعُ؛ لِأَنَّهَا غَلِيظَةٌ لَا يَتَرَشَّحُ مِنْهَا الْمَاءُ وَلَا يَنْفُذُ فِيهِ الْهَوَاءُ، فَلَعَلَّهَا تُغَيِّرُ النَّقِيعَ فِی زَمَانٍ قَلِيلٍ، وَيَتَنَاوَلُهُ صَاحِبُهُ عَلَى غَفْلَةٍ بِخِلَافِ السِّقَاءِ فَإِنَّ التَّغَيُّرَ فِيهِ يَحْدُثُ عَلَى مَهْلٍ، وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا رُوِیَ أَنَّهُ قَالَ: "نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِی سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِی الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا".
وَقِيلَ: هٰذِهِ الظُّرُوفُ كَانَتْ مُخْتَصَّةً بِالْخَمْرِ، فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حَرَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ هٰذِهِ الظُّرُوفِ، إِمَّا لِأَنَّ فِی اسْتِعْمَالِهَا تَشَبُّهًا بِشُرْبِ الْخَمْرِ، وَإِمَّا لِأَنَّ هٰذِهِ الظُّرُوفَ كَانَتْ فِيهَا أَثَرُ الْخَمْرِ، فَلَمَّا مَضَتْ مُدَّةٌ أَبَاحَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ هٰذِهِ الظُّرُوفِ، فَإِنَّ أَثَرَ الْخَمْرِ زَالَ عَنْهَا". (مرقاة المفاتيح: كتاب الأيمان /الفصل الأول، ج، ۱، ص، ۹۰، دارالفكر)

Marfat.com

نہ فرمانا اس چیز کی دلیل ہے کہ یہ پاک ہے۔[۱]

عنبر ایک مشموم (خوشبودار) ہے، بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ سمندر کی گہرائی سے نکلتی ہے بعض جانور اس کی چکناہٹ کی وجہ سے اس کو کھاتے ہیں اور پھر اس کو واپس پھینک دیتے ہیں تو یہ بڑے پتھروں کی طرح ہو کر پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہے پھر ہوائیں اس کو ساحل کی طرف پھینک دیتی ہیں۔۔۔۔۔ابن سیدہ نے کہا کہ جو عنبر سمندر میں سے نکلتا ہے اس میں سب سے اچھا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ پھر نیلا پھر پیلا اور پھر کالا عمدہ ہوتا ہے۔ نیز یہ کہا کہ یہ اکثر مچھلیوں کے پیٹوں سے نکلتا ہے جو اس کو کھا کر مرجاتی ہیں۔ بعض تاجروں کا خیال یہ ہے کہ یہ بحر افریقیہ انسانی کھوپڑی کی شکل میں عنبر کو باہر پھینکتا ہے اور سب سے بڑے عنبر کا وزن ایک ہزار مثقال ہوتا ہے۔ اکثر مچھلیاں اس کو کھا کر مرجاتی ہیں اور جو چوپایہ بھی اس کو کھاتا ہے اس کو بھی عنبر کہتے ہیں۔

اکثر فقہاء عنبر کو پاک سمجھتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے سنا کہ جس نے کہا ہے کہ میں نے عنبر کو سمندر میں اگا ہوا دیکھا وہ بکری کی گردن کی طرح ہوتی ہے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ اصل میں سمندری نباتات ہے اور اس کی بو بڑی اچھی ہوتی ہے اور سمندر میں ایک چھوٹا سا جانور ہے جو اس کی خوشبو کی عمدگی کی وجہ سے اس کے پاس جاتا ہے اور اس کو کھا جاتا ہے اور یہ چونکہ اس کے لئے زہر ہوتا ہے اس لئے وہ مرجاتا ہے پھر

---

[۱] ....."اَیْ مِنْ غَیْرِ فَرْقٍ بَیْنَ رَطْبِهَا وَیَابِسِهَا، وَبَیْنَ مَا انْفَصَلَ مِنَ الْمَذْبُوحَةِ وَغَیْرِهَا، وَبَیْنَ کَوْنِهَا بِحَالٍ لَوْ أَصَابَهَا الْمَاءُ فَسَدَتْ أَوْ لَا .اهـ إِسْمَاعِیلُ عَنْ مِفْتَاحِ السَّعَادَةِ، وَبِهِ ظَهَرَ أَنَّ مَا فِي الدُّرَرِ مِنْ أَنَّهَا لَوْ کَانَتْ رَطْبَةً مِنْ غَیْرِ الْمَذْبُوحَةِ لَیْسَتْ بِطَاهِرَةٍ عَلَی خِلَافِ الْأَصَحِّ .(الدرالمختار مع ردالمحتار: کتاب الطهارة/فروع ما یخرج من دار الحرب کسنجاب ان علم دبغه..، ج ۱، ۲۰۹

[۲] .....(عنبر) وهو نبت فی البحر طیب الرائحة یقذفه البحر وهو نوعان سالم ومبلوع فالسالم ما خرج علی هیئته والمبلوع ما یبتلعه الحوت ثم یخرجه وتنقص بذلک قیمته لنقص رائحته زاد البغوی فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یراه علیها وعندها فلا ینکر انتهی ای ففیه دلیل علی طهارته". (بهجة المحافل و بغیة الأماثل: مطلب في الکلام علی بیعة الرضوان /تتمة في خبر النجاشي وتکریمه لکتابه ﷺ وعودة مهاجري الحبشة، ج ۱، ص ۳۴۴، دارصادر، بیروت)

Marfat.com

سمندر اس جانور کو باہر پھینک دیتا ہے اور عنبر اس جانور کے پیٹ سے نکلتا ہے۔[1]

بیت الخلاء میں خوشبو کا چھڑکاؤ

جب بھی کوئی شخص بیت الخلاء سے فراغت حاصل کر لے تو اس کو چاہیے کہ نکلنے سے پہلے خوشبو وغیرہ کا چھڑکاؤ کر دے تاکہ کسی دوسرے آنے والے کو تکلیف نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار سے گندگی کو دور کر کے خوشبو لگائی ہے۔

حضرت عبادہ بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَتَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ

---

[1]...... "والعنبر المشموم، قيل :إنه يخرج من قعر البحر، يأكله بعض دوابه لدسومته، فيقذفه رجيعا، فيوجد كالحجارة الكبار، فيطفو على الماء، فتلقيه الريح إلى الساحل ....وقال ابن سيده : العنبر يخرج من البحر، وأجوده الأشهب ثم الأزرق ثم الأصفر ثم الأسود .قال :وكثيرا ما يوجد فى أجواف السمك الذى يأكله ويموت .وزعم بعض التجار أن بحر الزنج يقذفه كجمجمة الإنسان، وأكبرها وزنه ألف مثقال .وكثيرا ما تأكله الحيتان فتموت، والدابة التى تأكله تدعى العنبر .وأكثر الفقهاء على أن العنبر طاهر، وقال الشافعى :سمعت من قال :رأيت العنبر نابتافى البحر، ملتويا مثل عنق الشاة .وقيل :إن أصله نبت فى البحر وله رائحة ذكية .وفى البحر دويبة تقصده لذكاء رائحته، وهو سمها، فتأكله فيقتلها ويلفظها البحر، فيخرج العنبر من بطنها .(حياة الحيوان الكبرى: باب العين المهملة/العنبر، ج ، ٢ ، ص ، ٢١٥، دار الكتب العلمية ، بيروت)

"فِي حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَلْقَى لَهُمُ الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا :الْعَنْبَرُ هِيَ سَمَكَةٌ بَحْرِيَّةٌ كَبِيرَةٌ، يُتَّخَذُ مِنْ جِلْدِهَا التِّرَاسُ. وَيُقَالُ لِلتُّرْسِ:عَنْبَرٌ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زَكَاةِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ هُوَ الطِّيبُ الْمَعْرُوفُ". (النهاية في غريب الحديث والأثر :باب العين من النون، ج ،٣، ص م ٣٠٦ ، المكتبة العلمية ، بيروت)

Marfat.com

بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ ثُمَّ دَلَكَهُ ثُمَّ قَالَ أَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ[1]

ترجمہ: ''ہم جابر بن عبداللہ کے پاس آئے۔ وہ اپنی مسجد میں تھے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری اس مسجد میں اس حال میں تشریف لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ابن طاب نامی کھجور کی ایک شاخ تھی آپؐ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم لگا ہوا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادھر گئے اور کھجور کی شاخ سے اس کو کھرچ دیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون یہ بات پسند کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لئے سامنے کی طرف نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف تھوکے بلکہ بائیں جانب پاؤں کے نیچے تھوکے اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں لے کر یوں مسل دے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے کو منہ پر رکھا اور اس کو مل دیا۔ اس کے بعد فرمایا: عبیر لاؤ قبیلہ کا ایک جوان اٹھا اور دوڑتا ہوا اپنے گھر گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ خوشبو اس سے لے کر کھجور کی لکڑی کے سرے پر لگائی اور جہاں بلغم لگا تھا وہاں مل دیا۔ جابر کہتے ہیں کہ اسی بنا پر تم اپنی مسجدوں میں خوشبو لگایا کرتے ہو''۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1].....(سنن أبي داود: كتاب الصلاة/باب في كراهية البزاق في المسجد، ج، ۱، ص، ۱۳۱، رقم الحديث، ۴۸۵، مكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۱)

خوشبو اور حیض و نفاس

حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کا استعمال کرے

جو عورت حیض سے پاک ہو تو وہ غسل کرتے وقت خوشبو کا استعمال کرے۔ اس لئے کہ اس موقع پر خوشبو کے استعمال سے بدبو دور ہو جاتی ہے حتی کہ اگر حیض والی عورت عدت میں ہو تو غسل حیض میں بدبو کو زائل کرنے کی غرض سے اسکے لئے خوشبو کا استعمال جائز ہے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كُنَّا نُنْهى اَنْ نُحِدَّ عَلى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ ، اِلَّا عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً ، وَلا نَكْتَحِلُ ، وَلَانَتَطَيَّبُ ، وَ لا نَلبَسُ ثَوْباً مَصْبُوغاً اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَ قَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ ، اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا ، فِي نُبْذَةٍ مِن كُستِ أظْفَارٍ ، وَكُنَّا نُنْهى عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ.[۱]

ترجمہ: ”ہمیں اس بات سے منع کیا جاتا تھا کہ ہم کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائیں مگر شوہر (کی موت) پر چار مہینے دس دن تک سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتی تھیں اور ہمیں (عدت کے ایام میں) غسل حیض کے بعد کست اظفار استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہم عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا منع تھا“۔

۱..... (صحيح البخاري : كتاب الحيض /باب الطِّيبِ لِلمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ المَحِيضِ ،ج ، ۱ ،ص ، ۸۱ ،رقم الحديث ، ۳۱۳ ، دارطوق النجاة)

Marfat.com

نوٹ: آج کل صابن وغیرہ کے علاوہ نہانے کے لئے بہت سی چیزیں مارکیٹ (Market) میں دستیاب ہیں جن میں شاور جیل (Shower Gel)، ببل باتھ (Bubble Bath) سر فہرست ہیں۔ اگر ان میں سے غسل حیض کے وقت بدبو زائل کرنے کی غرض سے کسی بھی شاور جیل (Shower Gel) کا استعمال کرلیا جائے تو کافی ہوگا۔ [۱]

کست اور اظفار

"کسـت" ایک قسم کی خوشبو ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ عود ہندی کو کہتے ہیں، جو ادویہ میں استعمال ہوتی ہے، علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایک جڑی بوٹی ہے جو ادویہ میں معروف ہے، اور عمدہ خوشبو والی ہے۔ نفاست والی عورتوں اور بچوں کو اس کی دھونی دی جاتی ہے۔

"اظفار" خوشبو کی جنس میں سے ہے، اس لفظ کا واحد نہیں ہے، بعض نے کہا کہ اس کا مفرد "ظـفـر" ہے، اور بعض نے کہا کہ یہ جڑ سے اکھڑے ہوئے ناخن کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ کالے عطر کی ایک قسم ہے اور اس کا ٹکڑا ناخن کا مشابہ ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "قسط" اور اظـفـار "خوشبو کی دو قسمیں ہیں، لیکن اس کے لگانے سے مقصود خوشبو نہیں ہوتی بلکہ حیض سے پاک ہونے والی عورت کو بدبو دور کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ [۲]

---

[۱] ..... "فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِسْكًا فَطِيبًا فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَمُزِيلًا كَالطِّينِ وَإِلَّا فَالْمَاء كَافٍ". (فتح الباري: باب دلک المرأة نفسها، ج ۱، ص ۴۱۶، دار المعرفة، بيروت)

[۲] ..... (مِنْ قُسْطٍ: بِضَمِّ الْقَافِ ضَرْبٌ مِنَ الطِّيبِ، وَقِيلَ: هُوَ عُودٌ يُحْمَلُ مِنَ الْهِنْدِ، وَيُجْعَلُ فِي الْأَدْوِيَةِ. قَالَ الطِّيبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْقِسْطُ عَقَارٌ مَعْرُوفٌ فِي الْأَدْوِيَةِ طَيِّبُ الرِّيحِ يُبَخَّرُ بِهِ النُّفَسَاءُ وَالْأَطْفَالُ (أَوْ أَظْفَارٍ): بِفَتْحِ أَوَّلِهِ جِنْسٌ مِنَ الطِّيبِ لَا وَاحِدَ لَهُ، وَقِيلَ: وَاحِدُهُ ظُفُرٌ، وَقِيلَ: يُشْبِهُ الظُّفُرَ الْمَقْلُومَ مِنْ أَصْلِهِ، وَقِيلَ: هُوَ شَيْءٌ مِنَ الْعِطْرِ أَسْوَدُ، وَالْقِطْعَةُ مِنْهُ شَبِيهَةٌ بِالظُّفُرِ. قَالَ النَّوَوِيُّ: الْقُسْطُ وَالْأَظْفَارُ نَوْعَانِ مِنَ الْعُودِ، وَلَيْسَ الْمَقْصُودُ بِهِمَا الطِّيبُ، وَرُخِّصَ فِيهِمَا لِلْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ لِإِزَالَةِ الرَّائِحَةِ الْكَرِيهَةِ يُتْبَعُ بِهِ أَثَرُ الدَّمِ لَا لِلتَّطَيُّبِ". (مرقاة المفاتيح: كتاب الحيض، ج ۱، ص ۶۹، تحت رقم الحديث ۴۳۳۱، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کہاں لگائے

حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو اپنی فرج (شرم گاہ) پہ لگائے۔ محاملی فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں خون پہنچا ہے وہاں خوشبو لگانا مستحب ہے۔[1]

ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد از فار یا عصب نامی خوشبو کا استعمال

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا عَصْبًا، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا، قَالَ يَزِيدُ: أَدْنَى طُهْرِهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا، نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ". [2]

ترجمہ: "کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے البتہ شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ منائے اور عصب کے علاوہ کسی رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے الّا یہ کہ پاکی کے ایام آئیں تو لگا لے۔ یعنی جب وہ اپنے ایام سے پاک ہو تو تھوڑی عصب یا ازفار نامی خوشبو لگا لے"۔

نفاس والی عورت کا چھائیں دور کرنے کے لئے چہرے پر ورس ملنا

اگر کوئی عورت نفاس کی حالت میں چھائیں دور کرنے کی غرض سے اپنے چہرے پر ورس ملتی ہیں تو جائز ہے۔

---

[1] ....."قَالَ النَّوَوِيُّ الْمُرَادُ بِهِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ الْفَرْجُ وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ يُسْتَحَبُّ لَهَا أَنْ تُطَيِّبَ كُلَّ مَوْضِعٍ أَصَابَهُ الدَّمُ مِنْ بَدَنِهَا قَالَ وَلَمْ أَرَهُ لِغَيْرِهِ وَظَاهِرُ الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَهُ قُلْتُ وَيُصَرِّحُ بِهِ رِوَايَةُ الْإِسْمَاعِيلِيِّ تَتَبَّعِي بِهَا مَوَاضِعَ الدَّمِ". (فتح الباري: باب دلک المرأة نفسها، ج، ۱، ص، ۴۱۶، دار المعرفة)

[2] .....(مسند أحمد: حديث أم عطية، ج، ۳۴، ص، ۳۸۹، رقم الحديث، ۲۰۷۹۴)

Marfat.com

چنانچہ حضرت ام سلمی فرماتی ہیں کہ:

" كَانَتُ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرُسَ تَعْنِي مِنُ الْكَلَفِ". [1]

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں نفاس والی عورتیں زچگی کے بعد چالیس راتیں بیٹھتی تھیں (یعنی ان ایام کے دوران نماز نہیں پڑھتی تھیں)۔ (ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ) ہم عورتیں جھائیں دور کرنے کے لئے اپنے منہ پر ورس ملا کرتی تھیں"۔

نوٹ: ورس: ایک خوشبودار گھاس ہے۔

حیض سے پاک ہونے والی کو خوشبو میسر نہ ہونے پر نمک کے استعمال کا حکم

اگر حیض سے پاک ہونے والی عورت کو اپنی شرم گاہ پر بدبو زائل کرنے کے لئے خوشبو میسر نہ ہو تو نمک لگالے۔

عمرہ بنت حیان بیان کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا کہ:

" أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا تَطَهَّرَتُ مِنُ حَيْضِهَا أَنُ تتدَخَّنَ بِشَيْءٍ مِنُ قُسُطٍ، فَإِنُ لَمُ تَجِدُ فَشَيْئًا مِنُ آسٍ، فَإِنُ لَمُ تَجِدُ، فَشَيْئًا مِنُ نَوًى، فَإِنُ لَمُ تَجِدُ، فَشَيْئًا مِنُ مِلْحٍ". [2]

ترجمہ: "ہر ایک عورت ایسا کرسکتی ہے کہ جب وہ حیض کے بعد غسل کرے تو تھوڑی سی خوشبو شرمگاہ پر لگالے اگر وہ نہ ملے تو کوئی اور چیز لگالے اگر وہ بھی نہ

---

[1] ....(صحيح مسلم : كتاب الطهارة/باب ما جاء في وقت النفساء، ج ۱، ص ۸۳، رقم الحديث ۳۱۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

[2] .....(سنن الدارمي: كتاب الطهارة/باب اغتسال الحائض اذا وجب الغسل عليها قبل أن تحيض، ج ۱، ص ۲۴۵، رقم الحديث ۱۲۰۱، دار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية)

Marfat.com

ملے تو کھجور کی گھٹلی لگالے اور اگر وہ بھی نہ ملے تو تھوڑا سا نمک لگالے (تاکہ خون کی بدبو ختم ہو جائے)"۔

حیض کی حالت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم

حالت حیض میں عورت کا ظاہری جسم پاک شمار ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ". [۱]

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور حائضہ ہونے کے باوجود میں ان کے سامنے ہوتی، اکثر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے) مصلے پر نماز پڑھتے تھے"۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ حالتِ حیض میں ظاہری بدن ناپاک نہیں کہلاتا، وہ بات الگ ہے کہ اس حالت میں نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

"بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ: نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ". [۲]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ مجھے کپڑا

---

[۱] ..... صحيح البخاري: كتاب الصلاة/باب اذا أصاب ثوب المصلي امرأته اذا سجد، ج۱، ص۸۵، رقم الحديث، ۳۷۹، دار طوق النجاة)

[۲] ..... (صحيح مسلم: كتاب الحيض/بَابُ جَوَازِ غُسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا وَالِاتِّكَاءِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيهِ، ج۱، ص۲۴۵، رقم الحديث، ۲۹۹)

Marfat.com

دے دو، سیدہ عائشہ نے عرض کیا میں حائضہ ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے"۔

مطلب یہ کہ حیض تو ایک مخصوص خون کا نام ہے، جو بذاتِ خود نجس (ناپاک) ہوتا ہے، لیکن وہ ایک خاص مقام پر ہوتا ہے، اور ہاتھوں میں نہیں ہوا کرتا، اس لئے ظاہراً حیض کی وجہ سے ہاتھ ناپاک شمار نہیں ہوتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ". [1]

ترجمہ "رسول کریم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی خاتون کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی اور آپؐ تلاوت قرآن فرماتے رہتے"۔

حائضہ عورت کے بدن کے ساتھ سر لگا کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حیض والی عورت کا ظاہری بدن پاک ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْنِي رَأْسَهُ إِلَيَّ وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ مُجَاوِرٌ، تَعْنِي مُعْتَكِفًا، فَيَضَعُهُ فِي حِجْرِي، فَأَغْسِلُهُ وَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ". [2]

ترجمہ "نبی ﷺ میری طرف اپنا سر جھکاتے تھے، اور میں حالتِ حیض میں ہوتی، اور آپ ﷺ اعتکاف میں ہوتے، تو میری گود میں آپ ﷺ سر رکھتے، تو میں آپ کا سر دھوتی، اور اس میں کنگھی کرتی، اور میں حالتِ حیض میں ہوتی"۔

---

[1].....(سنن النسائي: كتاب الحيض والاستحاضة/باب الرجل يقرأ القرآن ورأسه في حجر امرأته وهي حائض، ج، ١، ص، ١٩١، رقم الحديث، ٣٨١، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

[2].....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الطهارة/باب في الرجل ترجله الحائض، ج، ١، ص، ١٨٤، رقم الحديث، ٢١١٢، مكتبة الرشد، الرياض)

Marfat.com

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ عورت کا ظاہری جسم حیض کی حالت میں پاک شمار ہوتا ہے، ورنہ اس حالت میں آپ ﷺ اپنا سر کیسے دھلواتے۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ". [۱]

ترجمہ: "حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حائضہ (حیض والی) اور جنبی (یعنی غسل واجب شدہ شخص) کے پسینہ میں کوئی حرج نہیں تصور کرتے تھے"۔

جب حیض والی عورت کا ظاہری جسم پاک ہے تو پھر اس کے جسم سے خارج ہونے والا پسینہ بھی پاک شمار ہوگا۔

چنانچہ حضرت ام ہذیل رحمہا اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: فِي الْحَائِضِ تَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ: لَا بَأْسَ بِهِ". [۲]

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے حائضہ (حیض والی عورت) کے بارے میں فرمایا کہ کپڑوں میں اس کا پسینہ لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے"۔

اور ایک اثر میں ہے کہ:

"أَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنِ الثَّوْبِ تَعْرَقُ فِيهِ الْحَائِضُ فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِهِ تَعْنِي أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ". [۳]

---

[۱] ..... (سنن الدارمي: كتاب الطهارة/باب في عرق الجنب والحائض، ج،۱، ص،۶۹۲، رقم الحديث، ۱۰۷۱، دار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)
في حاشية سنن الدارمي: اسناده صحيح.

[۲] ..... (الأوسط فى السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: كتاب طهارات الابدان/ذِكْرُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ، ج،۲، ص،۱۷۸، رقم الحديث، ۷۵۱، دار طيبة، الرياض، السعودية)

[۳] ..... (مصنف عبد الرزاق: كتاب الصلاة/باب الصلاة فى الثوب الذي يجامع فيه و يعرق فيه الجنب، ج،۱، ص،۳۶۶، رقم الحديث، ۱۴۳۲، المجلس العلمي، الهند)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عائشہ سے اس لباس کے بارے میں پوچھا گیا، جس میں حائضہ (حیض والی عورت) کو پسینہ آتا ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس لباس میں عورت نماز ادا کرسکتی ہے''۔

حضرت یونس سے روایت ہے کہ:

"عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ".[1]

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ جنابت والے (جنبی) شخص اور حائضہ (حیض والی عورت) کے پسینہ میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے''۔

مذکورہ روایات کی بنا پر محدثین اور فقہاء عظام نے فرمایا کہ حالتِ حیض اور جنابت میں خارج ہونے والا پسینہ پاک ہے، خواہ وہ مسلم کا ہو یا غیر مسلم کا۔[2]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1].....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصلاة/باب في الجنب يعرق في الثوب، ج، ۱، ص، ۱۷۴، رقم الحديث، ۲۰۰۴، مكتبة الرشد، الرياض)

[2]....."وَمِمَّنْ مَذْهَبُهُ أَنَّ عُرُوقَ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ طَاهِرٌ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو ثَوْرٍ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ وَهَذَا قَوْلُ كُلِّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ .قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَعَرَقُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ كَذَلِكَ طَاهِرٌ وَلَا أَعْلَمُ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ نَجِسٌ وَاللهُ أَعْلَمُ .قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَدَلَّتِ السُّنَّةُ الثَّابِتَةُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَهَارَةِ الْجُنُبِ فَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ :إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ".(الأوسط فى السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: كتاب طهارات الابدان/باب ذكر عرق الجنب والحائض، ج، ۲، ص، ۱۷۸، تحت رقم الحديث، ۷۵۱، دار طيبة، الرياض، السعودية)

Marfat.com

(باب نمبر ۳)

خوشبو اور نماز

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم جائے نماز پر چھڑک کر نماز ادا کرنے کا حکم

اگر کسی نے انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) جائے نماز پر مقدار معفو عنہ زائد چھڑک کر نماز ادا کی تو ایسی صورت میں اس کی نماز نہیں ہوئی، کیونکہ ان اجزا سے بنی الکحول (Alcohol) سے جائے نماز ناپاک ہوگئی، اور جگہ کا پاک ہونا نماز کی شرائط میں سے ہے۔ اور مقدارِ معفو عنہ سے کم چھڑکنے کی صورت میں نماز کراہت کے ساتھ ہوجائے گی۔[1]

جمعہ کے دن خوشبو لگانا

اسلام نے صفائی وطہارت سے متعلق ایسی قیمتی اور جامع ہدایات دی ہیں جو دوسرے مذاہب میں مفقود ہیں، اسلام صفائی وطہارت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ذیل میں چند احادیث بیان کی جاتی ہیں جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دین اسلام نے لوگوں میں صفائی کا شعور کیسے اجاگر کیا ہے۔ اسلام نے صفائی اور خوبصورتی کی صفت کا تعلق رب ذوالجلال کی صفت کے ساتھ جوڑا ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

---

[1]..... "تَطْهِيرُ النَّجَاسَةِ مِنْ بَدَنِ الْمُصَلِّى وَثَوْبِهِ وَالْمَكَانِ الَّذِى يُصَلِّى عَلَيْهِ وَاجِبٌ". (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/الباب الثالث في شروط الصلاة، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِى الطَّهَارَةِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ، ج ۱، ص، ۵۸، دار الفكر)

Marfat.com

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ".[1]

ترجمہ: "جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا اس پر ایک آدمی نے عرض کیا کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق کی طرف سے منہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے"۔

ایک حدیث میں سرکار دوعالم ﷺ نے رب ذوالمنن کی نعمتوں کے اظہار کی فضیلت درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ:

"إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُّرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ".[2]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اظہار پسند کرتا ہے"۔

ان احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور اس کو جمال و صفائی مرغوب ومحبوب ہے، اس کی ترغیب خود نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی، اس سے طہارت ونفاست کی اہمیت بھی معلوم ہوگئی۔

مزید واضح الفاظ میں صفائی کے اہتمام پر زور دیتے ہوئے حضرت سلیمان بن سعد رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ:

---

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الايمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ج۱، ص۹۳، رقم الحديث، ۹۱، دار احياء التراث العربي، بيروت)

[2] .....(سنن ترمذي: ابواب الأدب عن رسول ﷺ، باب ما جاء ان الله تعالىٰ يحب أن يرى أثر نعمته على عبده، ج۴، ص۱۲۴، رقم الحديث، ۲۸۱۹، شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر) وقال الترمذي: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

Marfat.com

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَنَظَّفُوْا". ۱؎

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صفائی کو اختیار کرو"۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ، نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ، کَرِیْمٌ یُحِبُّ الْکَرَمَ، جَوَّادٌ یُحِبُّ الْجُوْدَ". ۲؎

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، صاف ہیں اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں، مہربان ہیں، اور مہربانی کو پسند فرماتے ہیں، بہت سخی ہیں اور سخاوت کو پسند فرماتے ہیں"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ایک صفت پاکیزہ (طیب) ہے اس طرح نظیف بھی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو صفائی وستھرائی محبوب ہے۔

ایک حدیث میں درج ذیل واقعہ بیان ہوا ہے کہ:

"أَتَی النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ سَیِّءُ الْھَیْئَةِ، فَقَالَ: أَلَکَ مَالٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مِنْ کُلِّ أَنْوَاعِ الْمَالِ، قَالَ: فَلْیُرَ عَلَیْکَ، فَإِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ أَنْ یُّرَی أَثَرُہُ عَلَی عَبْدِہِ حَسَناً وَلَا یُحِبُّ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ". ۳؎

ترجمہ: "ایک آدمی بُرے حلیہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا آپ کے پاس مال ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی ہاں، ہر قسم کا مال ہے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ آپ کے اوپر نظر آنا چاہیے، بے شک اپنے بندے کے اوپر مال کے اچھے اثر کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور برے حلیہ

۱؎ .....(الزهد لوكيع: باب تنظيف، ج ۱، ص ۵۶۲، رقم الحديث ۲۹۴، مكتبة الدار، المدينة المنورة)

۲؎ .....(مسند أبي يعلى: مسند سعد بن أبي وقاص، رقم الحديث ۷۹۰، ج ۲، ص ۱۲۱، دار المأمون للتراث، دمشق)

۳؎ .....(المعجم الكبير للطبراني: عن زهير بن أبي علقمة ضبعي، رقم الحديث ۵۳۰۸)

Marfat.com

اور فقر وفاقہ اور تنگدستی کے اظہار کو اللہ عز وجل پسند نہیں فرماتے''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں فرماتے جو میل کچیل میں رہے، مزید یہ کہ اپنے بندوں پر عطا کی ہوئی نوازشات وانعامات کے اظہار کو محبوب رکھتے ہیں۔

جب انسان نے جسم اور لباس کی پاکی وطہارت حاصل کر لی تو اس کی نظافت کو پسینے وغیرہ کی شکل میں متاثر ہونے کا ڈر تھا، لہذا اس کی صفائی و پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لئے انسان کو خوشبو کے استعمال کا حکم فرمایا۔

اسلام نے اس معاملہ میں جمعہ کے دن خوشبو لگانے کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ جمعہ کے دن خوشبو لگانا سنت ہے۔ اس سلسلے میں وارد ہونے والی چند احادیث وروایات اور صحابہ وتابعین کے آثار ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الجُمُعَةِ ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ، وَيُدْهِنُ مِنْ دُهْنِهِ ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الجُمُعَةِ الأُخْرَى". [1]

''ترجمہ: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے استطاعت کے مطابق نظافت حاصل کرے (یعنی میل کچیل صاف کرے، مونچھیں اور ناخن کترائے، زیر ناف بال مونڈلے) اپنا تیل یا اپنی خوشبو لگائے، اور دو آدمیوں کے درمیان گھسے بغیر جتنی نمازیں (سنت ونفل) ہو سکے پڑھے پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت سکوت اختیار کرے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

۱..(صحيح البخاري : كتاب الجمعة/بَابُ الدُّهنِ لِلجُمُعَةِ، ص ، ۲۱۰ ، ج ، ۱ ،رقم الحديث ، ۸۸۰ ،دارطوق النجاة)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

۲.....سُنَّةُ الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ وَالسِّوَاكُ وَالطِّيبُ وَتَلْبَسُ أَنْقَى ثِيَابَكَ"۔ ۱

ترجمہ: غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا اور خوبصورت لباس پہننا جمعہ کی سنت ہے۔

۳.....ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ:

"أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ، وَأَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَبِسُوا أَحْسَنَ ثِيَابِهِمْ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُمْ طِيبٌ مَسُّوا مِنْهُ، ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ". ۲

ترجمہ: میں رسول اللہؐ کے بدر اور درخت کے ساتھیوں (یعنی بیعت رضوان میں شریک حضرات) کو اس حالت میں پایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ خوبصورت لباس پہنتے، اور اگر خوشبو میسر ہوتی تو استعمال کرتے، پھر جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے"۔

۴.....عبدالرحمٰن بن ابی لیلی یا عبدالرحمٰن بن ابرزی سے روایت ہے کہ:

" أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بَدْرًا، أَوْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَأَرَادَ أَحَدُهُمْ أَنْ يَرُوحَ اغْتَسَلَ، كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَبِسَ صَالِحَ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ طِيبًا إِنْ كَانَ لَهُ". ۳

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے ان ساتھیوں کو اس حالت میں پایا جو بدر

۱.....(مصنف عبد الرزاق : كتاب الجمعة /باب اللبوس يوم الجمعة ، ج ، ۳ ، ص،۹۷ ، رقم الحديث ،۵۳۴۶ ، بيروت)

۲.....(مصنف لابن أبي شيبه : كتاب الصلاة /باب في الثياب النظاف و الزينة لها ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۷۴ ، رقم الحديث ، ۵۵۹۴ ، شركة دار القبلة)

۳.....(مصنف عند الرزاق : كتاب الجمعة /باب الغسل يوم الجمعة و الطيب و السواك ، ج ، ۳، ص ، ۹۱ ، رقم الحديث ، ۱۴۷۶ ، بيروت)

Marfat.com

میں حاضر ہوئے یا درخت کے نیچے بیعت کی جب ان میں سے کوئی جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کیلئے جانے کا ارادہ کرتا تو وہ ایسے غسل کرتا جیسے جنابت کا غسل کیا جاتا ہے، اور اچھا لباس پہنتا اور اگر خوشبو میسر ہوتی تو اس کا استعمال کرتا"۔

۵..... حضرت نافع رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ:

"اَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ يُجَمِّرُ ثِيَابَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ". ؁۱

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو اپنے لباس کو خوشبو لگایا کرتے تھے"۔

۶..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَلسِّوَاكُ ، وَأَنْ يَلْبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ، وَأَنْ يَّتَطَيَّبَ بِطِيْبٍ اِنْ كَانَ ". ؁۲

ترجمہ: "جب جمعہ کا دن ہو تو مسلمان پر مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال کرنا حق (ثابت) ہیں"۔

۷..... حضرت ابوسعید خدریؓ اپنے والد سے روایت ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

" اَلْغُسْلُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ، وَالسِّوَاكُ ، وَاِنَّمَا يَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا يقدر عَلَيْهِ ، وَلَوْ مِنْ طِيْبِ أُهْلِهِ ". ؁۳

ترجمہ: "جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور اپنی وسعت کے مطابق خوشبو لگانا خواہ خوشبو اس کے اہل کی ہو"

۸..... ابی سلمہؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید خدری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ:

" ثَلاثُهُنَّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ يَوْمِ الجُمُعَةِ :اَلْغُسْلُ،وَالسِّوَاكُ،

؁۱ .....(مصنف لابن أبي شيبة : كتاب الصلاة/من كان يأمر بالطِّيبِ ، ج، ۴ ، ص ، ۱۷۲ ، ۱۷۳)

؁۲ .....(مصنف لابن أبي شيبة : كتاب الصلاة/من كان يأمر بالطِّيبِ ، ج، ۴ ، ص ، ۱۷۲)

؁۳.....(مسند احمد : باب مسند أبي سعيد الخدري ، ج ، ۳ ،ص ، ۴۱۴ ، رقم الحديث ، ۱۰۸۵۷)

Marfat.com

وَيَمَسُّ طِيْباً اِنْ وَجَدَ "۔ ۱

ترجمہ: ''مسلمان پر جمعہ کے دن تین چیزیں ہیں، غسل، مسواک اور خوشبو استعمال کرنا اگر میسر ہو''۔

افسوس سے یہاں لکھنا پڑ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ مبارک سنت آج فوت ہوگئی ہے، لوگ کپڑے اور جوتوں کا ذخیرہ تو رکھتے ہیں لیکن خوشبو کا اہتمام نہیں کرتے۔ یا خوشبو لگانا صرف مخصوص محفلوں یا پارٹیز (Parties) وغیرہ تک محدود کردیا گیا ہے۔ اگرچہ خوشبو کی اہمیت تو ایسے ممالک میں اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جہاں گرمی زیادہ ہو، کیونکہ وہاں پسینہ زیادہ آنے کی وجہ سے کپڑے بدبودار ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی حالت میں لوگ بغیر خوشبو لگائے جمعہ کے لئے آئیں گے تو دوسروں کے لئے اذیت کا باعث ہو سکتے ہیں۔ حضور ﷺ نے لہسن کھا کر مسجد کے قریب آنے سے منع فرمایا ہے۔ ۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلاَ يَقْرِبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْاِنْسُ"۔ ۳

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز اور لہسن وغیرہ) میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اس لئے کہ جس (بدبو) سے انسان کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے''۔

نوٹ: اس حکم سے ہر وہ چیز مراد ہے جو بدبودار ہو خواہ اس کا تعلق کھانے پینے سے ہو یا رہن سہن سے مثلاً منہ کی بدبو یا بغل کا تعفن یا پسینہ وغیرہ وغیرہ۔ یہاں یہ لکھ دینا بھی مناسب ہوگا

---

۱ .....(مصنف عبد الرزاق : كتاب الجمعة /باب الغسل يوم الجمعة والطيب والسواک، ج، ۳، ص، ۹۴، ۹۵، رقم الحديث، ۵۳۳۳، بيروت)

۲ ....."(المنتنة) أي الثوم ويقاس عليه البَصل والفُجل وماله رائحة كريهة كالكُرّاث". (مرقاة المفاتيح: كتاب الصلوة/باب المساجد ومواضع الصلوة، ج، ۲، ص، ۳۸۵، بيروت)

۳ .....(مشكوة: كتاب الصلوة/باب المساجد و مواضع الصلوة، ص، ۸۶، امداديه)

Marfat.com

کہ ایسا شخص جس سے بدبو آرہی ہو وہ کسی مسجد بھی میں داخل نہ ہو اگر چہ وہ انسانوں سے خالی ہو اس لئے کہ اس کی بدبو سے فرشتوں کو ایذا پہنچے گی کیونکہ مساجد ان کا محل ہیں۔ [1]

مزید برآں یہ کہ اسلام نے مردوں کو مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی تاکید کی ہے، یہاں تک کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں کے بارے بہت سخت الفاظ کے ساتھ زجر و توبیخ کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" أَنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخالِفُ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقاً سَمِيناً، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ العِشاءَ ". [2]

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ کسی خادم کو) لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں اور جب اذان ہو جائے تو ایک شخص کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں ان نمازیوں کو پیچھے چھوڑ کر ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت کے لئے مسجد میں نہیں آئے) اور ان کے گھروں کو جلا

---

[1] .....فان الملائكة تأذى) و في نسخة صحيحة تتأذى، أريد بهم الحاضرون موضع العبادات عامة توجد في سائر المساجد فيعم الحكم. ويدل هذاالتعليل على أنه لا يدخل المسجد وان كا خالياً من الانسان، لأنه محل ملائكة. (مرقاة المفاتيح: كتاب الصلاة /باب المساجد و مواضع الصلاة، ج، ٢، ص، ٣٨٦، بيروت)

[2] .....(صحيح البخاري: كتاب الاذن /بَابُ وُجُوبِ صَلاَةِ الجَمَاعَةِ، ج، ١، ص، ١٥٧، رقم الحديث، ٦٤٤، بيروت)

(و كذا في مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة /باب الجماعة وفضلها، الفصل الاول، ص، ٩٥)

Marfat.com

دوں، اوراس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ان لوگوں میں سے جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے) اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ (مسجد میں) اس کو گوشت کی ایک موٹی ہڈی یا اچھے کُھر ملیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہوں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز با جماعت پڑھنے کی کتنی تاکید کی گئی ہے چنانچہ بعض فقہاء کرام نے نماز با جماعت کو سنت مؤکدہ جبکہ دوسرے بعض فقہاء کرام نے واجب قرار دیا ہے۔[۱]

نماز با جماعت کی اتنی اہمیت اور تاکید کے باوجود فقہاء عظام اس پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے مرض کا شکار ہے جو لوگوں کے لئے تکلیف، بدبو اور گھن کا باعث ہوتی ہے، تو ایسے شخص کے لئے مسجد میں جا کر نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا جائز نہیں۔ [۲]

اس ساری گفتگو کا حاصل یہی ہے کہ انسان کو خوشبو لگا کر مسجد میں جانا چاہیے، تا کہ اس کے کپڑوں یا جسم سے آنے والی بدبو سے دوسرے لوگ تنگ نہ ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے خصوصیت کے ساتھ "الطیب للجمعة" الدهن للجمعة "کا باب قائم کر کے خوشبو کے استعمال کی افادیت واہمیت اور مسنونیت کو واضح کر دیا ہے۔ [۳]

---

[۱] .....والى القول بأنها فرض عين ذهب عطاء والاوزاعي وأحمد وجماعة من محدثي الشافعية كأبي ثور وابن خزيمة وابن المنذر وابن حبان ....وظاهر نص الشافعي أنها فرض كفاية، وعليه المتقدمين من أصحابه وقال به كثير من الحنفية والمالكية، والمشهور عند الباقين أنها سنة مؤكدة". (فتح الباري: كتاب الاذان/باب وُجوب صلاةِ الجماعة، ص،١٦٠، ج، ٣، رقم الحديث، ٦٤٤، بيروت)

"ذكر ما يستفاد منه فيه: أن جماعة استدلوا به على أن الجماعة فرض عين ....وقيل انه قول الشافعي وعن أحمد واجبة ليست بشرط. وقيل: سنة مؤكدة". عمدة القارى: كتاب الاذان/باب وُجوب صلاةِ الجماعة، ص، ٢٣٦، ج، ٥، رقم الحديث، ٦٤٤، بيروت)

[۲] ....."وأكل نحو ثوم، ويمنع منه؛ وكذا كل مؤذ ولو بلسانه (الدرالمختار) وكذلك ألحق بذلك من بفيه بخر أو به جرح له رائحة". الدرالمختار مع ردالمختار: كتاب الصلاة /باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج، ٢، ص، ٤٣٥، بيروت)

[۳] ..... (صحيح البخارى: كتاب الجمعة /باب الطِيب لِلجُمُعةِ، ج، ١، ص، ٢١٠، رقم الحديث، ٨٨٠، ٨٨٣، بيروت)

Marfat.com

خوشبو یا عطر وغیرہ اپنی جیب میں یا گھر میں رکھنا سنت ہے۔[۱]

خطبہ کے دوران خوشبو لگانا

آج کل مساجد میں ایک دوسرے کو خوشبو لگانے کا رواج بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے جو کہ بہت خوش آئند اور اچھی بات ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مسجد کے تقدس اور احترام کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا نیز خطبۂ جمعہ وعیدین کے دوران ایک دوسرے کو خوشبو لگانے کا عمل بھی جاری رہتا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔ خطبہ کا حکم نماز کی طرح ہے۔ لہٰذا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ خطبہ کے دوران اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو خوشبو لگائے۔ خواہ وہ خطبۂ جمعہ وعیدین ہو یا پھر خطبۂ نکاح۔[۲]

دھونی دان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم

دھونی دان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ اس سے دھواں وغیرہ نکل رہا ہو۔[۳]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱]....." السنة أن يتخذ الطيب لنفسه ويجعل استعماله عادة له ". (عمدة القارى : كتاب الجمعة /بابُ الدّهْنِ لِلْجُمُعَةِ ، ج ٦ ، ص ، ٢٥٢ ، رقم الحديث ، ٨٨٣ ، بيروت)

[۲].....”وفى الخلاصة كل ما حرم فى الصلاة حرم حال الخطبة ولو أمرا بمعروف وفى السيد استماع الخطبة من أولها إلى آخرها واجب وإن كان فيها ذكر الولاة وهو الأصح نهر وكذا استماع سائر الخطب كخطبة النكاح والختم اهـ“.(حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ، كتاب الصلاة ، ص ، ٥١٩ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ بَلْتَعَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَطَلَعَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ فِي ثَوْبَيْنِ مُوَرَّدَيْنِ وَقَمِيصٍ رَقِيقٍ فَجَلَسَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ مَا أَدْرِي مَا هُوَ قَالَ: فَلَمَّا أَنْ قَامَ ضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالَ: تَعَجَّبْنَا لَهُ وَرَأَيْنَا رِيحَ الْمِسْكِ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، نَظِّفُوا سَاحَتَكُمْ وَأَفْنَاءَكُمْ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ تَجْمَعُ الْأَكْبَاءَ فِي دُورِهِمْ“. مسند سعد بن ابي وقاص: ج، ١، ص، ٧١، رقم الحديث ٣١، دار البشائر الاسلامية، بيروت)

[۳].....”وَلَوْ تَوَجَّهَ إِلَى قِنْدِيلٍ أَوْ إِلَى سِرَاجٍ لَمْ يُكْرَهْ . كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ وَهُوَ الْأَصَحُّ . كَذَا فِي خِزَانَةِ الْفَتَاوَى“.(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لايكره ، ج ، ١ ، ص ، ١٠٨ ، دار الفكر)

Marfat.com

(فصل نمبر۱)

خوشبواوراذان

مؤذن قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ".[1]

ترجمہ: "تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن کا بھی تذکرہ فرمایا) ان پر اگلے اور پچھلے سب رشک کر رہے ہوں گے۔ (۱) مؤذن جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ (۲) امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں (۳) ایسا غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

[1] .....(سنن الترمذي: ابواب البر والصلة/باب ما جاء في فضل المملوک الصالح، ج، ۴، ص، ۳۵۵، رقم الحديث، ۱۹۸۶، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

خوشبو اور امامت

جس کی بیوی گھر سے باہر پرفیوم یا عطر لگا کر جائے، اس کی امامت کا حکم

اگر کسی امام کی بیوی گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) یا عطر وغیرہ لگا کر جاتی ہو اور اس کا شوہر اس کو اس فعل سے منع کرتا ہو اور وہ اس کے اس فعل پر راضی نہ ہو مگر عورت شوہر کی بات نہ مانے تو اس صورت میں امام پر اس کا کوئی وبال اور مواخذہ نہیں ہے نیز اس کی امامت بھی بلا کراہت جائز ہے۔ [۱]

انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم لگا کر نماز پڑھا دی مقتدیوں کو اس کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

اگر کسی نے انگور، کشمش اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم لگا کر نماز پڑھا دی تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کو نماز کے دوران احساس ہو گیا تو وہ نمازیوں کو اطلاع کر کے کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے۔ (اس لئے کہ وہ مطلقاً نجس ہے) اگر بعد میں مسئلہ معلوم ہوا یا یاد آیا تو سب مقتدیوں کے سامنے اعلان کر دے کہ فلاں دن کی فلاں نماز نہیں ہوئی اس کو سب لوگ دوبارہ ادا کریں، نیز جو نمازی اعلان کے وقت موجود نہ ہوں ان کو کسی دوسرے وقت مطلع کرنا واجب ہے، یا اگر امام کے پاس نمازیوں کے موبائل فون (Mobile Phone) کے نمبرز (Numbers) ہوں تو ان کو بذریعہ موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس

---

[۱] ..... "قال اللہ تعالیٰ : وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی". (سورۃ الفاطر: رقم الآیۃ، ۱۸، پارہ ۲۲)

Marfat.com

(S.M.S) یا ای میل (Email) اطلاع دے دے، ورنہ ان کی نماز خراب ہونے کا گناہ امام کے کندھے پر رہے گا۔ ۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱.....”(واذا ظهر حدث امامه ،............(بطلت ،فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحةً وفسادًا (كما يلزم الامام اخبار اذا أمهم:وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن ....(بالقدر الممكن)بلسانه أو بكتاب أو رسول على الأصح) لو معينين ، والا لا يلزمه .بحر عن المعراج “.(تنوير الابصار مع الدرالمختار: باب الامامة، ج ،۱ ، ص ،۵۹۱ ، ۵۹۲ ، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق :باب الامامة ، ج ، ۱ ، ص ،۶۴۰ ، رشيدية)

(وكذا في النهر الفائق :باب الامامة والحدث في الصلاة ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۵۵ ، مكتبه امداديه ، ملتان)

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

خوشبو اور مفسداتِ ومکروہاتِ نماز

خوشبو یا پرفیوم کی شیشی کی وجہ سے نماز توڑنا

اگر کسی شخص کی عطر یا پرفیوم (Perfume) کی شیشی نماز کے دوران چوری ہوگئی تو کیا وہ پرفیوم (Perfume) کی شیشی لینے کیلئے نماز توڑ سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کی قیمت ایک درہم ہے تو اس کا نماز توڑنا جائز ہے خواہ وہ نماز نفل ہو یا فرض۔ ظاہر ہے کہ آج کل جو خوشبوئیں بازار سے مل رہی ہیں ان کی قیمت ایک درہم سے کہیں زیادہ ہے لہذا اگر کسی کی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) حالت نماز میں چوری ہوجائے تو وہ نماز توڑ کر چور سے لے سکتا ہے۔ [۱]

کپڑوں پر حرام اجزاء سے بنی ہوئی پرفیوم لگا کر نماز ادا کرنے کا حکم

اگر کسی نے کپڑوں پر ایسی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز ادا کی جو کھجور، منقا اور انگور کی شراب سے بنی ہو تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ پرفیوم (Perfume) ایک درہم سے زائد لگ گئی، تو یہ نماز درست نہیں ہوئی۔ نماز کے دوران احساس ہوجائے تو نماز ختم کردے

---

[۱] ....."رجل قام الى الصلاة فسرق منه شيء قيمته درهم له أن يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعاً لأن الدرهم مال" (الفتاوى العالمكيرية: كتاب الصلاة/باب فيما يفسد الصلاة وما يكره، الفصل الثاني فيما يكره الصلاة، ج، ۱، ص، ۱۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

وكذا في الدر المختار: كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج، ۱، ص، ۶۵۴، سعيد)

وكذا في فتح القدير، باب مايفسد الصلاة وما يركره فيها، فصل: ويكره للمصلي، ج، ۱، ص، ۴۱۸، مصطفىٰ البابى الحلبى، مصر)

Marfat.com

اور کپڑے تبدیل کر کے دوبارہ ادا کرے، اگر بعد میں مسئلہ معلوم ہوا تو دوبارہ پاک کپڑوں کے ساتھ نماز کا اعادہ کرے۔ [1]

جیب میں انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم (Perfume) رکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم

ناپاک جسم اور کپڑوں کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز نہیں جبکہ ایسا شخص پاک کرنے پر قدرت رکھتا ہو، اگر وہ ناپاک کپڑے اور جسم کے ساتھ نماز ادا کرے گا تو اس کی نماز ادا نہیں ہوگی نیز بجائے ثواب کے اللہ کے عذاب کا مستحق ہوگا، خواہ اس حالت میں فریضۂ نماز ادا کرنے والا بینا ہو یا نابینا۔ اگر کسی شخص نے ایسی پرفیوم (Perfume) لگائی جو انگور، کشمش یا کھجور سے بنی ہو تو اس سے اس کی نماز ادا نہیں ہوگی۔ مزید برآں یہ کہ اگر وہ ان اقسام سے بنی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز میں شریک ہوتا ہے اور کسی امام کو لقمہ دیتا ہے اور امام اس کا لقمہ لے لیتا ہے تو اس صورت میں امام سمیت تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [2]

---

[1]....."النجاسة ان كانت غليظة وهى اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة ، والصلاة بها باطلة الخ (الفتاوى العالمكيرية: كتاب الصلاة/ الباب الثالث في شروط الصلاة، ج ، ١ ،ص، ٦٤)

"اما النجاسة القليلة فانها لا تمنع جواز الصلاة ، سواء كانت خفيفة أو غليظة استحساناً ....ولهذا قدرنا بالدرهم على سبيل الكناية عن موضع خروه الحدث ، كذا قاله ابراهيم النخعي : انهم استقبحوا زخر المقاعد في مجالسهم ، فكنوا عنه بالدرهم ....واما النجاسة الكثيرة فتمنع جواز الصلاة". (بدائع الصنائع: كتاب الطهارة /فصل في بيان المقدار الذي يصير به المحل نجساً، ج ، ١ ، ص ،٤٢٨ ، ٤٢٩ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

"وجد في ثوبه منياً أو بولاً ، أو دماً أعاد من آخر احتلام و بول و رعاف". (الدرالمختار: كتاب الطهارة/فصل ف٥ البئر ، ج ، ١ ، ص ،٣٧٨،دارالكتب العلمية،بيروت)

وفي المبسوط :"وان انتضح البول على المصلي أكثر من قدر الدرهم من موضع فانفتل فغسله لم يبن على صلاته". (المبسوط للسرخسي: باب الحدث في الصلاة ، ج ، ١ ، ٣٥٣)

[2]...اگر پرفیوم (Perfume) مقدار عفو سے زیادہ ہے (یعنی مقدار درہم سے زیادہ ہے) تو پھر نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں، اگر پرفیوم (Perfume) کی اتنی چھینٹیں پڑی ہیں جو معاف ہیں (یعنی مقدار درہم سے کم ہیں) تو اس صورت میں لقمہ بھی صحیح ہے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

نماز میں خوشبو سونگھنا

نماز میں خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ثم الشرط لغةً العلامة الازمة ، وشرعاً ما يتوقف عليه الشيء ولا يدخل فيه .(هي) ستة:(طهارة بدنه) أي جسده ....(من حدث) بنوعيه ....(وخبث) مانع كذلك (وثوبه) وكذا ما يتحرك بحركته "(الدرالمختار: باب شروط الصلاة ، ج ، ۱، ص ، ۴۰۱ ،سعيد)

تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب ، هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس ".(الفتاوى العالمكيرية :الباب الثالث في شروط الصلاة ، ج ، ۱ ، ص ، ۵۸)

"وفي القنية:ارتج على الامام ، ففتح عليه من ليس في صلاته وتذكر ، فاذا أخذ في التلاوة ، قبل تمام الفتح ، لم تفسد ، ولا تفسد لأن تذكره يضاف الى الفتح ....ولو سمعه المؤتم ممن ليس في الصلاة ففتحه على امامه يجب أن تبطل
صلاة الكل؛ لأن التلقين من خارج ".(البحر الرائق :باب ما يفسد الصلاة وم ايكره فيها ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۱ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية :الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ج ، ۱ ، ۹۹ ، رشيدية)

(وكذا في ردالمحتار : باب ما يفسد الصلاة ومايكره ، فيها ، ج ، ۱، ص ، ۶۲۲ ، سعيد)

"النجاسة ان كانت غليظة ، وهي أكثر من قدر الدرهم ، فغسلها فريضة ، والصلاةفريضة ، والصلاة بها باطلة. وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب ، والصلاة معها جائزة . وان كانت أقل من قدر درهم فغسلها سنة. وان كانت خفيفةً ، فانها لا تمنع الصلاة جواز الصلاة حتى تفحش ، كذا في المضمرات "(الفتاوى العالمكيرية: الباب الثالث في الشروط الصلاة ، ج ،۱ ، ص ، ۵۸ ، رشيدية)
وكذا في الدر المختار:باب الأنجاس ، ج ، ۱ ، ص ، ۳۱۶ ، سعيد)

"أما النجاسة ، فانها لا تمنع جواز الصلاة سواء كانتخفيفةً أو غليظةً استحساناً، ....ولهزا قدرنا بالدرهم على سبيل الكناية عن موضع خروج الحدث ، كذا قاله ابراهيم النخعي رحمه الله تعالىٰ : انهم استقبحوا ذكر المقاعد في مجالسهم ،فكنوا عنه بادرهم ، تحسيناً للعبارة ، وأخذ بصالح الأدب ، وأما النجاسة الكثيرة ، فتمنع جواز الصلاة ".(بدائع الصنائع :كتاب الطهارة ، فصل في بيان المقدار الذي يصير به المحل نجساً ، ج ، ۱ ، ص ،۲۲۸ ،دارالكتب العلمية ، بيروت)

[1] ....."ويكره أن يشم طيباً أو ريحاناً كذا في الذخيرة".
(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ج ،۱، ص،۱۲۰)
"(ويكره شم طيب) كأن يدلك موضع سجوده بطيب ، أو يضع ذا رائحة طيبة عند أنفه في موضع

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

نماز میں چہرہ اور داڑھی پر خوشبو لگانے کا حکم

اگر کسی شخص نے نماز کے دوران اپنے کپڑوں، ہاتھ، چہرہ اور داڑھی پر خوشبو لگائی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہ حکم اس وقت ہے جب نمازی نے خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کی شیشی لے کر خوشبو لگائی اور اگر اس نے نماز سے پہلے ہی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کو ہاتھ پر لگایا ہوا تھا اور بعد میں اس کو سر یا داڑھی پر مل دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، ہاں البتہ کراہت سے خالی نہیں۔[1]

گھٹیا خوشبو لگا کر نماز ادا کرنا

گھٹیا خوشبو لگا کر نماز ادا نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اعلیٰ اور عمدہ خوشبو کا استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ عام محافل میں اس طرح کی خوشبو لگا کر جانا عار سمجھا جاتا ہے، نیز جب اسی طرح کی خوشبو پسینہ کے ساتھ مل جاتی ہے تو مزید بدبو اور دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ فقہاء نے گھٹیا کپڑوں میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔[2]

نماز میں سر سے بہنے والی خوشبو صاف کرنا

اگر کسی نے نماز سے پہلے سر پر خوشبو لگائی اور وہ نماز میں بہہ کر اس کی پیشانی پر آ گئی تو اس

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

السجود ليستنشفه أما اذا أمسكه بيده، وشمه فالظاهر الفساد لأن من رآه يجزم أنه في غير الصلاة، وأفاد بعض شراح المنية أنها لا تفسد بذلك أي اذا لم يكن بعمل كثير ".(حاشية الطحطاوي: كتاب الصلاة /فصل في المكروهات، دارالكتب العلمية ،بيروت)

[1] ....."ولو ادهن رأسه أو لحيته أو جعل ماء الورد على رأسه فسدت صلاته، قيل: هذا اذا تناول القارورة فصب الدهن على رأسه ولو كان في يده فمسح برأسه أو بلحيته لم تفسد صلاته كذا في فتاوى قاضيخان ". (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة /باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ،١، ص ،١١٥، دارالكتب العلمية، بيروت)

[2]....."وَتُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِي ثِيَابِ الْبِذْلَةِ. كَذَا فِي مِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ".(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالا يكره، ج ،١، ص ،١٠٧، دارالفكر)

Marfat.com

صورت میں وہ نماز کے دوران اپنے ہاتھ سے خوشبو کو صاف کر سکتا ہے کیونکہ اگر صاف نہیں کرے گا تو آنکھوں میں جانے کا ڈر ہے جس سے اس کو ضرر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا پہلے پیشانی سے مٹی یا تنکہ پونچھے اگر تو اس کو اس سے ضرر تھا اور نماز میں خلل پڑتا تھا تو کوئی حرج نہیں اور اگر خلل نہیں پڑتا تھا تو درمیان نماز میں مکروہ ہے اور تشہد اور سلام سے پہلے مکروہ نہیں۔ ؎۱

حرام مال سے خریدی ہوئی خوشبو یا چوری شدہ پرفیوم لگا کر نماز پڑھنے کا حکم

اگر کسی نے خوشبو یا پرفیوم (Perfume) چوری کی یا حرام مال سے اس کو خریدا اور اسے کپڑوں پر لگا کر نماز ادا کی تو ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ؎۲

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

؎۱ ....."وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهُ مِنَ التُّرَابِ وَالْحَشِيْشِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهُ إِذَا كَانَ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ وَيَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ لَا يَضُرُّهُ ذٰلِكَ يُكْرَهُ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَلَا يُكْرَهُ قَبْلَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ .كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ وَالتَّرْكُ أَفْضَلُ .كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَمْسَحَ الْعَرَقَ عَنْ جَبْهَتِهِ فِي الصَّلَاةِ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ كُلُّ عَمَلٍ هُوَ مُفِيدٌ لَا بَأْسَ بِهِ لِلْمُصَلِّي وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَلَتَ الْعَرَقَ عَنْ جَبْهَتِهِ". (الفتاوى العالمكيرية: كتاب الصلاة/الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لايكره، ج ۱، ص ۱۰۵، دارالفكر)

؎۲ ....."فروع: تكره الصلاة في الثوب المغصوب وان لم يجد غيره لعدم جواز الانتفاع بملك الغير قبل الاذان، أو أداء الضمان". (حاشية الطحطاوي: كتاب الصلاة/فصل في المكروهات، ص ۳۵۸، دارالكتب العلمية، بيروت)

وأيضاً قال الطحطاوي: "(قوله: مع الكراهة): أي التحريمية ذكره السيد، وفي السراج، والقهستاني تكره الصلاة في الثوب الحرير، والثوب المغصوب، وان صحت، والثواب الى الله تعالىٰ". (حاشية الطحطاوي: كتاب الصلاة/فصل في المكروهات، ص ۳۵۸، دارالكتب العلمية، بيروت)

(وكذا في البحرالرائق: باب شروط الصلاة، ج ۱، ص ۴۶۷، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

خوشبو اور سترہ

پرفیوم کی شیشی کو سُترہ بنانا

نمازی کے سامنے سے گذرنا بہت بڑا گناہ ہے رسول اللہ ﷺ نے نمازی کے سامنے گزرنے سے منع فرمایا ہے۔

بُسر بن سعید رضی اللہ سے روایت ہے کہ :

" أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ ، يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَى الْمُصَلِّي ؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْراً لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ".[1]

ترجمہ: ''حضرت زید بن خالد جہنی انصاریؓ نے انہیں (یعنی بُسر بن سعید کو) حضرت ابوجہیم انصاریؓ کی خدمت میں بھیجا کہ وہ حضرت ابوجہیم سے یہ پوچھیں کہ انھوں نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے تو حضرت ابوجہیم نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس گزرنے پر کتنا گناہ ہوگا تو چالیس سال تک کھڑا رہنا اس کو پسند ہوتا اس سے کہ سامنے سے گزرے''۔

بعض اوقات انسان کو مسجد کے علاوہ کسی ایسے مقام پر نماز پڑھنی پڑجاتی ہے جہاں لوگوں کی

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الصلاة /باب إثم المارّ بين يَدَيِ المُصَلّي ، ج ، ١ ، ص ، ١٢٨ ، رقم الحديث ، ٥١٠ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

Marfat.com

آمدورفت ہو مثلاً اگر کوئی آدمی عام گذرگاہ یا جنگل میں نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے سامنے سُترہ رکھ لے[۱] تاکہ اس کے آگے سے گذرنے والے گناہ گار نہ ہوں۔ اصطلاح میں ہر اس چیز کو سترہ کہتے ہیں جس کو سامنے رکھ نماز پڑھی جائے، خواہ وہ ستون، درخت، سواری ہو یا وقتی طور پر کوئی بھی چیز نمازی کے سامنے رکھ دی جائے یا کھڑی کردی جائے۔ رسول اللہ اکرمؐ نے نماز پڑھاتے ہوئے اپنے سامنے سترہ رکھا ہے۔

حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ ،الظُّهْرُ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصرِ رَكْعَتَينِ ، يَمُرُّ بَينَ يَدَيهِ الْمَرْأَةُ وَالحِمَارُ". [۲]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (میدان) بطحاء میں ظہر کی نماز دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز پڑھائی (اور بوجہ مسافر ہونے کے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھوٹا نیزہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گذرتے رہتے تھے۔"

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں اپنے سامنے سترہ رکھا ہے، مزید یہ کہ آپ صلی اللہ ولیہ وسلم نے سترہ رکھنے کی بھی ہدایت فرمائی ہے۔

چنانچہ حضرت سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنهَا لا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيهِ صَلَاتَهُ. [۳]

---

[۱] ..... "سترہ قائم کرنا سب ائمہ کے نزدیک مستحب ہے، البتہ بعض نے امام احمد بن حنبلؒ سے وجوب کا قول نقل کیا ہے۔

(يستحب لـه أن يغرز سترة) وأوجبه الامام أحمد لظاهر الأمر". (حاشيه الطحطاوي: كتاب الصلاة/فصل في اتخاذ السترة و دفع المار بين يدي المصلي اذا ظن ، ص ،٣٦٥)

[۲] .....(صحيح البخاري: كتاب الصلاة/باب سُتْرَةُ الامَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلفَهُ ، ج ، ١ ،ص، ١٢٥ ، رقم الحديث ،٤٩٥ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

[۳] .....(سنن نسائى ، كتاب الصلاة/باب الامْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ".)

Marfat.com

ترجمہ: ''اگر تم میں سے کوئی شخص سترہ رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کی نماز نہ توڑے''۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پرفیوم (Perfume) کی شیشی کو سترہ بنایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تو پرفیوم (Perfume) کی شیشی زمین سے ایک ہاتھ یعنی دو بالشت کی مقدار (۱۸ انچ) اونچی ہے، نیز اس کی موٹائی انگلی کے برابر ہے تو مردوں اور عورتوں کو اس کے سامنے سے گذرنا جب کہ پرفیوم (Perfume) کی شیشی کے برابر کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو، خواہ اکیلا ادا کر رہا ہو یا باجماعت، بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔ اگر پرفیوم (Perfume) کی شیشی ایک ہاتھ یعنی دو بالشت زمین سے اونچی نہیں ہے تو اس صورت میں اس کے سامنے سے گذرنے والا گناہ گار ہوگا۔ ؎۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

؎۱....''(ویغرز الامام، ا ه) وکذ المنفرد ....(سترة بقدر ذرائع) طولاً (وغلظ اصبع) ''''قوله : (بقدر ذراع) بیاب لأقلها ، والظاهر أن المراد به ذراع الید کما صرح به الشافعیة ، وهو شبران''.(ردالمحتار مع الدرالمختار: کتاب الصلاة/باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها ، ج ، ۲ ، ص ، ۴۰۱ ، ۴۰۲، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

والمستحب لمن یصلي في الصحراء أن ینصب بین یدیه عوداً ، او یضع شیئاً ادناه طول ذراع ۵۱..................ینبغي أن یکون في غلظ أصبع ، لوقل ابن مسعود :یجزیء من السترة السهم ۵۱.''(بدائع الصنائع: کتاب الصلاة/فصل فیما یستحب ویکره فیها ، ج ، ۲ ، ص، ۸۴ ، دارالکتب العلمیة بیروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۵)

خوشبو اور فدیہ

فدیہ میں خوشبو دینا

قضاء شدہ نمازوں اور روزوں وغیرہ کا فدیہ فقط غلہ کی شکل میں دینا ضروری نہیں بلکہ اس کی قیمت نقدی کی صورت میں ادا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح خوشبو، کتاب اور کپڑے وغیرہ بھی دیئے جاسکتے ہے۔ [۱]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

---

[۱] ....."قوله (نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ) أي:أو من دَقِيقِهِ أَوْ سَوِيقِهِ، أَوْ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ قِيمَتِهِ، وَهِيَ أَفْضَلُ عِنْدَنَا لِإِسْرَاعِهَا بِسَدِّ حَاجَةِ الْفَقِيرِ". (ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب قضاء الفوائت، مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت، ج، ۲، ۷۲، ۷۳، دارالفكر، بيروت)

"ويجوز دفع القيمة وهي أفضل عند وجدان ما يحتاجه لأنها اسرع لقضاء حاجة الفقير، أي :أى وحاجة الفقير متنوعة". (حاشية الطحطاوي على مراقى الفلاح: كتاب الزكاة/باب صدقة الفطر، ص، ۷۲۴، دارالكتب العلمية، بيروت)

(وكذا في البحرالرائق: كتاب الزكاة/باب صدقة الفطر، ج، ۲، ص، ۴۴۴، رشيدية)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية: كتاب الزكاة/الباب الثامن في صدقة الفطر، ج، ۱، ص، ۱۹۲، رشيدية)

Marfat.com

(باب نمبر۴)

عیداور خوشبو

عید

سال بھر میں دو دن مسلمانوں کے لئے خوشی کے مختص کیے گئے ہیں، ایک کو عید الفطر جبکہ دوسرے کو عید الاضحیٰ کے نام سے جانا جاتا ہے۔فطر کے معنی افطار کرنے کے آتے ہیں۔اس سے مراد ماہ رمضان المبارک میں مسلمان کو جو روزے رکھنے کا حکم تھا وہ شوال کے چاند نظر آتے ہی ختم ہو گیا۔

عید کے معنی

''عید''عربی زبان کا لفظ ہے جس کے عربی میں مختلف معنی آتے ہیں۔اس کا ایک معنی خوشی کے بھی ہیں، چونکہ مسلمانوں کو عیدین کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرحت وخوشی ملتی ہے جسے وہ اسلام کی حدود میں رہتے ہوئے مناتے ہیں اس لئے اس کو عید کہا جاتا ہے۔اسی طرح عید کے ایک معنی لوٹ کر آنے والی چیز کے بھی آتے ہیں،اور کیونکہ عیدین کے موقع پر مسلمانوں پر سال بھر میں دو مرتبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے کئی قسم کے احسانات و نوازشات لوٹ کر آتے ہیں مثلاً روزے میں کھانے پینے اور اپنی بیوی سے دور رہنے کی ممانعت کے بعد افطار اور بیوی سے ہم بستری وغیرہ کی اجازت، صدقۂ فطر، عید الاضحیٰ کے موقع پر حج جیسی عظیم عبادت، قربانی کا گوشت وغیرہ اس لئے ان موقعوں کو عید کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ عید کے نام سے موسوم کرنے کی اور بھی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ [1]

---

[1] ....."سُمّيَ الْعِيدُ بِهٰذَا الاِسْمِ لِأَنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى فِيهِ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ہر قوم کے لئے سال بھر میں خوشی کا جشن منانے کے لئے کچھ ایام مخصوص ہوتے ہیں، جنہیں عرف عام میں تہوار کہا جاتا ہے، ہر ملت اپنے تہوار کو مختلف طریقے اور انداز سے مناتی ہے، مگر سب کا مقصود ''خوشی منانا'' ہے۔ اسلام نے بھی سال بھر میں مسلمانوں کے لئے عبادت کے طور پر دو دن مخصوص کیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، ان دو مقدس تہواروں کے سلسلہ کا آغاز بھی اس وقت سے ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ". [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عَوَائِدَ الْاِحْسَانِ أَيْ أَنْوَاعَ الْإِحْسَانِ الْعَائِدَةَ عَلَى عِبَادِهِ فِي كُلِّ عَامٍ: مِنْهَا الْفِطْرُ بَعْدَ الْمَنْعِ عَنِ الطَّعَامِ وَصَدَقَةُ الْفِطْرِ وَإِتْمَامُ الْحَجِّ بِطَوَافِ الزِّيَارَةِ وَلُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَغَيْرِ ذَلِكَ، وَلِأَنَّ الْعَادَةَ فِيهِ الْفَرَحُ وَالسُّرُورُ وَالنَّشَاطُ وَالْحُبُورُ غَالِبًا بِسَبَبِ ذَلِكَ". (قَوْلُهُ أَوْ تَفَاؤُلًا أَيْ بِعَوْدِهِ عَلَى مَنْ أَدْرَكَهُ كَمَا سُمِّيَتْ الْقَافِلَةُ قَافِلَةً تَفَاؤُلًا بِقُفُولِهَا أَيْ رُجُوعِهَا بَحْرٌ .(ردالمحتار مع الدرالمختار: باب العيدين، ج ۲، ص ۱۶۵، ۱۶۶، دار الفكر، بيروت)

"سمى الْعِيد عيدا لِأَنَّهُ يعود ويتكرر لأوقاته وَقيل يعود بِهِ الْفَرح على النَّاس وَكِلَاهُمَا مُتَقَارب الْمَعْنى وَقيل تفاؤلا لِأَن يعود ثَانِيَة على الْإِنْسَان". (مشارق الانوار على صحاح الآثار: حرف العين، مادة، عود، ج ۲، ص ۱۰۵، المكتبة العتيقة ودار التراث)

"أَيِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قِيلَ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْعِيدُ عِيدًا لِأَنَّهُ يَعُودُ كُلَّ سَنَةٍ، وَهُوَ مُشْتَقٌّ مِنَ الْعَوْدِ، فَقُلِبَتِ الْوَاوُ يَاءً لِسُكُونِهَا وَانْكِسَارِ مَا قَبْلَهَا. وَفِي الْأَزْهَارِ: كُلُّ اجْتِمَاعٍ لِلسُّرُورِ، فَهُوَ عِنْدَ الْعَرَبِ عِيدٌ لِعَوْدِ السُّرُورِ بِعَوْدِهِ. وَقِيلَ: لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَعُودُ عَلَى الْعِبَادِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَلِذَا قِيلَ: لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيدَ، إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ أَمِنَ الْوَعِيدَ، وَجَمْعُهُ أَعْيَادٌ وَإِنْ كَانَ أَصْلُهُ الْوَاوَ لَا الْيَاءَ لِلُزُومِهَا فِي الْوَاحِدِ، أَوْ لِلْفَرْقِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَعْوَادِ الْخَشَبِ". (مرقاة المفاتيح: باب صلاة العيدين، ج ۳، ص ۱۰۶۰، دار الفكر، بيروت، لبنان)

[1] ....(سنن أبي داوُد: كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اوران لوگوں کے ہاں دودن تھے کہ وہ ان میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دودن کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں (اب وہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں)۔ عیدالاضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن''۔

عید کے دن خوشبو کا استعمال

عید کے دن خوشبو کا استعمال سنت ہے اور آپ ﷺ اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اچھی خوشبو استعمال کرنے کی تاکید فرماتے۔[۱]

عید کا دن خوشبو لگانے کا نام نہیں

" لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ اٰمَنَ مِنَ الْوَعِيْدِ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَنَجَّرَ بِالْعُوْدِ اَنَّمَا الْعِيْدُ لِلتَّائِبِ الَّذِى لَا يَعُوْدُ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَيَّنَ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَوَّدَ بِزَادِ التَّقْوىٰ. لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ بَسَطَ الْبِسَاطَ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ جَاوَزَ الصِّرَاطَ.

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ج ۱، ص ۲۹۵، رقم الحديث ۱۱۳۴، المكتبة العصرية، بيروت، واللفظ له، سنن النسائي: رقم الحديث، ۱۵۵٦، مسند أحمد: مسند أنس رضى الله عنه، ج ۲۰، ج ۲۱۲، رقم الحديث ۱۲۸۲۷) في حاشية مسند أحمد: "إسناده صحيح على شرط الشيخين من جهة يزيد بن هارون، وأما متابعه سهل بن يوسف، فمن رجال البخارى وأصحاب السنن".

[۱] ....."والسنة أن يتطيب لِمَا رَوَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ "أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ان نتطيب باجود ما فى نجد فى العيد." (المجموع شرح المهذب: باب صلاة العيدين، ج ۵، ص ٦، دار الفكر)

Marfat.com

ترجمہ: ”عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو نئے کپڑے پہنے بلکہ اس کے لیے ہے جو وعید سے امن میں (یعنی برے کاموں سے بچتا رہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کا مستحق ہو اور اس کے عتاب سے امن میں رہے) عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو عود کی خوشبو سے معطر ہو بلکہ اس کے لیے ہے جو توبہ کرنے والا ہو کہ پھر گناہ نہ کرے عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو آرائش دنیا کی زینت اختیار کرے بلکہ اس کے لیے ہے جو تقوی (پرہیزگاری) کو آخرت کے لیے زاد راہ بنائے۔ عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو سواریوں پر سوار ہو بلکہ اس کے لیے ہے جو گناہوں کو ترک کرے۔ اور عید اس آدمی کے لیے نہیں جو (آرائش و زیبائش کے) فرش بچھائے بلکہ اس کے لیے ہے جو پل صراط سے گزر جائے گا“۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

Marfat.com

(باب نمبر ۵)

تکفین وتدفین اور خوشبو

قبر پر اگربتی یا لوبان وغیرہ جلانے کا حکم

قبر پر لوبان یا اگربتی وغیرہ جلانا بدعت ہے۔ میت کے لئے خوشبو کا استعمال تین موقعوں پر ثابت ہے۔ جب اس کی روح نکلے، دوسرا جب اسے غسل دیا جائے اور تیسرا کفنانے کے قریب۔ قبر وغیرہ پر ثابت نہیں [۱]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبر پر چراغ جلاتے ہیں۔ [۲]

کفن پر خوشبو لگانا

کفن پر خوشبو لگانا مستحب ہے [۳]۔ البتہ مرد کے لیے جو خوشبو زندگی میں ممنوع تھی یعنی ورس

---

[۱]....."وَجَمِيعُ مَا يُجَمَّرُ فِيهِ الْمَيِّتُ ثَلَاثُ مَوَاضِعَ عِنْدَ خُرُوجِ رُوحِهِ لِإِزَالَةِ الرَّائِحَةِ الْكَرِيهَةِ وَعِنْدَ غُسْلِهِ وَعِنْدَ تَكْفِينِهِ، وَلَا يُجَمَّرُ خَلْفَهُ، وَلَا فِي الْقَبْرِ". (البحر الرائق: كتاب الجنائز، ج ۲، ص، ۳۱۰، رشيدية)

(وكذا في الدرالمختار مع ردالمحتار: باب صلوة الجنازة، ج ۲، ص، ۱۹۵، سعيد)

وكذا في فتح القدير: باب الجنائز /فصل في الغسل، ج ۲، ص ۱۰۸، مصطفى البابي الحلبي، مصر)

[۲].....وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ". (مشكوة المصابيح: كتاب الصلاة/باب المسجد ومواضع الصلوة، ص ۷۱، المكتب الاسلامي)

[۳].... "وصفة تكفين الرجل أن يبخر الكفن أولاً بالبخور الطيبة، ويرش عليه الحنوط ان وجد ويبسط اللفافة، ثم الازار، وهو من القرن الى القدم ثم يجعل عليه حنوط ان وجد، ويطلى بالكافور مساجده ....(رسائل الاركان لأبي العياش عند العلى محمد بحر العلوم، الرسالة الأولى في الصلوة، فصل في حكم الجنازة، بيان سنة التكفين للرجل، ص ۱۵۴، مطبع يوسفى، لكهنو)

Marfat.com

اورزعفران، ایسی خوشبو کو کفن پر استعمال کرنا بھی منع ہے۔ اور عورت کے لئے جائز ہے۔[۱]

مردہ کو کافور لگانے کی حکمت

(۱)..... مُردوں کو کافور لگانے کا اس لئے امر ہوا کہ جس چیز کو کافور لگایا جائے وہ جلد نہیں بگڑتی۔

(۲)..... کافور لگانے میں یہ فائدہ ہے کہ کوئی موذی جانور اس کے قریب نہیں آتا۔

(۳)..... یہ بھی فائدہ ہے کہ کافور کی بو سے قبر کے کیڑے جو طبعی طور پر زمین میں پیدا ہو جاتے ہیں وہ بھاگ جاتے ہیں البتہ جو اعمال بد کے باعث کیڑے سانپ بچھو وغیرہ مردہ کو قبر میں کاٹنے کے لئے پیدا ہو جائیں وہ نہ کسی چیز سے ڈرتے ہیں اور نہ بھاگتے ہیں بلکہ فانی دنیا کی کوئی طاقت اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی الا الصدقة و الدعاء یعنی صدقہ ودعا سے وہ دفع ہو جاتے ہیں۔ اور کافور مُردہ کے سات اندامو ں پر جن پر سجدہ کیا جاتا ہے لگایا جاوے

---

[۱] ....."عن أبي وائل قال : عند علي رضى الله تعالى عنه مسك ، فأوصى أن يحنط به ، وقال :"هو فضل حنوط رسول الله ﷺ " قال النووى اسناده حسن ". (نصب الراية: كتاب الصلاة /باب الجنازة ،فصل في الغسل،ج ،٢ ،ص ،٢٥٩ ، رقم الحديث، ٢٩٩٧ ،المكتبة المكية ،جده)

"(وجعل الحنوط على رأسه ولحيته)" لأن التطيب سنة. اذكر الرازي أن هذا الجعل مستحب . والحنوط عطر مركب من أشياء طيبة ولا بأس بسائر الطيب غير الزعفران والورس اعتباراً بالحياة ، وقد ورد النهي عن المزعفر للرجال وبهذا يعلم جهل من يجعل الزعفران في الكفن عند رأس الميت في زماننا ". (البحر الرائق : كتاب الصلاة /باب الجنائز ، ج ، ٢ ، ص ، ٣٠٣ ، بيروت)

"(ولا بأس في الكفن ببرود و كتان ، وفي النساء بحرير ومزعفر ومعصفر) لجوازه بكل ما يجوز لبسه حال الحياة (الدر المختار) وفي رد المحتار: قوله: (وفي النساء) على تقدير مضاف : اي وفي كفن النساء ، واحترز عن الرجال لأنه يكره لهم ذلك". (ردالمحتار مع ردالمحتار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة ، ج ، ٣ ، ص ، ١٠٠ ، بيروت)

" وفي حق النساء بالحرير والابريسم والمعصفر والمزعفر ويكره للرجال ذلك ....ولابأس بسائر الطيب غير الزعفران والورس في حق الرجل كذا في الايضاح" (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/باب في الجنازة ، الفصل الثالث في التكفين ، ج ، ١ ، ص ، ١٧٦ ، بيروت)

"(العطر المركب من الاشياء الطيبة غير زعفران وورس) لكراهتما للرجال ، وجعلهما في الكفن جهل".(الدر المختار مع ردالمحتار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة ، ج ، ٣ ، ص ، ٨٩،بيروت

"ولا بأس بسائر الطيب غير الزعفران والورس في حق الرجل ، لما رُوِيَ عن النبيُّ : أَنَّهُ نَهَى الرِّجَالَ عَنِ الْمُزَعْفَرِ ".(بدائع الصنائع : كتاب الصلاة/فصل : في كيفية التكفيين ، ج ، ٢ ، ص ، ٣٢٩)

Marfat.com

اور وہ یہ ہیں۔ پیشانی، دونوں گھٹنے دونوں قدم دونوں ہاتھ یہ سات اندام کافور کے لئے اس وجہ سے مخصوص ہیں کہ وہ انہیں پر سجدہ کیا کرتا تھالہذا مزید کرامت کے لئے مخصوص ہوئے۔

(۴)..... سارے جسم کی بناوٹ انہی انداموں سے ہوتی ہیں ان پر کافور لگانے سے گویا سارا جسم ان میں شامل ہوجاتا ہے۔[۱]

میت کے سر، داڑھی، پیشانی ہاتھ اور پاؤں پر کافور لگانا

میت کے سر، داڑھی اور پیشانی پر خوشبو لگانا اس کی شرافت وعزت کی وجہ سے مندوب ہے۔ مزید برآں یہ کہ وہ ان اعضاء کے ساتھ سجدہ کرتا ہے۔

معمر سے روایت ہے کہ انھوں نے ایوب کو دیکھا کہ:

"يَذُرُّعَلَى رَأسِ الْمَيِّتِ وَلِحْيَتِهِ وَصَدْرِهِ ذَرِيرَة". [۲]

ترجمہ: وہ میت کے سر، داڑھی اور سینہ پر ذریرہ چھڑکتے تھے"۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"يُوضَعُ الْكَافُور عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِ الْمَيِّتِ". [۳]

ترجمہ: میت کی پیشانی پر کافور رکھا جائے"۔

(کافور ایک قسم کی خوشبو ہے یا خوشبو کی قسم ہے)

---

[۱] .....(احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص،۹۰،۹۱)

[۲] .....(مصنف عبد الرزاق : كتاب الجنائز /باب الحناط ، ج ، ۳ ، ص ، ۲۶۱ ، رقم الحديث ، ۶۱۷۶ ، بيروت)

[۳] .....(مصنف لابن أبي شيبة : كتاب الجنائز /في الحنوط كيف يصنع به وأين يجعل، رقم الحديث، ۱۱۱۳۳ ، شركة دار القبلة)

"والكافور :طِيبٌ، وَفِي الصِّحَاح:من الطِّيب، وَفِي المُحكَم :أخلاطٌ من الطِّيب تُرَكَّب من كافورِ الطَّلْع". (تاج العروس:مادة،"كفر"،ج۱۴،ص،۵۹،دار الهداية)

"(على رأسه ولحيته) ندباً (والكافور على مساجده) " كرامة لها. وفي ردالمحتار

"(كرامة لها) فانه كان يسجد بهذه الأعضاء فتختص بزيادة كرادة وصيانة لها عن سرعة الفساد ".

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

میت کی تکفین میں استعمال ہونے والی خوشبو کا خرچ کس کے ذمہ ہے؟

میت کی تکفین میں استعمال ہونے والی خوشبو، غسل، کفن اور جنازہ کے مصارف کس پر ہیں؟ اس کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ اگر میت نے اپنی ملکیت میں اتنا ترکہ (مال) چھوڑا ہے جو خوشبو اور دیگر لوازمات کے لئے کافی ہو تو یہ خرچ میت کے مال (ترکہ) میں سے کیا جائے گا [۱]۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے یہ مصارف ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، خواہ متعلقہ شخص اجنبی یا میت کا وارث ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ ایسے شخص کا عاقل و بالغ ہونا ضروری ہے۔

۲۔ اگر میت نے اپنی ملکیت میں کوئی مال (ترکہ) نہیں چھوڑا تو یہ مصارف اس شخص کے ذمہ ہیں جس پر میت کی حیات میں نفقہ (خرچ) واجب تھا، اگر شرعی طور پر میت کا خرچ (نفقہ) ایک سے زائد اشخاص پر واجب تھا تو ان مصارف کی ادئیگی ان سب افراد پر مشترکہ طور پر

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(الدر المختار مع ردالمحتار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة، ج، ٣، ص، ٨٩، بيروت)

"ويوضع الحنوط في راسه ولحيته وسائر جسده كذا في المحيط ....ويوضع الكافور على جبهته وأنفه ويديه وركبته وقدميه" (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة /باب في الجنازة، الفصل الثالث في التكفين، ج، ١، ص، ١٧٦، بيروت)

"لم يوضع الحنوط في رأسه ولحيته، لما روي أن آدم صلوات الله وسلامه عليه لما توفي غسلته الملائكة وحنطوه، ويوضع الكافور على مساجده، يعني: جبهته وأنفه ويديه وركبتيه وقدميه، لما روى عن ابن رضى الله عنه أنه قال: وتتبع مساجده بالطيب، يعني: بالكافور، ولأن تعظيم الميت واجب، ومن تعظيمه أن يطيب، لئلا تجيء منه رائحة منتنه، وليصان عن سرعة الفساد، وأولى المواضع بالتعظيم مواضع السجود، وكذا الرأس واللحية هما من أشرف الأعضاء". (بدائع الصنائع: كتاب الصلاة/فصل:في كيفية التكفين، ج، ٢، ص، ٣٢٨، بيروت)

[۱] ....."(من له مال) أما من له فكفنه في ماله يقدم على الدين والوصية والارث الى قدر السنة ما لم يتعلق به حق الغير كالرهن والمبيع قبل القبض والعبد الجاني". (ردالمحتار: كتاب الصلاة /باب صلاة الجنازة، ج، ٣، ص، بيروت)

"وَالْكَفَنُ مِنْ مَالِهِ إنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَيُقَدَّمُ عَلَى الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَالْإِرْثِ إلَى قَدْرِ السُّنَّةِ مَا لَمْ يَتَعَلَّقْ بِعَيْنِ مَالِهِ حَقُّ الْغَيْرِ كَالرَّهْنِ وَالْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ وَالْعَبْدِ الْجَانِي، هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ." (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/باب في الجنازة، الفصل الثالث في التكفين، ج، ١، ص، ١٧٧، بيروت)

Marfat.com

واجب ہوگی۔ یعنی اگر میت نے کچھ ترکہ (مال) چھوڑا ہوتا تو جس کو جتنا مال ملتا اسی حساب سے اس سے خرچ لیا جائے گا۔ [۱]

۳۔ مرنے والا اگر شادی شدہ ہے تو اس کی تجہیز و تکفین کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے، خواہ عورت نے اپنی ملکیت میں مال چھوڑا ہوا ہو یا نہیں۔ [۲]

۴۔ اگر مرنے والے نے اپنی ملکیت میں کوئی مال نہیں چھوڑا اور ایسا بھی کوئی شخص زندہ نہیں جس پر اس میت کا نفقہ واجب ہوتا تو ایسی صورت حال میں اسلامی حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مصارف کی ادائیگی کا بیڑا اٹھائے یعنی بیت المال یا حکومت وغیرہ کے فنڈز سے ادا کرے۔

بالفرض اگر حکومت وقت اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتی ہے تو ایسی صورت حال میں جن جن مسلمانوں کو اس میت کی اطلاع ہو ان سب پر فرض کفایہ کے طور ان مصارف کی ادائیگی ضروری ہے۔ اگر ان لوگوں نے باوجود اطلاع کے یہ کام انجام نہ دیا تو وہ سب کے سب گناہ گار ہوں گے۔ [۳]

---

[۱]....."(وکفن من لا مال له على من تجب عليه نفقته) فان تعددوا فعلى قدر ميراثهم. (الدرالمختار) (فعلى قدر ميراثهم) كما كانت النفقة واجبة عليهم. فتح: أي فانها على قدر الميراث".
(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة، ج، ۳، ص، ۱۰۰، بيروت)
"ومن لم يكن مال فالكفن على من تجب عليه النفقة".(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة /باب في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ج، ۱، ص، ۱۶۱، بيروت)

[۲].....“ (واختلف الزوج، والفتوى على وجوب كفنها عليه) عند الثاني (وان تركت مالاً) (الدرالمختار) قوله:(وان تركت مالاً) أنه يلزمه كفنها وان تركت مالاً، وعليه الفتوى .(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة، ج، ۳، ص، ۱۰۱، بيروت)
"يجب الكفن على الزوج وان تركت مالاً وعليه الفتوى". (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة /الفصل الثالث في التكفين، ج، ۱، ص، ۱۶۱، بيروت)
(امداد الفتاوی: کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، عنوان: ترتیب در وجوب صرفۂ کفن: ج،۱،ص،۵۸۸، مکتبہ دارالعلوم کراچی)

[۳]....."(ان لم يكن ثمة من تجب عليه نفقته ففي بيت المال، فان لم يكن) بيت المال معموراً او منتظماً (فعلى المسلمين تكفينه) (الدرالمختار) قوله: (فعلى المسلمين) اي العالمين به وهو فرض كفاية يأثم بتركه جميع من علم به".(ردالمحتار مع ردالمحتار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة، ج، ۳، ص، ۱۰۲، بيروت)

Marfat.com

۵۔ اگر کسی شخص نے مرنے والے کے وارثین کی غیر موجودگی یا حکومت وقت کی اجازت کے بغیر اپنے خرچہ سے یہ کام یوں گمان کرتے ہوئے انجام دیا کہ وہ بعد میں ورثاء سے خرچ وصول کرلے گا، تو اس مسئلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر بعد میں وارث رضامندی سے اس کو خرچ دے دیں تو فبہا ورنہ ان سے جبراً وصول نہیں کرسکتا، اس لئے کہ وہ احسان تھا جو اس نے اپنی خوشی سے کیا تھا، وارث اس کے ذمہ دار نہیں۔ ۱

نوٹ: مذکورہ بحث میں جن مصارف کا حکم لکھا گیا ہے ان میں فقط خوشبو ہی نہیں بلکہ غسل، حمل کفن اور دفن شامل ہیں۔ ان میں ان رسوم کے اخراجات شامل نہیں جو عوام نے اپنی طرف سے بطور رسم ایجاد کی ہوئی ہیں۔ ۲

مرنے والے کے پاس خوشبو رکھنا

جس آدمی کی موت کا وقت آجائے اس کے پاس خوشبو رکھنا یا خوشبو کی دھونی دینا مندوب ہے اس لئے کہ فرشتوں کو خوشبو پسند ہے۔ ۳

---

۱ .....''تنبیه: لو کفنه الحاضر من ماله لیرجع علی الغائب منهم بحصته فلا رجوع له ان انفق بلا اذن القاضي . حاوي الزاهدي . واستنبط منه الخیر الرملي أنه لو کفن الزوجة غیر زوجها بلا اذنه ولا اذن القاضي فهو متبرع ''.(ردالمحتار : کتاب الصلاة /باب صلاة الجنازة ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۰۱ ، بیروت)

''ولو مات ولا شيء له وجب کفنه علی ورثته فکفنه الحاضر من مال نفسه لیرجع علی الغائب منهم بحصتهم لیس له الرجوع اذا أنفق علیه بغیر اذن القاضي قال محمد رحمه الله : کالعبد أو الزرع أو النخل بین شریکین أنفق أحدهما علیه لیرجع علی الغائب لایرجع اذافعله بغیر اذن القاضي ''.(البحر الرائق : کتاب الجنائز ، ج ، ۲،ص، ۳۱۲ ، بیروت)

۲ .....''ثم اعلم أن الواجب علیه تکفینها وتجهیزها الشرعیان من کفن السنة أو الکفایة وحنوط وأجرة غسل وحمل و دفن ،دون ما ابتدع في زماننا من مهللین وقراء ومغنین وطعام لثلاثة أیام ونحو ذلک ،ومن فعل ذلک بدون رضا بقیة الورثة البالغین یضمنه في ماله . ردالمحتار : کتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۰۱ ، بیروت)

۳ .....''(وَ)نُدِبَ (إِحْضَارُ طِيبٍ) کَبَخُورِ عُودٍ أَوْ جَاوِی عِنْدَ الْمُحْتَضَرِ لِأَنَّ الْمَلَائِکَةَ تُحِبُّهُ''.(حاشیة الصاوي علی الشرح الصغیر : ج ، ۱ ، ص ، ۵۶۲ ، دار المعارف)

Marfat.com

میت کے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگانے کا حکم

میت کے ہاتھ اور پیروں پر مہندی لگانا درست نہیں، اس لئے کہ موت کے بعد زینت ممنوع ہے۔[۱]

قبر میں خوشبو ڈالنا

قبر میں خوشبو چھڑکنا جائز ہی نہیں بلکہ سنت سے ثابت ہے[۲]، البتہ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس پر عرق گلاب وغیرہ چھڑکنا بدعت ہے۔[۳]

قبر پر پھول ڈالنا

قبر پر پھول ڈالنا صحیح نہیں ہے۔[۴]

تین دن سوگ کے بعد خوشبو جائز ہے

آج کل ایسی رسومات کا رواج ہو گیا ہے کہ الامان الحفیظ۔ خواتین میت کے انتقال کر جانے کے بعد کتنا عرصہ خوشبو کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں بیوی کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

۱..... "أَمَّا التَّزَيُّنُ بَعْدَ مَوْتِهَا وَالِامْتِشَاطُ وَقَطْعُ الشَّعْرِ لَا يَجُوزُ". (البحر الرائق: كتاب الجنائز/غَسلَ الْمَيِّت، ج،۲، ص،۱۸۷، دار الكتاب الإسلامى)

۲..... "ويوضع الحنوط في القبر، لأنه عليه الصلاة والسلام فعل ذلک بابنه ابراهيم، حموى عن الروضة". (فتح المعين على شرح لكنز مسكين للعلامة محمد أبي السعود المصري، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ج، ۱، ص، ۳۴۶، سعيد)

۳..... "وذكر ابن الحاج فى المدخل أنه ينبغى أن يجتنب ما أحدثه بعضهم من أنهم يأتون بماء الورد فيجعلونه على الميت فى قبره فإن ذلک لم يرو عن السلف رضى الله عنهم فهو بدعة قال ويكفيه من الطيب ما عمل له وهو فى البيت فنحن متبعون لا مبتدعون فحيث وقف سلفنا وقفنا اهـ". "حاشية الطحطاوي على المراقى الفلاح، أحكام الجنائز، فصل في حملها و دفنها، ص، ۶۰۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۴..... "قال العيني رحمه الله تعالىٰ: ان القاء الرياحين ليس بشيء". (فيض الباري: كتاب الجنائز/باب الجريد على القبر، ج، ۲، ص، ۲، ص، ۴۸۹، مكتبة حضر راه بكڈپو، ديوبند)

Marfat.com

"لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا". [1]

ترجمہ: "کسی ایسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے کہ اس کی وفات پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی"۔

حضرت زینب بنت سلمی فرماتی ہیں کہ:

"ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا". [2]

ترجمہ: "پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی۔ جب ان کے بھائی نے انتقال کیا تھا انہوں نے خوشبو منگوا کر ملی، پھر کہا کہ مجھ کو خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے، مگر شوہر پر چار مہینہ دس دن تک سوگ کرے گی"۔

غسل دینے والے کے پاس دھونی دان ہونی چاہئے

غسل دینے اور اس کی مدد کرنے والے کے پاس دھونی دان کا ہونا مستحب ہے تا کہ میت کے جسم سے نکلنے والی بدبو یعنی غسل دینے والوں کو غسل دیتے ہوئے بدبو کی وجہ سے حرج اور

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الجنائز /احداد المرأة على غير زوجها، ج، ١، ص، ٣١١، رقم الحديث، ١٢٨١، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2] ...ایضا

Marfat.com

پریشانی لاحق نہ ہواوران کی ذات کو ست نہ کر دے۔ ١

غسل دینے والے کے لئے میت کے جسم سے نکلنی والی خوشبو کو بیان کرنا مستحب ہے

مستحب یہ ہے کہ غسل دینے والا شخص ثقہ ہو، تا کہ وہ غسل اچھی طرح ادا کرے، مزید برآں یہ کہ اگر وہ بری بات دیکھے تو اس کو چھپا دے اور اچھی بات دیکھے تو اس کو ظاہر کر دے۔ اگر اس نے ایسی بات دیکھی جو غاسل (غسل دینے والا) کو پسند ہو مثلاً چہرہ کا نور یا خوشبو وغیرہ اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ اور اگر کوئی ایسی بات دیکھے جو بری معلوم ہو مثلاً منہ کا سیاہ ہونا یا جسم سے بدبو کا نکلنا یا شکل کا بدلنا یا اعضاء کا تبدیل ہونا تو اس (یعنی غسل دینے والا) کے لئے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ٢

ترجمہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

---

١ ..... "وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ بِقُرْبِ الْغَاسِلِ مِجْمَرَةٌ فِيهَا بَخُورٌ لِئَلَّا يَظْهَرَ مِنْ الْمَيِّتِ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ فَتَضْعُفَ نَفْسُ الْغَاسِلِ وَمَنْ يُعِينُهُ". (الجوهرة النيرة: باب الجنائز، ج ۱، ص ۱۰۲)

٢ ..... (صحيح البخاري: كتاب المظالم والغصب / باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ج ۳، ص ۱۲۸، رقم الحديث ۲۴۴۲، دار طوق النجاة)

Marfat.com

حضرت ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً". [۱]

ترجمہ: "جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اس کا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت فرمائیں گے"۔

ہاں اگر میت بدعتی ہو اور اعلانیہ بدعت کرنے والا ہو تو ایسی صورت میں نہلانے والے کے لئے جائز ہے کہ وہ بدعتی کے جسم میں واقع تبدیلی کو لوگوں کے سامنے بیان کرے تاکہ لوگوں کے لئے عبرت ہو۔ [۲]

جنازہ کے ساتھ دھونی لے کر چلنا

جنازہ کے ساتھ آگ لے کر چلنا مکروہ ہے مثلاً کوئی دھونی اور لوبان وغیرہ، اس لئے اس میں بدفالی کا پہلو ہے کہ یہ میت جہنمی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"لا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ، وَلَا نَارٍ". [۳]

---

[۱] .....(المستدرک علی الصحیحین : کتاب الجنائز، ج ، ۱ ، ص ، ۵۰۵ ، رقم الحدیث ، ۱۳۰۷ ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

[۲] ..... "يُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ الْغَاسِلُ ثِقَةً يَسْتَوْفِي الْغُسْلَ وَيَكْتُمُ مَا يَرَى مِنْ قَبِيحٍ وَيُظْهِرُ مَا يَرَى مِنْ جَمِيلٍ فَإِنْ رَأَى مَا يُعْجِبُهُ مِنْ تَهَلُّلِ وَجْهِهِ وَطِيبِ رَائِحَتِهِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ وَإِنْ رَأَى مَا يُكْرَهُ مِنْ سَوَادِ وَجْهِهِ وَنَتْنِ رَائِحَتِهِ وَانْقِلَابِ صُورَتِهِ وَتَغَيُّرِ أَعْضَائِهِ وَغَيْرِ ذَلِكَ لَمْ يَجُزْ لَهُ أَنْ يُحَدِّثَ بِهِ أَحَدًا، كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ .فَإِنْ كَانَ الْمَيِّتُ مُبْتَدِعًا مُظْهِرًا لِبِدْعَتِهِ وَرَأَى الْغَاسِلُ مِنْهُ مَا يُكْرَهُ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ لِيَكُونَ زَجْرًا لَهُمْ عَنْ الْبِدْعَةِ، كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ". (الفتاوی الهندية: الباب الحادي والعشرون في الجنائز / الفصل الثاني في غسل الميت ، ج، ۱ ، ص ، ۱۵۹ ، دارالفکر)

"وفيه من الفقه كراهة اتباع الجنازة بالنار، أو بالصوت، وكراهة المشي بين يديها، وهو من جملة حجج أصحابنا في المشي خلف الجنازة". (شرح أبي داود للعيني: ج،۶،ص،۱۰۰ ،مكتبة الرشد)

[۳] .....(سنن أبي داؤد: كتاب الجنائز / باب في النار يتبع بها الميت ، ج ، ۳ ، ص ، ۲۰۳ ، رقم الحديث ، ۳۱۷۱ ، المكتبة العصرية ، صيدا ، بيروت)

Marfat.com

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ آگ لے کر چلنا مکروہ ہے۔

حالتِ عدت میں فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا

جو عورت عدت کی حالت میں وفات پا جائے تو اسے بھی خوشبو لگانی چاہیے۔[1]

فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا

جب کوئی انسان فوت ہو جائے تو اسے خوشبو وغیرہ لگانی چاہیے یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ عورت کو مرنے کے بعد بھی خوشبو لگانا منع ہے، جس طرح اس کی زندگی میں گھر سے باہر خوشبو کا استعمال منع تھا۔ (یعنی اجنبی مردوں کے سامنے یا ان کے پاس سے گزرنے سے) یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کی وفات پر اس کے جسم پر خوشبو لگانے کا حکم صادر فرمایا۔

چنانچہ حضرت ام عطیہ انصاری سے روایت ہیں کہ:

"دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ". [2]

ترجمہ: "جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کی وفات ہوئی آپ وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کافور یا (یہ فرمایا کہ) کچھ

---

[1]..... "وَحُكْمُ الْمَرْأَةِ فِي الْغُسْلِ كَحُكْمِ الرَّجُلِ". (الفتاوى الهندية: الباب الحادي والعشرون في الجنائز/الفصل الثاني في الميت، ج ۱، ص ۱۵۸، دار الفكر)

[2]..... (صحيح البخاري: كتاب الجنائز/باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر، ج ۲، ص ۷۳، رقم الحديث، ۱۲۵۳، دار طوق النجاة)

Marfat.com

کافور کا استعمال کر لینا اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھے خبر دے دینا۔ چنانچہ ہم نے جب غسل دے لیا تو آپ کو خبر دیدی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنادو۔ آپ کی مراد اپنے ازار سے تھی"۔

جنازہ پڑھ کے آنے والوں پر گلاب چھڑکنے کا حکم

آج کل لوگ دفن کرنے کے بعد جب قبرستان سے واپس لوٹتے ہیں تو راستے میں کھڑا ایک شخص ان پر گلاب چھڑکتا ہے جیسے کہ شادی بیاہ وغیرہ پر کیا جاتا ہے۔ اس (یعنی دفن کرنے کے بعد واپس آنے والے لوگوں پر گلاب وغیرہ چھڑکنے کے عمل) کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ بدعت ہے، کیونکہ اس موقع پر قبرستان سے واپس لوٹنے والوں پر گلاب چھڑکنے کی کوئی معقول وجہ نہیں، سوائے نام ونمود کے۔ نیز اس سے میت کو ثواب پہنچانا بھی مقصود نہیں ہوتا، اس لئے کہ نہ یہ عبادت کا کام ہے اور نہ یہ صدقہ ہے۔ لہذا اس فعل سے اجتناب اور پرہیز لازم ہے۔ [1]

کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے اور خوشبو لگانے کی شرعی حیثیت

اسلام میں کسی چیز (کھانا وغیرہ) کو سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے کا ثبوت ہی نہیں ہے، نیز فاتحہ کے وقت کھانے پر خوشبو سلگانا وغیرہ یہ تمام امور بدعت ہیں۔ [2]

---

[1] ....."وَفِی تَبْیِینِ الْمَحَارِمِ :لَا شَکَّ فِی فَرْضِیَّةِ عِلْمِ الْفَرَائِضِ الْخَمْسِ وَعِلْمِ الْإِخْلَاصِ؛........ وَعِلْمِ الرِّیَاءِ؛ لِأَنَّ الْعَابِدَ مَحْرُومٌ مِنْ ثَوَابِ عَمَلِهِ بِالرِّیَاءِ". (ردالمحتار مع الدر المختار: مقدمة/مطلب في فرض الكفاية وفرض العين، ج، ۱، ص، ۴۲، دار الفكر، بيروت)
"وَأَطَالَ فِی ذَلِکَ فِی الْمِعْرَاجِ .وَقَالَ:وَهَذِهِ الْأَفْعَالُ کُلُّهَا لِلسُّمْعَةِ وَالرِّیَاءِ فَیُحْتَرَزُ عَنْهَا لِأَنَّهُمْ لَا یُرِیدُونَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَی .اهـ". ردالمحتار مع الدر المختار: باب صلاة الجنائز /مطلب في كراهية الضيافة من أهل الميت، ج، ۲، ص، ۲۴۱، دار الفكر، بيروت)

[2] ....."این طور مخصوص نه درزمان آن حضرت ﷺ بود، ونه درزمان خلفاء، بلکه وجود آن درقرونِ ثلاثه که مشهود لها بالخیر اند منقول نشده، و حالاً در حرمین شریفین. زادهما الله شرفاً. عادات خواص نیست ......واین راضروری دالستن مذموم است". (مجموعة الفتاوی علی

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

فاتحہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھانا سامنے رکھے بغیر جسے کے لئے چاہے فاتحہ پڑھے، اور کھانا وغیرہ صدقہ کردے، اگر صدقہ کرنے کا ارادہ ہو تو، اور اس کا ثواب مردے کو بخش دے۔ [1]

عمل صالح کا قبر میں خوبصورت اور خوشبودار نوجوان کی صورت میں آنا

انسان کے نیک اعمال اس کی قبر میں خوشبودار اور عمدہ لباس والے آدمی کی صورت میں آئیں گے۔ چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

هامش خلاصة الفتاوى، كتاب الصلاة/أبواب الجنائز، ج، ۱، ص، ۱۹۵، امجد اکیڈمي، لاهور)

"سوال: سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھ کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: فاتحہ مروجہ شرعاً درست نہیں ہے، بلکہ بدعت سیئہ ہے، کذا في اربعین وفتاوی سمرقند، فقط"۔ (فتاوی رشیدیہ، باب البدعات، ص، ۴۴۹، سعید)

[1] .... "تنبيه: صرح علمائنا في باب الحج عن الغير بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله غيره، صلاة، أو صوماً، أو صدقة، أو غيرها ...... وفي البحر: من صام، أو صلى، أو تصدق، وجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء جاز، ويصل ثوابها اليهم عند أهل السنة والجماعة". (ردالمحتار: باب صلاة الجنائز، مطلب في القرائة للميت، واهداء ثوابها له، ج، ۲، ص، ۲۴۳، سعيد)

(وكذا في فتح القدير: كتاب الحج/باب الحج عن الغير، ج، ۳، ص، ۱۳۱، رشيدية)

(وكذا في الفتاوى الهندية: كتاب الحج/الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج، ۱، ص، ۲۵۷)

Marfat.com

يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ: فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا، فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ، وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ: فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ، يَعْنِي بِهَا، عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى. قَالَ: فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ، فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: أَنْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا، وَطِيبِهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ. قَالَ: وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ،

Marfat.com

حَسَنُ الثِّيَابِ، طَيِّبُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ:أَبْشِرْ بِالَّذِى يَسُرُّكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِى كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ لَهُ:مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُولُ :أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، فَيَقُولُ :رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِى، وَمَالِى.قَالَ: وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِى انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ :أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، اخْرُجِى إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَغَضَبٍ قَالَ :فَتُفَرَّقُ فِى جَسَدِهِ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِى يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِى تِلْكَ الْمُسُوحِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا:مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ :فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِى كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِى الدُّنْيَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِى سَمِّ الْخِيَاطِ) فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِى سِجِّينٍ فِى الْأَرْضِ السُّفْلَى، فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا. ثُمَّ قَرَأَ :(وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ، فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِى بِهِ الرِّيحُ فِى مَكَانٍ سَحِيقٍ) فَتُعَادُ رُوحُهُ فِى جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ:مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ:هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِى،

Marfat.com

فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ، فَافْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا، وَسَمُومِهَا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ، فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ"۔[1]

ترجمہ: ''ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصاری کے جنازے میں نکلے ہم قبر کے قریب پہنچے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو کرید رہے تھے پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ سے عذاب قبر سے بچنے کے لئے پناہ مانگو، دو تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا کہ بندہ مؤمن جب دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے آس پاس سے روشن چہروں والے ہوتے ہیں آتے ہیں ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی حنوط ہوتی ہے تا حد نگاہ وہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل چل چنانچہ اس کی روح اس طرح بہہ کر نکل جاتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے

[1]..... (مسند احمد: ص، ۲۸۷، ج، ۴، رقم الحدیث، ۱۸۵۳۴، مؤسسۃ الرسالۃ)

Marfat.com

ملک الموت اسے پکڑ لیتے ہیں اور دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کی روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ ان سے لے کر اسے اس کفن میں لپیٹ کر اس پر اپنی لائی ہوئی حنوط مل دیتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے مشک کا ایک خوشگوار جھونکا جو زمین پر محسوس ہو سکے۔ پھر فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ان کا گذر ہوتا ہے وہ گروہ پوچھتا ہے کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ جواب میں اس کا وہ بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اسے پکارتے تھے حتی کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازے کھلواتے ہیں جب دروازہ کھلتا ہے تو ہر آسمان کے فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اگلے آسمان تک اسے چھوڑ کر آتے ہیں اور اس طرح وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نامہ اعمال "علیین" میں لکھ دو اور اسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، اس پر آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت

Marfat.com

کا ایک دروازہ کھول دو چنانچہ اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں اور تاحد نگاہ اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس کے پاس ایک خوبصورت لباس اور انتہائی عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری مبارک ہو یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ کہ تمہارا چہرہ ہی خیر کا پتہ دیتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اس پر وہ کہتا ہے کہ پروردگار! قیامت ابھی قائم کر دے تا کہ میں اپنے اہل خانہ اور مال میں واپس لوٹ جاؤں۔ اور جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اتر کر آتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اے نفس خبیثہ! اللہ کی ناراضگی اور غصے کی طرف چل یہ سن کر اس کی روح جسم میں دوڑنے لگتی ہے اور ملک الموت اسے جسم سے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گیلی اون سے سیخ کھینچی جاتی ہے اور اسے پکڑ لیتے ہیں فرشتے ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے اور اس ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے مردار کی بدبو جیسا ایک ناخوشگوار اور بدبودار جھونکا آتا ہے۔ پھر وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے ان کا گذر ہوتا ہے وہی گروہ کہتا ہے کہ یہ کیسی خبیث روح ہے؟ وہ اس کا دنیا میں لیا جانے والا بدترین نام بتاتے ہیں یہاں تک کہ اسے لے کر آسمان دنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔ در کھلواتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے تاوقتیکہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے''۔ ''اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا نامہ اعمال "سجین" میں سے نچلی زمین میں لکھ دو چنانچہ اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لیں یا ہوا اسے دور دراز کی جگہ میں لے جا ڈالے۔" پھر اس کی روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس! مجھے کچھ پتہ نہیں، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ پھر وہی جواب دیتا ہے وہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون شخص تھا جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ پھر وہی جواب دیتا ہے اور آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور جہنم کا ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو چنانچہ وہاں کی گرمی اور لو اسے پہنچنے لگتی ہے اور اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک بدصورت آدمی گندے کپڑے پہن کر آتا ہے جس سے بدبو آرہی ہوتی ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تجھے خوشخبری مبارک ہو یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے؟ کہ تیرے چہرے ہی سے شر کی خبر معلوم ہوتی ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا گندہ عمل ہوں وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا"۔

قبر میں مومن سے سوال وجواب کے بعد جنت کی خوشبو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:

"خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ

Marfat.com

اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا الْآيَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ". [1]

---

[1] .....(سنن أبي داود: كتاب السنة ، باب المألة في القبر وعذاب القبر ، ص ، ٦٧٢ ، رقم الحديث ، ٤٧٥٣ ، دارالسلام)

Marfat.com

ترجمہ: ''ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی انصاری آدمی کے جنازہ میں نکلے پس ہم ایک قبر پر جا پہنچے جو ابھی لحد نہیں بنائی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں بیٹھ گئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین پر کرید رہے تھے پس آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے جریر کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب دفن کرنے والے منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی دھمک سنتا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا مذہب کیا ہے؟ اور تیرے نبی کون ہیں؟ ہناد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تمہارے درمیان بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب میں پڑھا ہے اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ یہی مراد ہے اللہ کے قول يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ سے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا پس اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور اسے جنت کے کپڑے پہنا دو اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھول دو فرمایا کہ جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی ہیں اور اس کی قبر حد نگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے اور فرمایا کہ کافر جب مرتا ہے اس کی روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھلاتے ہیں

Marfat.com

اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں کہ یہ آدمی کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پس آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور آگ کا لباس پہنا دو اور جہنم کا ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو فرمایا کہ جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کردی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ پھر اس پر ایک اندھا بہرا فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے اس کے پاس ایک لوہے کا ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ جو اگر پہاڑ پر دے مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائے فرمایا کہ وہ گرز سے اس مردے کو مارتا ہے اس کی مار کی آواز سے مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز سنتی ہے سوائے جن وانس کے اور وہ مردہ بھی مٹی ہوجاتا ہے پھر اس میں روح دوبارہ ڈال دی جاتی ہے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

Marfat.com

(باب نمبر ٦)

خوشبو اور زکوۃ

خوشبو کو بطور زکوۃ دینا

غیر نقد سے زکوۃ کی ادائیگی جائز ہے، مثلاً کسی مسکین کو کھانا تملیکاً دے دیا، نیا پرانا کپڑا دے دیا یا بیمار کو دوا دے دی، اسی طرح اگر کسی مستحق زکاۃ کو خوشبو یا پرفیوم (Perfume) وغیرہ تملیکاً دے دی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ [1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

---

[1] ....."ویشترط أن یکون الصرف تملیکاً لا اباحةً". (الدرالمختار مع ردالمحتار: باب الصرف، ج، ۲، ص، ۳۴۷، سعید)

Marfat.com

(باب نمبر ۷)

خوشبو اور روزہ

روزہ کے لفظی و شرعی معنی

عربی زبان میں روزہ کو ''صوم'' کہتے ہیں اور صوم کے معنی بچنے اور توقف کے ہیں، شرعاً کھانے، پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے سے بچنے کو صوم کہتے ہیں، بشرطیکہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک لگاتار رکا رہے، مزید برآں یہ کہ دل میں صوم کی نیت بھی کی ہو، چنانچہ اگر صبح صادق کے فوراً بعد کچھ کھایا یا پیا، یا غروب آفتاب سے ایک منٹ پہلے کھالیا یا پی لیا تو اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اگر اس نے پورا دن ان تمام چیزوں سے احتیاط تو کی لیکن دل میں روزہ کی نیت نہ کی تو اس صورت میں بھی روزہ نہیں ہوگا۔ [1]

رمضان کے روزہ کی اہمیت و فرضیت

دیگر عبادات کی طرح رمضان المبارک کے روزہ کو بھی اسلام کا ستون اور نشانی قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسالت کے بعد نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کو ارکان اسلام کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ روزہ جسمانی عبادت اور فرض عین ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کا ایک نہایت اہم رکن بھی ہے۔ مزید یہ کہ روزہ کی فرضیت قطعی دلائل کی بنیاد پر ثابت ہے۔

---

[1] ....."الصوم :الصوم لغة :الإمساک والكف عن الشيء ، قال :صام عن الكلام، اى أمسک عنه، قال تعالى إخباراً عن مريم :(إني نذرت للرحمن صوماً) أى صمتاً وإمساكاً عن الكلام، وقال العرب: صام النهار :إذا وقف سير الشمس وسط النهار عند الظهيرة .وشرعاً :هو الإمساک نهاراً عن المفطّرات بنية من أهله من طلوع الفجر إلى غروب الشمس"(الفقه السلامى وأدلته: القسم الأول، العبادات /الباب الثالث ، الصيام والاعتكاف ،المطلب الأول ـ تعريف الصوم، وركنه وزمنه وفوائده ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۶۱۲ ، دار الفكر)

Marfat.com

یہ دلائل قرآن مجید، احادیث، رسول اللہ ﷺ کی سنت، اور اجماع امت پر مبنی ہیں۔ رمضان المبارک کا روزہ ہر مسلمان صاحب عقل، بالغ، مرد وعورت پر فرض ہے۔ فرضیت صوم کا منکر کافر ہے اور بدون شرعی عذر کے چھوڑنے والا فاسق اور گناہ گار شمار کیا جاتا ہے۔

رمضان المبارک کے روزے ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئے، رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت سے پہلے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین دسویں محرم (عاشوراء) اور ایام بیض (یعنی ہر ماہ کی تیرویں، چودویں اور پندرویں تاریخوں) کے روزے رکھتے تھے۔ [۱]

(۱)..... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ". [۲]

ترجمہ: "اے ایمان والوتم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"۔

" أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ، لَمْ يُغْنِينَ عَنْهُ شَيْئًا، حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ". [۳]

ترجمہ: ("لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" پر ایمان لانے کے سوا) اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں (اور) فرض کی ہیں جو شخص ان میں تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (کامل) کام نہ دیں گی جب تک کہ سب کو ادا نہ کرے (اور یہ چار چیزیں) نماز، زکوۃ اور رمضان (المبارک) کے روزے اور حج بیت اللہ ہیں"۔

---

[۱] .....(درس ترمذی: ج۲، ص۵۱۱)

[۲] .....(سورۃ بقرہ، رقم الآیۃ ۱۸۳، پارہ ۲)

[۳] .....(مسند أحمد: حديث زياد بن نعيم الحضرمي، ج ۲۹، ص ۳۲۸، رقم الحديث ۱۷۷۸۹، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

(۲)..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"بُنِیَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ". ۱؎

ترجمہ: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

روزہ کے فضائل

دین اسلام میں روزہ کی بہت اہمیت ہے احادیث میں اس کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں جن میں سے چند ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱)....."إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ". ۲؎

ترجمہ: "بے شک آپ کے رب کا فرمان ہے کہ ہر نیکی کی جزا (کم از کم) دس گنا سے سات سو گنا تک (جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو) ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ جہنم سے ڈھال ہے اور البتہ روزہ دار کی منہ کی

۱؎.....(صحيح البخاري: كتاب الايمان / باب قول النبي ﷺ بني الاسلام على خمس، ج، ۱، ص، ۱۱، رقم الحديث، ۸، دار طوق النجاه)

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر تمام روزوں کے علاوہ تمام ارکان کو بجالاتا ہو مگر روزے نہ رکھتا ہو تو یہ تین ارکان اس کی نجات کے لئے کافی نہیں ہیں۔ (عثمانی)

۲؎.....(سنن الترمذي: كتاب الصوم / باب ما جاء في فضل الصوم، ج، ۳، ص، ۱۲۷، رقم الحديث، ۷۶۴، شركة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

Marfat.com

بدبو (جوکہ معدہ کے خالی ہونے کے باعث خارج ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (اور محبوب) ہے اور اگر تم میں سے کسی روزہ دار کے ساتھ کوئی جاہل الجھ پڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں روزہ دار ہوں"۔

(۲)..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا (کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

"كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلاَّ الصَّوْمَ ، فَاِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، وَلَخلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ المِسكِ". [1]

ترجمہ: ابن آدم کا ہر عمل اس کا ہے سوا روزہ کے کہ یہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

(۳)...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

إِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ، يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ، هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. [2]

ترجمہ: "روزہ ایسی ڈھال ہے جس کے ذریعہ سے بندہ دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے کہ روزہ میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا"۔

(۴)...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"إِنَّ فِي الجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ". [3]

ترجمہ: "جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب اللباس/باب ما يُذكر في المسك، رقم الحديث، ۵۹۲۷)

[2] .....(مسند أحمد: مسند جابر رضى الله عنه، ج، ۲۳، ص، ۴۱۱، رقم الحديث، ۱۵۲۶۴)

[3] .....(صحيح البخاري: كتاب الصوم/باب الريان للصائمين، ج، ۳، ص، ۲۵، رقم الحديث، ۱۸۹۶، دار طوق النجاة)

Marfat.com

سے نہیں داخل ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا“۔

(۵)...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

فِي الجنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ، لا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ.[۱]

ترجمہ: ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گے“۔

(۶)...... ایک اور روایت میں درج ذیل الفاظ آتے ہیں:

”لكل باب من أبواب البر باب من أبواب الجنة، وإن باب الصيام يدعى الريان“.[۲]

ترجمہ: ”نیکیوں کی ہر قسموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے مقرر کر دیے ہیں اور روزے داروں کے دروازے کا نام ریان ہے“۔

(۷)...... حضرت علی فرماتے ہیں کہ:

”إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَنَعَهُ الصِّيَامُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ يَشْتَهِيهِ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَسَقَاهُ مِنْ شَرَابِها.[۳]

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جس شخص کو روزہ نے ایسی چیز کھانے پینے سے روکے رکھا جس کی اس کا دل خواہش کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ جنت کے پھلوں میں سے اسے کھلائیں گے اور اسے جنت کی شراب پلائیں گے“۔

۱.....(صحيح البخاري: كتاب بدء الخلق/باب صفة ابواب الجنة، ج، ۴، ص، ۱۱۹، رقم الحديث، ۳۲۵۷، دار طوق النجاة)

۲.....(كنز العمال: كتاب الصوم من قسم الأقوال الفصل الأول في فضل الصوم مطلقا، ۲۳۵۸۳)

۳.....(شعب الايمان للبيهقي: كتاب الصيام/فضل أخبار وحكايات في الصيام، ج، ۵، ص، ۴۱۴، رقم الحديث، ۳۶۳۴، مكتبة الرشد)

Marfat.com

(۸)..... ایک حدیث میں ہے کہ:

یوضع للصائمین مائدة یوم القیامة من ذھب یأکلون منھا والناس ینظرون۔[۱]

ترجمہ: ’’قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا ایک دسترخوان لگایا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے، اور دوسرے لوگ ان کو دیکھ رہے ہوں گے‘‘۔

(۹)...... ایک روایت میں آتا ہے کہ:

قیامت کے دن روزہ داروں کو روزوں کی خوشبو کی بدولت پہچانا جائے گا۔

’’اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یُخْرَجُ الصُّوَّامُ مِنْ قُبُوْرِھِمْ یَعْرِفُوْنَ بِرِیْحِ صِیَامِھِمْ ، أَفْوَاھُھُمْ أَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ یَلْقَوْنَ بِالْمَوَائِدِ وَالْأَبَارِیْقِ مُخْتَمِةٌ بَالْمِسْکِ فَیُقَالُ لَھُمْ: کُلُوا فَقَدْ جِعْتُمْ وَاشْرَبُوا فَقَدْ عَطِشْتُمْ ، ذَرُوا النَّاسَ یَسْتَرِیحُوا فَقَدْ عَیِیْتُمْ اِذَا اسْتَرَاحَ النَّاسُ فَیَأْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَالنَّاسُ مُعَلَّقُوْنَ فِي الْحِسَابِ فِي عِنَاءٍ وَظَمَأٍ‘‘۔[۲]

ترجمہ: ’’قیامت کے دن روزہ دار اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ ان کو ان کے روزوں کی خوشبو سے پہچانا جائے گا، ان کے منہ مشک سے زیادہ معطر ہوں گے، ان کو مشک کے مہر لگے ہوئے برتنوں دسترخوانوں میں عالیشان کھانے پیش کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ کھاؤ کیونکہ تم نے (دنیا میں اللہ کے حکم کی پاسداری کرتے ہوئے روزہ رکھ کر) بھوک برداشت کی اور پیو کیونکہ تم نے (دنیا میں اللہ کے حکم کی پاسداری کرتے ہوئے روزہ رکھ کر) پیاس برداشت کی (اور ان سے کہا جائے گا) ان لوگوں کو چھوڑ دو، تاکہ آرام کرلیں، کیونکہ یہ (تراویح اور

---

[۱] .....(کنزالعمال: کتاب الصوم من قسم الأقوال/ الفصل الأول في فضل الصوم مطلقا، ج ، ۸، ص، ۴۵۷، رقم الحدیث، ۲۳۶۴۱ ، بحواله أبو الشیخ والدیلمی عن ابن عباس مؤسسة الرسالة)

[۲] .....(کنز العمال: کتاب الصوم /الباب الأول في صوم الفرض ، الفصل الأول ، في فضل الصوم مطلقا ، ج ، ۸ ، ص ،۴۵۷ ، رقم الحدیث ، ۲۳۶۴۴ ، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

عبادات الٰہی میں مصروف ہونے کی وجہ سے) تھکے ہوئے ہوتے تھے جب کہ دوسرے لوگ آرام کررہے ہوتے تھے، بہرحال روزہ دار کھائیں پئیں گے اور دوسرے لوگ ابھی پیاس شدید (اور بھوک) کی حالت میں تھکے ماندے، پریشان حال حساب وکتاب میں ہی اٹکے و پھنسے ہوئے ہوں گے"

(۱۰)...... ایک اور روایت میں ہے کہ:

"إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا، وَرُبَّمَا قَالَ: حَتَّى يَشْبَعُوا". [۱]

ترجمہ: "جب روزہ دار کے سامنے کھایا پیا جاتا ہے تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والا کھانے پینے سے فارغ نہ ہوجائے، اور بعض مرتبہ یہ فرمایا کہ پیٹ نہ بھرلے"۔

(۱۱)...... ایک روایت میں ہے:

"وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةً، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصِّيَامُ". [۲]

ترجمہ: "روزہ نصف صبر ہے، اور ہر چیز کی ایک زکوۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوۃ روزے ہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱]......(سنن الترمذي: ابواب الصوم /باب ما جاء في فضل الصائم وقال حسن صحيح واللفظ له، ج، ۳، ص، ۱۴۴، رقم الحديث، ۷۸۵، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

[۲]......(شعب الايمان للبيهقي: كتاب الصيام، ج، ۵، ص، ۱۹۹، رقم الحديث، ۳۳۰۰، مكتبة الرشد، واللفظ له، ابن ماجه، مسند الشهاب قضاعي)

یہ روایت سنداً ضعیف قرار دی گئی ہے۔

"هٰذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ مِنَ الطَّرِيقَيْنِ مَعًا فِيهِ مُوسَى بن عُبَيْدَةَ الربذى وَهُوَ مُتَّفَقٌ على تَضْعِيفِه ومدار الإِسنادين عَلَيْهِ". (مصباح الزجاجة للكناني: كتاب الصيام/باب في ثواب من فطر صائما، ج، ۲، ص، ۷۹، دار العربية، بيروت)

Marfat.com

(فصل۱)

روزہ سے متعلق مختلف مسائل

مشک آمیز سرمہ لگانے کا حکم

روزہ دار کو حالتِ روزہ میں ایسا سرمہ استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جس میں مشک ملا ہوا ہو۔

"أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ ، وَقَالَ:لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ".[۱]

ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوتے وقت کستوری ملا سرمہ استعمال کیا جائے اور فرمایا روزہ دار اس سے پرہیز کرے"۔

ناک کے اندرونی سوارخ سے حلق کی طرف آنے والی ریزش کا حکم

سب سے پہلا فطری آلۂ ہضم غذا کے لئے منہ ہے، منہ کے اندر زبان، دانت، جبڑے، مسوڑھے، تالو کا حصہ، رخساروں کی اندرونی سطح، ہونٹ اور حلق کا راستہ واقع ہے۔

اور حلق (Oropharynx) یا بلعوم فموی) اس فضا اور کشادہ مقام کا نام ہے، جس کے بعد بلعوم حنجری یا بلعوم سفلی (Hypopharynx) واقع ہے، اور اس کے بعد مری یعنی خوارک کی نالی (Esophagus) اور حنجرہ یعنی سانس کی نالی (Larynx) کی تقسیم ہوتی ہے۔[۲]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[۱]..... (سنن أبي داؤد: كتاب الصوم/باب في الكحل عند النوم للصائم، ج ، ۲ ، ص ۳۱۰، رقم الحديث ، ۲۳۷۷، المكتبة العصرية ،صيدا، بيروت)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے امام یحییٰ بن معین نے کہا: یہ سرمے والی حدیث منکر ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ :قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ .

[۲]..... (حاذق: ص، ۱۴۷، ۱۴۸، باضافہ، مصنفہ: حکیم حافظ محمد اجمل خان، بحوالہ: ماہ رمضان کے فضائل واحکام: ص، ۲۲۶)

Marfat.com

"أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَجِئْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ:لَقَدْ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا، قَالَ : وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ:قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ ؟ قُلْتُ:إِذًا لَا يضر؟ قال:ففيم"[1]

ترجمہ:"حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے مزاج میں شوخی آئی، تو میں نے روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ کا) بوسہ لے لیا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: آج میں نے ایک بڑا جرم کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا؟ میں نے جواب دیا: میں نے روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ کا) بوسہ لے لیا ہے، نبی اکرمؐ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم پانی کی کلی کرلو (تو روزے کو کیا ہوگا) میں نے جواب دیا: اس صورت میں کوئی نقصان نہیں ہوگا، نبی اکرمؐ نے فرمایا: تو اس صورت میں کیسے ہوا"۔

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں منہ میں پانی لے جانا یا کلی کرنا منع نہیں، بشرطیکہ اس پانی کو پیا نہ جائے۔ منہ میں پیدا ہونے والے تھوک کو نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ کتنی ہی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح روزہ کی حالت میں ناک کے اندرونی سوراخ یعنی بلعوم انفی (Nasopharynx) سے حلق یعنی بلعوم فموی (Oropharynx) کی طرف آنے والی ریزش بھی تھوک کے حکم میں ہے، پیٹ میں جانے کی صورت میں روزہ پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑتا۔ البتہ تھوک دینا بہتر ہے[2]

---

[1] .....(صحیح ابن حبان: ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ الصَّائِمِ تَقْبِيلَ امْرَأَتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ وَرَاءَهُ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ، ص، ۳۱۴، ج، ۸، رقم الحديث، ۳۵۴۴، مؤسسة الرسالة، بيروت)

في حاشية ابن حبان: إسناده صحيح على شرط مسلم.

واللفظ له، مسند أحمد: مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه، ج، ۱، ص، ۲۸۵، رقم الحديث، ۱۳۸، مؤسسة الرسالة)

في حاشية مسند أحمد: إسناده صحيح على شرط مسلم.

[2] ....."نزل المخاط الى رأس أنفه لكن لم يظهر ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ نہ کرے

ناک ایک چھوٹا سا عضو ہے، جو منہ کے اوپر اور دونوں آنکھوں ورخسار کے درمیان واقع ہے، ناک دراصل سونگھنے کی قوت کا ذریعہ و آلہ ہے، ناک کا اوپری حصہ نازک ہڈیوں سے، اور نیچے کا حصہ نرم ہڈیوں یا کُر یوں سے بنا ہوا ہے، ناک کے دونوں نتھنوں کے سوراخ عظمِ مصفات یا عظمِ مشاشی تک پہنچتے ہیں۔ عظمِ مصفات ایک جھلی کی طرح سوراخ دار ہڈی ہے، اس پر دو بے ڈول جوف یا گڑھے ہوتے ہیں، جو تالو کے اوپر واقع ہیں، ان جوفوں کے سامنے کے سوراخ باہر کی طرف ناک کے نتھنوں سے ملے رہتے ہیں، اور پچھلے سوراخ یعنی بلعوم انفی (Nasopharynx) منہ کے اندرونی حصہ میں بلعوم فموی سے پہلے کھلتے ہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ثم جذبه فوصل الى جوفه لم يفسد ثم قال ابن الشحنة وذكر في البزازية مسألة المخاط وعقبها بكلام الشافعية فقال: ويبطل الصوم بجرى النخامة من فضاء الفم في جوفه ، وان جرت فيه من مجراها وقدر على مجها أفطر في أصح الوجهين فعلى هذا ينبغي أن يحتاط في النخامة حتى لا يفسد صومه على قول مجتهد قال ابن الشحنة أحببت التنبه عليه فانه مهم اه.ولم أر حكم البلغم اذا ابتلعه بعد تخلص بالتنحنح من حلقه الى فمه ولعله كالمخاط فلينظر ثم وجدتها بحمد الله في التتارخانية سئل ابراهيم عمن ابتلع البلغم قال:ان كان أقل من ملء فيه لا ينقض اجماعا، وان كان مل فيه ينتقض صومه عند أبي يوسف ، وعند أبي حنيفة لا ينقض".(حاشية الشرنبلالي على درر الحكام:باب موجب الافساد في الصوم، ج، ۱ ص، ۲۰۲، ۲۰۳)

"جذب الصائم مخاطه فوصل الى حلقه وابتلع لا شيء وان عمد وكذا اذا ترطب شفتاه بالبزاق عند الكلام و نحوه فابتلعه أو خرج الدم من بين أسنانه والبزاق غالب فابتلعه ولم يجد طعمه وان غلب الدم وتساويا فسد وذكر في شرح الحاوي للشافعي رحمه الله تعالىٰ ويبطل الصوم بجرى النخامة من فضاء الفم في جوفه وان جرت فيه من مجراها وقدر على مجها ولم يمجها أفطر في أصح الوجهين وفي الوسيط لو جمع الريق قصد ثم ابتلعه لا يفسد صومه في الأصح الوجهين فعلى هذا ينبغي أن يحتاط في النخامة والبزاق حتى لا يفسد صومه على قول مجتهد".(الفتاوى البزازية: كتاب الصوم: ج، ۱، ص، ۴۶)

[1] .....(حاذق:ص،۱۳۳، ۱۳۴، باضافہ، مصنفہ، حکیم حافظ محمد اجمل خان۔ بحوالہ ماہ رمضان کے فضائل واحکام، ص، ۲۷۱)

"وإذا انتهى الأنف إلى أعلاه انقسم المجرى هناك إلى ثلاثة أقسام :قسم واحد غليظ متسع ينحدر مؤرباً إلى آخر فضاء الفم، وفيه ينفذ الهواء إلى الحنجرة وقصبة الرئة ثم إلى الرئة وقسمان دقيقان

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

روزہ دار کو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت اس طریقے سے مبالغہ کرنا مکروہ ہے کہ پانی حلق یا بلعوم فموی (Oropharynx) کے اندر ناک کے نرم و نازک حصے سے اوپر چلا جائے۔

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا". [1]

ترجمہ: "آپ (دورانِ وضو) ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کریں، مگر یہ کہ آپ روزہ دار ہوں"۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ وضو کے دوران روزہ دار کے لئے ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے، لیکن مبالغہ کرنا منع ہے۔ کیونکہ بلعوم انفی یعنی ناک کے سوراخ (Nasopharynx) منہ میں کھلتے ہیں، جس کی وجہ سے ناک میں موجود پانی پیٹ میں جا سکتا ہے، اور اس سے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يصعد منهما الهواء إلى عظام المصفاة المثقبة، ومن هناك إلى داخل الأم الجافية في ثقوب الأم الجافية محاذية لثقوب تلك العظام ومن هناك تنفذ إلى الزائدتين الشبيهتين بحلمة الثدى اللتين في مقدم الدماغ وفي كل واحدة من تلك الزائدتين ثقب دقيق جداً يفضي إلى داخل الدماغ، فلذلك فإن الروائح لها تأثير قوى في الدماغ، وذلك لأجل نفوذها صحبة الهواء المستنشق في هذين الثقبين إلى داخل الدماغ .ومما يدل على أن إدراك الرائحة هو بهاتين الزائدتين أن الهواء المخالط للرائحة وإن كثرت تلك الرائحة وقويت فإن تلك الرائحة إنما تدرك إذا استنشق ذلك الهواء حتى بلغ هناك ولو كان إدراك الرائحة هو بالمنخرين لكنا ندرك تلك الرائحة بدون الاستنشاق وذلك إذا امتلأ المنخران من الهواء الحامل لتلك الرائحة ومن ذينك الثقبين تندفع الفضول من البطن المقدم من الدماغ إلى حيث ينتهي إلى الأنف في التصعيد فينزل بعضها في مجرى الحنك إلى فضاء الفم، وبعضها يخرج من الأنف وباقي ألفاظ هذا الفصل ظاهرة المعنى". (شرح تشريح القانون لابن سينا: تشريح أعضاء الحلق، ج۱، ص۱۳۰، ۱۳۱)

[1] .....(سنن أبي داود: كتاب الصوم/باب الصائم يصب عليه الماء من العطش ويبالغ في الاستنشاق، ج۲، ص۳۰۸، رقم الحديث۲۳۶۶، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

واللفظ له، سنن الترمذي: رقم الحديث۷۸۸)

قال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ أَهْلُ العِلْمِ السُّعُوطَ لِلصَّائِمِ، وَرَأَوْا أَنَّ ذَلِكَ يُفَطِّرُهُ، وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُقَوِّي قَوْلَهُمْ.

Marfat.com

روزہ ٹوٹ سکتا ہے۔ ۱؎

۱؎ ....."وَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ سَائِرِ مَا يَأْكُلُهُ لَا يَخْتَلِفُ فِي وُجُوبِ الْقَضَاءِ إِذَا أَكَلَهُ عَمْدًا، وَأَمَّا السَّعُوطُ وَالدَّوَاءُ الْوَاصِلُ بِالْجَائِفَةِ أَوْ الْآمَّةِ فَالْأَصْلُ فِيهِ حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا "فَأَمَرَهُ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الِاسْتِنْشَاقِ وَنَهَاهُ عَنْهَا لِأَجْلِ الصَّوْمِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَا وَصَلَ بِالِاسْتِنْشَاقِ إِلَى الْحَلْقِ أَوْ إِلَى الدِّمَاغِ أَنَّهُ يُفَطِّرُ، لَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِنَهْيِهِ عَنْهَا لِأَجْلِ الصَّوْمِ مَعْنًى مَعَ أَمْرِهِ بِهَا فِي غَيْرِ الصَّوْمِ .وَصَارَ ذٰلِكَ أَصْلًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ فِي إِيجَابِ الْقَضَاءِ فِي كُلِّ مَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَاسْتَقَرَّ فِيهِ مِمَّا يُسْتَطَاعُ الِامْتِنَاعُ مِنْهُ، سَوَاءٌ كَانَ وُصُولُهُ مِنْ مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ أَوْ مِنْ مُخَارِقِ الْبَدَنِ الَّتِي هِيَ خِلْقَةٌ فِي بِنْيَةِ الْإِنْسَانِ، أَوْ مِنْ غَيْرِهَا ;لِأَنَّ الْمَعْنَى فِي الْجَمِيعِ وُصُولُهُ إِلَى الجوف وَاسْتِقْرَارِهِ فِيهِ مَعَ إِمْكَانِ الِامْتِنَاعِ مِنْهُ فِي الْعَادَةِ، ;لَا يَلْزَمُ عَلَى ذٰلِكَ الذُّبَابُ وَالدُّخَانُ وَالْغُبَارُ يَدْخُلُ حَلْقَهُ لِأَنَّ جَمِيعَ ذٰلِكَ لَا يُسْتَطَاعُ الِامْتِنَاعُ مِنْهُ فِي الْعَادَةِ، وَلَا يُمْكِنُ التَّحَفُّظُ مِنْهُ بِإِطْبَاقِ الْفَمِ".(احكام القرآن للجصاص:سورة البقرة: ج، ۱،ص، ۲۳۸)

"وَمَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ أَوْ إِلَى الدِّمَاغِ عَنِ الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ كَالْأَنْفِ وَالْأُذُنِ وَالدُّبُرِ بِأَنْ اسْتَعَطَ أَوْ احْتَقَنَ أَوْ أَقْطَرَ فِي أُذُنِهِ فَوَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ أَوْ إِلَى الدِّمَاغِ فَسَدَ صَوْمُهُ، أَمَّا إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ فَلَا شَكَّ فِيهِ لِوُجُودِ الْأَكْلِ مِنْ حَيْثُ الصُّورَةِ.وَكَذَا إِذَا وَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ لِأَنَّهُ لَهُ مَنْفَذٌ إِلَى الْجَوْفِ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْجَوْفِ.وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِلَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ :بَالِغْ فِي الْمَضْمَضَةِ، وَالِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا وَمَعْلُومٌ أَنَّ اسْتِثْنَاءَهُ حَالَةَ الصَّوْمِ لِلِاحْتِرَازِ عَنْ فَسَادِ الصَّوْمِ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِلِاسْتِثْنَاءِ مَعْنًى، وَلَوْ وَصَلَ إِلَى الرَّأْسِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يُفْسِدُ بِأَنْ اسْتَعَطَ بِاللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ بِالنَّهَارِ لِأَنَّهُ لَمَّا خَرَجَ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ إِلَى الْجَوْفِ، أَوْ لَمْ يَسْتَقِرَّ فِيهِ".(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: كتاب الصوم/فصل أركان الصيام، ج،۲،ص،۹۳،دار الكتب العلمية،بيروت)

"وَكَانَ فِي نَهْيِهِ عَنْهَا فِي حَالِ الصِّيَامِ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّهَا تُفْسِدُ الصِّيَامَ بِدُخُولِ الْمَاءِ بِهَا مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِي بَلَغَ بِهَا إِلَيْهِ، مِمَّا يَكُونُ سَبَبًا إِلَى وُصُولِهَا إِلَى حَلْقِ الْمُسْتَعْمِلِ لَهَا، فَيَكُونَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا عَلَيْهِ صِيَامَهُ".(شرح مشكل الآثار:بَابُ بَيَانِ مُشْكِلِ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِهِ بِالْمُبَالَغَةِ بِالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْوُضُوءِ لِلصَّلَاةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُتَوَضِّئُ صَائِمًا، ج،۱۴،ص، ۳۱)

"و "يسن "المبالغة في المضمضة "وهي إيصال الماء لرأس الحلق "و "المبالغة في "الاستنشاق" وهي إيصاله إلى ما فوق المارن "لغير الصائم "والصائم لا يبالغ فيها خشية إفساد الصوم لقوله عليه الصلاة والسلام " :بالغ في المضمضة والاستنشاق إلا أن تكون صائما".(مراقي الفلاح شرح متن نور الايضاح: ج، ۱،ص، ۳۲،۳۳،المكتبة العصرية)

" وَتُكْرَهُ الْمُبَالَغَةُ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الصَّوْمِ .فَفِي الْمَضْمَضَةِ:بِإِيصَالِ الْمَاءِ إِلَى رَأْسِ الْحَلْقِ، وَفِي الِاسْتِنْشَاقِ :بِإِيصَالِهِ إِلَى فَوْقِ الْمَارِنِ".(الموسوعة الفقهية الكويتية:صوم/مكروهات الصوم، ج،۲۸،ص، ۱۷،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية ،الكويت)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ناک سے دماغ اور دماغ سے پیٹ تک منفذ ہونے کے بارے میں متقدمین کا موقف اور جدید طبی تحقیق

متقدمین علماء کا موقف یہ ہے کہ اگر کوئی چیز دماغ میں پہنچے تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اس لئے کہ دماغ سے پیٹ تک منفذ موجود ہے۔ جبکہ جدید طبی تحقیق کے مطابق دماغ سے پیٹ اور ناک سے دماغ تک کوئی غذائی اور دوائی منفذ نہیں ہے، لہذا ناک میں سے صرف دماغ کی طرف کسی چیز (پانی وغیرہ) کے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ [۱]

روزہ کی حالت میں نزلہ زکام کے لئے دوا ڈال کر (Nebulizer) کے ذریعے بھاپ لینے کا حکم

نزلہ زکام وغیرہ کے مریض خالص پانی یا اس میں دوا ڈال کر اس کی بھاپ (Vapour)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

"وحد المضمضة استيعاب جميع الفم. والمبالغة فيه أن يصل الماء الى رأس الحلق.
وحد الاستنشاق أن يصل الماء الى المارن. والمبالغة فيه أن يجاوز المارن، وهو بكسر الراء: ما اشتد من الأنف". (شرح النقاية: كتاب الطهارة/سنن الوضوء، ج، ۱، ص، ۲۵)
"قَالَ الطِّيبِيُّ: الْغَرْغَرَةُ أَنْ يُجْعَلَ الْمَشْرُوبُ فِي الْفَمِ، وَيُرَدَّدَ إِلَى أَصْلِ الْحَلْقِ وَلَا يُبْتَلَعَ". (مرقاة المفاتيح: باب الاستغفار والتوبة، ج، ۴، ص، ۱۶۲۳، دار الفكر، بيروت، لبنان)

[۱] ....."فَلَوْ دَخَلَ الْمَاءُ فِي الْغُسْلِ أَنْفَهُ أَوْ أُذُنَهُ وَوَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ اهـ. (البحر الرائق شرح كنز الدقائق: باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج، ۱، ص ۳۰۰، دار الكتاب الاسلامي)
"خلاصة هذا الفصل: ان الجوف المعتبر في الصوم عند الحنفية والمالكية هي المعدة والحلق والامعاء، واما الاجواف الاخر في باطن الجسم فما كان له مسلك الى احد هذه الثلاثة بحيث اذا وصل شيء من الخارج الى هذا الجوف وصل الى احد هذه الثلاثة عادة ياخذ حكمها، وما لا فلا". (المقالات الفقهية: ضابط المفطرات في مجال التداوي للشيخ المفتي محمد رفيع العثماني: ص، ۱۰۸، مكتبة دار العلوم، كراتشي)
"الجوف المعتبر في نفسه عند الحنفية هي المعدة والحلق والامعاء (وانظر للامعاء عبارتهم المارة برقم ۴) واما الاجواف الاخر التي توجد في باطب الجسم فما كان له مسلك الى احد هذه الثلاثة بحيث اذا وصل شيء من الخارج الى هذا الجوف وصل الى احد هذه الثلاثة عادة ياخذ حكمها

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

سانس کے ذریعے سے اندر کھینچتے ہیں، اس میں چونکہ دوا یا پانی کے اجزاء شامل ہوتے ہیں، جو دھویں کی شکل میں اوپر اٹھتے ہیں، اس لئے بھاپ دراصل اسی چیز کا نام ہے جو پانی کی گرمی کے اثر سے اڑنے لگی ہے گویا کہ کوئی وہ چیز پھینک رہا ہے۔ [۱]

اس لئے (Nebulizer) یا کسی اور طریقے سے حنجرہ یعنی سانس کی نالی (Larynx) کے تنفس کو کھولنے یا سینہ پر جما ہوا بلغم نکالنے کے لئے جو بھاپ لی جاتی ہے وہ اگر حلق یعنی بلعوم سفلی (Hypopharynx) سے نیچے پہنچ جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ [۲]

روزہ کی حالت میں نیزل سپرے (Nazal Spray) استعمال کرنے کا حکم

اگر جرم والی خشک یا تر چیز ناک میں ڈالی گئی، یا ناک کے سوراخوں میں لگائی اور اس چیز کے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وما لا فلا. وبقولنا: "باطن الجسم" خرج الفم والانف لان الشارع اعتبرهما في الصوم من الخارج فليسا بجوفين معتبرين، فما وصل اليهما لا يفسد الصوم ما لم يصل الى الحلق".
(حاشية: ضابط المفطرات في مجال التداوي للشيخ المفتي محمد رفيع العثماني: الباب الأول/الفصل الثالث في بيان الجوف، ص، ۳۳)

[۱] ..... طبی جوہر ضمیمہ بہشتی زیور: حصہ ۹، ص، ۱۰۸)

[۲] ..... "(وَإِنْ دَخَلَ فِي حَلْقِهِ غُبَارٌ أَوْ دُخَانٌ أَوْ ذُبَابٌ)وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَوْمِهِ (لَا يُفْطِرُ) وَالْقِيَاسُ أَنْ يُفْطِرَ لِوُصُولِ الْمُفْطِرِ إِلَى جَوْفِهِ وَإِنْ كَانَ لَا يَتَغَذَّى بِهِ وَجْهُ الِاسْتِحْسَانِ أَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الِامْتِنَاعِ عَنْهُ فَإِنَّهُ إِذَا أُطْبِقَ الْفَمُ لَا يُسْتَطَاعُ الِاحْتِرَازُ عَنِ الدُّخُولِ مِنَ الْأَنْفِ فَصَارَ كَبَلَلٍ تَبْقَى فِي فِيهِ بَعْدَ الْمَضْمَضَةِ وَعَلَى هَذَا لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ فَسَدَ صَوْمُهُ حَتَّى إِنَّ مَنْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ فَاسْتَشَمَّ دُخَانَهُ فَأَدْخَلَهُ حَلْقَهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ؛ لِأَنَّهُمْ فَرَّقُوا بَيْنَ الدُّخُولِ وَالْإِدْخَالِ فِي مَوَاضِعَ عَدِيدَةٍ؛ لِأَنَّ الْإِدْخَالَ عَمَلُهُ وَالتَّحَرُّزُ مُمْكِنٌ وَيُؤَيِّدُهُ قَوْلُ صَاحِبِ النِّهَايَةِ إِذَا دَخَلَ الذُّبَابُ جَوْفَهُ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَدْ مَا هُوَ ضِدُّ الصَّوْمِ وَهُوَ إِدْخَالُ الشَّيْءِ مِنَ الْخَارِجِ إِلَى الْبَاطِنِ وَهَذَا مِمَّا يَغْفُلُ عَنْهُ كَثِيرٌ فَلْيُتَنَبَّهْ لَهُ .(مجمع الانهر في شرح ملتقى الأبحر: كتاب الصوم/باب موجب الفساد، ج، ۱، ص، ۲۴۵، دار احياء التراث العربي)

"الْبُخَارُ لُغَةً وَاصْطِلَاحًا: مَا يَتَصَاعَدُ مِنَ الْمَاءِ أَوِ النَّدَى أَوْ أَيِّ مَادَّةٍ رَطْبَةٍ تَتَعَرَّضُ لِلْحَرَارَةِ. وَيُطْلَقُ الْبُخَارُ أَيْضًا عَلَى: دُخَانِ الْعُودِ وَنَحْوِهِ. وَعَلَى: كُلِّ رَائِحَةٍ سَاطِعَةٍ مِنْ نَتْنٍ أَوْ غَيْرِهِ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "بخار"، ج، ۸، ص، ۱۷، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

"(البخار) كل ما يصعد كالدخان من السوائل الحارة والرائحة". (المعجم الوسيط: باب الباء، ج، ۱، ص، ۴۱، دار الدعوة)

Marfat.com

اجزا پیٹ میں نہیں پہنچے، اور اگر منہ میں پہنچے تو ان کو باہر نکال دیا، تو ایسی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن بغیر کسی عذر کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اگر ناک کے نتھنوں یا سوراخوں میں لگائی گئی دوا کے اجزاء پیٹ میں پہنچ گئے تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اگر حلق میں صرف کسی چیز کی خوشبو محسوس ہوئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[۱]

---

[۱] ....."قال البرزلي: قَالَ الْبُرْزُلِيُّ: مَنْ رَعَفَ فَأَمْسَكَ أَنْفَهُ فَخَرَجَ الدَّمُ مِنْ فِيهِ وَلَمْ يَرْجِعْ إلَى حَلْقِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ مَنْفَذَ الْأَنْفِ إلَى الْفَمِ دُونَ الْجَوْفِ، فَهُوَ مَا لَمْ يَصِلْ إلَى الْجَوْفِ لَا شَيْءَ فِيهِ، انْتَهَى". (مواهب الجليل في شرح مختصر خليل: كتاب الصيام/باب ما يثبت به رمضان، ج،۲، ص،۴۲۵، دار الفكر)

""أو دماغه "أى وإذا وصل دماغه وصل جوفه لأن التحقيق أن بين جوف الراس وجوف المعدة منفذا أصليا فمتى وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن". (حاشية الطحطاوي على مراقى الفلاح: كتاب الصوم/باب ما يفسد الصوم ويوجب القضاء، ۶۷۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

"وَلَا يَرِدُ مَا وَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ فَإِنَّهُ مُفْطِرٌ كَمَا سَيَأْتِي لِمَا أَنَّ بَيْنَ الدِّمَاغِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذًا فَمَا وَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ فِي الْبَدَائِعِ عَلَى مَا سَيَأْتِي، وَفِي الْبَزَّازِيَّةِ اسْتَنْشَقَ فَوَصَلَ الْمَاءُ إلَى فَمِهِ، وَلَمْ يَصِلْ إلَى دِمَاغِهِ لَا يُفْسِدُ صَوْمَهُ". (البحر الرائق شرح كنز الدقائق: كتاب الصوم/بَابُ مَا يُفْسِدُ الصَّوْمَ وَمَا لَا يُفْسِدُهُ، ج،۲، ص،۲۷۹، دار الكتاب الاسلامي)

"وَفِي التَّحْقِيقِ أَنَّ بَيْنَ الْجَوْفَيْنِ مَنْفَذًا أَصْلِيًّا فَمَا وَصَلَ إلَى جَوْفِ الرَّأْسِ يَصِلُ إلَى جَوْفِ الْبَطْنِ كَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْبَدَائِعِ وَلِهَذَا لَوْ اسْتَعَطَ لَيْلًا، وَوَصَلَ إلَى الرَّأْسِ ثُمَّ خَرَجَ نَهَارًا لَا يُفْسِدُ كَمَا قَدَّمْنَاهُ، وَعَلَّلَهُ فِي الْبَدَائِعِ بِأَنَّهُ لَمَّا خَرَجَ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ إلَى الْجَوْفِ أَوْ لَمْ يَسْتَقِرَّ فِيهِ .(قَوْلُهُ، وَإِنْ أَقْطَرَ فِي إحْلِيلِهِ لَا) أَيْ لَا يُفْطِرُ أَطْلَقَهُ فَشَمِلَ الْمَاءَ وَالدُّهْنَ، وَهَذَا عِنْدَهُمَا خِلَافًا لِأَبِي يُوسُفَ، وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ هَلْ بَيْنَ الْمَثَانَةِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذٌ أَمْ لَا، وَهُوَ لَيْسَ بِاخْتِلَافٍ فِيهِ عَلَى التَّحْقِيقِ فَقَالَا :لَا، وَوُصُولُ الْبَوْلِ مِنْ الْمَعِدَةِ إلَى الْمَثَانَةِ بِالتَّرَشُّحِ، وَمَا يَخْرُجُ رَشْحًا لَا يَعُودُ رَشْحًا كَالْجَرَّةِ إذَا سُدَّ رَأْسُهَا وَأُلْقِيَ فِي الْحَوْضِ يَخْرُجُ مِنْهَا الْمَاءُ، وَلَا يَدْخُلُ فِيهَا ذَكَرَهُ الْوَلْوَالِجِيُّ وَقَالَ:نَعَمْ قَالَ:هَذَا فِي الْهِدَايَةِ، وَهَذَا لَيْسَ مِنْ بَابِ الْفِقْهِ؛ لِأَنَّهُ مُتَعَلِّقٌ بِالطِّبِّ". (البحر الرائق: كتاب الصوم/بَابُ مَا يُفْسِدُ الصَّوْمَ وَمَا لَا يُفْسِدُهُ، ج،۲، ص،۳۳۰، دار الكتاب الاسلامي)

"وَفِي عُمْدَةِ الْفَتَاوَى لِلصَّدْرِ الشَّهِيدِ فَلَوْ دَخَلَ الْمَاءُ فِي الْغُسْلِ أَنْفَهُ أَوْ أُذُنَهُ وَوَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ اهـ". (البحر الرائق: كتاب الصوم/بَابُ مَا يُفْسِدُ الصَّوْمَ وَمَا لَا يُفْسِدُهُ، ج،۲، ص،۳۳۰، دار الكتاب الاسلامي)

"وَفِي الشَّرِيعَةِ (هُوَ تَرْكُ الْأَكْلِ) وَمَا فِي حُكْمِهِ فَلَا يَرِدُ مَا وَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ فَإِنَّهُ مُفْطِرٌ؛ لِأَنَّ الْمُرَادَ إدْخَالُ شَيْءٍ بَطْنَهُ مَأْكُولًا أَوْ لَا فَمَا وَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ لِمَا أَنَّ بَيْنَ الدِّمَاغِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذًا". (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر: كتاب الصوم، ج،۱، ص،۲۳۰، دار احياء التراث العربي)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

اسی لئے اگر کسی نے ناک میں نیزل سپرے (Nazal Spray) احتیاط کے ساتھ استعمال کی (مثلاً ناک کا رخ نیچے کی طرف رکھا) تاکہ بلعوم انفی (Nasopharynx) کے ذریعہ اس (ناک) میں جانے والی دوا پیٹ میں نہ پہنچے۔ اور اگر منہ میں گئی دوا کو اس نے بلعومِ سفلی (Hypopharynx) سے نیچے نہیں جانے دیا، بلکہ باہر نکال دیا، تو ایسی صورت میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن روزہ کی حالت میں بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ۱

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

"ذَهَبَ الْحَنَفِيَّةُ وَالْمَالِكِيَّةُ إِلَى أَنَّ مَنْ رَعَفَ فَأَمْسَكَ أَنْفَهُ فَخَرَجَ الدَّمُ مِنْ فِيهِ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى حَلْقِهِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ؛ لأَنَّ مَنْفَذَ الأَنْفِ إِلَى الْفَمِ دُونَ الْجَوْفِ، فَهُوَ مَا لَمْ يَصِل إِلَى الْجَوْفِ لاَ شَيْءَ فِيهِ، وَمَنْ دَخَل دَمُ رُعَافِهِ حَلْقَهُ فَسَدَ صَوْمُهُ .أَمَّا الشَّافِعِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ فَيُؤْخَذُ مِنْ عِبَارَاتِهِمْ أَنَّ مَا يَصِل إِلَى جَوْفِ الصَّائِمِ بِلاَ قَصْدٍ لاَ يُفَطِّرُ ".(الموسوعة الفقهية الكويتية:مادة "رعاف"أثر الرعاف على الصوم، ج، ۲۲، ص، ۲۶۷،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية،الكويت)

"أما الاِسْتِنْشَاق فحكمه حكم المضمضة كَمَا ذكره على الِاخْتِلَاف واما السُّعوط اذا وصل الى دماغه يفسد صَوْمه وَعَلَيْهِ الْقَضَاء فِي قَول الْفُقَهَاء وَلَا يفسد فِي قَول ابى عبد الله".(النتف في الفتاوى:كتاب الصوم،۱۵۶،دار الفرقان)

لے ....."لَوْ بَقِيَ السَّعُوطُ فِي الْأَنْفِ وَلَمْ يَصِلْ إلَى الرَّأْسِ لَا يُفْطِرُ".(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصوم/بَابُ مَا يُفْسِدُ الصَّوْمَ وَمَا لَا يُفْسِدُهُ، ج، ۲، ص، ۴۰۲،دار الفكر،بيروت)

"السعوط يصل الى الدماغ والى الحلق (بدائع الصنائع:فصل في صفة الرضاع المحرم،ج،۴،ص،۹)بعد اطلاعه على البحوث المقدمة في موضوع المفطرات في مجال التداوي،والدراسات والبحوث والتوصيات الصادرة عن الندوة الفقهية الطبية التاسعة التي عقدتها المنظمة الاسلامية للعلوم الطبية، بالتعاون مع المجمع وجهات أخرى، في الدار البيضاء بالمملكة المغربية ،في الفترة من ۹ الى ۱۲ صفر ۱۴۱۸ه (الموافق ۱۴.۱۷ يونيو ۱۹۹۷م)، واستماعه للمناقشات التي دارت حول الموضوع بمشاركة الفقهاء والاطباء ، والنظر في الأدلة من الكتاب والسنة،وفي كلام الفقهاء.قرر ما يلي : أولاً:الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات: قطرة العين، أو قطرة الأذن ، أو غسول الأذن،أو قطرة الانف،أو بخاخ الانف ،اذا اجتنب ابتلاع ما نفذ الى الحلق (مجلة مجمع الفقه الاسلامي: ج،۱۰،ص،۹۱۳،الموضوع "المفطرات"،المفطرات في ضوء الطب الحديث ،اعداد :الدكتور محمد هيثم الخياط،عضو مجامع اللغة العربية بدمشق و بغداد وعمان والقاهرة وعليكرة،وأكاديمية ،نيويورک للعلوم،نائب المدير الاقليمي ،لمنظمة الصحة العالمية للشرق المتوسط)

المسألة الثالثة:بخاخ الأنف ،والبحث فيه هو البحث نفسه في بخاخ الربو عن طريق الفم، وقد سبق بيانه،فحكمه كحكمه تماماً ولا داعي لتكرار الكلام". ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

روزہ دار کا ناک کے ذریعہ دھواں کھینچنا

اگر روزہ دار ناک کے ذریعہ جان بوجھ کر دھواں وغیرہ کھینچے، اور وہ بلعوم حنجری سے نیچے پہنچ جائے، تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر کوئی ناک کے ذریعہ سگریٹ نوشی کرتے ہوئے دھواں کو بلعوم سفلی (Hypopharynx) کی طرف کھینچے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر کوئی ناک کے ذریعہ سگریٹ نوشی کرتے ہوئے دھواں کو بلعوم سفلی کی طرف کھینچے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ [1]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(مفطرات الصيام المعاصرة الباب الثاني: المفطرات المعاصرة ،الفصل الأول:المفطرات المعاصرة الداخلة الى بدن الصائم ،المبحث الأول ،لأحمد بن محمد الخليل،الأستاذ المساعد في قسم الفقه،بجامعه القصيم)

[1] ..... "كَذٰلِكَ يُفْطِرُ الصَّائِمُ بِمَضْغِ الدُّخَانِ أَوْنُشُوقِهِ، لِأَنَّهُ نَوْعٌ مِنْ أَنْوَاعِ التَّكْيِيفِ، وَيَصِلُ طَعْمُهُ لِلْحَلْقِ، وَيَتَكَيَّفُ بِهِ الدِّمَاغُ مِثْلَ تَكَيُّفِهِ بِالدُّخَانِ الَّذِي يُمَصُّ بِالْعُودِ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية:تفطير الصائم بشرب الدخان،ج،١٠ص،١١١،١١٢، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية -الكويت

قد عللوا عدم فساد الصوم بدخول الدخان بعدم امكان الاحتراز عنه فاذا شرب الدخان فقد ادخله عمدا ذاكرا للصوم فيفسد لا محالة ويجب القضاء حتما وقد نبه عليه بعض الفقهاء أيضاً فقال الشرنبلالي في شرحه مراقي الفلاح عند نور الايضاح أو دخل في حلقه دخان بلا صنعه وفي ما ذكرنا اشارة الى أن من ادخله بصنعه في حلقه باى صورة كان فسد صومه سواء كان دخان عنبر او غيرهما حتى ان من تبخر ببخار فآواه الى نفسه وشم دخانه ذاكرا للصوم أفطر لا مكان التحرز عن ادخال المفطر جوفه و دماغه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس فليتنبه ولا يتوهم أنه كشم الورد وماءه والمسك لوضوح الفرق بين هواء التطيب بريح المسک وشبهه وبين جوهر دخان وصل الى جوفه بفعله و سنذكر الكفارة بشربه انتهى وقال شيخ زاده في مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر عند قول الماتن وأن دخل حلقه غبا أو ذباب أو دخان لا يفطر والقياس أن يفطر لوصول المفطر الى جوفه وأن كان لا يتغذى به وجه الاستحسان أنه لا يقدر على الامتناع عنها فاذا اطبق الفم لا يستطاع الاحتراز عن الوصول الى الانف فصار كبلل يبقى في فيه بعد المضمضة وعلى هذا لو ادخل حلقه فسد صومه حتى أن من تبخر ببخور فاشتم دخانه حلقه ذاكرا لصومه افطر لأنهم فرقوا بين الدخول والادخال لأن الادخال عمله والتحرز عنه ممكن و يؤيده قول صاحب النهاية اذا دخل الذباب جوفه لا يفسد صومه لأنه لم يوجد ما هو ضد الصوم وهو ادخال الشيىء من الخارج الى الباطن وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس فليتنبه له انتهى وقال الحصكفي في الدر المختار مفاده أنه لو

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

Marfat.com

روزہ دار کا ناک کے ذریعہ بغیر دوا کے آکسیجن کے استعمال کا حکم

اگر روزہ دار نے ناک کے ذریعہ بغیر دوائی کے آکسیجن (Oxygen) استعمال کی، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ یہ سانس کے ذریعہ جانے والی ہوا کا حکم رکھتی ہے۔ [1]

مشک سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مشک سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ روزہ یاد ہو یا ایسی ہوا سونگھی جو مشک کی خوشبو سے معطر ہو۔ [2]

روزے میں ایسی مسواک استعمال کرنا جس کو عطر یا خوشبودار تیل میں ڈبویا گیا ہو

آج کل مارکیٹ (Market) میں مخصوص قسم کی مسواک دستیاب ہیں جن کو پیک (Pack) کرنے سے پہلے عطریات یا خوشبودار تیلوں میں ڈبویا جاتا ہے، جس کے اثرات مسواک میں باقی رہتے ہیں، روزے دار کے لئے ایسی مسواک کا استعمال درست ہے۔ [3]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

أدخل حلقه الدخان افطر أى دخان كان و لوعود لو ذاكر الامكان الاحتراز عنه فليتبه له كما بسطه الشرنبلالي انتهى وفي رد المحتار به يعلم حكم شرب الدخان انتهى فقد بان لك دراية ورواية فساد الصوم بشرب الدخان التنباك المعروف في هذا الزمان ولم يبق للمنكر مع ذلك الا الضلال والطغيان". (ترويح الجنان في حكم شرب الدخان لعبد الحيى اللكنوى: ص، ۷۱، ۷۲)

[1] ....."(أَوْ اسْتَعَطَ) عَلَى الْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَهُوَ إِيصَالُ مَائِعٍ إِلَى الْجَوْفِ مِنْ طَرِيقِ الْمَنْخَرَيْنِ". (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، كتاب الصوم/باب موجب الفساد، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دار احياء التراث

"الهواء غير مفطر بالاجماع، وكذا ما كان من قبيل الاعراض لا الجواهر كالرائحة والبرودة والحرارة". (ضابط المفطرات في مجال التداوي للشيخ المفتي محمد رفيع العثماني الفصل الأول/الباب الثالث، ص، ۱۶۵)

[2] ....."ذهب الحنفية الى أن من شم المسك ولو ذاكرا، أو شم هواء تطيب بريح المسك أو شبهة فلا يفطر". (الموسوعة الكويتية: ماده، م، ص، ۲۹۱، وزارة الأوقاف والشؤن الاسلامية)

[3] ....."وَلَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ عِنْدَنَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يُكْرَهُ الْمَبْلُولُ بِالْمَاءِ، وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَأَمَّا الرَّطْبُ الْأَخْضَرُ فَلَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَ الْكُلِّ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ". (الفتاوى الهندية: كتاب الصوم/الْبَابُ الثَّالِثُ فِيمَا يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ وَمَا لَا يُكْرَهُ، ج، ۱، ص، ۱۹۹، دار الفكر)

Marfat.com

(فصل ۲)

خوشبواوراعتکاف

معتکف کا خوشبو لگانا

معتکف خوشبو کا استعمال کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ، تَعْنِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ، وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ". [1]

ترجمہ: "وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حائضہ ہونے کی حالت میں کنگھا کیا کرتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں اعتکاف کر رہے ہوتے تھے۔ آپ اپنا سر مبارک عائشہ کی طرف قریب کر دیتے تھے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ ہی سے کنگھا کر دیتیں، حالانکہ وہ حائضہ ہوتیں"۔

حضرت حجاج سے روایت ہے کہ:

"عَنْ عطاء: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالْمُعْتَكِفِ أَنْ يَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَخِيطَهُ. [2]

ترجمہ: "حضرت عطاء اعتکاف کرنے والے کے لئے اپنے کپڑے دھونے اور سینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے"۔

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الحيض /باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، ج، ۱، ص، ۶۷، رقم الحديث، ۲۹۶، دار طوق النجاه)

[2] .....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصيام /في المعتكف يغسل ثيابه و يخيطها، ج، ۲، ص، ۳۳۹، ۹۶۹۶، مكتبة الرشد، الرياض)

Marfat.com

مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں فقہائے عظام نے فرمایا کہ معتکف کا اعتکاف کے دوران مسجد میں کھنگی کرنا، تیل اور خوشبو لگانا، کپڑے تبدیل کرنا، برتن دھونا اور کپڑا سینا جائز ہے، مزید برآں یہ کہ اپنے بڑھے ہوئے ناخنوں کو بقدرِ ضرورت کاٹ سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ ان افعال کو سرانجام دیتے ہوئے مسجد، اس کی صفوف اور دیواریں آلودہ نہ ہوں۔ [1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

---

[1]..... "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يكون متعكفا فِي الْمَسْجِدِ فَيُنَاوِلُنِي رَأْسَهُ مِنْ خِلَالِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَقَدْ حَوَى هَذَا الْخَبَرُ أَحْكَامًا مِنْهَا إبَاحَةُ غَسْلِ الرَّأْسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَمِنْهَا جَوَازُ الْمُبَاشَرَةِ وَاللَّمْسِ بِغَيْرِ شَهْوَةٍ لِلْمُعْتَكِفِ وَمِنْهَا جَوَازُ غَسْلِ الرَّأْسِ فِي حَالِ الِاعْتِكَافِ وَغَسْلُ الرَّأْسِ إنَّمَا هُوَ لِإِصْلَاحِ الْبَدَنِ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَفْعَلَ مَا فِيهِ صَلَاحُ بَدَنِهِ وَدَلَّ أَيْضًا عَلَى أَنَّهُ لَهُ أَنْ يَشْتَغِلَ بِمَا فِيهِ صَلَاحُ مَالِهِ كَمَا أُبِيحَ لَهُ الِاشْتِغَالُ بِإِصْلَاحِ بَدَنِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فِسْقٌ وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ وَدَلَّ أَيْضًا عَلَى أَنَّ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَزَيَّنَ لِأَنَّ تَرْجِيلَ الرَّأْسِ مِنْ الزِّينَةِ". (احكام القرآن للجصاص: سورة البقرة /باب ما يجوز للمعتكف أن يفعله، ج، ۱، ص، ۳۱۱، دار احياء التراث العربي، بيروت)

"(قَالَ): وَيَلْبَسُ الْمُعْتَكِفُ وَيَنَامُ، وَيَأْكُلُ، وَيَدْهِنُ وَيَتَطَيَّبُ بِمَا شَاءَ فَإِنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي اعْتِكَافِهِ". (المبسوط للسرخسي: كتاب الصوم /باب الاعتكاف، ج، ۳، ص،۱۲۶، دارالمعرفة، بيروت)

"كَذَا الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَاللُّبْسُ وَالطِّيبُ وَالنَّوْمُ". (بدائع الصنائع: كتاب الاعتكاف/فصل ركن الاعتكاف، ج، ۲، ص، ۱۱۷، دارالكتب العلمية، بيروت)

"وَلَا بَأْسَ أَنْ يُخْرِجَ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إلَى بَعْضِ أَهْلِهِ لِيَغْسِلَهُ أَوْ يُرَجِّلَهُ كَمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ-، وَإِنْ غَسَلَهُ فِي الْمَسْجِدِ فِي إنَاءٍ بِحَيْثُ لَا يُلَوِّثُ الْمَسْجِدَ لَا بَأْسَ بِهِ". (فتح القدير: كتاب الصوم/باب الاعتكاف، ج، ۲، ص، ۳۹۶)

Marfat.com

(باب نمبر ۸)

خوشبو اور حج

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ہے۔ عرفِ عام میں تو یہ طواف کعبہ، صفا ومروہ کے مابین دوڑنے اور ارض مکہ کی بعض جگہوں کی زیارت سے عبارت ہے، مگر حقیقتاً داستانِ محبت ہے جس کو دہرانے کے لئے مسلمان ایام مخصوص میں ارض مقدس پر ہر سال جاتے ہیں۔
ویسے تو اسلام کے ہر رکن کا مدار عقیدت ومحبت پر ہے لیکن تفکر وتدبر سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ حج محبت ومودت کا محور اور نقطۂ عروج ہے۔ اللہ اور اس کے رسول امام الانبیاء جناب محمدؐ پر ایمان لانے کے بعد نماز پہلا رکن ہے، انسان اسلام کے اس رکن کی ادائیگی کے لئے پانچ مرتبہ آستانہ محبوب پر سجدہ ریز ہوتا ہے۔ زکوۃ اپنے مال کو محبوبِ حقیقی کے راہ میں خرچ کرنے کا نام ہے۔ اسی طرح روزہ اپنے حقیقی محبوب کے حکم پر کھانے پینے اور شہوات سے رکنے کا نام ہے۔ لیکن رکن حج کے کیا کہنے یہ تو سراپا سفرِ محبت ہے اس کا ہر ہر رکن محبت کی منزل کا زینہ ہے۔ عاشق اپنے معشوق کے حکم پر اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے زیب وآرائش والا لباس اتار کر فقط دو چادریں پہن لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مباح وجائز خواہشات سے دست کش ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کبھی تو یہ دیوانہ وار دوڑتا ہوا، کبھی پتھر کو بوسہ دیتے ہوئے، کبھی کعبہ کی درو دیواروں سے لپٹے ہوئے، کبھی ملتزم پر ایک بے بس اور لاچار بھکاری کی طرح اپنی حاجت پیش کرنے کے لئے گالوں کو رگڑتے ہوئے، کبھی صفا ومروہ کے درمیان دوڑتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح منیٰ کی طرف اس کی روانگی، میدانِ عرفات ومزدلفہ میں قیام اور جانوروں کی قربانی اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ یہ عاشق اپنے محبوب کی رضا جوئی کے لئے سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو

Marfat.com

جاتا ہے مزید برآں کہ یہ عبادت عشق ومحبت الہیہ کی مظہر اور آئینہ دار ہے جسے عقل وذہن کے پیمانے ناپنے سے قاصر ہیں۔

قرآن مجید سے حج کی فرضیت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ “.[1]

ترجمہ: ”جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے، اللہ نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے سارے جہانوں سے“۔

حدیث شریف سے حج کی فرضیت

حج کی فرضیت پر بہت ساری احادیث موجود ہیں لیکن ہم یہاں فقط چند احادیث وروایات پر اکتفا کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

(۱)...... ”خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ“.[2]

---

[1]..... (سورة آل عمران، پاره ۴، رقم الآية ۹۷)

[2]..... (صحيح مسلم: كتاب الحج/باب فرض الحج مرة في العمر، ج ۲، ص ۹۷۵، رقم الحديث ۱۳۳۷، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ:''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو تو ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض کیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کہتا ہاں تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں کو میں چھوڑ دیا کروں تم ان کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور وہ اپنے نبیوں سے اختلاف کرتے تھے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم کروں تو حسب استطاعت تم اسے اپنا لو اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو تم اسے چھوڑ دو''۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ:

(۲) بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.[۱]

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کا اقرار کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز پابندی سے پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

(۳). أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ ﷺ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ انَّ

---

۱ .....(صحیح مسلم: كتاب الايمان، باب قول النبي ﷺ بني الاسلام على خمس، ج ، ا ، ص ، ۴۵، رقم الحديث ، ۱۶، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ"۔[1]

ترجمہ: ''قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرمؐ ہی کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا جو فریضہ اس کے بندوں پر ہے (یعنی حج) میرے والد پر بھی فرض ہو چکا ہے لیکن بڑھاپے کی وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے۔ تو کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کر سکتی ہو''۔

اجماع سے حج کی فرضیت

علامہ کاسانی نے حج کی فرضیت پر اجماع نقل کیا ہے۔

''وَأَمَّا الْاِجْمَاعُ فَلِأَنَّ الْأُمَّةَ أَجْمَعَتْ عَلَى فَرْضِيَّته''.[2]

ترجمہ: ''تمام امت نے فرضیت حج پر اجماع کیا ہے''۔

عقلی طور پر حج کی فرضیت

انسان جتنی بھی عبادات کرتا ہے ان سب کا مقصد اپنے محبوب حقیقی کا شکر اور اظہار عبودیت ہے، جبکہ حج میں یہ دونوں چیزیں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ عبودیت کا مقصد اپنی لاچاری اور بے بسی کا اظہار ہے، اگر غور کیا جائے تو حاجی کی حالت انتہائی عاجزی اور انکساری کی ہوتی ہے، گویا کہ وہ عاجزی کا پیکر ہو۔

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب المغازي/باب حجة الوداع، ج، ۵، ص، ۱۷۶، رقم الحديث، ۴۳۹۹، دار طوق النجاة)

[2] .....(بدائع الصنائع: كتاب الحج /فصل في بيان فرضية الحج، ج، ۲، ص، ۱۱۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

" لبیک لبیک " کے ترانہ سے وہ اپنی عاجزی کو رقم کرواتا ہے۔ محبوب کے گھر کے درودیوار کو چومتے ہوئے اور طواف کرتے ہوئے یہ صدا دیتا ہے۔

أمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلَى　　　أُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارِ وَذَا الْجِدَار

وَمَاحُبُّ الدِّيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِي　　　وَلَكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَ

ترجمہ: "میں لیلیٰ کے گھر پر گزرتا ہوں کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں کبھی اس دیوار کو، (یہ نہ سمجھو کہ) میرے دل کو اس گھر کی محبت نے بے چین بنادیا ہے بلکہ میرے قلب کو اس کے رہنے والے کی محبت نے بے چین کیا ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

Marfat.com

فصل (۱)

جنایات یعنی ممنوعات احرام

جنایات

جنایات جنایہ کی جمع ہے جس کے معنی خطا کے ہیں اور حج کے بیان میں ایسے فعل کا مرتکب ہونا جس کا بجالانا حرم یا احرام کے سبب ناجائز ہو۔

احرام کی جنایات آٹھ ہیں

نمبر شمار	جنایات	نمبر شمار	جنایات
۱	سلا کپڑا پہننا	۲	سر اور چہرے کا ڈھانکنا
۳	بال جدا کرنا	۴	ناخن کاٹنا
۵	جماع کرنا	۶	خوشبو کا استعمال کرنا
۷	خشکی کے جانور کا شکار کرنا	۸	حج کے واجبات سے کسی واجب کا چھوڑنا

حرم کی جنایات

حرم کی جنایات دو ہیں۔

(۱)۔۔۔حرم کے جانور سے چھیڑ چھاڑ کرنا

(۲)۔۔۔حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا

نوٹ: چونکہ اس کتاب میں ہمارا موضوع خوشبو اور حج ہے لہذا اس کتاب میں خوشبو کی جنایات ہی کو ذکر کیا جائے گا۔

Marfat.com

مُحرِم پر خوشبو لگانے کے بدلے میں کفارہ لازم ہونے کی وجہ

حج کے تمام افعال عاشقانہ رنگ کے آداب ہیں جو عاشقانِ الٰہی کے لئے اپنے معشوق حقیقی کے گھر کے پاس بجالانے کے لئے موضوع ہیں پس جو شخص ان آداب پسندیدہ معشوق کے برخلاف کوئی حرکت کرے اس عاشقانہ ادا کو چھوڑنے اور اپنے معشوق حقیقی کے خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے کفارہ دینا لازم ہوا لہذا مُحرِم اگر اپنے کسی اندام کو خوشبو لگادے تو اس کو صدقہ دینا چاہیئے اور اگر ایک دن کامل سیا ہوا کپڑا پہنے یا اپنے سر کو ڈھانپے تو اس پر قربانی واجب ہوتی ہے اور اگر اس سے کم مدت میں یہ فعل کیا ہو تو صدقہ دینا چاہیئے اور اگر اپنے سر کا چوتھائی یا زیادہ منڈوا دے تو اس پر قربانی لازم آتی ہے اور اس سے کم کے لئے صدقہ دینا چاہیئے اور ایسا ہی ناخن کٹوانے کے باب میں ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ ان حرکات کو عاشقانہ نیاز دختگی و شکستگی کے برخلاف شمار کیا جاتا ہے کیونکہ خوشبو ملنا اور سئے ہوئے کپڑے پہننا اور سر منڈوانا اور ناخن کٹوانا زیب و زینت کے اسباب اور حظوظ نفسانی و خود آرائی کی صورتیں ہیں اور یہ تمام حرکات عاشقانہ نیاز کے برخلاف اور معشوق حقیقی کی نظر میں بحالت احرام ناپسندیدہ ہیں. لہذا ان مخالفانہ حرکات کے تدارک کے لئے کفارات مقرر ہوئے۔

ترک خوبی می کنا ند خوب تر عشق را در ماں بود عشقِ دگر
ہر کہ ترک خود کند باید خدا چیست وصل از نفس خود گشتن خدا
لیک ترک نفس کے آسان بود مرون واز خود شدن یکساں بود
ہست آں عالی خبر بے بس بلند بہر وصلش شود ہا باید فگند

زیب و زینت و آرائش اور ننگ و ناموس کے سامان و اسباب حالت عشق و فریفتگی و مسکر کے نقیض دخلہ اور ایک قسم کی تصنع و تکلف پر دال ہیں ان سب کو بحالتِ احرام حج یعنی کوچہ محبوب میں گشت کرنے کے وقت ترک کرنا مناسب ہو اور محبّ صادق و عاشق خالص وہ آداب و طریقے اختیار کرنے ضروری ٹھہرے جو کہ کوچہ محبوب میں پہنچنے کے وقت معشوق حقیقی کی نظرِ

Marfat.com

التفات وتوجہ رحمت کے جاذب ہوں۔ چنانچہ ایک عاشق صادق کا ترانہ اسی حالت ورنگ کو ظاہر کرتا ہے۔[۱]

ننگ و نام عزت و نیاز و اماں ریختم　　یار آمیز د مگر باما بخاک آمیختم
دل بداویم از کف وحال رہش انداختیم　　وزپے وصل نگار حیلہا انگیختم

عود یا صندل کی خوشبو کی دھونی والا احرام پہننا

اگر کسی نے احرام باندھنے کے بعد ایسا کپڑا پہنا جس کو صندل یا عود وغیرہ کی دھونی دی گئی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے[۲] جس طرح عطر فروش کی دوکان میں بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[۳]

آنکھ میں خوشبو بطور دوا استعمال کرنا

اگر محرم نے آنکھ میں خوشبو کو بطور دوا لگایا تو اس صورت میں اس پر کفارہ واجب ہوگا۔ [۴]

محرم کا خوشبودار بچھونا استعمال کرنا

محرم کے لئے ایسے بچھونے کا استعمال ممنوع ہے جس کو خوشبو وغیرہ لگی ہو۔ [۵]

---

[۱] .....(احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص،۱۳۲،۱۳۳)

[۲] .....یعنی ایسے لباس کے پہننے سے جزا لازم تو نہیں ہوتی۔

[۳] ..... مگر عطر فروش کی دوکان میں خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھنا مکروہ ہے۔(عثمانی)
"وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقْعُدَ فِي دُكَّانِ عَطَّارٍ أَوْ مَوْضِعٍ يَتَبَخَّرُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ إِذَا كَانَ جُلُوسُهُ هُنَاكَ لِاسْتِشْمَامِ الرَّائِحَةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک/ الباب الثامن في الجنايات ،الفصل الأول فيام يجب بالتطيب و التدهن ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۴۲ ،دار الفكر

[۴] ....."نَوْعٌ هُوَ طِيبٌ مَحْضٌ مُعَدٌّ لِلتَّطَيُّبِ بِهِ كَالْمِسْكِ وَالْكَافُورِ وَالْعَنْبَرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ تَجِبُ بِهِ الْكَفَّارَةُ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ اُسْتُعْمِلَ حَتَّى قَالُوا الْوَادِي عَيْنَهُ بِطِيبٍ تَجِبُ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک/ الباب الثامن في الجنايات ،الفصل الأول في ما يجب بالتطيب و التدهن ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۴۰ ، دار الفكر)

[۵] ....."وَلَا فَرْقَ فِي الْمَنْعِ بَيْنَ بَدَنِهِ، وَإِزَارِهِ وَفِرَاشِهِ، كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک/ الباب الثامن في الجنايات ،الفصل الأول في ما يجب بالتطيب والتدهن ، ج ، ۱ ،ص ، ۲۴۰ ، دار الفكر)

Marfat.com

مُحرم کا خوشبو کو چھونا

اگر کسی نے حالتِ احرام میں خوشبو کو چھوا اور وہ اس کے کپڑے یا جسم پر لگی نہیں تو ایسی صورت میں اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔ [۱]

مُحرم کا مُحرم کو یا حلال کو خوشبو لگانا یا خوشبو دار کپڑے پہننانا

اگر کسی مُحرم نے مُحرم کو یا کسی حلال کو خوشبو لگائی یا اس کو خوشبو دار کپڑے پہنائے تو اس پر کچھ واجب نہیں بشرطیکہ وہ اس کو نہ لگی ہو۔ [۲]

احرام سے ایسی خوشبو لٹکانا جو آگ سے چمٹتی ہو

اگر مُحرم نے ایسی خوشبو کو اپنے دامن سے باندھا جس کی ذات کپڑے کو نہیں لگتی بلکہ جب اسے آگ میں یا کوئلہ وغیرہ کے ذریعہ جلایا جائے یا پیسا جائے تب اس کی ذات کپڑے کو چمٹتی ہے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے جیسے عود اور صندل وغیرہ باندھنے سے کچھ لازم نہیں آتا۔ [۳]

احرام کی حالت میں صابن استعمال کرنے پر کفارہ کا حکم

صابن یا ہینڈ واش (Hand Wash) استعمال کرنے والے کا مقصد صفائی و نظافت حاصل کرنا ہوتا ہے نہ کہ خوشبو کا حصول، مزید برآں یہ کہ دیکھنے والا اسے خوشبو تو سمجھتا بھی نہیں بلکہ صفائی کے حصول کا ذریعہ سمجھتا ہے، اور اس میں خوشبو کے اجزاء کی بانسبت صفائی کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں لہذا اگر مُحرم صابن کا استعمال کرلے تو اس پر دم لازم نہیں البتہ بہتر

---

[۱] ....."وَإِنْ لَمْ يَلْزَقْ بِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ". (الفتاى الهندية: كتاب المناسک/الفصل الأول فيام يجب بالتطيب والتدهن، ا، ص، ۲۴۱، دار الفكر)

[۲] ....."وَإِذَا أَلْبَسَ الْمُحْرِمُ مُحْرِمًا أَوْ حَلَالًا مَخِيطًا أَوْ مُطَيَّبًا بِطِيبٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بِالْإِجْمَاعِ كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني في اللبس، ج، ا، ص، ۲۴۲، دار الفكر)

[۳] ....."وَإِنْ رَبَطَ الْعُودَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ يَجِدُ رَائِحَتَهُ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول في ما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ا، ص، ۲۴۲، دار الفكر)

Marfat.com

ہے کہ صدقہ دے دے، لیکن ضروری نہیں۔ [۱]

زعفران سے رنگا ہوا کپڑا دھونے کے بعد پہننا جائز ہے

زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اگر دھولیا جائے تو اسے احرام کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم اس کپڑے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ:

فِی الثَّوبِ یَکُونُ فِیهِ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فَغُسِلَ إِنَّهُ لَمْ یَرَ بَأْسًا أَنْ یُحْرِمَ فِیهِ [۲]

ترجمہ: ”جس میں ورس یا زعفران ہو پھر اسے دھولیا جائے، اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں“۔

احرام کی حالت میں خوشبودار پان کھانا

اگر محرم خوشبودار چیز کسی کھانے والی شے میں پکا کر یا پکائے بغیر استعمال کرے تو اگر خوشبودار چیز مغلوب ہے تو ایسی چیز کھانے سے اس پر کوئی دم واجب نہیں ہوتا، مگر کراہت سے خالی نہیں ہے، اور اگر خوشبودار چیز کا غلبہ ہے تو ایسی صورت میں اس کے کھانے سے دم واجب ہوگا۔ جہاں تک پان کا تعلق ہے تو چونکہ اس میں خوشبودار چیز مغلوب ہوتی ہے اس لئے پان کے کھانے سے محرم پر دم تو لازم نہیں ہوگا البتہ مکروہ ہے، اس لئے اس کے لئے احسن یہی ہے کہ وہ حالتِ احرام میں خوشبودار اشیاء کا استعمال نہ کرے۔ [۳]

---

[۱] ....."وغسل الرأس واللحية والجسد بالسدر ونحوه......بخلاف غسله بصابون او دلقک واشنان فانه لايكره الا أن يزيل الوسخ ".(غنية المناسک في بغية المناسک :فصل في مكروهات الاحرام ، ص ، ۴۷۰، ادارة القرآن)

"الغسل أي الاغتسال بالماء القراح ، وماء الصابون والأشنان ، ويكره بالسدر لكن يستحب ان لا يزيل الوسخ بأي ماء كان بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار والحرارة".(لباب المناسک مع شرحه :فصل في مباحاته، ص ، ۱۳۵ ، بيروت)

[۲] .....(شرح معاني الأثار: كتاب مناسک الحج/باب لبس الثوب الذي قد مسه ورس أو زعفران في الاحرام ، ۲ ، ص ، ۱۳۷ ، رقم الحديث ، ۳۶۳۹، عالم الكتب)

[۳] ....."وَلَوْ كَانَ الطِّيبُ فِی طَعَامٍ طُبِخَ وَتَغَيَّرَ فَلا شَیْءَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِی أَكْلِهِ سَوَاءٌ كَانَ تُوجَدُ رَائِحَتُهُ أَوْ لا، كَذَا فِی الْبَدَائِعِ.وَإِنْ خَلَطَهُ بِمَا يُؤْكَلُ بِلا طَبْخٍ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

احرام کی حالت میں بھولے یا غلطی سے خوشبو کا استعمال

اگر کسی نے احرام کی حالت میں بھولے یا غلطی سے خوشبو کا استعمال کر لیا تو اس صورت میں اس پر جزا واجب ہوگی۔ [۱]

ایک ہی مجلس میں کامل جسم پر خوشبو لگانا

کسی نے ایک ہی مجلس میں بیٹھ کر پورے بدن کو خوشبو لگائی تو اس صورت میں، جنس ایک ہونے کی وجہ سے اس پر ایک ہی دم واجب ہوگا۔ [۲]

احرام میں پورے عضو پر پرفیوم لگانا اور اس کے اڑ جانے کا حکم

اگر کسی نے حالتِ احرام میں اپنے پورے عضو پر پرفیوم (Perfume) لگائی تو ایسی صورت میں اس پر قربانی لازم ہوگی، خواہ ٹیکنیکلی (Technically) یہ ثابت ہو جائے کہ وہ جسم کو لگنے کے بعد اُڑ جاتی ہے۔ [۳]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فَإِنْ كَانَ مَغْلُوبًا فَلا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ وُجِدَتْ مَعَهُ الرَّائِحَةُ كُرِهَ، وَإِنْ كَانَ غَالِبًا وَجَبَ الْجَزَاءُ" .(الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الباب الثامن في الجنايات ، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۴۱ ، دار الفكر)

۱.....''وَيَسْتَوِي فِي وُجُوبِ الْجَزَاءِ بِالتَّطَيُّبِ الذِّكْرُ وَالنِّسْيَانُ وَالطَّوْعُ وَالْكُرْهُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ هَكَذَا فِي الْبَدَائِعِ".(الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الفصل الاول فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ج ، ۱ ، ۲۴۱ ، دار الفكر)

۲ .....''وَإِنْ طَيَّبَ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا، فَإِنْ كَانَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ؛ لِأَنَّ جِنْسَ الْجِنَايَةِ وَاحِدٌ حَظْرُهَا إِحْرَامٌ وَاحِدٌ مِنْ جِهَةٍ غَيْرِ مُتَقَوِّمَةٍ فَيَكْفِيهِ دَمٌ وَاحِدٌ".(بدائع الصنائع: كتاب الحج/فصل:تطيب المحرم ، ج ، ۲ ، ۱۹۰ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

''وَلَوْ طَيَّبَ جَمِيعَ أَعْضَائِهِ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ لِاتِّحَادِ الْجِنْسِ كَذَا فِي التَّبْيِينِ".(الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الفصل الاول فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ج ، ۱ ، ۲۴۱ ، دار الفكر)

۳.....(وأيضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)

Marfat.com

احرام کی حالت میں خوشبو کی ممانعت مرد وعورت کے لئے

احرام کی حالت میں خوشبو کے استعمال کی ممانعت مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔ [۱]

احرام کی حالت میں خوشبو کو ہاتھ لگنے کا حکم

محرم نے خوشبو کو ہاتھ لگایا اور وہ اس کے ہاتھ کے ساتھ چمٹ گئی تو یہ خوشبو استعمال کرنے کے حکم میں ہے۔ اسی طرح اگر استلام کرتے وقت اس کے ہاتھ پر حجر (پتھر) سے خوشبو لگ گئی تو اس صورت میں اس پر کفارہ لازم ہے اس لئے کہ خوشبو کا استعمال پایا گیا۔ گرچہ اس کا ارادہ خوشبو لگانے کا نہیں تھا۔ نیز وجوب کفارہ کے لئے ارادہ شرط نہیں۔ [۲]

احرام میں خوشبو کا ازالہ خود کرے یا کسی کو کہے؟

اگر کسی نے احرام کو خوشبو لگائی ہے تو وہ اس کا ازالہ خود نہ کرے بلکہ غیر مُحرم سے کروائے تاکہ وہ اس کے ہاتھوں کو نہ لگ جائے۔ اگر خوشبو لگ گئی تو اس پر کفارہ لازم ہو جائے گا۔ [۳]

خوشبو کے استعمال کی وجہ سے قارن پر دوگنی جزا

خوشبو کے استعمال میں قارن اور مفرد دونوں برابر ہیں، البتہ فرق اتنا ہے کہ احناف کے نزدیک مفرد کے مقابلے قارن پر دوگنی جزا لازم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ قارن کے دو احرام ہوتے ہیں تو دونوں احرام میں نقص واقع ہوا۔ لہذا جزا بھی دوگنی ہوگی۔ [۴]

---

[۱] ....."وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِي الطِّيبِ سَوَاءٌ فِي الْحَظْرِ وَوُجُوبِ الْجَزَاءِ؛ لِاسْتِوَائِهِمَا فِي الْحَاظِرِ وَالْمُوجِبِ لِلْجَزَاءِ". (بدائع الصنائع: كتاب الحج/فصل: تطيب المحرم، ج، ۲، ۱۹۲، بيروت)

[۲] ....."فَإِنْ مَسَّ طِيبًا فَلَزِقَ بِيَدِهِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ التَّطَيُّبِ؛ لِأَنَّهُ طَيَّبَ بِهِ يَدَهُ، وَإِنْ لَمْ يَقْصِدْ بِهِ التَّطَيُّبَ، لِأَنَّ الْقَصْدَ لَيْسَ بِشَرْطٍ لِوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ". (بدائع الصنائع: كتاب الحج/فصل: تطيب المحرم، ج، ۲، ۱۹۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

[۳] .....(وأيضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)

[۴] ....."وَكَذَا الْقَارِنُ وَالْمُفْرِدُ إِلَّا أَنَّ عَلَى الْقَارِنِ مِثْلَيْ مَا عَلَى الْمُفْرِدِ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّهُ مُحْرِمٌ بِإِحْرَامَيْنِ فَأَدْخَلَ نَقْصًا فِي إِحْرَامَيْنِ فَيُؤَاخَذُ بِجَزَائَيْنِ". (بدائع الصنائع: كتاب الحج/فصل: تطيب المحرم، ج، ۲، ۱۹۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

نوٹ: حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھنے والے کو قارن کہتے ہیں جبکہ فقط حج کے احرام کے قصد کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔

مختلف مجالس میں ہر عضو پر خوشبو لگانا

اگر کسی نے جدا جدا مجلس میں ہر عضو پر خوشبو لگائی تو امام اعظم ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر عضو کے بدلے کفارہ واجب ہوگا، جبکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر پہلے عضو کا کفارہ دے چکا تھا تو دوسرے عضو کے عوض قربانی واجب ہوگی اور اگر پہلے عضو کا کفارہ نہیں دیا تھا تو ایک ہی قربانی واجب ہوگی۔ [1]

احرام کی حالت میں اپنے ازار کے کنارہ کے ساتھ مشک اور عنبر باندھنے کا حکم

اگر کسی نے احرام کی حالت میں اپنے ازار کے کنارے میں مشک، کافور یا عنبر باندھا تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ اور اگر عود باندھا تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا اگرچہ اس کی خوشبو مہکتی ہو۔ [2]

جسم پر متفرق طور پر خوشبو لگانا

کسی نے بدن پر متفرق طور پر خوشبو لگائی، اگر تو وہ اکٹھا کرنے کے بعد ایک بڑے عضو کے برابر ہو جاتی ہے تو اس صورت میں دم واجب ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ [3]

---

[1] ....."وَإِنْ طَيَّبَ كُلَّ عُضْوٍ فِي مَجْلِسٍ عَلَى حِدَةٍ فَعِنْدَهُمَا عَلَيْهِ لِكُلِّ عُضْوٍ كَفَّارَةٌ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا كَفَّرَ لِلْأَوَّلِ فَعَلَيْهِ دَمٌ آخَرُ لِلثَّانِي، وَإِنْ لَمْ يُكَفِّرْ لِلْأَوَّلِ كَفَاهُ دَمٌ وَاحِدٌ كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ".(الفتاوی الھندیۃ: کتاب المناسک/الفصل الاول فیما یجب بالتطیب والتدھن، ج، ۱، ۲۴۱، دار الفکر)

[2] ....."وَلَوْ رَبَطَ مِسْكًا أَوْ كَافُورًا أَوْ عَنْبَرًا فِي طَرَفِ إِزَارِهِ لَزِمَتْهُ الْفِدْيَةُ، وَإِنْ رَبَطَ الْعُودَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ يَجِدُ رَائِحَتَهُ".(الفتاوی الھندیۃ: کتاب المناسک/الفصل الاول فیما یجب بالتطیب والتدھن، ج، ۱، ۲۴۱، دار الفکر)

[3] ....."وَلَوْ كَانَ الطِّيبُ فِي أَعْضَائِهِ مُتَفَرِّقَةً يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ فَإِنْ بَلَغَ عُضْوًا كَامِلًا فَعَلَيْهِ دَمٌ، وَإِلَّا فَصَدَقَةٌ".(الفتاوی الھندیۃ: کتاب المناسک/الفصل الاول فیما یجب بالتطیب والتدھن، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دار الفکر)

"فَإِنْ طَيَّبَ مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةً مِنْ كُلِّ عُضْوٍ يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ، فَإِذَا بَلَغَ عُضْوًا كَامِلًا يَجِبُ عَلَيْهِ دَمٌ، وَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ فَعَلَيْهِ صَدَقَةٌ".(بدائع الصنائع: کتاب الحج/فصل: تطیب المحرم، ج، ۲، ص، ۱۹۰)

Marfat.com

نیت سے پہلے احرام کو دھونی دینا

اگر کسی نے نیت کرنے سے پہلے احرام کو دھونی دی اور بعد میں اس (احرام) سے خوشبو آتی رہی تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [۱]

احرام میں بچے کا خوشبو لگانا

اگر بچہ حالتِ احرام میں خوشبو لگالے تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ [۲]

اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھنے والے سے ممنوعاتِ احرام کا صادر ہونا اور اس پر کفارہ کا حکم

اگر کسی نے نابالغ کی طرف سے احرام باندھا اور اس سے وہ امور صادر ہوئے جو حالتِ احرام میں حرام ہیں تو ایسی صورت میں اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنے نابالغ بچے کی طرف سے احرام باندھا اور حالتِ احرام میں خوشبو لگائی تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ [۳]

احرام میں ولی محرم کا بچے کو خوشبو لگانا

اگر ولی نے بچے کو حالتِ احرام میں خوشبو لگادی تو لگانے والے [۴] اور بچے پر کچھ لازم نہیں

---

[۱] ..... "وَكَذٰلِكَ إِنْ أَجْمَرَ ثِيَابَهُ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ لَبِسَهَا بَعْدَ الْإِحْرَامِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَذَكَرَ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى". (المبسوط للسرخسي: كتاب المناسک: باب الدهن والطيب، ج ۴ ص، ۱۲۳، دار المعرفة، بيروت)

[۲] ..... "وَيَنْبَغِي لِمَنْ أَحْرَمَ عَنِ الصِّبْيَانِ أَنْ يُجَرِّدَهُ وَيُلْبِسَهُ ثَوْبَيْنِ إِزَارًا وَرِدَاءً وَيُجَنِّبَهُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ فِي إِحْرَامِهِ فَإِنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَا عَلٰى وَلِيِّهِ لِأَجْلِهِ وَلَوْ أَفْسَدَهُ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک/فصل في المتفرقات، ج، ۱، ص، ۲۳۶)

[۳] ..... "(قَالَ): صَبِيٌّ أَحْرَمَ عَنْهُ أَبُوهُ وَجَنَّبَهُ مَا يُجَنَّبُ الْمُحْرِمُ فَلَبِسَ ثَوْبًا أَوْ أَصَابَ طِيبًا أَوْ صَيْدًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ عِنْدَنَا". (كتاب المبسوط: كتاب المناسک/باب ما يلبسه المحرم من الثياب ج، ۴، ص، ۱۴۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

ثُمَّ الْأَبُ إِذَا أَحْرَمَ عَنِ ابْنِهِ الصَّغِيرِ وَارْتَكَبَ بَعْضَ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ لَمْ يَلْزَمْهُ شَيْءٌ كَذَا فِي الْمُحِيطِ فِي الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک/فصل في المتفرقات، ج، ص، ۲۳۶، دار الفكر)

[۴] ..... "وَإِذَا أَلْبَسَ الْمُحْرِمُ مُحْرِمًا أَوْ حَلَالًا مَخِيطًا أَوْ مُطَيِّبًا ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

بشرطیکہ لگانے والے کو خوشبو نہ لگی ہو۔ ۱

غیر مُحرم کا مُحرم بچے کو خوشبو لگانا

اگر غیر مُحرم نے مُحرم بچے کو خوشبو لگائی تو اس صورت میں بچے پر کچھ لازم نہیں۔ ۲

احرام کے وقت حضرت عائشہؓ کا غالیہ نامی خوشبو کا استعمال کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا احرام کے وقت غالیہ نامی خوشبو کا استعمال کرتی تھیں۔
چنانچہ حضرت دُرہ بیان کرتی ہیں کہ:

"كُنْتُ أُشْبِعُهُ بِالْغَالِيَةِ أُغَلِّفُ رَأْسَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالْمِسْكِ وَالْعنبَرِ عِنْدَ إِحْرَامِهَا". ۳

ترجمہ: "میں احرام کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا سر غالیہ نامی خوشبو سے پر کر دیتی تھی اور کستوری اور عنبر سے ان کا سر احرام کے وقت چپکا دیتی"۔

ازواج مطہرات کا احرام سے پہلے ورس اور زعفران کی پٹیاں باندھنا

ازواجِ مطہرات احرام کے وقت ورس اور زعفران کی پٹیاں باندھتیں۔
حکیمہ اپنی والدہ ابنۃ النجار سے بیان کرتی ہیں کہ:

"أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَجْعَلْنَ عَصَائِبَ فِيهِنَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بِطِيبٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بِالْإِجْمَاعِ كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني في اللبس، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دار الفكر)

۱..."وَكَذَلِكَ الْغُلَامُ يُجَاوِزُ ثُمَّ يَحْتَلِمُ وَيُحْرِمُ بِمَنْزِلَةِ الْكَافِرِ، كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الباب الثامن في الجنايات، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير احرام، ۱، ص، ۲۵۳، دار الفكر)

۲.....(وأيضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)

۳.....(شرح معاني الآثار: كتاب مناسك الحج/ با التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۱۳۱، رقم الحديث، ۳۶۰۹، عالم الكتب)

Marfat.com

فَيَعْصِبْنَ بِهَا أَسَافِلَ شُعُورِهِنَّ عَلَى جِبَاهِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمْنَ ثُمَّ يُحْرِمْنَ. ۱؎

ترجمہ: ازواج مطہرات ایسی پٹیاں باندھتیں جن میں ورس اور زعفران ہوتی وہ ان کو اپنے بالوں کے نیچے پیشانیوں پر احرام سے پہلے باندھ لیتیں پھر احرام باندھتیں

مُحرم کا ایسا نمک کھانا جس میں زعفران ہو

اگر مُحرم نے ایسا نمک کھایا جس میں زعفران ڈالا گیا ہو تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر زعفران غالب ہے تو اس کے کھانے سے کفارہ لازم ہوگا۔ اس لئے کہ نمک زعفران کے تابع ہے، لہذا خوشبو کے حکم سے خارج نہ ہوگا، اگر نمک غالب ہے تو کفارہ لازم نہ ہوگا کیونکہ اس میں خوشبو کا کوئی معنی نہیں۔ ۲؎

حالتِ احرام میں خوشبودار دوا کے استعمال کا حکم

اگر کسی نے حالتِ احرام میں (اپنے) زخم میں خوشبودار دوا لگائی، پھر ایک دوسرا زخم پیدا ہوا تو اس نے دوسرے زخم کے ساتھ ساتھ پہلے زخم کو بھی دوا لگائی (تو اس بارے میں حکم یہ ہے کہ) جب تک پہلا زخم ٹھیک نہ ہو جائے اس پر ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔ ۳؎

حالتِ احرام میں عذر کی وجہ سے خوشبو کا استعمال کرنا

اگر کسی نے حالتِ احرام میں عذر کی وجہ سے خوشبو کا استعمال کیا تو اس کو اختیار ہے کہ وہ خواہ بکری ذبح کرے، خواہ چھ مساکین پر تین صاع صدقہ کرے اور خواہ تین روزے رکھے۔ اگر

۱؎.....(شرح معاني الآثار: كتاب مناسك الحج/باب التطيب عند الاحرام، ج ۲، ص ۱۳۱، رقم الحديث ۳۶۱۰، عالم الكتب)

۲؎ ....."وَقَالُوا فِي الْمِلْحِ يُجْعَلُ فِيهِ الزَّعْفَرَانُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ الزَّعْفَرَانُ غَالِبًا فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ؛ لِأَنَّ الْمِلْحَ يَصِيرُ تَبَعًا لَهُ، فَلَا يُخْرِجُهُ عَنْ حُكْمِ الطِّيبِ، وَإِنْ كَانَ الْمِلْحُ غَالِبًا، فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ مَعْنَى الطِّيبِ". (بدائع الصنائع: كتاب الحج/باب تطيب المحرم، ج ۲، ص ۱۹۱، دار الكتب العلمية

۳؎ ....."وَلَوْ دَاوَى قُرْحَةً بِدَوَاءٍ فِيهِ طِيبٌ ثُمَّ خَرَجَتْ قُرْحَةٌ أُخْرَى فَدَاوَاهَا مَعَ الْأُولَى فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ تَبْرَأْ الْأُولَى كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج ۱، ص ۲۴۱، دار الفكر)

Marfat.com

قربانی کو اختیار کرے گا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حرم میں ذبح کرے اور اگر وہ حرم سے باہر ذبح کرے گا تو قربانی کی ادائیگی نہیں ہوگی۔ ہاں اگر اس کا گوشت چھ مسکینوں کو صدقہ کردے اور ہر مسکین کو نصف صاع کی قیمت کے برابر دے تو اس کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اگر وہ روزے اختیار کرے تو اس کے جائز ہے کہ وہ جہاں چاہے تین روزے رکھے خواہ لگاتار روزے رکھے یا جدا جدا۔ اگر صدقہ اختیار کرے تو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ مکہ کے فقیروں کو دے اور اگر مکہ سے باہر فقیروں کو صدقہ دیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

"وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، أَوْ قَالَ: احْلِقْ، قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ". [1]

ترجمہ: "رسول کریم حدیبیہ میں میرے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو جوئیں میرے سر سے برابر گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جوئیں تو تمہارے لیے تکلیف دہ ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا پھر سر منڈا لے یا آپؐ نے صرف یہ لفظ فرمایا کہ منڈا لے۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (آخر آیت تک)، پھر نبیؐ نے فرمایا تین دن کے روزے رکھ لے یا ایک فرق غلہ سے چھ مسکینوں کو کھانا دے یا جو میسر ہو اس کی قربانی کر دے"۔

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الحج / ابواب المحصر، باب قول الله تعالىٰ (أو صدقة) وهي اطعام ستة مساكين، رقم الحديث، ۱۸۱۵، ج، ۳، ص، ۱۰، دار طوق النجاة)

Marfat.com

نوٹ: اس اثر سے معلوم ہوا کہ عذر ہو اور احرام کے خلاف کام کیا ہو تو صدقہ، روزہ اور قربانی میں سے کسی کو بھی اختیار کرنا جائز ہے۔ [1]

خبیص حلوا کھانا

اگر مُحرم نے خبیص حلوا کھالیا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔

نوٹ: خبیص ایک حلوا ہے جس میں زعفران ڈالی جاتی ہے۔ [2]

بے احرام کا احرام والے کے حکم یا بغیر حکم کے خوشبو لگانے کا حکم

اگر غیر مُحرم نے مُحرم کے حکم سے اس کو خوشبو لگائی تو احرام والے پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ خوشبو لگانے والے سے کچھ نہ لے گا، نیز خوشبو لگانے والے پر صدقہ واجب ہوگا۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر بے احرام والے نے کسی احرام والے کا سر اس کے حکم سے یا بغیر حکم کے مونڈا تو احرام والے پر کفارہ واجب ہوگا، اور مونڈنے والے پر صدقہ واجب ہوگا۔ [3]

---

[1] ....."(مَسَائِلُ تَتَعَلَّقُ بِالْفُصُولِ السَّابِقَةِ) فِي كُلِّ مَوْضِعٍ إِذَا فَعَلَ مُخْتَارًا يَلْزَمُهُ الدَّمُ كَاللُّبْسِ وَالْحَلْقِ وَالتَّطَيُّبِ وَالْقَلْمِ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بِعِلَّةٍ أَوْ ضَرُورَةٍ فَعَلَيْهِ أَيُّ الْكَفَّارَاتِ شَاءَ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ وَذَلِكَ إِمَّا النُّسُكُ أَوْ الصَّدَقَةُ أَوْ الصَّوْمُ فَإِنْ اخْتَارَ النُّسُكَ ذَبَحَ فِي الْحَرَمِ كَذَا فِي الْمُحِيطِ. وَإِنْ ذَبَحَ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ لَا يَجُوزُ عَنْ الذَّبْحِ إِلَّا إِذَا تَصَدَّقَ بِلَحْمِهِ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قِيمَةُ نِصْفِ صَاعٍ مِنْ الْحِنْطَةِ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ. وَإِنْ اخْتَارَ الصَّوْمَ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي أَيِّ مَكَان شَاءَ كَذَا فِي الْمُحِيطِ إِنْ شَاءَ تَابَعَ، وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ. وَإِنْ اخْتَارَ الصَّدَقَةَ تَصَدَّقَ بِثَلَاثِ أَصْوُعِ حِنْطَةً عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ
وَالْأَفْضَلُ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَلَى فُقَرَاءِ مَكَّةَ وَلَوْ تَصَدَّقَ عَلَى غَيْرِ فُقَرَاءِ مَكَّةَ جَازَ، كَذَا فِي الْمُحِيطِ". (الفتاوی الهندية: كتاب المناسک/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثالث في حلق الشعر وقلم الاظفار في الحج، ج، ۱، ص، ۲۴۴، دار الفكر)

[2] ....."وَلَا بَأْسَ بِأَكْلِ الْخَبِيصِ لِلْمُحْرِمِ وَهُوَ الْحَلْوَاءُ الْمُزَعْفَرُ كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ". (الفتاوی الهندية: كتاب المناسک/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دار الفكر)

[3] ....."وَلَوْ حَلَقَ الْحَلَالُ رَأْسَ مُحْرِمٍ بِأَمْرِهِ أَوْ بِغَيْرِ أَمْرِهِ كَانَتْ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَلَا يَرْجِعُ بِذَلِكَ عَلَى الْحَالِقِ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ وَعَلَى الْحَالِقِ الْحَلَالِ صَدَقَةٌ كَذَا فِي غَايَةِ السُّرُوجِيِّ شَرْحِ الْهِدَايَةِ". (الفتاوی الهندية: كتاب المناسک/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثالث في حلق الشعر وقلم الاظفار في الحج، ج، ۱، ص، ۲۴۳، دار الفكر)

Marfat.com

مُحرم کب لباس وخوشبو استعمال کرسکتا ہے؟

محرم رمی وحلق کے بعد سلا کپڑا اور خوشبو دونوں کا استعمال کرسکتا ہے البتہ طواف زیارت کے بعد جماع جائز ہے۔

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ، فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيبُ وَالثِّيَابُ وَكُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ [1]

ترجمہ: ”جب رمی اور حلق کر چکو تو تمہارے لئے سلے کپڑے اور خوشبو اور ہر چیز حلال ہے سوائے عورتوں کے“۔

احرام میں ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا استعمال

اگر ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) میں خوشبو ڈالی گئی ہو مثلاً لونگ، کافور اور الائچی وغیرہ اور وہ پکی ہوئی نہ ہوں نیز مقدار کے لحاظ سے خوشبودار چیز مغلوب ہو، (یعنی قلیل ہو) تو ایسے ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا استعمال حالتِ احرام میں مکروہ ہوگا۔ مگر صدقہ وغیرہ لازم نہیں ہوگا، اور اگر ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) میں خوشبودار چیز غالب ہو اور وہ پورے منہ یا اکثر حصہ میں لگ جائے تو اس صورت میں محرم پر دم لازم ہوگا۔ مُحرم کے لئے احسن بات یہی ہے کہ وہ احرام کی حات میں ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کی بجائے مسواک کا ہی استعمال کرے۔

احرام میں خوشبودار کھانا

محرم کے لئے خوشبودار پکایا ہوا کھانا جائز ہے اگر چہ پکانے کے بعد خوشبو آتی ہو بغیر پکا کھانا مکروہ ہے۔ [2]

---

[1] .....(مسند أحمد: مسند النساء/مسند الصديقة عائشه بنت الصديق رضى الله عنها، ج ۴۲، ص ۴۰، رقم الحديث، ۲۵۱۰۳، مؤسسة الرسالة)

[2] .....(معلم الحجاج, ۱۲۶)

Marfat.com

خوشبودار کھانے پر کفارہ کا حکم

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خالص خوشبودار کھانا محظوراتِ احرام میں سے ہے۔ اگرکسی نے کثیر (زیادہ) مقدار میں خوشبو کھالی تو اس صورت میں اس پر دم واجب ہوگا، اور اگر قلیل (تھوڑی) مقدار میں کھائی تو صدقہ واجب ہوگا، ہاں خوشبودار چیز پکا کر کر کھانے سے کوئی جزا لازم نہیں ہوتی ہے، اگر خوشبو کو بغیر پکائے استعمال کیا جائے اور وہ مغلوب ہو تو اس صورت میں مُحرم پر کوئی جزا لازم تو نہیں البتہ کراہت سے خالی نہیں اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔[1]

احرام کی حالت میں خوشبودار شربت پینا

حالتِ احرام میں ایسے مشروبات جن میں خوشبو ڈالی جاتی ہو پینے سے پرہیز کیا جائے، اگر کسی نے حالتِ احرام میں ایک مرتبہ تھوڑا سا پی لیا تو اس صورت میں اس پر صدقہ (پونے دوکلو گندم یا اسکی قیمت) واجب ہوگا، اور اگر زیادہ مقدار میں پیا گیا یا قلیل مقدار میں دوتین مرتبہ پیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ ہاں البتہ جس بوتل میں بالکل خوشبو نہ ڈالی گئی ہو اس کا پینا جائز ہے۔[2]

---

[1] ....."فلو أكل طيباً كثيراً وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم، وان كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة، هذا اذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ، فلو جعله في الطعام وطبخه فلا بأس بأكله، لأنه خرج من حكم الطيب وصار طعاماً، وكذلك كل ما غيرته النار من الطيب فلا بأس بأكله، ولو كان ريح الطيب يوجد منه، وان لم تغيره النار يكره أكله، اذا كان يوجد منه رائحة الطيب، وان أكل فلا شيء عليه، كذا في شرح الطحطاوي".(غنية المناسك في بغية المناسك:مطلب أكل الطيب وشربه، ص، ١٣٢، ادارة القرآن)

"وأكل طعام أي غير مطبوخ يوجد منه رائحة الطيب بخلاف المطبوخ، فانه لا يكره، وكذا اذا كان المخلوط غير مطبوخ ولم يوجد منه الريح، حينئذ مغلوب مستهلك فلا شيء عليه، وكذا حكم الشراب، وهذا كله عند أبي حنيفةؒ، وأما عندهما فلا شيء عليه بأكل الزعفران، فانه يستعمل في الأطعمة فالتحق بها، ولأبي حنيفةؒ أنه طيب حقيقة، ولا تسقط هذه الحقيقة الا لضرورة التبعية للطعام بأن كان في طعام مسته النار أو لم تمسه، كذا في الشمنى".(لباب المناسك مع شرحه: فصل في مكروهاته ص، ١٣٣، بيروت)

[2] ....."وَإِنْ خُلِطَ بِمَشْرُوبٍ فَالْحُكْمُ فِيهِ لِلطِّيبِ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

مُحرم کے لئے خوشبودار کپڑے کو اتارنا لازم ہے

اگر مُحرم نے اپنے کپڑے پر اتنی مقدار میں خوشبو لگائی جس سے جزا لازم آتی ہو تو اس کے لئے کپڑے کو بدن سے جدا کرنا بھی لازم ہے، اگر اس نے کفارہ دینے کے بعد دور نہ کیا تو دوسری قربانی واجب ہونے میں اختلاف ہے اظہر یہی ہے کہ کپڑے پر خوشبو باقی رہنے کی وجہ دوسری قربانی واجب ہوگی۔ [1]

جہاز میں ایئر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال اور احرام کا مسئلہ

سفر شروع کرنے سے پہلے جہاز میں کثیر مقدار میں ایئر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات مسافروں کی موجودگی میں بھی خوشبو کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں اگر احرام سے خوشبو کی مہک آنے لگے تو کچھ بھی لازم نہیں۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی عطار (خوشبو بیچنے والے) کی دوکان پر بیٹھا اور اس کے احرام سے خوشبو آنے لگی تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ [2]

مزید لکھا کہ اگر احرام کی حالت میں کسی ایسے کمرہ میں داخل ہوا، جہاں خوشبو سلگائی گئی ہو جس

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

سَوَاءٌ غَلَبَ غَيْرُهُ أَمْ لَا غَيْرَ أَنَّهُ فِي غَلَبَةِ الطِّيبِ يَجِبُ الدَّمُ، وَفِي غَلَبَةِ الْغَيْرِ تَجِبُ الصَّدَقَةُ إِلَّا أَنْ يُشْرَبَ مِرَارًا فَيَجِبَ الدَّمُ". (ردالمحتار مع الدرالمختار: كتاب الحج/باب الجنايات في الحج، ج، ۲، ص، ۵۴۷، دارالفكر، بيروت)

"وَلَوْ خَلَطَهُ بِمَا يُشْرَبُ فَإِنْ كَانَ غَالِبًا فَدَمٌ، وَإِلَّا فَصَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشْرَبَ مِرَارًا فَيَجِبُ دَمٌ هَكَذَا فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْجِنَايَاتِ/ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِيمَا يَجِبُ بِالتَّطَيُّبِ وَالتَّدَهُّنِ، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دار الفكر)

[1]..... "وَإِذَا وَجَبَ الْجَزَاءُ بِالتَّطَيُّبِ فَلَا بُدَّ مِنْ إِزَالَتِهِ مِنْ بَدَنِهِ أَوْ ثَوْبِهِ فَلَوْ لَمْ يُزِلْهُ بَعْدَمَا كَفَّرَ لَهُ اخْتَلَفُوا فِي وُجُوبِ دَمٍ آخَرَ لِبَقَائِهِ وَأَظْهَرُ الْقَوْلَيْنِ الْوُجُوبُ، كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دارالفكر)

[2]...... "ولَا بَأسَ بِأَنْ يَجْلِسَ فِي حَانُوتِ عَطَّارٍ قَصْداً". (دررالحكام شرح غرر الأحكام: كتاب الحج/باب الجنايات، ج، ۱، ص، ۲۳۹، دار احياء الكتب العربية)

Marfat.com

کے نتیجے میں اس کے کپڑوں سے خوشبو مہکنے لگی تو اس صورت میں ایسے شخص پر کچھ لازم نہیں اس لئے کہ اس نے عین خوشبو سے کوئی نفع نہیں اٹھایا۔ [۱]

حالت احرام میں فوت ہونے والے کو خوشبو لگانا

اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین اور غسل اسی طرح کیے جائیں گے، جس طرح دوسرے لوگوں کے لئے کیے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ موت کی وجہ سے اس کا احرام ختم ہو گیا اور جب احرام ختم ہو گیا تو میت پر خوشبو کا استعمال اور سر وغیرہ کو ڈھکنا بھی جائز ہو گیا۔ [۲]

محرم کا خوشبو والی مسواک، پرفیوم یا عطر کی ڈبی کو اپنے بیگ (Bag) میں رکھنا

اگر مُحرم نے خوشبو والی مسواک، خوشبو کی ڈبی یا پرفیوم (Perfume) کو اپنے بیگ (Bag) وغیرہ میں رکھا تو اس صورت میں اس پر فدیہ لازم نہیں ہوگا۔ البتہ خوشبو کا سونگھنا مکروہ ہے۔ [۳]

احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو یا تیل لگانا

احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو یا تیل لگانا سنت ہے۔ اگرچہ اس کا جرم باقی رہے۔ آج کل تو ایسے تیل بھی ملتے ہیں جن میں خوشبو ہوتی ہے۔ احرام سے پہلے ایسے تیل لگانا بھی جائز ہے۔

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ:

---

[۱].....''أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا قَدْ أُجْمِرَ فِيهِ فَطَالَ مُكْثُهُ حَتَّى عَلِقَ ثَوْبَهُ لَا يَلْزَمُهُ شَيْءٌ''.(المبسوط للسرخسي:باب الذهب والطيب ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۲۳ ، دارالمعرفة ، بيروت)

[۲].....''والمحرم كالحلال(الدرالمختار) قوله: (والمحرم كالحلال) أي فيغطي رأسه وتطيب أكفانه، ردالمحتار مع الدر المختار : كتاب الصلاة/باب صلاة الجنازة ، ج ، ۳ ، ص ، ۹۹ ،بيروت ''ثم المحرم يكفن كما يكفن الحلال عندنا ، اي: تغطي رأسه ووجهه ويطيب .... ، عن اب عباس رضى الله عنه عن النبي ﷺ انه قال: فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ خَمِّرُوهُمْ ، وَلَا تُشَبِّهُوهُمْ بِالْيَهُودِ ''.بدائع الصنائع : كتاب الصلاة/فصل: في كيفية التكفين،ج،۲ ، ص، ۳۲۸ ، بيروت)

[۳].....''وَلَا يَلْزَمُهُ شَيْءٌ بِشَمِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ وَالثِّمَارِ الطَّيِّبَةِ مَعَ كَرَاهَةِ شَمِّهِ كَذَا فِي غَايَةِ السُّرُوجِيِّ شَرْحِ الْهِدَايَةِ''.(الفتاوى الهندية: كتاب المناسك /باب الجنايات ، الباب الثامن في الجنايات ، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۶۷ ، دارالكتب العلمية)

Marfat.com

"كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لاحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالبَيْتِ".

ترجمہ: کہ میں رسول ﷺ کو جب آپ احرام باندھتے تو احرام باندھتے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خانہ کعبہ کے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.[۲]

"ترجمہ: گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں مشک خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے"۔

كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ فَلَا يَنْهَاهَا.[۳]

ترجمہ: "ہم رسول ﷺ کے ساتھ مکہ جاتیں تو احرام کے وقت اپنی پیشانیوں کو خوشبودار مرکب کے ساتھ لیپ دیتے تھے۔ جب پسینہ آتا تو وہ ہمارے چہروں پر بہہ جاتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے تو اس سے منع نہ فرماتے تھے"۔

نوٹ: ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر احرام کے بعد خوشبو کا جرم باقی رہ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں"۔[۴]

---

[۱].....(صحيح البخاري: كتاب الحج /بابُ الطِّيبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ،وَيَتَرَجَّل وَيَدَّهِن ،ج ،۱، ص ،۳۸۰، رقم الحديث ، ۱۵۳۹ ، بيروت)

[۲] .....(صحيح البخاري : كتاب الحج /بابُ الطِّيبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ،وَيَتَرَجَّل وَيَدَّهِن ، ج ، ۱ ، ص ،۳۸۰، رقم الحديث ، ۱۵۳۸ ، بيروت)(۲)

[۳] .....(سنن أبي داود:/باب ما يلبس المحرم ، ص ،۲۶۹ ،رقم الحديث ، ۱۸۳۰ ، دارالسلام)

[۴]....."وفيه : استحباب التطيب عند ارادة الاحرام وجواز استدامته بعد الاحرام".(عمدة القاری، كتاب الحج /بابُ الطِّيبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ،وَيَتَرَجَّل وَيَدَّهِن ،ج ، ۹ ، ص،۲۲۶)

"احتج به أبو حنيفة وأبو يوسف وزفر في ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

محرم کے لئے سرمہ کا استعمال

محرم سرمہ کا استعمال کرسکتا ہے جبکہ اس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو اگر خوشبو ملی ہوئی ہے تو اس

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

أن المحرم اذا تطيب قبل احرامه بما شاء من الطيب مسكاً كان أو غيره فانه لا بأس به ، ولا شيء عليه سواء كان مما يبقى عليه بعد احرامه أو لا ولا يضره بقاؤه عليه".(عمدة القارى: كتاب الحج /باب الطِّيبِ عِنْدَ الاِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ اِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ،وَيَتَرَجَّل وَيَدَّهِن ،ج ، ۹ ، ص ،۲۲۴ ، بيروت)

وكذا في سنن أبي داود: كتاب المناسك / الطيب عند الاحرام ، ص، ۲۵۷ ، رقم الحديث ، ۱۷۴۵ ، دارالسلام)

"ويدهن بأي دهن شاء ، ويتطيب بأي طيب شاء سواء كان طيباً تبقى عينه بعد الاحرام، أو لا تبقى في قول أبي حنيفة وأبي يوسف ، وهو قول محمد أولاً ثم رجع وقال : يكره له أن يتطيب بطيب تبقى عينه بعد الاحرام ، وحكي عن محمد في سبب رجوعه؛ أنه قال : كنت لا أرى بي بأساً ، حتى رأيت قوماً أحضروا طيباً كثيراً ، ورأيت أمراً شنيعاً فكرهته ؛ وهو قول مالك ".(بدائع الصنائع : كتاب الحج/فصل في بيان سنن الحج والترتيب في افعاله ، ج ، ۳ ، ص ،۱۰۹ ، بيروت)

"(وتطيب) أي يسن له استعمال الطيب في بدنه قبيل الاحرام . أطلقه فشمل ما تبقى عينه بعده كالمسك والغالية وما لا تبقى لحديث عائشة في صحيحين ....في لفظ لمسلم : كاني أنظر الى وبيض المسك وهو البريق واللمعان . وكرهه محمد بما تبقى عينه والحديث حجة عليه . وقيدنا بالبدن اذ لا يجوز التطيب في الثوب بما تبقى عينه على قول الكل على أحد الروايتين عنهما قالوا: وبه ناخذ . والفرق لهما بينهما أنه في البدن تابعاً على الاصح والمتصل بالثوب منفصل عنه فلم يعتبر تابعاً ، والمقصود من استنانه حصول الارتفاق به حالة المنع منه كالسحور للصوم وهو يحصل بما في البدن فاغنى عن تجويزه في الثوب اذ لم يقصد كمال الارتفاق حالة الاحرام لأن الحاج الشعث والتفل ، وظاهر ما في الفتاوى الظهيرية أن ما عن محمد رواية ضعفة وأن مشهور مذهبه كمذهبهما "(البحرالرائق :كتاب الحج/باب الاحرام، ج ، ۲ ، ص ، ۵۶۲ ، بيروت)

"(وادهن بأي دهن شئت) وهوالظاهر من المذهب عندنا. أنه لابأس بأن يتطيب ويدهن قبل احرامه بما شاء"(المبسوط : كتاب المناسك: ج ، ۴ ، ص، ۴ ، بيروت)

"(فان كان تطيب أو أدهن قبل الاحرام ثم وجد ريحه بعد الاحرام لم يضره ، وكذلك ان أجمر ثيابه قبل أن يحرم ثم لبسها بعد الاحرام فلا شيء عليه) وذكر هشام عن محمد رحمهما الله تعالىٰ أن المحرم اذا دخل بيتاً قد أجمر فيه فطال مكثه حتى علق ثوبه لا يلزمه شيء ولو أجمر ثيابه بعد الاحرام فعليه الجزاء ؛ لأن الاجمار اذا كان في البيت فعين الطيب لم يتصل بثوبه ولا ببدنه انما نال رائحته فقط بخلاف ما اذا أجمر ثيابه ؛ فان عين الطيب قد علق بثيابه فاذا كان الاجمار قبل الاحرام لم يكن ممنوعاً عن استعمال عين الطيب يومئذ وانما بقي مع المحرم رائحته فلا يلزمه شيء ".

(المبسوط : كتاب المناسك/باب الدهن والطيب ج ، ۴ ، ص، ۱۳۶ ، بيروت)

Marfat.com

صورت میں اس کے لئے سرمہ کا استعمال ممنوع ہے۔

نبیہ بن وھب فرماتے ہیں کہ:

”اشْتَكَى عُمَرُ بنُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيهِ ، فَأَرْسَلَ اِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوسِمِ : مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ: اُضْمِدْهُمَا بِالصَّبرِ فَإنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عن رَسُولِ اللّٰهِ“. ۱؎

ترجمہ: عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں خراب ہوگئیں اس نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا، سفیان نے کہا کہ اس وقت ابان بن عثمان، ان کے امیر الحج تھے، پیغام یہ تھا کہ آنکھوں کا کیا کروں؟ ابان نے کہا کہ ان پر مبصر کا لیپ کرو کیونکہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا تھا“۔

محرم مہندی نہ لگائے

محرم مہندی کا استعمال نہیں کرسکتا اس لئے کہ وہ خوشبو ہے۔

چنانچہ ام سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا تُطيبي وأنت محرمة ولا تمسي الحناء فانه طيب“. ۲؎

ترجمہ: ”احرام کی حالت میں نہ خوشبو لگاؤ اور نہ مہندی اس لئے کہ وہ خوشبو ہے“۔

اور اگر محرم نے سر میں گاڑھی مہندی لگالی، تو اس صورت میں اس پر دو دم واجب ہوں

۱؎ .....(سنن أبي داود: كتاب المناسك /باب يكتحل المحرم ، ص ، ۲۷۰ ، رقم الحديث ، ۱۸۳۸ ،بيروت)

”والكحل ليس بطيب ، وللمحرم أن يكتحل بكحل ليس فيه طيب“. (بدائع الصنائع: كتاب الحج /فصل فيما يرجع الى الطيب ، ج ، ۳ ، ص ، ۲۲۲ ، بيروت)

”ولا بأس بأن يكتحل المحرم بكحل ليس فيه طيب“. (المبسوط : كتاب الحج /باب الدهن والطيب ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۳۶ ، بيروت)

۲؎ .....(طبراني كبير: باب خولة عن ام سلمة ، ج ، [۲۳]الثلاث وعشرون، ص، ۴۱۸، رقم الحديث، ۱۰۱۲ ، بحواله اثمار الهدايه)

Marfat.com

گے، ایک دم خوشبو لگانے کا اور دوسرا سر ڈھانکنے کا۔ ۱

اور پورے ہاتھ پر لگنے کی صورت میں اس پر قربانی کے چھوٹے جانور کے ذبح کی شکل میں متعین طور پر دم لازم ہوگا۔ ۲

محرم کے لئے خطمی کا استعمال

محرم کے لئے خطمی کا استعمال جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے اور محرم کے لئے خوشبو کا استعمال جائز نہیں نیز یہ کہ خطمی سر کے جوں کو مارتی ہے اور احرام کی حالت میں جوں کو مارنا حرام ہے، لہذا اس کا استعمال جائز نہیں۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا یُوجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ: الزَّادُ والرَّاحِلَةُ قَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَمَا الْحَاجُّ؟ قَالَ :الشَّعِثُ وَالتَّفِلُ وقَامَ آخرُ فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ مَا الْحَجُّ؟ قَالَ :الْعَجُّ وَالثَّجُّ قَالَ وَكِيعٌ : يَعْنِي بِالْعَجِّ : الْعَجِيجَ بِالتَّلْبِيَةِ ، وَالثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ . ۳

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ تو آپ ؐ نے فرمایا

---

۱ .....”وان خضب رأسه بحناء فعليه دم ،لأنه طيب قال عليه السلام الحناء طيب وإن صار ملبدا فعليه دمان دم للتطيب ودم للتغطية“.(هدايه: كتاب الحج/باب الجنايات، ج ، ص، ا ،ص،۱۵۷ ،دار احياء التراث العربى ،بيروت، لبنان)

”وَإِنْ خَضَبَ رَأْسَهُ بِحِنَّاءٍ يَجِبُ الدَّمُ وَهَذَا إذَا كَانَ مَائِعًا، وَإِنْ كَانَ مُلَبَّدًا فَعَلَيْهِ دَمَانِ دَمٌ لِلتَّطَيُّبِ وَدَمٌ لِتَغْطِيَةِ الرَّأْسِ“.(الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْجِنَايَاتِ وَفِيهِ خَمْسَةُ فُصُولٍ،الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِيمَا يَجِبُ بِالتَّطَيُّبِ وَالتَّدَهُّنِ، ج، ا ،ص، ۲۴۱،دار الفكر)

۲ .....”وَفَرَّقَ الْحَنَفِيَّةُ بَيْنَ تَطَيُّبٍ وَتَطَيُّبٍ، وَفَصَّلُوا:أَمَّا فِي الْبَدَنِ فَقَالُوا:تَجِبُ شَاةٌ إِنْ طَيَّبَ الْمُحْرِمُ عُضْوًا كَامِلاً مِثْل الرَّأْسِ وَالْيَدِ وَالسَّاقِ، أَوْ مَا يَبْلُغُ عُضْوًا كَامِلاً“.(الموسوعة الفقهية الكويتية:”مادة“ ج،۲،ص،۱۸۳ ،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويتية)

۳ .....(سنن ابن ماجه: كتاب المناسك:باب :مَا يُوجِبُ الْحَجَّ ، ج ، ۳ ، ص ، ۴۱۳ ، رقم الحديث، ۲۸۹۶ ، بيروت)

Marfat.com

توشہ اور سواری۔ پھر اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ حاجی کیسا ہوتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا بکھرے بالوں والا خوشبو سے مبرا ایک اور شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسولؐ حج کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ لبیک پکارنا اور خون بہانا (یعنی قربانی کرنا)"۔

خطمی کو اردو میں گلو خیر کہتے ہیں یہ بالوں کی صفائی کے کام بھی آتی ہے نیز اس میں خوشبو کی بھی آمیزش ہوتی ہے۔

حالتِ احرام میں ہیئر کلر (Hair Colour) لگانا ممنوع ہے

آج کل مارکیٹ (Market) میں بالوں کو مختلف رنگوں میں رنگنے کے لئے کئی قسم کے ہیئر کلز (Hair Colours) دستیاب ہیں، جن میں کئی اجزاء شامل ہوتے ہیں ان میں سے اکثر میں پرفیوم (Perfume) کی آمیزش ہوتی ہے۔ مُحرم کو ہیئر کلر (Hair Colour) لگانے کی اجازت نہیں۔[۱]

حالت احرام میں ہیئر جیل (Hair Gel) لگانا ممنوع ہے

مُحرم کے لئے ہیئر جیل (Hair Gel) کا استعمال جائز نہیں اس لئے کہ اس میں فیوم (Perfume) شامل ہوتی ہے۔[۲]

محرم ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے

محرم کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسا کپڑا پہنے جس پر ورس اور زعفران لگا ہوا ہو۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"أنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، مَا يَلبَسُ المُحرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: لاَ يَلبَسُ القُمُصَ وَ لاَ العَمَائِمَ ، وَ لاَ السَّرَاوِيلاَتِ ،

---

[۱] ....."ولا يغسل رأسه ولا لحيته بالخطمي لأنه نوع طيب ، ولأنه يقتل هوام الرأس "(هدايه: كتاب الحج/باب الاحرام، ج ۱، ص ۱۳۷ ،داراحياء التراث العربي،بيروت،لبنان)

[۲] .....(وأيضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)

Marfat.com

وَلاَ البَرَانِسَ ، وَلاَ الخِفَافَ ، اِلَّا أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَينِ ، فَلْيَلبَسْ خِفَّينِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَينِ ، ولاَ تَلبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيئاً مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ [۱]

ترجمہ: ''ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ محرم کون کون سا کپڑا پہنے؟ تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو وہ کرتا پہنے اور نہ عمامہ اور نہ پائجامہ اور نہ ٹوپیاں اور نہ موزے، لیکن اگر اس کے پاس جوتی نہ ہو تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ لیا ہو (احرام میں) کوئی کپڑا ایسا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو''۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کے لئے زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں اس لئے کہ زعفران اور ورس میں خوشبو ہوتی ہے اور محرم کے لئے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

'' سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتْرُكُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ فَقَالَ : لاَ يَلْبَسُ القَمِيصَ وَ لاَ البُرْنُسَ ولاَ السَّرَاوِيلَ وَلاَ العِمَامَةَ وَ لاَ ثَوْباً مَسَّهُ وَرْسٌ وَ لاَ زَعْفَرَانٌ وَ لاَ الخُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لاَ يَجِدُ النَّعْلَيْنِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَينِ''. [۲]

---

[۱].....(صحيح البخاري : كتاب الحج /بابُ ما لاَ يَلبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ، ج ، ۱ ،ص ، ۳۸۰ ، ۳۸۱ ، رقم الحديث ، ۱۵۴۲ ، بيروت)

[۲].....(سنن أبو داوٗد : كتاب المناسک : باب ما يلبس المحرم ، ص ، ۲۶۸ ، رقم الحديث ، ۱۸۲۳ ، دارالسلام ، رياض)

وكذا في صحيح مسلم : كتاب الحج /باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا يباح، وبيان تحريم الطين عليه ، ج ، ۲ ، ص ، ۸۳۴ ، رقم الحديث ، ۱۱۷۷ ، بيروت)

"ولا يلبس ثوباً صبغ بورس أو زعفران ، وان لم يكن مخيطاً ؛ لخبر ابن عمر رضى اللّٰه تعالىٰ عنه ولأن الورس والزعفران طيب ، والمحرم ممنوع من استعمال الطيب في بدنه ".(بدائع الصنائع : كتاب الحج/فصل .وأما بيان ما يحظره الاحرام وما لا يحظره ، ج ، ۳ ، ص ، ۲۰۴ ، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ احرام والا کون سے کپڑے ترک کرے (یعنی نہ پہنے)؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: قمیص، سر ڈھانکنے والا جبہ، شلوار، عمامہ، ورس یا زعفران لگا کپڑا اور موزے نہ پہنے سوائے اس کے جس کو جوتا نہ ملے، جسے جوتا نہ ملے وہ موزے پہن لے مگر انھیں کاٹ دے یہاں تک کہ وہ گٹوں سے نیچے ہو جائیں''۔

ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے دم

محرم نے ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہن لیا تو اس پر دم لازم ہوگا اس لئے کہ ورس اور زعفران میں خوشبو ہوتی ہے تو اس کے استعمال سے جسم پر خوشبو کا استعمال لازم آتا ہے لہذا دم لازم ہوگا۔[1]

محرم خوشبو اور تیل نہیں لگا سکتا

مُحرم خوشبو کا استعمال نہیں کر سکتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں خوشبو کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ نیز تیل کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ آج کل تو بعض ایسے تیل ملتے ہیں جن میں خوشبو ہوتی ہے جب عام تیل (جس میں خوشبو نہیں ہے) کی ممانعت ہے تو پھر خوشبودار تیل کی ممانعت تو بطریق اولی ہوگی۔

محرم تو اللہ کے گھر کعبہ مشرفہ اور خود اللہ کا عاشق ہوتا ہے اس لئے وہ زینت سے مکمل اجتناب کرے مثلاً خوشبو اور تیل وغیرہ کے استعمال سے احتراز کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے حاجی کے انداز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پراگندہ ہونا چاہیے۔

صفوان بن یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

---

[1]....''وَلَوْ لَبِسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِالْوَرْسِ أَوْ الزَّعْفَرَانِ فَعَلَيْهِ دَمٌ، لِأَنَّ الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ لَهُمَا رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، فَقَدْ اسْتَعْمَلَ الطِّيبَ فِي بَدَنِهِ فَيَلْزَمُهُ الدَّمُ''.(بدائع الصنائع : كتاب الحج/فصل :تطيب المحرم، ج ، ۲ ، ص ، ۱۸۹ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

"كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ!إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ، يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِنِّي أُحِبُّ ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ، أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ .فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفاً عَنِ الْعُمْرَةِ ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلاً فِي حَجِّكَ".[1]

ترجمہ: "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی خلوق خوشبو سے آلودہ جبہ پہنے ہوئے آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو میں کس طرح کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب رسول کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو خود ایک کپڑے سے آڑ کر لیتے تھے اور میں نے حضرت عمر سے پہلے سے ہی کہہ رکھا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے تو میں کپڑے میں سر ڈال کر دیکھنا چاہتا ہوں تو جب آپ پر وحی کا نزول ہونا شروع ہوا تو معمول کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کپڑے میں چھپالیا، پس میں آیا اور میں نے اپنا سر آپ ﷺ کے ساتھ اس کپڑے میں ڈال لیا اور ان کی طرف دیکھا، اور جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھ سے عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو وہ شخص کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے

---

[1] ..... (صحيح مسلم ، كتاب الحج /باب ما يباح للمحرم بحج أو بعمرة ، وما لا يباح وبيان تحريم الطيب على ، ج ، ٢ ، ص ، ٨٣٤ ، رقم الحديث ، ١١٨٠ ، بيروت)

Marfat.com

فرمایا کہ جبہ اتار دو اور تیرے ساتھ جو خوشبو کا نشان لگا ہے اسے دھو دو اور پھر اپنے عمرہ میں وہی اعمال کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے''۔

صفوان بن یعلی روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''أنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ: أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ يُوحِي إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، جَائَهُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً، فَجَائَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى، وَعَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبٌ أُظِلَّ بِهِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَادَ الْإِنْقَاءَ، حِيْنَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ نَعَمْ.''[1]

ترجمہ: ''یعلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جب رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہو تو مجھے آپ ﷺ کو دکھانا، صفوان نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ سرکار دوعالم ﷺ جعرانہ میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کئی صحابہ بھی تھے اتنے میں ایک آدمی آکر کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے عمرے کا احرام باندھا اور وہ خوشبو میں لت پت ہو یہ سن کر آپ ﷺ ایک گھڑی کے لئے خاموشی اختیار کی اتنے میں آپ ﷺ پر

[1].....(صحيح البخاري : كتاب الحج / باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب، ج ۱، ص ۳۷۹، رقم الحديث، ۱۵۳۶، بيروت)

Marfat.com

وحی نازل ہونے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلی کو اشارہ کیا تو یعلی آئے اور (دیکھا کہ) آپ ﷺ پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے یعلی نے اپنا سر کپڑے کے اندر کیا تو دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا ہے اور خراٹے کی طرح آواز نکل رہی ہے پھر یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ آدمی کدھر ہے؟ جس نے عمرہ کے بارے میں سوال کیا تھا اس شخص کو لایا گیا تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا جو خوشبو تیرے ساتھ لگی ہے (کپڑے میں ہو یا جسم پر) تین مرتبہ دھو دو اور جبہ اتار دو اور حج میں جو اعمال کرتے تھے وہ عمرہ میں بھی کرو۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے جو اس کو تین مرتبہ دھونے کا حکم صادر فرمایا کیا اس سے یہ مقصد ہے کہ اچھی طرح صفائی ہو جائے تو انھوں نے کہا کہ جی ہاں"۔

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کے لئے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ"۔[1]

ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ خوشبو کے بغیر تیل استعمال کرتے تھے"۔

خوشبودار اور غیر خوشبودار تیل استعمال کرنے سے دم

محرم نے خوشبودار تیل کا استعمال کیا مثلاً گلاب، بنفشہ، یا ان کے علاوہ ایسے تیل کا استعمال کیا جن میں خوشبو ہوتی ہے، اگر تو یہ تیل عضو کامل پر لگایا گیا تو اس پر دم لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنفشہ خوشبو نہیں ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں اس لئے کہ اس سے نکلا

---

[1] .....(مسند احمد بن حنبل: مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ج، ۹، ص، ۱۹۲، رقم الحدیث، ۵۲۴۱، مؤسسۃ الرسالۃ)

"قال: (ولا یَمَسُّ طِیباً) لقوله عَلَیهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ الحَاجُّ الشَّعِثُ التَّفِلُ" (ہدایۃ: کتاب الحج /باب الاحرام، ج، ص، ۱۳۶، دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

Marfat.com

ہوا تیل خوشبودار اور معطر ہوتا ہے۔ یہ بکائن اور دوسرے تیلوں کی طرح ہے۔ اگر ایسا تیل استعمال کیا جس میں خوشبو نہیں تھی تو ایسی صورت میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پر دم لازم ہوگا جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک اس پر صدقہ لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر اس (محرم) نے غیر خوشبودار تیل کا استعمال بالوں میں کیا تو دم لازم ہوگا جبکہ جسم پر استعمال کرنے کی صورت میں اس پر کچھ لازم نہیں۔ صاحبین درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں زیتون کا تیل استعمال کیا''۔ صاحبین کا کہنا یہ ہے کہ اگر تیل کے استعمال سے دم لازم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے استعمال ہی نہ فرماتے۔ اس لئے کہ یہ بات آنحضرت ﷺ کی ذات سے بعید ہے کہ آپ ایسا کام کریں جس سے دم واجب ہوتا ہو۔ مزید برآں کہ غیر خوشبودار تیل خوراک کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، لہذا یہ گوشت گھی اور چربی کے مثل ہوگیا۔ اس کے استعمال سے صدقہ کا وجوب اس کی خوشبو کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ اس سے جوئیں مرتی ہیں۔ امام صاحب کی دلیل یہ حدیث ہے۔

''ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب ان کے بھائی کی موت کی خبر پہنچی تو وہ تین دن غم میں علیحدہ رہیں، تین ایام کے بعد انہوں نے زیتون کا تیل منگوایا اور فرمایا مجھے خوشبو استعمال کرنے کی ضرورت تو نہیں ہوتی، لیکن میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے شوہر کے۔ اس کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ کرے''۔ امام صاحب کا کہنا یہ ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زیتون کو خوشبو کا نام دیا۔ زیتون خوشبو کی اصل ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اس میں خوشبو ڈال کر اسے خوشبو بنایا جاتا ہے تو جب اسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جائے گا تو یہ دوسرے خوشبودار تیلوں کی مانند ہو جائے گا۔ نیز اس سے

Marfat.com

پراگندگی زائل ہوتی ہے جو کہ حدیث کے مطابق احرام کی علامات وشعار ہے۔احرام کی علامت کا ازالہ کرنے سے یہ جارح بن گیا اور جنایت پوری ہوگئی اس لئے دم لازم ہوگی۔

جہاں تک صاحبین کی بیان کردہ حدیث کا تعلق ہے وہ ضرورت پر محمول ہے۔اس لئے کہ جس طرح آپ ﷺ کی ذات اقدس سے موجب دم فعل کا سرزد ہونا بعید ہے ایسے ہی آپ ﷺ کی ذات سے ایسے فعل کے سرزد ہونا محال ہے جس سے صدقہ واجب ہوتا ہو۔حالانکہ صاحبین کے نزدیک صدقہ لازم آتا ہے۔حدیث میں اس چیز کا ذکر نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفارہ نہیں دیا، ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اس تیل کو استعمال کرنے کے بعد کفارہ ادا کردیا ہو۔لہذا یہ حدیث حجت نہیں بن سکتی۔

حضرت عائشہؓ کا رسول اللہؐ کو احرام باندھنے کے وقت غالیہ خوشبو لگانا

احرام باندھنے کے وقت اعلی خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ". [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہؐ کو احرام باندھنے کے وقت غالیہ (ایک خوشبو) لگائی۔

احرام کھولتے وقت خوشبو لگانا

احرام کھولتے وقت خوشبو لگانا سنت ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ إِحْرَامِهِ حِينَ أَرَادَ أَنْ

---

[1] .....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الحج/باب الطيب للاحرام، ج ، ۵ ، ۵۳ ، رقم الحديث ، ۸۹۶۳ ، دارالكتب العلمية ، بيروت، لبنان) وفي حاشية مسند أحمد:"قال أبو حاتم، كما في "علل ابنه هذا حديث منكر.وقال ابن عبد البر :وهذا الحديث بهذا اللفظ وهذا الإسناد لم يروه إلا أبو زيد بن أبي الغمر، وقد أنكروه عليه.(حاشية مسند أحمد بن حنبل:مسند الصديقه عائشه بنت الصديق رضى الله عنها . ج ، ۴۰ ، ص ، ۱۲۶ ، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

يُحْرِمَ، وَعِنْدَ إِحْلَالِهِ، قَبْلَ أَنْ يُحِلَّ بِيَدَيَّ". ۱

ترجمہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھتے وقت آپ ﷺ کو خوشبو لگائی۔ اس طرح آپؐ کے احرام کھولتے وقت بھی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی''۔

احرام سے پہلے اعلیٰ خوشبودار تیل لگانا

احرام سے پہلے سر میں اعلیٰ قسم کا خوشبودار تیل لگانا چاہیے۔

ہشام بن عروہ روایت کرتے ہیں کہ:

"أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَدَّهِنُ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ". ۲

ترجمہ ''ابن زبیر احرام کے وقت سر میں غالیہ (خوشبودار) تیل لگایا کرتے تھے''۔

منیٰ میں روانہ ہوتے وقت خوشبو لگانا

منیٰ روانہ ہوتے وقت خوشبو لگانا سنت ہے۔

نوٹ: آٹھویں ذی الحجہ کو احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو لگائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهِ، وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ". ۳

ترجمہ: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی اور منیٰ میں آپ کے روانہ ہوتے وقت خوشبو لگاتی تھی''۔

۱.....(سنن النسائي: كتاب مناسك الحج / باب اباحة الطيب عند الاحرام، ج ، ۵ ، ص ، ۱۳۶ ، رقم الحديث، ۲۶۸۴ ، مكتب المطبوعات الاسلامية ، حلب)

۲.....(مصنف لابن أبي شيبه: كتاب الحج/من رخص في الطيب عند الاحرام ، ج ، ۳، ص ، ۲۰۶ ، رقم الحديث، ۱۳۴۸۹ ، مكتبة الرشد ، الرياض)

۳.....(سنن الدارمي: كتاب المناسك/باب الطيب عند الاحرام، ج ، ۲، ص، ۱۱۳۷ ، رقم الحديث، دار المغني للنشر والتوزيع ،المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

غیر مُحرم ہونے کی صورت میں حضرت عائشہؓ کا رسول اللہؐ کو خوشبو لگانا

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

"سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ عِنْدَ إِحْلَالِهِ وَقَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ". [1]

ترجمہ: "میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز کے ساتھ خوشبو لگاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا میں آپ کو غیر مُحرم ہونے کی صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے بہت اچھی خوشبو لگاتی تھی۔

عائشہ بنت سعد کا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سر میں خوشبو لگانا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

"سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ: كُنْتُ أُشْبِعُ رَأْسَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ لِحَرَمِهِ بِالطِّيبِ". [2]

ترجمہ: "میں نے عائشہ بنت سعد سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے احرام کے لئے ان کے سر کو اچھی طرح خوشبو لگاتی"۔

حالتِ احرام میں ویکس (Vicks) کے استعمال کرنے پر وجوب کفارہ کا حکم

ویکس (Vicks) میں باون فی صد (۵۲) کافور کی آمیزش ہوتی ہے لہٰذا اس کا استعمال حالتِ احرام میں جائز نہیں ہے، اگر محرم نے اس کا استعمال کیا تو اس صورت میں اس پر کفارہ لازم ہوگا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مُحرم نے اس کا استعمال ایک عضو یا اس کے بقدر کیا تو دم

---

[1] .....(شرح معاني الآثار: كتاب مناسك الحج/باب التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص ۱۳۰، رقم الحديث، ۳٦۰۵، عالم الكتب)

[2] .....(شرح معاني الآثار: كتاب مناسك الحج/باب التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۱۳۱، رقم الحديث، ۳٦۰۸، عالم الكتب)

Marfat.com

واجب ہوگا، اور ایک عضو سے کم استعمال کرنے کی صورت میں صدقہ لازم ہوگا۔ [1]

عورت کا احرام کی حالت میں بچے کا پیمپر (Pamper) تبدیل کرنا

احرام کی حالت میں خواتین کو بعض اوقات ساتھ لائے ہوئے بچوں کے پیمپرز (Pampers) وغیرہ تبدیل کرنے پڑتے ہیں، جس کے لئے انہیں بے بی وائپس (Baby wipes) کا استعمال کرنا پڑتا ہے اور ان میں خوشبو وغیرہ ہوتی ہے۔ کیا پیمپرز (Pampers) تبدیل کرنے کی وجہ سے ان پر کوئی جزا لازم آتی ہے؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے اگر خوشبو پورے ہاتھ پر لگی ہے تو اس صورت میں اس پر قربانی کے چھوٹے جانور کے ذبح کی شکل میں متعین طور پر دم لازم ہوگا، اور اگر کم لگی ہے تو صدقہ۔ [2]

کیا عورت کا احرام سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے؟

عورتوں کے لئے احرام سے پہلے عورتوں کی خوشبو لگانا مسنون ہے جبکہ اس کا رنگ ہو خوشبو نہ ہو۔

طواف سے قبل خوشبو لگانا

طواف سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے۔

"كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ

---

[1]....."فَإِذَا اسْتَعْمَلَ الطِّيبَ فَإِنْ كَانَ كَثِيرًا فَاحِشًا فَفِيهِ الدَّمُ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلًا فَفِيهِ الصَّدَقَةُ .... حَتَّى لَوْ طَيَّبَ بِهِ عُضْوًا كَامِلًا يَكُونُ كَثِيرًا يَلْزَمُهُ دَمٌ وَفِيمَا دُونَهُ صَدَقَةٌ". (الفتاوى الهندية : كتاب المناسك/الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج ، ١ ، ص ، ٢٤١ ، دار الفكر)
"ولو تداوي بالطيب أي المحض الخالص أو بدواء فيه طيب أي غالب ولم يكن مطبوخاً فالتصق أي الدواء على جراحته تصدق أي اذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضواً أو أكثر ، الا أن يفعل ذلک مراراً فليزمه دم لأن كثرة الفعل قامت مقام كثرة الطيب". (شرح لباب المناسک مع ارشاد الساري: فصل في التدوي بالطيب ، ص، ٣٥٣ ، بيروت) وكذا في غنية المناسک في بغية المناسک :مطلب في التداوي بالطيب ، ادارة القرآن)

[2]....."وَفَرَّقَ الْحَنَفِيَّةُ بَيْنَ تَطَيُّبٍ وَتَطَيُّبٍ، وَفَصَّلُوا: أَمَّا فِي الْبَدَنِ فَقَالُوا: تَجِبُ شَاةٌ إِنْ طَيَّبَ الْمُحْرِمُ عُضْوًا كَامِلًا مِثْلَ الرَّأْسِ وَالْيَدِ وَالسَّاقِ، أَوْ مَا يَبْلُغُ عُضْوًا كَامِلًا .... وَإِنْ طَيَّبَ أَقَلَّ مِنْ عُضْوٍ فَعَلَيْهِ الصَّدَقَةُ لِقُصُورِ الْجِنَايَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الطِّيبُ كَثِيرًا فَعَلَيْهِ دَمٌ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: "مادة" ج، ٢، ص، ١٨٣، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

Marfat.com

قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ". ؎۱

ترجمہ: "میں نبی کریم ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی والے دن اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے وہ خوشبو لگاتی تھی کہ جس میں مشک تھی"۔

احرام کی حالت خوشبو کا تحفہ قبول کرنا

احرام کی حالت میں خوشبو کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، فقط استعمال ممنوع ہے لینا دینا ممنوع نہیں ہے، بشرطیکہ اس کے ہاتھ پر نہ لگے۔ ؎۲

محرم کا خوشبو کا چھونا

محرم کا خوشبو چھونا مکروہ ہے۔ ؎۳

حضرت عائشہ کا حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہؐ کو ذریرہ خوشبو لگانا

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

"طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ

؎۱ .....(صحيح مسلم: كتاب الحج/باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۸۴۶، رقم الحديث، ۱۱۸۹، دار احياء التراث العربي، بيروت)

؎۲ ....."تَفْصِيلُ أَحْكَامِ التَّطَيُّبِ لِلْمُحْرِمِ:

تَطْيِيبُ الثَّوْبِ:

وَهُوَ أَصْلٌ فِي الْبَابِ، لِلتَّنْصِيصِ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ السَّابِقِ، وَمِنْ هُنَا قَالُوا: الْمُحْرِمُ مَمْنُوعٌ مِنَ اسْتِعْمَالِ الطِّيبِ فِي إِزَارِهِ، أَوْ رِدَائِهِ، وَجَمِيعِ ثِيَابِهِ، وَفِرَاشِهِ، وَنَعْلِهِ حَتَّى لَوْ عَلِقَ بِنَعْلِهِ طِيبٌ وَجَبَ أَنْ يُبَادِرَ لِنَزْعِهِ، وَلَا يَضَعُ عَلَيْهِ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، أَوْ نَحْوُهُمَا مِنْ صِبْغٍ لَهُ طِيبٌ. كَذَلِكَ لَا يَجُوزُ لَهُ حَمْلُ طِيبٍ تَفُوحُ رَائِحَتُهُ، أَوْ شَدُّهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، كَالْمِسْكِ، بِخِلَافِ شَدِّ عُودٍ أَوْ صَنْدَلٍ.

أَمَّا الثَّوْبُ الَّذِي فِيهِ طِيبٌ قَبْلَ الْإِحْرَامِ فَلَا يَجُوزُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ لُبْسُهُ. وَيَجُوزُ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ تَطْيِيبُ ثَوْبِ الْإِحْرَامِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْإِحْرَامِ. وَلَا يَضُرُّ بَقَاءُ الرَّائِحَةِ فِي الثَّوْبِ بَعْدَ الْإِحْرَامِ، كَمَا لَا يَضُرُّ بَقَاءُ الرَّائِحَةِ الطَّيِّبَةِ فِي الْبَدَنِ اتِّفَاقًا، قِيَاسًا لِلثَّوْبِ عَلَى الْبَدَنِ، لَكِنْ نَصُّوا عَلَى أَنَّهُ لَوْ نَزَعَ ثَوْبَ الْإِحْرَامِ أَوْ سَقَطَ عَنْهُ فَلَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَعُودَ إِلَى لُبْسِهِ مَا دَامَتِ الرَّائِحَةُ فِيهِ، بَلْ يُزِيلُ مِنْهُ الرَّائِحَةَ ثُمَّ يَلْبَسُهُ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة"احرام"، ج، ۱۲، ص، ۱۶۰، ۱۶۱، وزارة الأوقاف)

؎۳ .... (معلم الحجاج: ص، ۱۲۶)

Marfat.com

الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ"۔[1]

ترجمہ: ''میں نے حجۃ الوداع میں اپنے ہاتھ سے ذریرہ خوشبو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت لگائی''۔

نوٹ: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتح الباری'' میں لکھا ہے کہ ''ذریرہ'' چند خوشبوؤں کا مجموعہ اور مرکب کا نام ہے۔ امام نووی کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں کہ ''ذریرہ'' ہند سے آنے والی خوشبوؤں میں سے ہے، داودی نے کہا کہ پہلے اس کے مفردات و اجزاء جمع کیے جاتے ہیں، پھر انہیں پیستے ہیں اور یوں سفوف والی خوشبو تیار ہو جاتی ہے۔[2]

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال سنت ہے۔ یعنی دسویں ذی الحجہ کو حلق کروانے کے بعد حاجی احرام سے نکل جاتے ہیں۔ وہ چیزیں جو احرام کی وجہ سے ممنوع ہوئی تھیں اب ان کا استعمال جائز ہو گیا۔ نیز علماء نے لکھا ہے کہ جن مواقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو لگانے کا ذکر کیا ہے یعنی احرام سے پہلے اور نحر کے دن طواف سے پہلے، ان مواقع پر مشک اور گلاب کی خوشبو لگانا اولیٰ اور بہتر ہے۔[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب اللباس / باب الذريره، ج، ۷، ص، ۱۶۴، رقم الحديث، ۵۹۳۰)

[2] ....."(قَوْلُهُ بَابُ الذَّرِيرَةِ) بِمُعْجَمَةٍ وَرَاءَيْنِ بِوَزْنِ عَظِيمَةٍ وَهِيَ نَوْعٌ مِنَ الطِّيبِ مُرَكَّبٌ قَالَ الدَّاوُدِيُّ تُجْمَعُ مُفْرَدَاتُهُ ثُمَّ تُسْحَقُ وَتُنْخَلُ ثُمَّ تُذَرُّ فِي الشَّعْرِ وَالطَّوْقِ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَرِيرَةً كَذَا قَالَ وَعَلَى هَذَا فَكُلُّ طِيبٍ مُرَكَّبٍ ذَرِيرَةٌ لَكِنِ الذَّرِيرَةُ نَوْعٌ مِنَ الطِّيبِ مَخْصُوصٌ يَعْرِفُهُ أَهْلُ الْحِجَازِ وَغَيْرُهُمْ وَجَزَمَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمُ النَّوَوِيُّ بِأَنَّهُ فُتَاتُ قَصَبِ طِيبٍ يُجَاءُ بِهِ مِنَ الْهِنْدِ". (فتح الباري: باب الذريرة، ج، ۱۰، ص، ۳۷۱، دار المعرفة، بيروت)

"وَقَالَ النَّوَوِيّ: هِيَ فتات قصب يجاء بِهِ من الْهِنْد، وَقَالَ الدَّاوُدِيّ: تجمع مفرداته ثمَّ تسحق وتنخل ثمَّ تذر فِي الشّعْر والطوق فَلذَلِك سميت ذريرة". (عمدة القاري: ج، ۲۲، ص، ۶۲، دار إحياء)

[3] .....(مظاہر حق جدید: ج،۲، ص،۶۹۹، دار الاشاعت)

Marfat.com

يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ". ؎۱

ترجمہ: ''میں نبی اکرم ﷺ کواحرام باندھنے سے پہلے (خواہ یہ احرام حج کا یا عمرہ کا ہوتا یا دونوں کا) قربانی (نحر) کے دن خانۂ کعبہ کا طواف کرنے سے پہلے (حلق کروانے اور کپڑے وغیرہ پہننے کے بعد) خوشبو لگایا کرتی تھی، اور خوشبو بھی وہ جس میں مشک ہوتا تھا''۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

؎۱.....(مشكوة المصابيح: كتاب المناسك/باب الحلق، الفصل الأول، ج۲، ص۸۱۳، رقم الحديث، ۲۶۵۱، المكتب الإسلامي، بيروت)

Marfat.com

(باب نمبر ۹)

خوشبو اور نکاح

عورتوں کی خوشبو استعمال کرنے والے کی گواہی یا وکالت سے انعقادِ نکاح کا حکم

عورتوں کی خوشبو استعمال کرنے والے کی گواہی یا وکالت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے [۱]، مگر ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو شہادت یا وکالت جیسے اہم امور کو انجام دینے کے لئے منتخب نہ کیا جائے۔[۲]

۱..... "(وَ) شُرِطَ (حُضُورُ) شَاهِدَيْنِ(حُرَّيْنِ)أَوْ حُرٌّ وَحُرَّتَيْنِ (مُكَلَّفَيْنِ سَامِعَيْنِ قَوْلَهُمَا مَعًا)عَلَى الْأَصَحّ (فَاهِمَيْنِ)أَنَّهُ نِكَاحٌ عَلَى الْمَذْهَبِ بَحْرٌ.(مُسْلِمَيْنِ لِنِكَاحِ مُسْلِمَةٍ وَلَوْ فَاسِقَيْنِ)". "(قوله :ولو فاسقين) (قَوْلُهُ :وَلَوْ فَاسِقَيْنِ إلَخْ) اعْلَمْ أَنَّ النِّكَاحَ لَهُ حُكْمَانِ :حُكْمُ الِانْعِقَادِ، وَحُكْمُ الْإِظْهَارِ، فَالْأَوَّلُ مَا ذَكَرَهُ وَالثَّانِي إنَّمَا يَكُونُ عِنْدَ التَّجَاحُدِ، فَلَا يُقْبَلُ فِي الْإِظْهَارِ إلَّا شَهَادَةُ مَنْ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ فِي سَائِرِ الْأَحْكَامِ".(ردالمحتار مع الدرالمختار: كتاب النكاح ،قبيل مطلب في عطف الخاص على العام ، ج، ۳ ، ص ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ ، دار الفكر ، بيروت)

"(ولا ينعقد نكاح المسلمين إلا بحضور شاهدين حرين بالغين عاقلين مسلمين) سامعين معاً قولهما فاهمين كلامهما على المذهب كما في البحر (أو رجل وامرأتين، عدولا كانوا) أى الشهود (أو غير عدول......) لأن كل منهم أهل للولاية ليكون أهلاً للشهادة تحملا، وإنما الفائت ثمرة الأداء ؛ فلا يبالي بفواته.(اللباب في شرح الكتاب :كتاب النكاح ، ج ، ۳ ، ص ، ۳، ۴ ، المكتبة العلمية ، بيروت)

"يَنْعَقِدُ النِّكَاحُ بِشَهَادَةِ الْفَاسِقَيْنِ عِنْدَنَا".(بدائع الصنائع :كتاب الشهادة:مطلب : وأما بيان أن العدالة شرط قبول أصل الشهادة ، ج ، ۶ ، ص ، ۲۷۰ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

"وَيَصِحُّ بِشَهَادَةِ الْفَاسِقَيْنِ وَالْأَعْمَيَيْنِ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ".(الفتاوى الهندية: كتاب النكاح ،الباب الأول، ج ، ۱ ، ص ، ۲۶۷ ، دارالفكر)

۲..... "وَصَرَّحَ فِي إصْلَاحِ الْإِيضَاحِ بِأَنَّ مَنْ قَلَّدَ فَاسِقًا يَأْثَمُ، وَإِنْ قَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَتَهُ يَأْثَمُ".(البحر الرائق: كتاب القضاء، ج ، ۶ ، ص ، ۲۸۴ ، دار الكتاب الاسلامي)

"يَصِحُّ قَبُولُ شَهَادَتِهِ) لِوُجُودِ أَصْلِ الْأَهْلِيَّةِ (وَلَا تُقْبَلُ) لِمَا ذُكِرَ حَتَّى لَوْ قَبِلَ الْقَاضِي وَحَكَمَ بِهَا كَانَ آثِمًا لَكِنَّهُ يَنْفُذُ".(دررالاحكام في شرح غرر الاحكام ، كتاب القضاء، ج ، ۲ ، ص ، ۴۰۴ ،)

"(ولا تقبل) (شهادة الفاسق) يعني من قلة المبالاة فالنهي للايجاب يعني يجب عدم قبول شهادته (الفاسق) لكن لو قبل صح الحكم بها ، وكان القاضي آثماً ".(حاشية العلامة أبي الاخلاص الشيخ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

کسی عورت کے خوشبو والے کپڑے کو ناک پہ رکھنے سے حرمت مصاہرت

کسی شخص نے عورت کے خوشبودار کپڑے کو ناک پہ رکھ کر سونگھا اور اس کو شہوت محسوس ہوئی تو اس سے حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ مساس کپڑے پر تو پایا گیا اور اسے شہوت محسوس ہوئی لیکن یہ کپڑا پہنا ہوا نہیں تھا نیز عورت کی جسم کی گرمی بھی اس نے محسوس نہیں کی!ا

جہیز میں دی ہوئی پرفیوم (Perfume) کس کی ملکیت ہے؟

جو پرفیومز (Perfumes) وغیرہ عورت کو اس کے والدین کی طرف سے ملی ہیں وہ اسی کی ملکیت ہیں شوہر یا سسر کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَاَحْكَمُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

حسن بن عمار بن علي الوفائي الشرنبلالي الحنفي على درر الاحكام ، كتاب القضاء ، ج ، ٢ ، ص ٤٠٤ ، دار احياء الكتب العربية)

ا...."ثُمَّ الْمَسُّ إِنَّمَا يُوجِبُ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ، أَمَّا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ فَإِنْ كَانَ صَفِيقًا لَا يَجِدُ الْمَاسُّ حَرَارَةَ الْمَمْسُوسِ لَا تَثْبُتُ حُرْمَةُ الْمُصَاهَرَةِ وَإِنْ انْتَشَرَتْ آلَتُهُ بِذَلِكَ وَإِنْ كَانَ رَقِيقًا بِحَيْثُ تَصِلُ حَرَارَةُ الْمَمْسُوسِ إِلَى يَدِهِ تَثْبُتُ، كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ .وَكَذَا لَوْ مَسَّ أَسْفَلَ الْخُفِّ إِلَّا إِذَا كَانَ مُنَعَّلًا لَا يَجِدُ لِينَ الْقَدَمِ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ".(الفتاوى العالمكيرية : كتاب النكاح /الباب الثالث ، في بيان المحرمات ، القسم الثاني ، ج ، ١ ، ص ، ٢٧٥ ، دار الفكر)

Marfat.com

(فصل نمبر ۱)

خوشبو اور مہر

مرد کا عورت کو پرفیوم بھیج کر مہر کی ادائیگی کا دعوی کرنا

اگر مرد نے عورت کو پرفیوم (Perfume) یا عطر وغیرہ کی شیشی بھیجی اور بعد میں دعوی کیا کہ وہ پرفیوم (Perfume) مہر میں تھی تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہوگا۔ [۱]

گھر سے باہر پرفیوم لگا کر جانے والی عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا

اگر بیوی گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جائے تو اس سے اس کا مہر ساقط نہیں ہوتا گو کہ یہ عمل قبیح ہے۔ نفس مہر تو محض نکاح سے لازم ہو جاتا ہے، پھر زوجین جب تنہائی میں اکھٹے ہوں تو مہر مؤکد ہو جاتا ہے اور اگر قبل خلوت صحیحہ تفریق ہو گئی تو نصف مہر واجب ہوگا۔ [۲]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[۱]..... "فِي الْحُجَّةِ وَلَوْ أَرْسَلَ إِلَى الْمَرْأَةِ نَافِجَةَ مِسْكٍ أَوْ طِيبًا ثُمَّ قَالَ : كَانَ مِنَ الْمَهْرِ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ". (الفتاوى الهندية: كتاب النكاح /الباب السابع في المهر، الفصل الثالث عشر في تكرار المهر، ج ۱، ص ۳۲۳، دار الفكر)

[۲]..... "ويتأكد (عند الوطء أو خلوة صحت) من الزوج (أو موت أحدهما)" (الدر المختار) قوله: (ويتأكد) أي الواجب من العشرة أو الأكثر، وأفاد أن المهر وجب بنفس العقد .... (ردالمحتار: كتاب الطلاق/باب المهر، ج ۴، ص ۲۳۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

"والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة: الدخول، والخلوة الصحيحة، وموت أحد الزوجين سواء كان مسمى أو مهر المثل حتى لا يسقط منه شيء بعد ذلك الا بالابراء" (الفتاوى الهندية: كتاب النكاح/باب المهر، الفصل الثاني فيما يتأكد به المهر والمتعة، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

خوشبو اور طلاق

گھر سے باہر خوشبو یا پرفیوم لگا کر جانے والی عورت کو طلاق دینا

اگر کسی شخص کی بیوی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) لگا کر گھر سے باہر جاتی ہے اور اس کا شوہر اس کی اصلاح سے مایوس ہو گیا ہو اور اسے طلاق دینے کے بعد مہر دینے میں مشکل نہ ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو طلاق دینا مستحب ہے۔ [۱]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱]..... " بَلْ يُسْتَحَبُّ لَوْ مُؤْذِيَةً أَوْ تَارِكَةَ صَلَاةٍ "(الدر المختار) "الظَّاهِرُ أَنَّ تَرْكَ الْفَرَائِضِ غَيْرُ الصَّلَاةِ كَالصَّلَاةِ ".(ردالمحتار: كتاب الطلاق، ج، ۴، ص، ۴۲۸، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

خوشبو اور رجعت

شوہر کا رجعت کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کرنا

رجعت کو کسی شرط کے ساتھ معلق کرنے سے رجعت ثابت نہیں ہوتی، چنانچہ اگر کسی نے رجعت کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کیا اور بیوی نے خوشبو لگالی تو اس صورت میں رجعت درست نہیں ہوگی۔ [1]

شوہر کا مطلقہ رجعیہ کو خوشبو لگانا

مطلقہ رجعیہ کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ شوہر کو مائل کرنے کی وجہ سے خوب خوشبو استعمال کرے اور بناؤ سنگار کرے تاکہ مرد کا میلان اس کی طرف ہو اور وہ اپنی طلاق سے رجوع کر لے۔ اگر مرد کا اپنی طلاق سے رجوع کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو پھر وہ عورت کے سامنے بلا تکلف نہ آئے بلکہ کھنکار کے آئے تاکہ عورت اپنے آپ کو سنبھال کر پردہ کر لے۔ مزید برآں یہ کہ شوہر کے لئے یہ درست نہیں کہ وہ عورت کو خوشبو وغیرہ لگائے۔ [2]

---

[1] ....."وَلَا يَجُوزُ تَعْلِيقُ الرَّجْعَةِ بِالشَّرْطِ بِأَنْ يَقُولَ: إِذَا جَاءَ غَدٌ فَقَدْ رَاجَعْتُكِ وَإِذَا دَخَلْتِ الدَّارَ وَإِذَا فَعَلْتِ كَذَا فَهَذَا لَا يَكُونُ رَجْعَةً إِجْمَاعًا كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق/الباب السادس في الرجعةوفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج ۱، ص ۵۰۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2] ....."الْمُطَلَّقَةُ الرَّجْعِيَّةُ تَتَشَوَّفُ وَتَتَزَيَّنُ وَيُسْتَحَبُّ لِزَوْجِهَا أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهَا حَتَّى يُؤْذِنَهَا أَوْ يُسْمِعَهَا خَفْقَ نَعْلَيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ قَصْدِهِ الْمُرَاجَعَةُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُسَافِرَ بِهَا حَتَّى يُشْهِدَ عَلَى رَجْعَتِهَا كَذَا فِي الْهِدَايَةِ وَكَذَا لَا يَحِلُّ إِخْرَاجُهَا إِلَى مَا دُونَ السَّفَرِ كَذَا فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ وَكَمَا يُكْرَهُ السَّفَرُ بِهَا تُكْرَهُ الْخَلْوَةُ وَقَالَ السَّرَخْسِيُّ إِنَّمَا تُكْرَهُ الْخَلْوَةُ إِذَا لَمْ يَأْمَنْ مِنْ غَشَيَانِهَا كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق/الباب السادس في الرجعةوفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج ۱، ص ۴۷۲، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

خوشبو اور تعلیق طلاق

شوہر کا بیوی کے خوشبو لگانے پر طلاق کو معلق کرنا

شوہر نے طلاق کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کیا تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تو بیوی نے پرفیوم (Perfume) یا کسی قسم کی خوشبو لگالی تو اس سے طلاق واقع ہوجائے گی ورنہ نہیں۔[1]

شوہر کا خوشبو لگانے کو ایک بیوی پر معلق کرنا اور دوسری بیوی کا خوشبو لگانا

کسی شخص کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام زینب اور دوسری کا عائشہ تھا اور اس نے طلاق کو زینب کے خوشبو لگانے پر معلق کیا اور زینب کی بجائے عائشہ نے خوشبو لگالی تو کسی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[2]

---

[1] ....."ففي البحر: أنت طالق بدخول الدار أو بحيضک لم تطلق حتى تدخل أو تحيض".
(ردالمحتار : كتاب الطلاق /باب التعليق ، مطلب:ما يكون في حكم الشرط ، ج ، ۴ ، ص ، ۶۰۳ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)
"وَإِذَا أَضَافَهُ إِلَى الشَّرْطِ وَقَعَ عَقِيبَ الشَّرْطِ اتِّفَاقًا مِثْلُ أَنْ يَقُولَ لِامْرَأَتِهِ :إنْ دَخَلْتُ الدَّارَ فَأَنْتِ طَالِقٌ".
(الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق /باب في الطلاق بالشرط ونحوه، الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَعْلِيقِ الطَّلَاقِ بِكَلِمَةِ إنْ وَإِذَا وَغَيْرِهِمَا، ج، ۱ ،ص، ۴۵۷، دارالكتب العلمية)

[2] ....."رجل له امرأتان عمرة وزينب فقال زينب :فأجبته عمرة فقال أنت طالق ثلاثاً وقع الطلاق على التي اجابت ان كانت امرأته ، وان لم تكن امرأته بطل ؛لأنه أخرج الطلاق جواباً بالكلام التي أجابت ، وان قال نويت زينب طلقت زينب ، ولو قال يا زينب أنت طالق، فلم يجبه أحد طلقت زينب"
(فتاوى قاضي خان: كتاب الطلاق /ج ، ۱ ، ص، ۳۹۶ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)
"عن سعيد قال: سئل عن رجل قال لامرأته : ان دخلت دار فلان فانت طالق ، فدخلت وهو لايشعر حتى مضى لذلک أشهر". (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الطلاق /في الرجل يقول لامرأته : ان دخلت هذه الدار فأنت طالق ، فتدخل ولا يعلم ،شركة دارالقبلة ، المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

عمرہ یا زینب بشرطیکہ خوشبو لگائے

کسی نے کہا کہ عمرہ طالق ہے یا زینب بشرطیکہ خوشبو لگائے تو دونوں نے خوشبو لگائی تو اس صورت میں اس کو اختیار ہوگا کہ دونوں میں جس پر چاہے طلاق واقع کر دے۔ ۱

شوہر کا بیوی کے خوشبو سپرے (Spray) کرنے پر طلاق کو معلق کرنا

آج کل بہت سی خوشبوئیں یا پرفیومز (Perfumes) ایسی شیشی میں ہوتی ہیں جن کی مدد سے کپڑے یا جسم کے اکثر حصہ پر خوشبو سپرے (Spray) کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مرد نے بیوی کے خوشبو سپرے (Spray) کرنے پر طلاق کو معلق کیا (یعنی اس نے کہا کہ اگر تو نے خوشبو یا پرفیوم (Perfumes) سپرے والی شیشی کے ذریعہ لگائی تو تجھے طلاق) تو بیوی نے بغیر سپرے (Spray) والی شیشی کے ذریعہ اپنے کپڑے یا جسم پر خوشبو لگائی تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ۲

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱..... "ولو قال :عمرة طالق أو زينب ان دخلت الدار فدخلها خير في ايقاعه على أيتهما شاء (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق ج ، ۱ ، ص ، ۳۹۷ ، دارالكتب العمية ، بيروت)

۲..... "اذا قال لامرأته : أنت طالق لو دخلت الدار لم تطلق حتى تدخل الدار" (الفتاوى التاتارخانية: كتاب الطلاق ، ج ، ۳ ، ص ، ۶۲ ، دارالكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۵)

خوشبو اور ظہار

ظہار کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کرنا

اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کی تعلیق صحیح ہے چنانچہ اگر کسی نے ظہار کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کیا اور بیوی نے خوشبو کا استعمال کیا تو اس صورت میں ظہار صحیح ہو جائے گا۔ [1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1]..... "يَصِحُّ ظِهَارُ زَوْجَتِهِ تَعْلِيقًا بِأَنْ قَالَ: إِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ أَوْ إِنْ كَلَّمْتِ فُلَانًا فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي كَذَا فِي الْبَدَائِعِ." (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق /الباب التاسع،في الظهار ، ج ، ١ ،ص ،٥٣٧ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ٦)

خوشبو اور عدت

معتدہ کا پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر کام کرنا

عورت بلا ضرورت شرعی گھر سے باہر نہیں جا سکتی خواہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی، البتہ فقہاء نے ایسی ضرورت کے لئے گھر سے نکلنے کی اجازت دی ہے جس میں اس کے جائے بغیر مسئلہ حل نہ ہوتا ہو مگر رات کو گھر واپس آنا ضروری ہے۔ چنانچہ اگر معتدہ باپردہ ہو کر پرفیوم شاپ (Perfum Shop) میں کام کرتی ہو تو دوران عدت اس کے لئے گھر سے نکلنا جائز ہے اگر خرچ کا انتظام نہ ہو۔[۱]

معتدہ کا خوشبو خریدنے کے لئے گھر سے باہر جانا

عدت کے دوران معتدہ خوشبو وغیرہ خریدنے کے لئے باہر نہیں جا سکتی۔ یہ کام تو کسی اور کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے، نیز حالتِ عدت میں عورت کو تو ویسے بھی خوشبو کا استعمال ممنوع ہے، گھر

---

[۱] ....."(وَتَعْتَدَّانِ) أَیْ مُعْتَدَّةُ طَلَاقٍ وَمَوْتٍ (فِی بَیْتٍ وَجَبَتْ فِیهِ) وَلَا یَخْرُجَانِ مِنْهُ (إِلَّا أَنْ تُخْرَجَ أَوْ یَتَهَدَّمَ الْمَنْزِلُ، أَوْ تَخَافَ) انْهِدَامَهُ، أَوْ (تَلَفَ مَالِهَا، أَوْ لَا تَجِدَ كِرَاءَ الْبَیْتِ) وَنَحْوَ ذٰلِکَ مِنَ الضَّرُورَاتِ فَتَخْرُجُ لِأَقْرَبِ مَوْضِعٍ إِلَیْهِ". (الدر المختار مع ردالمحتار: کتاب الطلاق/باب العدة، ج، ۵، ص ،۲۲۵ ، دار الکتب العلمیة ، بیروت)

"(وَمُعْتَدَّةُ مَوْتٍ تَخْرُجُ فِی الْجَدِیدَیْنِ وَتَبِیتُ) أَكْثَرَ اللَّیْلِ (فِی مَنْزِلِهَا) وفي الشامیة: وَأَمَّا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلِأَنَّهُ لَا نَفَقَةَ لَهَا فَتَحْتَاجُ إِلَى الْخُرُوجِ نَهَارًا لِطَلَبِ الْمَعَاشِ". (رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق/مطلب: الحق أن على المفتي أن ینظر في خصوص الوقائع ، بیروت)

"(قَوْلُهُ وَمُعْتَدَّةُ الْمَوْتِ تَخْرُجُ یَوْمًا وَبَعْضَ اللَّیْلِ) لِتَكْتَسِبَ لِأَجْلِ قِیَامِ الْمَعِیشَةِ؛ لِأَنَّهُ لَا نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى لَوْ كَانَ عِنْدَهَا كِفَایَتُهَا صَارَتْ كَالْمُطَلَّقَةِ فَلَا یَحِلُّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ لِزِیَارَةٍ وَلَا لِغَیْرِهَا لَیْلًا وَلَا نَهَارًا .... فَقَالُوا لَا تَخْرُجُ الْمُعْتَدَّةُ عَنْ طَلَاقٍ أَوْ مَوْتٍ إِلَّا لِضَرُورَةٍ؛ لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ تَخْرُجُ لِلضَّرُورَةِ بِحَسْبِهَا لَیْلًا كَانَ أَوْ نَهَارًا وَالْمُعْتَدَّةُ عَنْ مَوْتٍ كَذٰلِکَ". (البحر الرائق: کتاب الطلاق/فصل في الاحداد، ج ، ۴ ، ص ، ۲۵۸، ۲۵۹ ، دار الکتب العلمیة ، بیروت)

Marfat.com

وغیرہ کے لئے ہو تو کسی کو کہہ کر منگوائی جاسکتی ہے۔ [1]

معتدہ کا طلاق رجعی میں پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرنا

اگر عورت طلاق رجعی گزار رہی ہو تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا کرنے کی بجائے شوہر کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لے تا کہ ان دونوں کے درمیان اختلافات ختم ہو جائیں اور شوہر کے سامنے زیب و زینت کر کے آئے اور اس کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے اس لئے کہ اس کا نکاح ابھی باقی ہے مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ چنانچہ اگر کوئی عورت طلاق رجعی کی عدت میں اپنے شوہر کے لئے پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرتی ہے تا کہ اس کا دل اس کی طرف مائل ہو تو اس کا یہ عمل جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔ [2]

معتدہ کا خوشبو کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا

عدت گزارنے والی عورت (خواہ موت یا طلاق بائن یا طلاق مغلظہ یا کسی اور علیحدگی کی وجہ سے) کو بلا عذر تیل، خوشبو سرمہ، مہندی لگانا، کنگھی کرنا، خضاب لگانا، ریشم کا شوخ رنگ کا کپڑا پہننا یا دیگر زینت والی اشیاء کا استعمال ممنوع ہے۔ البتہ طلاق رجعی یا نکاح فاسد اور وطی بالشبہ کی عدت گزارنے والی عورت یا نابالغ معتدہ یا مجنونہ پر زینت کو ترک کرنا ضروری

---

[1] ....."إنْ كَانَتْ مُعْتَدَّةً مِنْ نِكَاحٍ صَحِيحٍ وَهِيَ حُرَّةٌ مُطَلَّقَةٌ بَالِغَةٌ عَاقِلَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَالْحَالَةُ حَالَةُ الِاخْتِيَارِ فَإِنَّهَا لَا تَخْرُجُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا سَوَاءٌ كَانَ الطَّلَاقُ ثَلَاثًا أَوْ بَائِنًا أَوْ رَجْعِيًّا كَذَا فِي الْبَدَائِعِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق/باب الحداد، ج ۱، ص ۵۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2] ....."عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ، قَالَ: تَكْتَحِلُ، وَتَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ، وَتَشَوَّفُ لَهُ، وَلَا تَضَعُ ثِيَابَهَا". (مصنف لابن أبي شيبة: مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ تَشَوَّفُ وَتَزَيَّنُ لَهُ، ج ۱۰، ص ۱۳۸، رقم الحديث ۱۹۲۹۰، شركة دار القبلة. المملكة العربية، السعودية)

"والمطلقة الرجعية تتشوف وتتزين "لأنها حلال للزوج إذ النكاح قائم بينهما ثم الرجعة مستحبة والتزين حامل له عليها فيكون مشروعا". (الهداية: كتاب الطلاق/باب الرجعة، ج ۲، ص ۲۵۷، دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان)

Marfat.com

نہیں ۔ اسلام نے معتدہ کو بغیر نیتِ زینت کے بناؤ سنگار کی اشیاء کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جیسے آنکھ میں تکلیف کی وجہ سے سرمہ لگانا، دردسر کی وجہ سے تیل کا استعمال کرنا، خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا، موٹے اور فاصلہ دار دندانے والی کنگھی سے سر کے بالوں کو اس طرح سیدھا کرنا کہ اس سے خوبصورتی نہ آنے پائے جائز ہے۔ اسی تناظر میں معتدہ کے لئے خوشبو یا خوشبودار عرقیات کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے۔ ۲

شوہر کا معتدہ رجعیہ کی شرم گاہ پر خوشبو لگانا

اگر کسی نے اپنی بیوی کی شرم گاہ پر خوشبو لگائی اور اس دوران اس نے عورت کا اندرونی حصہ دیکھ لیا اور اس سے اس کو شہوت پیدا ہوئی، جس کی اس نے تصدیق بھی کی تو رجعت ثابت ہو جائے گی اور اگر شوہر نے شہوت کا انکار کیا تو اس صورت رجعت صحیح نہیں ہوگی۔ ۳

کسی خاتون کا معتدہ کو خوشبو لگا دینا

اگر کسی خاتون نے معتدہ کے کپڑوں پر پرفیوم (Perfume) کی خوشبو چھڑک دی تو معتدہ

---

۱ ....."(تَحُدُّ)...... (مُكَلَّفَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَوْ أَمَةً مَنْكُوحَةً) بِنِكَاحٍ صَحِيحٍ وَدَخَلَ بِهَا، بِدَلِيلِ قَوْلِهِ.(إِذَا كَانَتْ مُعْتَدَّةَ بَتٍّ، أَوْ مَوْتٍ) وَإِنْ أَمَرَهَا الْمُطَلِّقُ، أَوْ الْمَيِّتُ بِتَرْكِهِ لِأَنَّهُ حَقُّ الشَّرْعِ، إِظْهَارًا لِلتَّأَسُّفِ عَلَى فَوَاتِ النِّكَاحِ (بِتَرْكِ الزِّينَةِ) بِحُلِيٍّ أَوْ حَرِيرٍ، أَوْ امْتِشَاطٍ بِضَيِّقِ الْأَسْنَانِ (وَالطِّيبِ) وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا كَسْبٌ إِلَّا فِيهِ (وَالدُّهْنِ) وَلَوْ بِلَا طِيبٍ كَزَيْتٍ خَالِصٍ (وَالْكُحْلِ وَالْحِنَّاءِ وَلُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَالْمُزَعْفَرِ) .... (إِلَّا بِعُذْرٍ.......) (لَا) حِدَادَ عَلَى.....صَغِيرَةٍ وَمَجْنُونَةٍ..... وَ(مُعْتَدَّةِ....) (نِكَاحٍ فَاسِدٍ) أَوْ وَطْءٍ بِشُبْهَةٍ أَوْ طَلَاقٍ رَجْعِيٍّ". (الدرالمختار مع ردالمحتار: كتاب الطلاق /باب العدة، ج ،۳، ص ، ۵۳۰ الى ۵۳۲ ، دارالفكر)

۲ ....."(إِلَّا بِعُذْرٍ) رَاجِعٌ لِلْجَمِيعِ إِذْ الضَّرُورَاتُ تُبِيحُ الْمَحْظُورَاتِ"(الدرالمختار) فَإِنْ كَانَ وَجَعٌ بِالْعَيْنِ فَتَكْتَحِلُ، أَوْ حَكَّةٌ فَتَلْبَسُ الْحَرِيرَ، أَوْ تَشْتَكِي رَأْسَهَا فَتَدْهُنُ وَتَمْشُطُ بِالْأَسْنَانِ الْغَلِيظَةِ الْمُتَبَاعِدَةِ مِنْ غَيْرِ إِرَادَةِ الزِّينَةِ لِأَنَّ هَذَا تَدَاوٍ لَا زِينَةٌ جَوْهَرَةٌ". (ردالمحتار مع الدرالمختار: كتاب الطلاق /باب العدة، ج ، ۳ ، ص ، ۵۳۱، دارالفكر ، بيروت)

۳ ....."لَا فَرْقَ بَيْنَ كَوْنِ الْقُبْلَةِ وَالنَّظَرِ وَاللَّمْسِ مِنْهَا أَوْ مِنْهُ فِي كَوْنِهِ رَجْعَةً إِذَا كَانَ مَاصَدَرَ مِنْهَا بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَمْنَعْهَا اتِّفَاقًا ....تَثْبُتُ الرَّجْعَةُ هَذَا إِذَا صَدَّقَهَا الزَّوْجُ فِي الشَّهْوَةِ فَإِنْ أَنْكَرَ لَا تَثْبُتُ الرَّجْعَةُ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق /الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج، ۱ ، ص ، ۴۰۳، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

گناہگار نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ اس نے یہ فعل خود انجام نہیں دیا۔ اگر لگانے والے نے منع کرنے کے باوجود لگائی ہے تو معتدہ بھی گناہ گار ہوگی منع نہ کرنے کی صورت میں۔

معتدہ کا کسی کو پرفیوم (Perfume) چھڑکنے کا حکم دینا

اگر معتدہ نے کسی کو کہا کہ وہ اس پر خوشبو یا پرفیوم (Perfume) لگادے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ معتدہ کو خوشبو لگائے۔ حکم کی تعمیل کرنے کی صورت میں لگانے ولا اور حکم دینے والا دونوں گناہ گار ہوں گے۔ ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ لگانے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ عورت معتدہ ہے۔ [1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1]..... "وَلاَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ". الآية . (سورة المائدة: رقم الآية ، ۲)
قال الملاجيون رحمه الله تعالىٰ: هو عام لكل بر وتقوى وإثم و عدوان ، هكذا قال المفسرون ". (التفسيرات الأحمدية ، ص ، ۳۳۱ ، مكتبة حقانية ، بشاور)
وقال الحافظ ابن كثير رحمه الله تعالىٰ تحت هذه الآية : "يَأْمُرُ تَعَالَى عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ بِالْمُعَاوَنَةِ عَلَى فِعْلِ الْخَيْرَاتِ وَهُوَ الْبِرُّ، وَتَرْكِ الْمُنْكِرَاتِ وَهُوَ التَّقْوَى وَيَنْهَاهُمْ عَنِ التَّنَاصُرِ عَلَى الْبَاطِلِ وَالتَّعَاوُنِ عَلَى الْمَآثِمِ وَالْمَحَارِمِ". (تفسير ابن كثير: سورة المائدة، ۲ ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۰ ، مكتبه دار الفيحاء)
"كل ما يودى الى مالا يجوز ، لا يجوز (الدرالمختار: كتاب الحظر والاباحة ، فصل في اللبس ، ج ، ۶ ، ص ، ۳۶۰ ، سعيد)
"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ" : لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ". (مسند احمد: باب دعاؤه لأنس بن مالك الأنصاري رضي الله عنه بكثرة المال ، ۶ ، ۱۹۵ ، رقم الحديث ۱۰۹۵ ، مؤسسة الرسالة)
عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ". السنة لأبي بكر بن الخلال: باب في الصبر والوفاء ، ج ۱ ، ص ، ۱۱۴ ، دارالراية ، الرياض)

Marfat.com

(باب نمبر ۱۰)

خوشبو اور عقائد

عبادت کی تین اقسام ہیں۔

(۱)..... قولی عبادت

(۲)..... بدنی عبادت

(۳)..... مالی عبادت

یہ تینوں عبادتیں اللہ جل مجدہ کے لئے ہوں گی، معراج کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے سوال کیا تھا کہ میرے لئے کیا تحفہ لائے تو آنحضرت ﷺ نے عرض کیا تھا:

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ".

اے میرے مولا! میری قولی، مالی اور بدنی عبادت صرف اور صرف تیرے لئے ہوگی۔

قرآن مجید کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ سے اعلان کروایا:

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ."[1]

ترجمہ: "آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ میری نماز اور میری سب عباتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں"۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ انسان کی بدنی، مالی اور قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیے۔لہذا غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا حرام ہے۔

مورتیوں کے لئے چڑھائی ہوئی خوشبو کا استعمال

جو خوشبوئیں غیر اللہ کے نام پر چڑھائیں گئی ہوں یا کسی نے کسی مورتی کے نام پر خوشبو

---

[1] .....(سورۃ انعام: رقم الآیۃ، ۱۶۲، پارہ، ۸)

Marfat.com

چڑھائی ہوتو ایسی خوشبو کا استعمال جائز نہیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ". [۱]

ترجمہ: "تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو"۔

مشرکین اپنے بتوں پر زعفران کو ملتے تھے

مشرکین اپنے بتوں کے جسموں پر زعفران کا لیپ کرتے، شہد ملتے ان کے سامنے کھانا رکھتے تھے۔ مکھیاں کھانے پر گرتی اور سب کچھ لے اڑتی تھیں۔ مگر افسوس کہ بت ان سے واپس لینے سے عاجز تھے۔ اسی تناظر میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَه ' اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَه. وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ. ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ". [۲]

ترجمہ "اے لوگو ایک مثل کہی ہے سو اس پر کان رکھو جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ہرگز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہو جائیں اور اگر کچھ چھین لے ان سے مکھی چھڑا نہ سکیں وہ اس سے عاجز ہے چاہنے والا اور جن کو چاہتا ہے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱] .....(سورة المائدة، رقم الآية، ۳)

[۲] .....(سورة الحج، آيت نمبر ۷۳)

"كانوا يطلون الأصنام بالزعفران ويضعون بين يديها الطعام و كانت الذباب تقع عليه وتسلب منه". (التفسير المظهري: ج ، ۶ ، ص ، ۳۴۸ ، ۳۴۹ ، مكتبة الرشدية، باكستان)

Marfat.com

(فصل نمبرا)

خوشبو اور مساجد

مساجد کو معطر کرنا چاہیے

تمام مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔

"إِنَّ بُيُوتَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ الْمَسَاجِدُ". ؎۱

ترجمہ: "بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر مساجد ہیں"۔

"من تَوَضَّأَ فِي بَيته ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِد فَهُوَ زائر اللّٰه وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ". ؎۲

ترجمہ: "جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد کی طرف آیا وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور میزبان کے ذمے یہ ضروری ہے کہ وہ مہمان کا اعزاز واکرام کرے"۔

مساجد کو صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ". ؎۳

ترجمہ: "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان کو خوشبو لگانے کا حکم دیا"۔

؎۱ .....(المعجم الكبير للطبراني: ج ۱۰، ص ۱۶۱، رقم الحديث ۱۰۳۲۴، مكتبة ابن تيمية)

؎۲ .....(الدر المنثور: ج ۴، ص ۱۴۲، دار الفكر، بيروت)

؎۳ .....(سنن الترمذى: باب ما ذكر في تطيب المساجد، ج ۲، ص ۴۸۹، رقم الحديث ۵۹۴، شركة مكتبة ومطبعه مصطفى البابي الحلبى، مصر)

Marfat.com

مسجد میں لوگوں کو خوشبو لگانا

جہاں مسجدوں کو معطر اور صاف رکھنے کا حکم دیا گیا ہے [۱] وہاں نمازی کو بھی خوشبو لگا کر جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی مسجد میں کسی کو خوشبو لگانے کے لئے پیش کرتا ہے تو لگانا جائز ہے، البتہ اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ مصلیوں کی نماز میں خلل واقع نہ ہو۔ آج کل یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو خوشبو لگانے کیلئے مسجدوں میں ادھر ادھر آتے جاتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات نمازی کے سامنے سے گزرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ نمازی کے سامنے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ [۲]

---

[۱] ....."أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ"

(سنن الترمذي: باب ما ذكر في تطيب المساجد، ج، ۲، ص، ۴۸۹، رقم الحديث، ۵۹۴، شركة مكتبة ومطبعه مصطفى البابي الحلبي، مصر)

ترجمہ: "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو کا حکم دیا"۔

[۲] ....."عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ".

(سنن الترمذي: باب ماجاء في كراهية المرور بين يدي المصلي، ج، ۲، ص، ۱۵۸، رقم الحديث، ۳۳۶، شركة مكتبة ومطبعه مصطفى البابي الحلبي، مصر)

ابونصر، بسر بن سعید کہتے ہیں کہ:

ترجمہ: زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے نماز کے آگے گذرنے کے متعلق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم سے کیا سنا ہے ابوجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہوجائے کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے"۔

"أَنَّ الْمَارَّ آثِمٌ لِلْحَدِيثِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْوِزْرِ لَوَقَفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ". (البحر الرائق: باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج، ۲، ص، ۱۶، دار الكتاب الاسلامي)

"(قَوْلُهُ أَوْ مُرُورُهُ إلَخْ) مَرْفُوعٌ بِالْعَطْفِ عَلَى مُرُورِ مَارٍّ: أَيْ لَا يُفْسِدُهَا أَيْضًا مُرُورُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ أَثِمَ الْمَارُّ". (ردالمحتار مع الدر المختار: باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

مسجدوں میں رکھی ہوئی خوشبو کا استعمال

اگر مسجدوں میں خوشبو یا عطر کی شیشیاں ان لوگوں کے استعمال کے لئے رکھی گئی ہیں جو مسجدوں میں نماز پڑھنے کے لئے آئیں تو ایسی خوشبو کو صرف وہی لوگ استعمال کر سکتے ہیں جو نماز پڑھنے کے لئے آئیں۔ ان کے سوا کسی اور شخص کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اور ان کا استعمال مسجد کے احاطہ ہی میں کیا جائے۔ (یعنی ان کو گھر لے کر جانے کی اجازت نہیں) البتہ اگر کسی نے خوشبو کی شیشیاں اس لئے رکھی ہیں تا کہ مسجد میں آنے والا کوئی بھی شخص لے جائے اور کہیں بھی جا کر اس کا استعمال کرلے تو ایسی خوشبو یا عطر کی شیشیوں کو لے کر جانا جائز ہو گا۔ جیسا کہ بعض مساجد میں اس کا تعامل بھی ہے [1]۔ مزید برآں یہ کہ اگر کوئی شخص مسجد میں خوشبو کی شیشی بھول گیا ہے تو اس صورت میں اس خوشبو کا استعمال کسی کے لئے بھی مباح نہیں۔ [2]

---

[1]..... "لكن في القنية : سبل مصحفاً في مسجد بعينه للقراة ليس له بعد ذلك أن يدفعه الى آخر من غير أهل تلك المحلة للقراة . ...مما قدمه عن الخلاصة من حكاية القولين ، من أنه لو وقف المصحف على المسجد : أي بلا تعيين أهله قيل يقرأ فيه: أي يختص بأهله المترددين ، الى؛ وقيل : لا يختص به أي فيجوز الى غيره ، وقد علمت تقوية القول الأول بما مر عن القنية ".(ردالمحتار : كتاب الوقف /مطلب: متى ذكر للوقف مصرفاً لا بد أن يكون فيهم تنصيص على الحاجة ، ومطلب في نقل كتب الوقف من محلها ، ج ، ٦ ، ص ، ٥٥٨، ٥٥٩ ، دارالكتب العلمية)
"واذا وقف للوضوء لا يجوز الشرب منه و كل ما أعد للشرب حتى الحياض لا يجوز منها التوضؤ كذا في خزانة المفتين ."(الفتاوى الهندية: كتاب الوقف /الباب الثاني عشر في الرباطات و المقابر الخ ، ج ، ٢ ، ص ،٤٣٢ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)
"ذكر في فتاوى أهل سمرقند أن النهبة جائزة اذا أذن صاحبه فيها ". (الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/باب النهبة ونثر الدراهم والسكر ، الباب الثالث عشر ، ج ، ٥ ، ص،٤٢٤، بيروت)

[2]..... "وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلاَ لاَ تَظْلِمُوا أَلاَ لاَ يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلاَّ بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ ".(السنن الكبرى للبيهقي :ج ، ٤ ، ص ، ٣٨٧ ، رقم الحديث ، ٥٤٩٢ ، دارالكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: "خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لینا یا اس کا استعمال کرنا) اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں"۔

Marfat.com

مسجد کو معطر کرنے کے لئے متولی کی اجازت ضروری نہیں

مسجد کو معطر کرنے کے لئے متولی کی اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ اس کی ترغیب رسول اللہ ﷺ نے خود بھی دی ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

"أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ"۔[1]

ترجمہ: "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو کا حکم دیا"۔

مسجدوں میں خوشبو کی خالی شیشی کو اپنے استعمال میں لانا یا اس کو پھینک دینا

مسجد میں دی گئی خوشبوؤں کی شیشیاں خالی ہونے کے بعد کیا اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر خالی ہونے کے بعد وہ مسجد کے کسی کام میں استعمال نہ ہو سکتی ہوں اور ان کا ضائع ہونے کا خطرہ بھی ہو تو ان کو فروخت کرنا یا امام صاحب کا ان کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے بلکہ اگر مسجد وغیرہ کا کوئی تعمیری کام چل رہا ہو تو اس کی رقم مسجد کے تعمیری کام پہ بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔[2]

ہندو سے خریدی ہوئی خوشبو مسجد میں رکھنے کا حکم

اگر کوئی شخص ہندو یا کسی بھی غیر مسلم سے خوشبو خرید کر مسجد میں رکھ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

---

[1] .....(سنن الترمذی: باب ما ذکر في تطيب المساجد، ج، ۲، ص، ۴۸۹، رقم الحديث، ۵۹۴، شرکة مکتبة ومطبعه مصطفى البابي الحلبى، مصر)

[2] ....."سئل أبوبكر عن حشيش المسجد يخرج عن المسجد أيام الربيع؟ قال: ان لم يكن له قيمة فلا باس بطرحه خارج المسجد، ولا باس برفعه والانتفاع به". (الفتاوى التاتارخانية: كتاب الوقف /الفصل الحادي والعشرون في المسجد، نوع منه في ذكر المسائل التي تعود الى المسجد، ج، ۴، ص، ۴۶۸، دارالکتب العلمية، بيروت)

[3] ....."لِأَنَّ الْمِلْکَ مَا مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِيهِ بِوَصْفِ الِاخْتِصَاصِ".(ردالمحتار مع الدر المختار: کتاب البيوع، ج،۴، ص، ۵۰۲، دارالفکر، بيروت)

Marfat.com

نوٹ: بہت ساری مساجد میں خوشبو کی خالی شیشیوں کو پھینک دیا جاتا ہے حالانکہ ان کو فروخت کرنے سے کچھ نہ کچھ رقم مل سکتی ہے جو کہ مسجد کے کسی کام وغیرہ پر خرچ ہوسکتی ہے۔

بت خانہ کی استعمال شدہ خوشبوؤں کی شیشیوں کو دوبارہ بھر کے مسجد میں رکھنے کا حکم

اگر کسی نے بت خانہ کی استعمال شدہ شیشیوں کو خرید کر اس میں خوشبو بھر کے مسجد میں رکھ دیا تو اس سے مسجد میں کوئی نقصان نہیں آئے گا اس لئے مشرکین مکہ نے بھی تو کعبہ کی عمارت کو بت خانہ کے طور پر استعمال کیا ہے لیکن آنحضرت ﷺ عمارت کو تبدیل نہیں فرمایا اور نہ ہی اسے گرانے کا حکم دیا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ (جَاءَ الحَقُّ، وَزَهَقَ)"۔[1]

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے دن جب) مکہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ "جاء الحق وزھق الباطل" حق آ گیا اور باطل مٹ گیا"۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، أَبَى أَنْ يَدْخُلَ

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب المغازي/بَابٌ: هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الخَمْرُ، أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ، فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا، أَوْ صَلِيبًا، أَوْ طُنْبُورًا، أَوْ مَا لاَ يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ، ج،۳،ص،۱۳۶،رقم الحديث،۲۴۷۸،دار طوق النجاة)

Marfat.com

الْبَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الأَزْلاَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، لَقَدْ عَلِمُوا: مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ"[1]

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا تو بتوں کو باہر نکال دیا گیا۔ انہیں میں ایک تصویر ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے ہاتھوں میں (پانسہ) کے تیر تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ان مشرکین کا ناس کرے انہیں خوب معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پانسہ نہیں پھینکا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکبیر کہی پھر باہر تشریف لائے۔ آپؐ نے اندر نماز نہیں پڑھی تھی''۔

مسجد کی دیوار پر پرفیوم یا عطر وغیرہ کی مشہوری کے لئے اشتہار لگانا

آج کل مسجد کی دیواروں پر اشتہار لگانے اور چاکنگ (Chalking) کا رواج عام ہو رہا ہے، شرعاً اس کی اجازت نہیں، خواہ کسی بھی مقصد کے لئے اشتہار یا چاکنگ (Chalking) کی گئی ہو۔ اس لئے کہ ایک تو مسجد کی دیواروں کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا ممنوع ہے۔ چنانچہ فقہاء نے مسجد کے ہمسائے کے لئے اپنے مکان کا شہتیر مسجد

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب المغازي/بَابٌ: أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الفَتْحِ؟، ج، ۵، ص، ۱۴۸، رقم الحديث، ۴۲۸۸، دارطوق النجاة)
(وكذا في فتح الباري: كتاب المظالم/باب هل تكسر الدنان التي فيها خمر الخ، ج، ۵، ص، ۱۵۳، قديمی)

Marfat.com

کی دیوار پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔[۱]

دوسرا یہ کہ اسلام نے مساجد کو صاف رکھنے کی تاکید کی ہے۔ چہ جائیکہ مسجد کی پوری کی پوری دیوار کو اشتہارات اور چاکنگ (Chalking) کی نظر کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے امت کو مساجد صاف رکھنے کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ مسجد کی خود صفائی بھی کی ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں:

" أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامَ كَانَ يَتَّبِعُ غُبَارَ الْمَسْجِدِ بِجَرِيْدَةٍ ". [۲]

ترجمہ: ''رسول اللہ ؐ مسجد کے غبار کو کھجور (کی شاخ) سے صاف کیا کرتے تھے''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَ سَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ''. [۳]

ترجمہ: ''مجھ پر میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے میں نے اس کے نیک عمل میں تو راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کر دینا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوکنا دیکھا جس کو دبایا نہ گیا ہو''۔

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِي ، حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي ، فَلَمْ أَرَ ذَنْباً أَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ

---

[۱] .....(ولا يجوز أخذ الأجرة منه ولا أن يجعل شيئاً منه مستغلاً ولا سكنى .....(الدر المختار)"قلت: وبه علم حكم ما يصنعه بعض جيران المسجد من وضع جذوع على جداره فانه لا يحل ولو دفع الأجرة". (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الوقف /مطلب في أحكام المسجد، ج، ٦، ص، ٥٤٨، دار الكتب العلمية، بيروت)

[۲] .....(مرقاة المفاتيح: كتاب الصلاة/باب المساجد ومواضع الصلاة، ج، ٢، ص، ٣٩٣)

[۳] .....(مشكوة : كتاب الصلاة/باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ص، ٦٩، امداديه)

Marfat.com

أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا "۔ ۱

ترجمہ: میرے سامنے میری امت کے ثواب پیش کیے گئے حتی کہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے نکال دے۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد کر کے بھول جائے"۔

نوٹ: مذکورہ حدیث میں لفظ " قَذَاة " (بمعنی وہ ذرات جو آنکھ میں چلے جائیں) استعمال کیا گیا، مطلب یہ کہ ایسی معمولی گندگی، بھوسہ اور ادنی چیز جو انسان کو ایذا دے اس کو بھی صاف کیا جائے۔ ۲
صاحب فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ جو کہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔
سعید بن منصور روایت کرتے ہیں کہ:

" أَنَّهُ تنخم فِي الْمَسْجِدِ لَيْلَة فَنسِيَ أَنْ يَدْفَنَهَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ، فَأَخَذَ شُعْلَة مِنْ نَار ثُمَّ جَاءَ فَطَلَبَهَا حَتَّى دَفَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَكْتُبْ عَلَيَّ خَطِيئَةَ اللَّيلَة "۔ ۳

ترجمہ: ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے رات کو مسجد میں کچھ تھوک دیا اور صاف کرنا بھول گئے گھر پہنچ کر یاد آیا تو فوراً روشنی لے کر مسجد میں آئے اور اس کو صاف کیا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ" ۴

۱.....(سنن أبي داود: كتاب الصلاة/باب كنس المسجد، ص، ۷۸، رقم الحديث، ۴۶۱)
۲..... (حتى القذاة) بفتح القاف: ما يقع في العين من تراب أو تبن أو وسخ، والمراد الشيء القليل الذي يؤذي المسلمين، سواء كان من تبن أو وسخ أو غير ذلك من بصاق أو نخامة يخرجها الرجل من المسجد".(بذل المجهود: كتاب الصلاة/باب كنس المسجد، ج، ۳، ص، ۱۸۴)
۳.....(فتح الباري: كتاب الصلاة/باب كفارة البُزاق في المسجد، ج، ۲، ص، ۶۷۴، بيروت)
۴.....(سنن أبي داوٗد: أبواب السفر/بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ، ج، ۱ ص، ۲۳۳، رقم الحديث، ۴۵۹، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجد بنانے ان کو پاک صاف رکھنے اور معطر رکھنے کا حکم فرمایا''۔

ایک صحابی امام کو قبلہ کی طرف تھوک دینے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں امامت سے برطرف کردیا تھا۔

چنانچہ حضرت سائب بن خلادؓ جو کہ رسول اللہ کے صحابہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ:

" اِنَّ رَجُلاً أَمَّ قَوْماً فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْمِهِ حِيْنَ فَرَغَ لاَ يُصَلِّيَ لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ ، وَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ اِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ"۔[1]

ترجمہ: ''ایک آدمی جماعت کو نماز پڑھا رہا تھا اور اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا (اتفاقاً) رسول اللہ ﷺ (اس کی طرف دیکھ رہے تھے)۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے مقتدیوں سے فرمایا کہ'' آئندہ سے یہ آدمی تمہیں نماز نہ پڑھائے'' اس کے بعد اس شخص نے ان کو نماز پڑھانی چاہی تو ان لوگوں نے اسے (امامت سے) روک دیا اور اس سے رسول اللہؐ کا فرمان بیان کردیا وہ آدمی سرکار دوعالمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا کہ ہاں میں نے ہی لوگوں سے تمہیں امام نہ بنانے کے لئے کہا تھا، اور راوی (یعنی سائب رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے (امامت سے روک دینے کا بیان کرتے ہوئے یہ بھی) فرمایا تھا کہ تم نے (اس ناجائز فعل کو کرکے) اللہ اور اس کے رسولؐ کو تکلیف پہنچائی ہے''۔

ان مذکورہ احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اسلام نے مساجد کو صاف

---

[1] .....(مشکاۃ المصابیح: کتاب الصلاۃ/باب المساجد ومواضع الصلاۃ ،الفصل الثالث، ص ، ۷۱)

Marfat.com

رکھنے کی کس حد تک تلقین فرمائی ہے لیکن افسوس دیکھا یہ گیا ہے کہ مسجد کی پوری کی پوری دیوار اشتہارات سے بھری پڑی ہوتی ہے۔اور طرہ یہ کہ مسجد کی دیوراوں پر اشتہار لگانے اور چاکنگ (Chaking) کرنے سے ائمہ مساجد بھی عوام کو متنبہ کرنے سے غافل نظر آتے ہیں۔راقم الحروف کے ایک ساتھی نے بتایا کہ لیڈز (Leeds) (جو کہ برطانیہ کا ایک بہت بڑا شہر ہے) کی ایک مسجد میں جہاں جوتے وغیر رکھنے کی جگہ ہوتی ہے وہاں ماڈلز (Models) وغیرہ کی تصاویر لگی ہیں)، اور انہوں نے کمپنی (Company) والوں کو کرائے پر اشہارات وغیرہ لگانے کے لئے دیواروں کو دیا ہوا ہے۔آج کل کے اس ٹیکنالوجی (Technology) کے دور میں اشتہارات اور بینرز (Banners) وغیرہ پر اتنے اخراجات اور وقت ضائع کرنے کی بجائے ایس ایم ایس (S.M.S) کا استعمال کرلیا جائے تو موزوں ہوگا، جبکہ اس دور میں تو تقریباً ہر آدمی کے پاس ہی موبائل فون (Mobile Phone) موجود ہے۔ ایک منٹ (Minute) سے کم وقت میں یہ میسج ہزاروں افراد کو پہنچ جائے گا۔جس سے پیسے اور وقت بچنے کے ساتھ مسجد بھی اشتہارات اور چاکنگ (Chaking) سے محفوظ رہے گی۔

امام کا مسجد میں رکھی گئی خوشبو کو گھر لے جانا

مسجد کے امام کے لئے جائز نہیں کہ وہ مسجد میں وقف شدہ خوشبوؤں کو گھر لے جا کر استعمال کرے تاہم اگر واقف نے علی الاطلاق نیت کی ہو تو پھر لے جانے میں کوئی حرج نہیں۔[۱]

مسجد میں خوشبوئیں دینے کے بعد ملکیت ختم ہوگئی

اگر کسی شخص نے خوشبوئیں خرید کر مسجد میں دیں یعنی وقف کردی تو اب اس کو واپس لینے کا حق

---

[۱] ....."متولي المسجد ليس له أن يحمل سراج المسجد الى بيته وله أن يحمله من البيت الى المسجد كذا في قاضيخان".(الفتاوى الهندية: كتاب الوقف/باب في المسجد وما يتعلق به، الفصل الثاني في الوقف على المسجد وتصرف القيم وغيره في مال الوقف عليه، ج ۲، ص ۴۶۱)

Marfat.com

نہیں ہے، بشرطیکہ شرائطِ وقف پائے جائیں۔ [1]

ایک مسجد کی خوشبوئیں دوسری مسجد میں منتقل کرنے کا حکم

اگر کسی شخص نے خوشبو کو مسجد میں وقف کر کے رکھ دیا تو اس صورت میں اس کو نکال کر دوسری مسجد میں منتقل کرنا درست نہیں۔ [2]

مسجد کی خوشبو گھر لا کر قیمت ادا کرنے کا حکم

اگر کسی شخص نے مسجد میں عطر کی شیشیاں وقف کی ہیں تو کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ مسجد سے وہ خوشبو اٹھا کر اس کے بدل میں دوسری خوشبو مسجد میں رکھ دے۔ اس لئے کہ وہ چیز جو وقف کی گئی ہے اس کا عوض دے کر اس پر مالکانہ قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔ [3]

گمشدہ خوشبو کو مسجد میں لگانا

اگر کسی شخص کو شاہراہ عام پر پڑی ہوئی خوشبو ملی تو اس کا حکم یہ ہے کہ تتبع اور تلاش کر کے اس کے مالک کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جائے، اگر باوجود تلاش کے مالک نہ مل سکے تو اٹھانے والا خوشبو کو کسی محتاج کو دے دے اور اگر خود محتاج ہے تو اپنے کام میں لا سکتا ہے، پھر اگر زندگی

---

[1] ....."(فاذا تم ولزم لایملک ولا یعار ولا یرهن)". (الدرالمختار). قال ابن عابدین (قوله :لایملک) أي لایکون مملوکاً لصاحبه ولایملک : أي لا یقبل التملیک لغیره بالبیع ونحوه لاستحالة تملیک الخارج عن ملکه". (ردالمحتار: کتاب الوقف/ج، ٦، ص، ٥٣٩)
"وعندهما حبس العین علی حکم ملک الله تعالیٰ علی وجه تعود منفعته الی العباد فیلزم ولایباع ولا یوهب ولا یورث". (الفتاوی الهندیة: کتاب الوقف /الباب الأول، ج، ٢، ص، ٣٥٧)

[2] ....'أن الفتوی علی أن المسجد لا یعود میراثاً، ولایجوز نقله ونقل ماله الی مسجد آخر". (ردالمحتار: کتاب الوقف/مطلب: فِیمَا لَو خَرِبَ الْمَسْجِدُ أَوْ غَیرُهُ، ج، ٦، ص،٥٤٨. بیروت)
"وقال أبو یوسف :هُوَ مَسْجِدٌ أَبَدًا إلَی قِیَامِ السَّاعَةِ لَا یَعُودُ مِیرَاثًا وَلَا یَجُوزُ نَقْلُهُ وَنَقْلُ مَالِهِ إلَی مَسْجِدٍ آخَرَ سَوَاءٌ کَانُوا یُصَلُّونَ فِیهِ أَوْ لَا وَهُوَ الْفَتْوَی کَذَا فِی الْحَاوِی الْقُدْسِیِّ وَفِی الْمُجْتَبَی وَأَکْثَرُ الْمَشَایِخِ عَلَی قَوْلِ أَبِی یُوسُفَ وَرَجَّحَ فِی فَتْحِ الْقَدِیرِ قَوْلَ أَبِی یُوسُفَ بِأَنَّهُ الْأَوْجَهُ". (البحر الرائق: کتاب الوقف /فصل في أحکام المسجد، ج، ٥، ص، ٤٢١، دارالکتب العلمیة، بیروت)

[3] ....."واذا صح الوقف، لم یجز بیعه ولا تملیکه". (الهدایه: کتاب الوقف، ج، ٢، ص، ٦٤٠، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)

Marfat.com

کے کسی حصہ میں اس کا مالک مل جائے اور وہ صدقہ کی اجازت دے تو ٹھیک ورنہ اس شخص کو اس خوشبو کا ضمان دینا ہوگا۔ ضمان دینے کی صورت میں صدقہ کا ثواب اس شخص کو مل جائے گا۔ بہرحال مسجد میں ایسی خوشبو نہ رکھی جائے۔ [1]

لوبان کی خوشبو مسجد میں جلانا

لوگوں میں ایک یہ بھی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مسجد میں لوبان نہیں جلا سکتے، اس بات کی کوئی حقیقت نہیں۔ لوبان ایک قسم کی خوشبو ہے لہذا اس کا استعمال مسجد میں جائز ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ" [2]

ترجمہ: "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان کو خوشبو لگانے کا حکم دیا"۔

مسجد میں بدبو دار رنگ کرنے کا حکم

مسجد میں بدبو دار رنگ کرنا مکروہ تحریمی ہے، رسول اللہ ﷺ نے کچا لہسن کھا کر بغیر منہ صاف کیے مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ". [3]

---

[1] ....."(وعرف) ....(الى أن علم أن صاحبها لا يطلبها)الخ (فينتفع) الرافع(بها لو فقيراً والا تصدق بها على فقير "(الدرالمختار مع ردالمحتار: كتاب اللقطة، ج، ٦، ص، ۴۳٦ الى ۴۳۸، دارالكتب العلمية، بيروت)

[2] .....(سنن الترمذى: باب ما ذكر في تطيب المساجد، ج، ۲، ص، ۴۸۹، رقم الحديث، ۵۹۴، شركة مكتبة ومطبعه مصطفى البابي الحلبى، مصر)

[3] .....(مشكلة المصابيح: كتاب الصلاة/باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ج، ۱، ص، ۲۲۲، رقم الحديث، ۷۰۷، المكتب الإسلامي، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز اور لہسن وغیرہ) میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اس لئے کہ جس (بدبو) سے انسان کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

نیز فقہاء عظام نے بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ ۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

۱ ..... "وَأَكْلُ نَحْوِ ثُومٍ، وَيُمْنَعُ مِنْهُ؛ وَكَذَا كُلُّ مُؤْذٍ وَلَوْ بِلِسَانِهِ". (الدر المختار). "(قَوْلُهُ وَأَكْلُ نَحْوِ ثُومٍ) أَیْ كَبَصَلٍ وَنَحْوِهِ مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ فِی النَّهْيِ عَنْ قُرْبَانِ آكِلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ الْمَسْجِدَ". (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ج، ١، ص، ٦٦١، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

خوشبواور تجارت

پرفیوم (Perfume) کے ڈبہ پر تصویر

اگر کسی شخص نے ایسی پرفیوم (Perfume) خریدی جس کے ڈبہ پر کسی جاندار کی تصویر ہو تو اس صورت میں کیا خریدنے والا گناہگار ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ خریدار جب ایسی چیز خریدتا ہے جس کے ڈبہ پر تصویر ہوتی ہے تو اس کا اصل مقصود ڈبہ میں بند چیز ہوتی ہے نہ کہ تصاویر، بلکہ تصاویر اس کے تابع ہوتی ہیں۔ اگر ان تصاویر کو بگاڑ دیا جائے یعنی سر وغیرہ کو کاٹ دیا جائے [1] تو اس صورت میں ان کو آدمی اپنے پاس بھی رکھ سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ ، مَاذَا أَذْنَبْتُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ ؟ قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ ، فَيُقَالُ لَهُمْ : أَحْيُوا مَا

---

[1] ....."والدليل ما رواه الطحطاوي من حديث مجاهد عن أبي هريرة ، قال: استاذن جبريل ، عليه السلام على رسول الله ﷺ فقال: ادخل فقال: كيف أدخل وفي بيتك ستر فيه تماثيل خيل ورجال؟ فاما ان تقطع رؤوسها واما أن تجعلها بساطاً ، فانا معشر الملائكة لا تدخل بيتاً فيه تماثيل . قال الطحطاوي : فلما أبيحت التماثيل بعد قطع رؤوسها الذي لو قطع من ذي الروح لم يبق، دل ذلك على اباحة تصوير ما لا روح له ".(عمدة القاري: كتاب البيوع /باب التِّجَارَةِ فِيما يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، ج ، ۱۱ ، ص، ۳۲۰ ، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

خَلَقْتُمْ . وَقَالَ:إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ"۔ ۱

ترجمہ:''انھوں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر جوں ہی اس پر پڑی، آپ ﷺ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! میں اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول ﷺ سے معافی مانگتی ہوں، فرمایئے مجھ سے کیا غلطی سرزد ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گدا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ آپ ہی کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آپؐ نے فرمایا لیکن اس طرح کی مورتیں بنانے والے لوگ قیامت کے دن عذاب کیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس چیز کو بنایا اسے زندہ کر دکھاؤ۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں (رحمت کے) فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے''۔

اس حدیث میں چند چیزیں قابل غور ہیں۔ پہلی بات یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غایت احترام دیکھئے کہ پہلے انھوں نے اللہ کے دربار میں توبہ کی اور بعد میں اپنی غلطی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ دوسری بات یہ کہ تصویر ناجائز ہے۔ تیسری بات یہ کہ تصویر والا کپڑا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ممنوع ہے۔ چوتھی بات یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کے سامنے تصویر کے حکم کے بارے وضاحت فرمانے کے ساتھ ساتھ ناگواری کا اظہار بھی فرمایا لیکن بیع کو فسخ نہیں کیا ۲۔ جس سے یہ بات بالکل واضح ہو

۱.....(صحيح البخاري : كتاب البيوع /بابُ التِّجَارَةِ فِيما يُكْرَهُ لُبْسُهُ للرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، ج، ۲، ص، ۱۹، رقم الحديث، ۲۱۰۵، دارالكتب العلمية، بيروت)

۲.....'' أنه ﷺ لم يفسخ البيع في النمرقة''(فتح الباري: كتاب البيوع /بابُ التِّجَارَةِ فِيما يُكْرَهُ لُبْسُهُ للرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، ج، ۵، ص، ۴۰۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

جاندار کے جسم پر تصویر ہو اس کو ختم کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ لِي: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي بَابِ الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ"۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے میرے پاس آ کر کہا میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا لیکن مجھے داخل ہونے کی اس چیز نے روکا کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں تصویروں سے منقش پردہ لٹکا ہوا تھا اور گھر میں کتا بھی تھا۔ آپ گھر میں موجود تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم دیں تو وہ درخت کی طرح ہو جائیں گے (یعنی وہ بے جان شے کی طرح ہو جائیں گی) اور پردے کے بارے میں (آپ ﷺ) حکم دیں کہ اسے کاٹ دیا جائے پھر اس میں دو مسندیں بنا دی جائیں جنہیں رکھ دیا جائے جو روندی جاتی رہیں اور کتے کو باہر نکالنے کا حکم دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا جبکہ وہ حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہما) کا کتا تھا ان کے تخت کے نیچے تھا پس اس کے بارے میں حکم دیا گیا تو اسے نکال دیا گیا۔

[illegible] ..... سنن أبي داؤد: كتاب اللباس، باب في الصور، ص ۵۸۳، رقم الحديث ۴۱۵۸، دار السلام، الرياض

ہندو کا مسلمان سے خوشبو مورتی کے اوپر لگانے کے لئے خرید نا

اگر ہندو مسلم عطر فروش سے خوشبو خرید نا چاہے اور مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ وہ مورتی وغیرہ کے نام پر چڑھادے گا یا اس (ہندو) نے عطر فروش کو بتادیا کہ وہ خوشبو خرید کر کہیں چڑھائے گا تو اس صورت میں مسلمان اس کے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ نہ کرے اور تعاون علی المعصیت سے گریز نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَلَا تعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ". ۱

ترجمہ: "اور گناہ اور زیادتی پر آپس میں مدد نہ کرو"۔

عورت کا خوشبو بیچنا

عورتوں کے ساتھ بیع وشراء کے معاملات کیے جاسکتے ہیں، لہذا عورت خوشبو بیچ بھی سکتی ہے اور خرید بھی سکتی ہے۔ اور مرد عورت سے خوشبو خرید بھی سکتا ہے اور اسے بیچ بھی سکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ان کے آقا سے خریدا تھا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے تھے کہ:

" أَنَّ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلَّـهُ عَـنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاةِ، فَلَـمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الوَلاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّـمَا الوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟ فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي". ۲

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی (جو باندھی تھیں)

۱.....(سورۃ مائدۃ: پارہ ۶، رقم الآیۃ ۲)

۲.....(صحیح البخاری: کتاب البیوع/باب الشراء والبیع مع النساء، ج ۳، ص ۷۱، رقم الحدیث ۲۱۵۶، دار طوق النجاۃ)

Marfat.com

قیمت لگا رہی تھیں (تاکہ انہیں خرید کر آزاد کر دیں) کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے تو) اپنے لیے ولاء کی شرط کے بغیر انہیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر آزاد تھے یا غلام، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں"۔

عورت کا خوشبو بنانا

عورت خوشبو بنا سکتی ہے۔ لیکن خیال رہے کہ ہاتھوں پر لگا کر گھر سے باہر نہ جائے تاکہ غیر مردوں کو اس کی خوشبو نہ پہنچے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ:

"رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ، فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا، وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ، فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا"۔[1]

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا وہ آپ کو اچھی لگی آپ حضرت سودہ کے پاس آئے وہ اس وقت خوشبو بنا رہی تھی ان کے پاس کچھ دیگر خواتین بھی موجود تھیں وہ خواتین اٹھ کر چلی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت پوری کی اور فرمایا جو شخص کسی عورت کی طرف دیکھے وہ عورت اسے اچھی لگے تو اس شخص کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہ کچھ ہوگا جو اس عورت کے پاس ہے"۔

---

[1].....(سنن الدارمي: كتاب النكاح/باب الرجل يرى المرأة فيخاف على نفسه، ج، ۳، ص، ۱۴۲۱، رقم الحديث، ۲۲۶۱) دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

مشک پاک اور اس کی بیع جائز ہے

مشک پاک ہے اور اس کی بیع بھی جائز ہے۔ علامہ نوویؒ نے اس کی طہارت اور جوازِ بیع پر اجماع نقل کیا ہے۔ رسول اللہؐ نے مشک کو بہترین خوشبو قرار دیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا، وَالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ“. [۱]

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ فرمایا جس نے اپنی انگوٹھی کو مشک سے بھرا ہوا تھا اور مشک سب سے عمدہ خوشبو ہے“۔

مشک میں بیع سلم

مشک میں بیع سلم جائز ہے۔ [۲]

پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر خوشبو چیک کرنے کے لئے استعمال کرنا

آج کل پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر خوشبو خریدنے سے پہلے ڈسپلے (Display)

---

۱ .....(صحیح مسلم: کتاب الألفاظ من الأدب وغیرها، باب استعمال المسک وأنه اطیب الطیب وکراهة رد الریحان والطیب، ج، ۴، ص، ۱۷۶۶، رقم الحدیث، ۲۲۵۲، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

”(قَوْلُهُ طَاهِرٌ حَلَالٌ)؛ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ دَمًا فَقَدْ تَغَيَّرَ فَيَصِيرُ طَاهِرًا كَرَمَادِ الْعَذِرَةِ خَانِيَّةٌ، وَالْمُرَادُ بِالتَّغَيُّرِ الِاسْتِحَالَةُ إلَى الطَّيِّبِيَّةِ وَهِيَ مِنْ الْمُطَهِّرَاتِ عِنْدَنَا، وَزَادَ قَوْلَهُ حَلَالٌ؛ لِأَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ الطَّهَارَةِ الْحِلُّ كَمَا فِي التُّرَابِ مِنَحٌ :أَيْ فَإِنَّ التُّرَابَ طَاهِرٌ وَلَا يَحِلُّ أَكْلُهُ .قَالَ فِي الْحِلْيَةِ :وَقَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إنَّ الْمِسْكَ أَطْيَبُ الطِّيبِ كَمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَحَكَى النَّوَوِيُّ إجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى طَهَارَتِهِ وَجَوَازِ بَيْعِهِ“.(ردالمحتار مع الدر المختار: کتاب الطهارة/فرع ما یخرج من دار الحرب کسنجاب ان علم دبغه بطاهر، ج، ۱، ص، ۲۰۹، دار الفکر، بیروت)

۲ .....”نص الحنفیة والشافعة والحنابلة علی جواز السلم في المسک“.(الموسوعة الکویتیة: ماده م، ص، ۲۹۰، وزارة الاوقاف والشؤن الاسلامیة، کویت)

Marfat.com

پر پرفیومز (Perfumes) دستیاب ہوتی ہیں تا کہ خریدار خریدنے سے پہلے ان کو استعمال کر کے پسند کرلے اور پھر متعلقہ پرفیوم (Perfumes) خرید لے۔ کیا بلا ارادہ خریدنے کے ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ ان کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا اس میں سے کچھ پرفیوم (Perfume) شیشی وغیرہ میں ڈال کر گھر لے جانا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ پرفیوم شاپس (Perfume Shops) کے مالکان نے وہ پرفیومز (Perfumes) اسی لئے رکھی ہیں تا کہ آنے جانے والا اس کو استعمال کرے۔ ممکن ہے کہ پہلے اس کا ارادہ خریدنے کا نہ ہو اور خوشبو استعمال کرنے کے بعد اس کا ذہن خریدنے کے لئے تیار ہو جائے۔ مزید یہ کہ تجربہ بھی یہی ہے کہ وہ مالکان اس پر نکیر بھی نہیں کرتے [1] دوسرا اگر تو مالکان نے پرفیوم (Perfumes) زیادہ لگانے کی اجازت دی ہے تو پھر تو جائز ہے ورنہ زیادہ مقدار میں لگانا جائز نہیں ہوگا۔ ویسے تو بعض پرفیوم شاپس (Perfume Shops) پر کام کرنے والے یا مالکان خوشبو ٹیسٹ (Test) کروانے کے لئے خود ہی چھوٹے کاغذ وغیرہ پر لگا کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ تیسرا یہ کہ پرفیوم شاپس (Perfume Shops) کے ڈسپلے (Display) پر پڑی پرفیومز (Perfumes) میں سے پرفیوم نکالنا جائز نہیں کیونکہ مالکان نے ان کو ڈسپلے (Display) پر صرف ان لوگوں کے لئے لگایا ہے جو ان کی دوکان میں آئے۔ دوکان کے باہر لے جانا یا اس میں سے کوئی خوشبو نکال کر لے جانا جائز نہیں ہوگا۔ [2]

---

[1] ..... "ذُكِرَ فِي فَتَاوَى أَهْلِ سَمَرْقَنْدَ أَنَّ النُّهْبَةَ جَائِزَةٌ إِذَا أَذِنَ صَاحِبُهُ فِيهَا إِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ مِقْدَارًا مِنَ السُّكَّرِ أَوْ عَدَدًا مِنَ الدَّرَاهِمِ بَيْنَ قَوْمٍ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَوْ قَالَ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَكُلُّ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا يَصِيرُ مِلْكًا لَهُ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/الْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ فِي النُّهْبَةِ وَنَثْرِ الدَّرَاهِمِ وَالسُّكَّرِ وَمَا رَمَى بِهِ صَاحِبُهُ، ج، ۵، ص، ۴۲۴، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2] ..... "وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ".

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

پرفیوم (Perfume) کو پرفیوم کے بدلے خرید وفروخت کرنے کا حکم

دو مختلف کمپنیوں کی پرفیومز (Perfumes) کو باہم فروخت کرنا (مثلاً گوشی (Gucci) کو جوپ گو (joop Go) کے بدلے فروخت کرنا)، اسی طرح ایک کمپنی کے مختلف سیریل کی پرفیومز (Perfumes) کو باہم فروخت کرنا (مثلاً جوپ گو (joop Go) کو جوپ جمپ (joop Jump) کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔ خواہ دونوں طرف سے پرفیوم (Perfume) ہو یا ایک طرف سے پرفیوم (Perfume) ہو اور دوسری طرف سے پرفیوم (Perfume) کے ساتھ کچھ نقدی ہو۔ ؁

ایک ہی کمپنی (Company) کے ایک ہی سیریل (Serial) کی پرفیومز (Perfumes) کو باہم فروخت کرنا (مثلاً سفاری (Safari) کو سفاری (Safari) کے بدلے نقد تو فروخت کرنا جائز ہے، خواہ دونوں طرف سے پرفیوم (Perfume) ہو یا ایک طرف سے پرفیوم (Perfume) ہو اور دوسری طرف سے پرفیوم (Perfume) کے ساتھ کچھ نقدی ہو۔ البتہ ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ "لاتحاد الجنس"۔ ؂

ایسی پرفیوم کی تجارت جس کا استعمال مردوں کے لئے مکروہ ہے

مردوں کے لئے ایسی پرفیومز (Perfumes) کو بیچنا جائز ہے جس کا لگانا مردوں کے لئے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(السنن الکبری للبیهقي: ج، ۴، ص، ۳۸۷، رقم الحدیث، ۵۴۹۲، دارالکتب العلمية)
ترجمہ: "خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لینا یا اس کا استعمال کرنا) اس کی رضامندی ورضا کے بغیر حلال نہیں"۔

؁ ....."وَاخْتِلَافُ الْجِنْسِ يُعْرَفُ بِاخْتِلَافِ الِاسْمِ الْخَاصِّ وَاخْتِلَافِ الْمَقْصُودِ .... وَالثَّوْبُ الْهَرَوِيُّ وَالْمَرْوِيُّ بِسُكُونِ الرَّاءِ جِنْسَانِ لِاخْتِلَافِ الصَّنْعَةِ وَقِيَامِ الثَّوْبِ بِهَا". (البحرالرائق: کتاب البیع /باب الربا، ج، ۶، ص، ۱۳۸، دار الکتاب الاسلامي)

؂ ....."فَلَوْ بَاعَ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْهَرَوِيِّ بِسِتَّةِ أَذْرُعٍ مِنْهُ أَوْ بَيْضَةً بِبَيْضَتَيْنِ جَازَ لَوْ يَدًا بيد لَا لَوْ نَسِيئَةً". (ردالمحتار مع الدر المختار: کتاب البیوع /باب الربا، مطلب في الابراء عن الربا، ج، ۵، ص، ۱۷۰، دار الفکر، بیروت)

Marfat.com

درست نہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ بِحُلَّةِ حَرِيْرٍ اَوْ سِيَرَاءَ ، فَرَآهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ، اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ ، اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا ". [۱]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے (ایک دن) پہنے ہوئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا میں نے اسے تمھارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے تو اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس سے (بیچ کر، یا ہدیہ کر کے) فائدہ اٹھاؤ"۔

مطلب یہ ہے کہ ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حلال نہیں تھا جبکہ عورتوں کے لئے حلال تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ریشم کا کپڑا بھیجنے کا مقصد ہر گز یہ نہیں تھا کہ وہ (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) خود اس (جوڑا) کو پہنیں، بلکہ مطلب یہ تھا کہ وہ اس کو کسی خاتون کو ہدیۃً یا اس کو پہننے کے لئے بیچ دیں۔ اس حدیث سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جو چیز مردوں کو پہننا ممنوع ہے، اس کی بیع مردوں کے لئے جائز ہے جبکہ اس کا پہننا خواتین کے لئے جائز ہے۔

زید نے غلطی سے عورتوں کی پرفیوم خرید لی اب کیا کرے؟

زید نے کسی شخص سے عورتوں کی پرفیوم (Perfume) خرید لی، اسے بعد میں معلوم ہوا کہ یہ

---

[۱]..... (صحيح البخاري : كتاب البيوع /باب التِّجارةِ فِيما يُكْرَهُ لُبْسُهُ للرِّجالِ وَالنِّساءِ ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۹ ، رقم الحديث، ۲۱۰۴ ، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

تو عورتوں کی پرفیوم (Perfume) ہے۔ دوکاندار واپس نہیں کر رہا تو اس صورت میں اگر وہ پرفیوم (Perfume) کسی عورت کے ہاتھ بیچ دیتا ہے یا ہدیہ دے دیتا ہے تو حرج نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

"أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ، فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي". [1]

ترجمہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ لیکن جب غصے کے آثار چہرہ مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا"۔

خریدنے کی غرض سے اپنے قبضہ میں لی ہوئی پرفیوم کی سپرے (Spray) والی شیشی کا خراب ہو جانا

کوئی شخص پرفیوم شاپ (Perfume Shop) سے خریدنے کی غرض سے پرفیوم (Perfume) گھر لے گیا تاکہ وہ کسی سے مشورہ کر سکے یا اس کے بارے میں تحقیق کر سکے، اور پرفیوم (Perfume) اس کے پاس چند روز رہی۔ اس دوران وہ (یعنی سپرے (Spray) والی پرفیوم (Perfume) کی شیشی) اس سے خراب ہو گئی۔ تو اس کی مرمت کی قیمت کس پر لازم آئی گی؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ مرمت کی اجرت خریدنے کے ارادے سے لے جانے والے پر ہوگی۔ البتہ اگر وہ پرفیوم (Perfume) کو فقط دیکھنے کے لئے لے گیا یا اس لئے لے گیا تاکہ وہ کسی کو دکھائے یا مشورہ کرے، اور دوکاندار سے اس کی قیمت کے بارے میں بالکل نہیں پوچھا یا خریدنے کا کوئی ارداہ ظاہر نہیں کیا تو اس صورت

---

[1] ..... (صحيح البخاري: كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها / باب هدية ما يكره لبسها، ج، ۳، ص، ۱۶۳، رقم الحديث، ۲۶۱۴، دار طوق النجاه)

Marfat.com

میں وہ امین ہوگا۔ لہٰذا اگر اس نے تعدی نہیں کی تو اس پر ضمان لازم نہیں ہے۔[1]

مال حرام سے خریدی ہوئی خوشبو کا استعمال بھی حرام ہے

اگر کسی شخص نے حرام مال سے خوشبو خریدی ہے تو اس کا استعمال بھی حرام ہے۔[2]

حرام اجزا سے بنائی گئی پرفیوم غلطی سے خرید لی تو اب کیا کیا جائے

اگر کسی نے حرام اجزا سے بنائی ہوئی پرفیوم (Perfume) غلطی سے خرید لی، اور خریدنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس کا استعمال ناجائز ہے۔ تو اب کیا کرے؟ اس میں تفصیل یہ ہے کہ اس پرفیوم (Perfume) کو کسی غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کردے۔ اور اگر حرام اجزا وغیرہ سے تو نہیں بنی لیکن کسی قبر پر چڑھاوا کے طور پر دی گئی تھی اور اب اس نے خرید لی ہے تو اصل مالک کو واپس کر دے، یا اسے کہہ دے کہ تم نے اسے فلاں مزار وغیرہ پر چڑھایا تھا اور یہ تمہاری ملکیت سے نہیں نکلی، میں نے غلطی سے خرید لی ہے، میرے لئے اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی نیت تبدیل کر (یعنی توبہ کرے) کے اس کو وہ پرفیوم (Perfume) اللہ تعالیٰ کے نام پر واپس کر دے یا فروخت کر دے تو پھر لینا اور اس کا استعمال جائز ہوگا۔ ہاں اگر مالک معلوم نہ ہو سکے تو کسی غریب کو اس نیت کے ساتھ صدقہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس

---

[1] ....."وَفِي فُرُوقِ الْكَرَابِيسِيِّ هَذَا الثَّوْبُ لَك بِعَشَرَةٍ فَقَالَ هَاتِهِ حَتَّى أَنْظُرَ إلَيْهِ أَوْ حَتَّى أُرِيَهُ غَيْرِي فَضَاعَ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ -رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى- لَا شَيْءَ عَلَيْهِ يَعْنِي يَهْلَكُ أَمَانَةً وَإِنْ قَالَ هَاتِهِ فَإِنْ رَضِيتُهُ أَخَذْتُهُ فَضَاعَ كَانَ عَلَيْهِ الثَّمَنُ". (الفتاوى الهندية: كتاب البيوع / الباب الثاني، الفصل الثاني، ج، ٣، ص، ١١، دار الفكر)

"رجل اخذ من البزاز ثوباً، فقال: اذهب به فان رضيته اشتريته فضاع من يده لا يضمن، ولو قال: ان رضتيه اشتريته بعشرة كان ضامناً". (الفتاوى قاضي خان عل؛ى هامش الفتاوى الهندية: كتاب البيوع / فصل في المقبوض على سوم الشراء، ج، ٢، ص، ٢٦٥، رشيدية)

[2] ....."قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: نقل ط عن الحموي عن صدر الاسلام: أن الصحيح لا يحل له الأكل ولا الوطء؛ لأن في السبنوع خبث ١٥. فليتامل". (ردالمحتار مع الدرالمختار: كتاب الغصب / مطلب: شرى داراً وسكنها فظهرت لوقف أو يتيم وجب الأجر وهو المُعتمَد، ج٩، ص، ٢٧٨، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

کو حرام مال کے وبال سے محفوظ رکھے۔[۱]

پرفیوم شاپ پر ملازم کا بلا اجازت مالک پرفیوم استعمال کرنے کا حکم

پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر کام کرنے والے ملازم کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ پرفیوم (Perfume) کا استعمال اپنے کپڑوں پر کرے جبکہ دوکان کے مالک نے دلالۃً اور نہ اشارۃً اس کی اجازت دی ہو۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اکثر پرفیوم شاپس (Perfume Shops) پر گاہک کے لئے کھلی ہوئی پرفیوم (Perfume) ہوتی ہے تاکہ وہ اس کو اپنے کپڑوں یا کاغذ وغیرہ پر لگا کر پسند کرلیں۔ کیا ملازم کے لئے جائز ہے کہ وہ اس طرح کی کھلی ہوئی پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرے جو گاہک کے استعمال کے لئے رکھی گئی ہے۔ اس میں وہی تفصیل ہے کہ اگر تو مالک دوکان نے اس کے استعمال کی دلالۃً یا اشارۃً اجازت دی ہے تو استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اگر اجازت نہیں دی تو ملازمین کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس پرفیوم (Perfume) کو استعمال کریں۔[۲]

دوکان کے ڈسپلے (Display) پر پڑی خوشبو کتنی استعمال کرنی چاہیے؟

پرفیومز شاپس (Pefume Shops) کے ڈسپلے (Display) پر پڑی ہوئی خوشبوؤں کو کتنا استعمال کرنے کی اجازت ہے؟ تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ مالک نے تھوڑی مقدار میں اس کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، نیز وہاں چھوٹے گتے رکھے ہوتے

---

[۱] ..... "لَوْ مَاتَ الرَّجُلُ وَكَسْبُهُ مِنْ بَيْعِ الْبَاذَقِ أَوْ الظُّلْمِ أَوْ أَخْذِ الرِّشْوَةِ يَتَوَرَّعُ الْوَرَثَةُ، وَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا وَهُوَ أَوْلَى بِهِمْ وَيَرُدُّونَهَا عَلَى أَرْبَابِهَا إنْ عَرَفُوهُمْ، وَإِلَّا تَصَدَّقُوا بِهَا لِأَنَّ سَبِيلَ الْكَسْبِ الْخَبِيثِ التَّصَدُّقُ إذَا تَعَذَّرَ الرَّدُّ عَلَى صَاحِبِهِ اهـ". (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الحظر والاباحة /فصل في البيع، ج، ٦، ص، ٣٨٥، دار الفكر، بيروت)

[۲] ....."أَلَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ". صحيح البخاري: كتاب البيوع/ بَاب الْغَصْب وَالْعَارِيَة، الفصل الثاني، ج، ٢، ص، ٨٨٩، رقم الحديث، ٢٩٤٦، دار طوق النجاة)

ترجمہ: "خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لینا یا اس کا استعمال کرنا) اس کی رضامندی ورضا کے بغیر حلال نہیں"۔

Marfat.com

ہیں تاکہ خریدار پرفیوم (Perfume) کو ان پر تھوڑی مقدار میں سپرے (Spray) کر کے سونگھ لے۔ کیونکہ ڈسپلے (Display) پر پڑی ہوئی پرفیومز (Perfumes) کا مقصد محض سونگھ کر پسند کرنا ہوتا ہے نہ کہ کثیر مقدار میں ان کو کپڑوں پر استعمال کرنا۔ [1]

اگر کوئی ڈسپلے (Display) پر پڑی پرفیوم لے گیا تو واپس کرنا ضروری ہے

پرفیوم شاپس (Pefume Shops) پر خوشبو وغیرہ خریدنے سے پہلے ڈسپلے (Display) پر ہر قسم اور ہر کمپنی (Company) کی خوشبوئیں یا پرفیومز (Perfumes) کی شیشیاں رکھی ہوتی ہیں تاکہ خریدنے سے پہلے انہیں استعمال کر کے پسند کرلیا جائے خیال رہے کہ ان خوشبوؤں اور پرفیومز (Perfumes) کا استعمال صرف دوکان کے احاطہ میں ہی جائز ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی آدمی ڈسپلے (Display) پر پڑی خوشبوؤں یا پرفیومز کو گھر لے گیا تو اس کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں بلکہ واپس لوٹانا ضروری ہے، گو کہ اس کا استعمال دوکان کے احاطہ میں مالک کی اجازت ورضامندی سے جائز تھا۔ [2]

عورتوں کی پرفیومز (Perfumes) کی کمائی کا حکم

عورتوں کی پرفیومز (Perfumes) کی کمائی حلال ہے۔ اگر خواتین ان کا استعمال ناجائز کریں گی تو اس کا وبال بیچنے والے پر نہیں ہوگا بلکہ استعمال کرنے والے پر ہوگا۔ مزید برآں کہ خواتین خوشبو کا استعمال گھر کے احاطہ وغیرہ میں کرسکتی ہیں۔ [3]

---

[1] ....."ومن ذلک ما سئل أحمد بن حنبل رحمة الله عن رجل يكون فی المسجد يحمل مجمرة لبعض السلاطين ويبخر المسجد بالعود فقال ينبغی أن يخرج من المسجد فإنه لا ينتفع من العود إلا برائحته وهذا قد يقارب الحرام فإن القدر الذی يعبق بثوبه من رائحة الطيب قد يقصد وقد يبخل به فلان يدری أنه يتسامح به أم لا. وسئل أحمد بن حنبل عمن سقطت منه ورقة فيها أحاديث فهل لمن وجدها أن يكتب منها ثم يردها فقال لا بل يستأذن ثم يكتب وهذا أيضاً قد يشک فی ان صاحبها هل يرضی به أم لا فما هو فی محل الشک والأصل تحريمه فهو حرام وتركه من الدرجة الأولی". (احياء العلوم الدين : كتاب الحلال والحرام، ج ۲، ص، ۹۶، دار المعرفة، بيروت)

[2] .....المرجع السابق

[3] ....."وَلَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی". (سورة الزمر، پاره ۲۳، رقم الآية، ۷)

Marfat.com

(فصل نمبر۳)

عورت اور خوشبو

اسلام نے عورتوں کو زیب وزینت کی اجازت دی ہے، لیکن ان کی بھی حدود وقیود ہیں۔اگر عورت ان حدود کی رعایت کرتے ہوئے زیب وزینت اختیار کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ذیل میں عورتوں کے لئے خوشبو سے متعلق احکام ومسائل بیان کیے جاتے ہیں۔

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی اللہ کے غضب میں

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت جب تک باہر رہتی ہے اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتی ہے۔

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ فِي شُهْرَةٍ مِنَ الطِّيبِ، فَيَنْظُرُ الرِّجَالُ إِلَيْهَا، إِلَّا لَمْ تَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا". [1]

ترجمہ:"جو عورت بھی دکھانے کے لئے خوشبو (وغیرہ) لگا کر نکلے کہ لوگ اسے دیکھیں تو وہ اللہ کے غضب میں داخل ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ اپنے گھر (واپس) نہ لوٹے۔

عورت کا گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنا باعث لعنت ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

" بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِيْ زِيْنَةٍ لَهَا فِيْ الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنْهَوْا

---

[1] .....(كنز العمال: الفصل الأول في الترهيبات ، ج ، ١٦ ، ص ، ٣٨٧ ، رقم الحديث، ٤٥٠٣٠)

Marfat.com

نِسَاءَ كُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّينَةَ وَتَبَخْتَرُوا فِي الْمَسَاجِدِ". [1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ قبیلہ مزینہ کی ایک عورت زینت میں ملبوس مسجد میں آئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کے اختیار کرنے سے (باہر نکلتے وقت) منع کرو اور مسجد میں ناز و انداز سے چلنے سے روکو۔ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک کہ ان کی عورتوں نے زینت کو اور مسجد میں ناز و انداز کو اختیار نہیں کیا"۔

نوٹ: پرفیوم (Perfume) لگانا بھی زینت میں داخل ہے لہذا ایسی عورت بھی اس وعید میں شامل ہوگی۔

خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت کو حضرت ابو ہریرہؓ کی تنبیہ

ابو رہم کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ لَقِيَ امْرَأَةً، فَوَجَدَ مِنْهَا رِيحَ إِعْصَارٍ طَيِّبَةً، فَقَالَ لَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ: الْمَسْجِدَ تُرِيدِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنَ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ فَيَقْبَلُ اللَّهُ لَهَا صَلَاةً حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْهُ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ فَاذْهَبِي فَاغْتَسِلِي [2]

ترجمہ: "ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا سامنا ایک ایسی خاتون سے ہوگیا جس نے خوشبو لگا رکھی تھی؟ انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارا مسجد کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں انہوں نے پوچھا کیا تم نے اسی وجہ سے خوشبو لگا رکھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو

---

[1] .....(الترغيب والترهيب: كتاب النكاح وما يتعلق به، ج، ٣، ص، ٢٥، رقم، الحديث، ٢٩٣٠)

[2] .....(مسند أحمد: مسند أبي هريرة رضى الله عنه، ج، ١٣، ص، ٣٣٩، رقم الحديث، ٧٩٥٩)

Marfat.com

عورت اپنے گھر سے خوشبو لگا کر مسجد کے ارادے سے نکلے اللہ اس کی نماز کو قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس جا کر اسے اس طرح دھوئے جیسے ناپاکی کی حالت میں غسل کیا جاتا ہے لہٰذا تم جا کر اسے دھودو"۔

عورت کے لئے خوشبو کی دھونی لے کر مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے آنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ". [۱]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت خوشبو کی دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو"۔

لوگوں کے لئے خوشبو لگا کر باہر جانے والی عورت زانیہ ہے

اسلام نے عورت کو گھر میں رہنے کی تلقین کی ہے اس لئے کہ اس کے نکلنے سے بہت سارے فتنے سر اٹھا سکتے ہیں۔ اگر اس کو کسی مجبوری کی بنا پر باہر جانا ہی پڑ جائے تو پردہ میں جائے اور پرفیوم (Perfume) وغیرہ لگا کر نہ جائے۔ چنانچہ اگر کوئی عورت گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر اس ارادے سے جائے کہ لوگوں کو میری لگائی ہوئی پرفیوم (Perfume) محسوس ہوگی تو وہ زانیہ ہے۔ یعنی وہ گناہ حاصل کرنے کی وجہ سے زانیہ کی طرح ہے یا پھر زجر وتوبیخ کے لئے یہ وعید سنائی گئی ہے۔ [۲]

---

[۱]..... (صحیح مسلم: کتاب الصلاة/باب خروج النساء الی المسجد اذا لم یترتب علیه فتنة، وأنها لا تخرج مطیبة، ج ۱، ص ۳۲۸، رقم الحدیث ۴۴۴، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

[۲]..... "أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ". (فیض القدیر: حرف الهمزة، رقم الحدیث ۲۹۷۱)

"(أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ) أي استعملت العطر أي الطيب يعني ما يظهر ريحه منه (ثم خرجت) من

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنے والی قیامت کے دن سخت تاریکی میں

سیدہ میمونہ بنت سعدؓ جو نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھیں کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا[1]

ترجمہ: ''جو عورت اپنے شوہر کے سوا زینت کر کے ناز و اندام سے چلی، قیامت کے دن سخت ظلمت و تاریکی میں رہے گی۔ (اس کو کوئی روشنی میسر نہ ہوگی)''۔

عورت کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع کیوں ہے؟ ایک شبہ کا ازالہ

آج کل عوام میں عورتوں کا گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے کے بارے میں ایک سوال جنم لے رہا ہے کہ اگر اسلام کا فلسفہ یہ ہے کہ عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر اس لئے نہ جائے کہ فتنہ پھیلے گا اور مرد اس کی طرف متوجہ ہوں گے تو پھر آج کل مارکیٹ (Market) میں ایسی پرفیومز (Perfumes) بھی دستیاب ہیں جن کو محسوس کر کے عورتیں مردوں کی طرف مائل

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بيتها (فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ) من الأجانب (لِيَجِدُوا رِيحَهَا) أي بقصد ذلك (فهي زانية) أي كالزانية في حصول الاثم وان تفاوت لأن فاعل السبب كفاعل المسبب قال الطيبي شبه خروجها من بيتها متطيبة مهيجة لشهوات الرجال التي هي بمنزلة رائدة الزنا بالزنا مبالغة وتهديداً وتشديداً عليها". (فيض القدير: حرف الهمزة، ج۳، ص۱۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: ''جو عورت خوشبو لگائے اور گھر سے باہر نکلے پس ایسی قوم پر گذرے تا کہ وہ اس کی خوشبو کو پائیں تو وہ زانیہ ہے، اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے''

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ".

(كنز العمال: الباب السادس في ترهيبات وترغيبات تختص بالنساء / الفصل الأول في الترهيبات، ج۱۶، ص۳۸۱، ۴۵۰۰۰، مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: ''جب عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے محظوظ ہوں تو وہ زانیہ ہے

اللہ تعالیٰ خواتین کو اس قبیح فعل سے محفوظ فرمائے، آمین۔

[1] .....(سنن الترمذي: ابواب الرضاع / باب ما جاء في كراهية خروج النساء في الزينة، ج۳، ص۴۶۲، رقم الحديث ۱۱۶۷، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

Marfat.com

ہوتی ہیں لہذا مردوں کو بھی گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانا منع ہونا چاہیے؟ تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ اس شبہ کے ازالہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ملاحظہ ہوں جن کی بنیاد پر یہ شبہ پیدا ہوا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ [۱]

ترجمہ: ''جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے اس لئے گزرے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے''۔

حضرت زینبؓ جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ تھیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

''إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ، فَلَا تَمَسَّ طِيبًا''. [۲]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی جماعت میں آئے تو خوشبو نہ لگائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ''. [۳]

ترجمہ: ''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے مت منع کرو، لیکن انہیں چاہیے کہ زیب وزینت کے بغیر نکلیں''۔ (یعنی سادگی میں آئیں)''۔

لیکن اس کے مقابلے میں مردوں کو گھر سے باہر خوشبو لگانے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ ان کے لئے مسنون ہے کہ وہ جمعہ اور عیدین وغیرہ پر خوشبو لگا کر جائیں (جس کی بحث اپنے مقام پر گزر چکی ہے)۔ رسول اللہ ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی۔

---

[۱] .....(سنن النسائي: كتاب الزينة /باب ما يُكره للنساء من الطيب، ج، ۸، ص، ۱۵۳، رقم الحديث، ۵۱۲۶، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)

[۲] .....(سنن النسائي: كتاب الزينة/باب ما يُكره للنساء من الطيب، ج، ۸، ص، ۱۵۵، رقم الحديث، ۵۱۳۴، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)

[۳] .....(سنن أبي داود: باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، ج، ۱، ص، ۱۵۵، رقم الحديث، ۵۶۵، المكتبة العصريه، صيدا، بيروت)

Marfat.com

جہاں تک مذکورہ شبہ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ کہ مرد کے مقابلے میں عورت کو گھر میں رہنے کی تلقین کی گئی ہے اور اس کی زیب وزینت کو گھر کی چاردیواری میں محدود کیا گیا ہے (یہ علیحدہ بات ہے کہ آج خواتین ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی غرض سے میک اپ کر کے گھر سے باہر جاتی ہیں، الامان الحفیظ) تا کہ کسی بھی عورت کی وجہ سے فتنہ نہ پھیلے اور نہ عورت کسی ناگوار واقعہ کا شکار ہو۔ چونکہ اللہ رب العزت نے مردوں پر گھر کے اخراجات کی ذمہ داری ڈالی ہے، جس کی وجہ سے اس کو بازاروں میں کام، یا سفر میں لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا پڑتا ہے۔ اگر وہ خوشبو نہیں لگائے گا تو دوسرے لوگوں کو اس کے جسم کی بدبو سے تکلیف ہوگی۔

مزید یہ کہ مرد کا فتنہ عورت کے فتنہ سے کم ہے، اگر مرد کسی عورت سے متاثر ہوا ہے تو وہ اس کا پیچھا کرسکتا ہے اور اسے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرسکتا ہے، عورت کا اکثر و بیشتر پیچھا کیا جاتا ہے نہ کہ وہ مرد کے پیچھے جاتی ہے۔ بالفرض اگر عورت کو کوئی مرد اچھا بھی لگے تو وہ اس کا پیچھا شرم وحیا کی وجہ سے کبھی نہیں کرے گی۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ پہلے وقتوں میں عورتیں علیحدہ بند گاڑی میں سفر کرتی تھیں مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط نہیں ہوتا تھا جبکہ مرد اپنی علیحدہ بند گاڑی میں سفر کرتے تھے۔ گاڑی میں ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے گھر میں ہونا۔ لیکن اگر گاڑی میں غیر محرم مرد ہوں تو پھر خوشبو لگانا جائز نہیں۔ ہاں اگر اکیلی ہے یا محارم یا عورتیں ساتھ ہیں تو پھر حرج نہیں۔

اگر ایمر جنسی میں مرد عورت کی لگائی ہوئی خوشبو سونگھ لیتا ہے مثلاً عورت گاڑی میں سفر کر رہی ہے اور اس کی گاڑی خراب ہوگئی یا اس کا ایکسیڈنٹ (Accident) ہوگیا جس کی وجہ سے اسے اے اے (A.A) وغیرہ کو بلانا پڑا یا وہ اچانک بیمار ہوگئی اور اسے ایمبولینس (Ambulance) کے ذریعہ ہسپتال لے جایا گیا تو ان تمام صورتوں میں انشاءاللہ وہ معذور ہوگی اس لئے کہ اس نے اس نیت سے خوشبو نہیں لگائی کہ غیر مرد اسے محسوس کریں بلکہ

Marfat.com

اچانک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے غیر مردوں نے اس کی لگائی ہوئی خوشبو کو سونگھ لیا۔ اگر یہ حادثہ پیش نہ آتا تو وہ بھی اس کی خوشبو کو نہ محسوس کر پاتے۔

نوٹ: راقم الحروف نے پڑھا تھا کہ ماہرین حیاتیات نے ناک میں ایک جنسی غدود دریافت کی ہے جس کا خوشبو کے ساتھ براہ راست رابطہ ہے جب انسان خوشبو سونگھتا ہے تو اس کی جنسی خواہش ابھرنے لگتی ہے۔ اب تو یہ بات غیر مسلم سائنس دانوں کے سامنے عیاں ہو گئی ہے کہ اسلام کی تعلیمات کتنی قیمتی ہیں جن پر عمل درآمد کر کے عورتیں اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کر سکتی ہیں۔

خوشبو لگا کر باہر جانے سے کیا مراد ہے؟

عورت کو گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانا منع ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ عورتیں گھر کے صحن میں کپڑے پھیلانے کے لئے نکلتی ہیں، بعض مرتبہ مرکزی دروازے پر نصب شدہ ڈبہ میں ڈاک اٹھانے کے لئے گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انہوں نے خوشبو لگائی ہوتی ہے، ایسے بہت سے مواقع ہیں جہاں عورت کو گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے تو کیا ایسی صورتوں میں عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی؟ حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی لگائی ہوئی خوشبو (غیر محرم) مردوں کو پہنچے، اور اس کی وجہ سے فتنہ پھیل سکتا ہے۔ اگر ایسی پرفیوم (Perfume) استعمال کر کے گھر سے باہر گئی ہے جس کی خوشبو ہے ہی نہیں (اس لئے کہ مارکیٹ (Market) میں ایسی پرفیومز (Perfumes) دستیاب ہیں جن کی خوشبو نہ ہونے کے برابر ہے) یا وہ گھر سے نکل کر گاڑی میں بیٹھی اور بچوں کو سکول اتار کر (گاڑی سے نکلے بغیر) گھر آ گئی یا گاڑی میں شوہر کے ساتھ سفر کر رہی ہے اور اس کا گزر مردوں میں سے نہیں ہونا ہے، یا عورتوں کی محفل میں جانا ہے جہاں مردوں میں سے نہیں گزرنا یا گلی میں گزر کر کسی کے گھر میں جانا ہے اور وہاں مرد نہ ہو تو ان تمام صورتوں میں اگر عورت نظافت کا خیال کرتے

Marfat.com

ہوئے خوشبو لگا گھر سے باہر جاتی ہے تو اس کی گنجائش درج ذیل وجوہات کی بنا پر معلوم ہوتی ہے۔

(۱) .....ان مواقع پر عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط نہیں ہے جب اختلاط نہیں تو پھر ان کی لگائی ہوئی خوشبو ان تک کیسے پہنچے گی؟ جب خوشبو غیر محرم مردوں تک نہیں پہنچے گی تو فتنہ نہیں پھیلے گا جب فتنہ کا اندیشہ نہیں ہے تو ان مواقع پر خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲).....دوسرا ازواج مطہرات بھی خوشبو کا استعمال وہاں کرتی تھیں جہاں مردان کی خوشبو کو سونگھ نہیں سکتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ فرماتی ہیں کہ:

"كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَاهَا". [1]

ترجمہ: "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ جاتیں تو احرام کے وقت اپنی پیشانیوں کو خوشبودار مرکب کے ساتھ لیپ دیتے تھے۔ جب پسینہ آتا تو وہ ہمارے چہروں پر بہہ جاتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے تو اس سے منع نہ فرماتے تھے"۔

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

حسن بن عمران بن حصین سے روایت ہے کہ:

"لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أُرَهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا

---

[1]...(سنن أبي داود: باب ما يلبس المحرم، ص ۲۶۹، رقم الحديث ۱۸۳۰، دار السلام)

Marfat.com

خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَّيَّبْ بِمَا شَائَتْ". [1]

ترجمہ: "میں ارغوانی رنگ (کی زین) پر سوار نہیں ہوتا ہوں، اور نہ ہی معصفر (زعفران رنگ کا کپڑا) پہنتا ہوں اور نہ ہی قمیص پہنتا ہوں جس میں ریشم لگا ہو، حسن نے جو راوی ہیں اپنی قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ خبردار مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں بو ہو رنگ نہ ہو، فرمایا کہ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو بو نہ ہو۔ سعید بن عروبہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس بات پر محمول ہے جبکہ وہ گھر سے باہر نکلے البتہ اگر وہ اپنے شوہر کے پاس ہو تو جونسی چاہے خوشبو لگا لے"۔

عورت کا گھر سے باہر مردوں کے لئے پرفیوم لگا کر نہ نکلنا

اگر کوئی عورت گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر مردوں کے لئے نہ جائے تب بھی اس کے لئے گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ اگر چہ وہ خوشبو لگا کر مردوں کے لئے نہیں جا رہی لیکن اس کی خوشبو غیر مردوں تک پہنچے گی جو کہ فتنہ کا سبب بنے گی۔ مزید برآں عورت کو گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

"بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِيْ زِيْنَةٍ لَهَا فِيْ الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنْهَوْا نِسَاءَ كُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِى إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعِنُوا حَتَّى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّينَةَ وَتَبَخْتَرُوا فِيْ الْمَسَاجِدِ". [2]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ قبیلہ مزینہ کی ایک عورت

---

[1] .....(سنن أبي داود: كتاب اللباس/باب من كرهه، ج، ۴، ۴۸، رقم الحديث، ۴۰۴۸)

[2] .....(الترغيب والترهيب: كتاب النكاح وما يتعلق به، ج، ۳، ص، ۲۵، رقم، الحديث، ۲۹۳۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

زینت میں ملبوس مسجد میں آئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کے اختیار کرنے سے (باہر نکلتے وقت) منع کرو اور مسجد میں ناز و انداز سے چلنے سے روکو۔ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک کہ ان کی عورتوں نے زینت کو اور مسجد میں ناز و انداز کو اختیار نہیں کیا''۔

حاملہ عورت کے لئے پرفیوم کا استعمال

حاملہ عورت گھر کی حدود میں خوشبو استعمال کرسکتی ہے شرعاً اس کے خوشبو کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض اطباء کی رائے یہ ہے کہ حاملہ عورت کو پرفیوم وغیرہ لگانے سے پرہیز کرنا چاہیے اس لئے کہ اس کو نقصان ہوسکتا ہے۔ [۱]

عورت کو پرفیوم (Perfume) بطور ہدیہ دینا

کسی عورت کو پرفیوم (Perfume) کا ہدیہ دینا جائز ہے اگر وہ اس پرفیوم (Perfume) کا غلط استعمال کرتی ہے تو وبال دینے والے پر نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ہدیہ دینے والے کو معلوم ہے یا ظن غالب ہے کہ وہ اس پرفیوم (Perfume) کو گھر سے باہر لگا کر جائے گی تو اس صورت میں وہ ایسی عورت کو پرفیوم (Perfume) کا ہدیہ نہیں کرسکتا اس لئے کہ وہ گناہ کے کام میں اس عورت کے ساتھ تعاون کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے۔

ارشار باری تعالیٰ ہے۔

"وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ". [۲]

---

[۱] ..... لیکن یہ بات حتمی نہیں ہے اور نہ ہی تجربہ سے ثابت ہوئی ہے۔ (عثمانی)

[۲] .....(سورۃ مائدۃ: پارہ ٦، رقم الآیۃ ۲)

(نوٹ: غیر محرم کو ہدیہ دینے میں بعض اوقات فتنہ کا اندیشہ ہوتا ہے، اور جن لوگوں کی طبیعت میں سلامتی نہیں ہوتی وہ اس کی وجہ سے قبیح و مذموم ارادے قائم کرسکتے ہیں، اس لئے کسی عورت کو غیر محرم کا ہدیہ قبول کرنے سے پہلے اپنے سرپرست کو مطلع کرنا چاہیے تاکہ مستقبل میں فتنہ کا سد باب ہوسکے۔ عثمانی)

"يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا". ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ”اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر“۔

عورت کا استنجاء کے بعد خوشبودار چیز سے اپنا ہاتھ دھونا

آج کل سروس اسٹیشنز (Service Stations) یا ایئرپورٹس (Airports) وغیرہ پر باتھ رومز (Bath Roooms) میں ایسے ڈبے نصب کیے جاتے ہیں جن میں ہینڈ واش (Hand Wash) ہوتا ہے تاکہ لوگ استنجاء کے بعد اس سے اپنے ہاتھ دھولیں۔ یہ خوشبودار ہوتا ہے۔ اگر اس میں کسی حرام چیز کی ملاوٹ نہ ہو تو مردوں کے استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں، البتہ عورت کے استعمال میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تو عورت کو غالب گمان ہے کہ ہینڈ واش (Hand Wash) کے استعمال سے اتنی خوشبو مہکے گی جو غیر مردوں تک نہیں پہنچے گی تو پھر اس کا استعمال جائز ورنہ ناجائز ہے۔[1]

ائیر ہوسٹس (Air Hostess) کا جہاز میں پرفیوم لگانا

ائیر ہوسٹس (Air Hostess) کے لئے جائز نہیں کہ وہ جہاز میں داخل ہونے کے بعد پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرے، اگرچہ وہ خوشبو کا استعمال چار دیواری میں کر رہی ہے لیکن اس کی مہک غیر محرم مردوں کو پہنچے گی جو کہ حرام ہے۔ یہ علیحدہ بحث ہے کہ (Air Hostess) کا جہاز میں کام کرنا جائز ہے یا نہیں۔[2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(سورة الاحزاب: پاره ۲۲، رقم الآية، ۳۲)

ترجمہ: ”اے نبی کی بیویو! تم دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی طرح نہیں ہو اگر تم تقوی اختیار کرو ایسا شخص لالچ نہ کرنے لگے جس کے دل میں مرض ہو، اور مناسب طریقہ پر گفتگو کرو“۔

[1]..... "إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ".

(كنز العمال: البا ب السادس في ترهيبات وترغيبات تختص بالنساء / الفصل الأول في الترهيبات، ج، ۱۶، ص، ۳۸۱، رق الحديث ۴۵۰۰۰، مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: جو عورت خوشبو لگائے اور گھر سے باہر نکلے پس ایسی قوم پر گذرے تاکہ وہ اس کی خوشبو کو پائیں تو وہ زانیہ ہے

[2].....المرجع السابق

Marfat.com

کیا خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے والی عورت کو مالی جرمانہ کیا جا سکتا ہے؟

آج کل مسلمان خواتین کی اکثر وبیشتر تعداد پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرتی ہے یہ استعمال گھر کی حد تک ہی نہیں بلکہ گھروں سے باہر محفلوں اور پارٹیز وغیرہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ خواتین کو گھر سے باہر خوشبو لگانے کی روک تھام کے سلسلے میں کیا ان کو مالی جرمانہ کیا جا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے احادیث سے تعزیر بالمال کا ثبوت نظرِ قارئین کیا جاتا ہے۔

چنانچہ معاویہ بن حیدہ قشیریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَلَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا، وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ، لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ“۔[1]

ترجمہ: ”باہر چرنے والے اونٹوں میں ہر چالیس میں دو سالہ مؤنث ہے، اور اونٹوں کو ان کے حساب سے جدا نہ کیا جائے، جو شخص اجر وثواب حاصل کرنے کی خاطر ان میں عطا کرے تو اس کے لئے اجر ہے اور جو اسے روک دے تو ہم اس سے مواخذہ کریں گے اور اس کا نصف مال بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ایک حق کے طور پر لیں گے۔ آلِ محمد کے لئے ان میں کچھ نہیں“۔

عبداللہؓ بن عمرو بن العاص نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ:

”أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ فَقَالَ: مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ

---

[1] ....(سنن أبي داود: كتاب اللقطة/باب في زكاة السائمة، ج٢، ص١٠١، رقم الحديث ١٥٧٥، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَهُ غَيْرُهُ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: مَا كَانَ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمِيتَاءِ أَوِ الْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ، وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِي فَفِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ". [۱]

ترجمہ: ''آپ ﷺ سے درخت لٹکے ہوئے پھل کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اگر کوئی حاجت مندا سے کھالے اور اسے اپنے کپڑے وغیرہ میں نہ چھپالے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔ اور جو اسے لے کر وہاں باہر نکلے تو اس پر اس پھل سے دگنا تاوان ہے، اور اسے سزا ملے گی''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا". [۲]

ترجمہ: گم شدہ اونٹ کو لے کر اگر چھپالیا گیا تو اس کا تاوان ہوگا اور اس جیسی اور بھی

مذکورہ روایات سے تعزیر بالمال کا ثبوت معلوم ہوا۔ احناف سمیت جمہور ائمہ کے نزدیک مالی جرمانہ جائز نہیں۔ احناف میں صرف امام یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے جواز کا قول ملتا ہے لیکن وہ بھی ضعیف روایت ہے۔ مالی جرمانہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا لیکن بعد منسوخ ہو گیا۔ ہاں البتہ بغرض تنبیہ اگر تارک صلوۃ والزکوۃ کو مالی جرمانہ کرنا ہو تو اس کے جواز کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس شخص سے لئے ہوئے مالی جرمانہ کو الگ رکھا جائے پھر جب وہ اس گناہ سے رک جائے تو مال اس کو واپس کر دیا جائے یا اس کی رضامندی سے کسی کار خیر میں خرچ کر دیا

---

[۱] .....(سنن أبي داود: كتاب اللقطة/ بَابُ التَّعْرِيفِ بِاللُّقَطَةِ، ج۲، ص۱۳۶، رقم الحديث ۱۷۱۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

[۲] .....(سنن أبي داود: كتاب اللقطة/ بَابُ التَّعْرِيفِ بِاللُّقَطَةِ، ج۲، ص۱۳۹، رقم الحديث ۱۷۱۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

جائے۔ احقر کی رائے میں اگر یہ صورت مالی جرمانہ کی اختیار کرلی جائے ان خواتین کے لئے جو پرفیوم (Perfume) وغیرہ لگا کر گھر سے باہر جاتی ہیں جائز ہی نہیں بلکہ پرفیوم (Perfume) کا غلط استعمال کرنے والی خواتین میں کمی کے لئے مؤثر ثابت ہوسکتا ہے۔ مزید یہ کہ اگر مالی جرمانہ اس طریقہ سے کیا جائے کہ مجرم کو تنبیہ کے لئے اس کے مال پر قبضہ کرکے بیت المال اور سرکاری تحویل میں لے لیا جائے، اور پھر اسے ضروریات عامہ پر خرچ کیا جائے، تو بہت سے فقہاء اگرچہ اس کے جواز کے قائل نہیں، لیکن بعض فقہاء ضرورت اور مصلحت کے وقت اس کے جواز کے قائل ہیں۔ ل

ل ....."حَبْسُ الْمَالِ عَنْ صَاحِبِهِ:

وَهُوَ أَنْ يُمْسِكَ الْقَاضِي شَيْئًا مِنْ مَالِ الْجَانِي مُدَّةً زَجْرًا لَهُ، ثُمَّ يُعِيدُهُ لَهُ عِنْدَمَا تَظْهَرُ تَوْبَتُهُ، وَلَيْسَ مَعْنَاهُ أَخْذَهُ لِبَيْتِ الْمَالِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَخْذُ مَالِ إِنْسَانٍ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ يَقْتَضِي ذَلِكَ. وَفَسَّرَهُ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ أَبُو يَحْيَى الْخُوَارِزْمِيُّ. وَنَظِيرُهُ مَا يُفْعَلُ فِي خُيُولِ الْبُغَاةِ وَسِلَاحِهِمْ، فَإِنَّهَا تُحْبَسُ عَنْهُمْ مُدَّةً وَتُعَادُ إِلَيْهِمْ إِذَا تَابُوا. وَصَوَّبَ هَذَا الرَّأْيَ الْإِمَامُ ظَهِيرُ الدِّينِ التُّمُرْتَاشِيُّ الْخُوَارِزْمِيُّ.
أَمَّا إِذَا صَارَ مَيْئُوسًا مِنْ تَوْبَتِهِ، فَإِنَّ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَصْرِفَ هَذَا الْمَالَ فِيمَا يَرَى فِيهِ الْمَصْلَحَةَ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة"تعزير"ص، ۲۷۱، ۲۷۲، وزارة الأوقاف والشئون)

"(لا بأخذ مال في المذهب) بحر. وفيه عن البزازية: وقيل يجوز، ومعناه أن يمسكه مدة لينزجر ثم يعيده له، فان أيس من توبته صرفه الى ما يرى. وفي المجتبى أنه كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ. (الدرالمختار) قوله: (لا بأخذ مال في المذهب) قال في الفتح: عن أبي يوسف: يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال. وعندهما وباقي الأئمة: لايجوز اه. ومثله في المعراج، وظاهره أن ذلك رواية ضعيفة عن أبي يوسف. قال في الشرنبلالية: ولا يفتى بهذا لما فيه من تسليط الظلمة على أخذ مال الناس فيأكلونه اه. (ردالمحتار: كتاب الحدود / باب التعزير، مطلب في التعزير بأخذ المال، ج، ص، ۱۰۵، ۱۰۶، دارالكتب العلمية، بيروت)

"يَجُوزُ التَّعْزِيرُ بِأَخْذِ الْمَالِ وَهُوَ مَذْهَبُ أَبِي يُوسُفَ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ، وَمَنْ قَالَ: إِنَّ الْعُقُوبَةَ الْمَالِيَّةَ مَنْسُوخَةٌ فَقَدْ غَلِطَ عَلَى مَذَاهِبِ الْأَئِمَّةِ نَقْلًا وَاسْتِدْلَالًا وَلَيْسَ بِسَهْلٍ دَعْوَى نَسْخِهَا. وَفِعْلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَأَكَابِرِ الصَّحَابَةِ لَهَا بَعْدَ مَوْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْطِلٌ لِدَعْوَى نَسْخِهَا، وَالْمُدَّعُونَ لِلنَّسْخِ لَيْسَ مَعَهُمْ سُنَّةٌ وَلَا إِجْمَاعٌ يُصَحِّحُ دَعْوَاهُمْ". (معين الحكام فيما يتردد بين الخصمين من الاحكام: فصل في التعزير، ص، ۱۹۵، دار الفكر)

"وَفِي الْخُلَاصَةِ سَمِعْتُ عَنْ ثِقَةٍ أَنَّ التَّعْزِيرَ بِأَخْذِ الْمَالِ إِنْ رَأَى الْقَاضِي ذَلِكَ أَوْ الْوَالِي جَازَ وَمِنْ جُمْلَةِ ذَلِكَ رَجُلٌ لَا يَحْضُرُ الْجَمَاعَةَ يَجُوزُ تَعْزِيرُهُ بِأَخْذِ الْمَالِ". (البحر الرائق: فصل في التعزير ج، ۴، ص، ۴۱، كوئٹہ)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معین القضاۃ والمفتین میں معین الحکام کا حوالہ دیتے ہوئے تعزیر المال پر جواز نقل کیا ہے اور منسوخ ہونے سے متعلق عدم اتفاق کا اظہار فرمایا ہے۔[۱]

مفتی تقی عثمانی صاحب زید مجدہ تقریر ترمذی میں رقم طراز ہیں:

اکثر فقہاء کا کہنا ہے کہ تعزیر بالمال جائز نہیں ہے، صرف جسمانی سزا کے ذریعہ تعزیر کرنا جائز ہے، البتہ امام احمد بن حنبلؒ نے تعزیر بالمال کو جائز قرار دیا ہے۔ حنفیہ میں امام یوسفؒ کی ایک روایت ہے کہ تعزیر بالمال جائز ہے.... لیکن تعزیر بالمال کے عدم جواز پر کوئی صریح

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

"وَأَمَّا تَغْرِيمُ الْمَالِ وَهُوَ الْعُقُوبَةُ الْمَالِيَّةُ فَشَرَعَهَا فِي مَوَاضِعَ :مِنْهَا تَحْرِيقُ مَتَاعِ الْغَالِّ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَمِنْهَا حِرْمَانُ سَهْمِهِ، وَمِنْهَا إضْعَافُ الْغُرْمِ عَلَى سَارِقِ الثِّمَارِ الْمُعَلَّقَةِ، وَمِنْهَا إضْعَافُهُ عَلَى كَاتِمِ الضَّالَّةِ الْمُلْتَقَطَةِ، وَمِنْهَا أَخْذُ شَطْرِ مَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ، وَمِنْهَا عَزْمُهُ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى تَحْرِيقِ دُورِ مَنْ لَا يُصَلِّي فِي الْجَمَاعَةِ لَوْلَا مَا مَنَعَهُ مِنْ إنْفَاذِهِ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ مِنْ كَوْنِ الذُّرِّيَّةِ وَالنِّسَاءِ فِيهَا فَتَتَعَدَّى الْعُقُوبَةُ إلَى غَيْرِ الْجَانِي، وَذَلِكَ لَا يَجُوزُ كَمَا لَا يَجُوزُ عُقُوبَةُ الْحَامِلِ، وَمِنْهَا عُقُوبَةُ مَنْ أَسَاءَ عَلَى الْأَمِيرِ فِي الْغَزْوِ بِحِرْمَانِ سَلَبِ الْقَتِيلِ لِمَنْ قَتَلَهُ، حَيْثُ شَفَعَ فِيهِ هَذَا الْمُسِيءُ، وَأَمَرَ الْأَمِيرُ بِإِعْطَائِهِ، فَحُرِمَ الْمَشْفُوعُ لَهُ عُقُوبَةً لِلشَّافِعِ الْآمِرِ .التَّغْرِيمُ نَوْعَانِ مَضْبُوطٌ، وَغَيْرُ مَضْبُوطٍ. ....وَأَمَّا النَّوْعُ الثَّانِي غَيْرُ الْمُقَدَّرِ فَهَذَا الَّذِي يَدْخُلُهُ اجْتِهَادُ الْأَئِمَّةِ بِحَسَبِ الْمَصَالِحِ، وَلِذَلِكَ لَمْ تَأْتِ فِيهِ الشَّرِيعَةُ بِأَمْرٍ عَامٍّ، وَقَدْرٍ لَا يُزَادُ فِيهِ وَلَا يُنْقَصُ كَالْحُدُودِ، وَلِهَذَا اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِيهِ :هَلْ حُكْمُهُ مَنْسُوخٌ أَوْ ثَابِتٌ؟ وَالصَّوَابُ أَنَّهُ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْمَصَالِحِ، وَيَرْجِعُ فِيهِ إلَى اجْتِهَادِ الْأَئِمَّةِ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ بِحَسَبِ الْمَصْلَحَةِ؛ إذْ لَا دَلِيلَ عَلَى النَّسْخِ، وَقَدْ فَعَلَهُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ الْأَئِمَّةِ......وَأَمَّا التَّعْزِيرُ فَفِي كُلِّ مَعْصِيَةٍ لَا حَدَّ فِيهَا وَلَا كَفَّارَةَ". (اعلام الموقعين: فصل في تغريم المال، ج،۲، ص،۱۱۷، بیروت)

"التَّمْلِيكُ:

"مِنَ التَّعْزِيرِ بِالتَّمْلِيكِ :قَضَاءُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ سَرَقَ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَبْل أَنْ يُؤْخَذَ إِلَى الْجَرِينِ بِجَلَدَاتِ نَكَالٍ، وَغُرْمِ مَا أَخَذَ مَرَّتَيْنِ ، وَفِيمَنْ سَرَقَ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَبْل أَنْ تُؤْوَى إِلَى الْمُرَاحِ بِجَلَدَاتِ نَكَالٍ، وَغُرْمِ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، وَقَضَاءِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِتَضْعِيفِ الْغُرْمِ عَلَى كَاتِمِ الضَّالَّةِ، وَقَدْ قَال بِذَلِكَ طَائِفَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ، مِنْهُمْ :أَحْمَدُ، وَغَيْرُهُ، وَمِنْ ذَلِكَ إِضْعَافُ عُمَرَ وَغَيْرِهِ الْغُرْمَ فِي نَاقَةِ أَعْرَابِيٍّ أَخَذَهَا مَمَالِيكُ جِيَاعٌ، إِذْ أَضْعَفَ الْغُرْمَ عَلَى سَيِّدِهِمْ، وَدَرَأَ الْقَطْعَ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "تعزير" ج،۱۲، ص،۲۷۳، وزارة الأوقاف والشئون)

[۱] ..... (معين القضاة والمفتين: ص،۷۰)

Marfat.com

دلیل مجھے نہیں ملی... چنانچہ بعض متاخرین حنفیہ نے امام ابو یوسفؒ کے قول کو راجح قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ تعزیر بالمال جائز ہے۔ ۱؎

مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب ''اسلامی فقہ'' میں رقم طراز ہیں:

امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ اسے ناجائز کہتے ہیں، طرفین کے برخلاف امام یوسفؒ کہتے ہیں کہ مصلحت متقاضی ہو تو جائز ہے،.... راقم الحروف کے خیال میں امام یوسفؒ اور جو فقہاء مالی جرمانہ یا اتلاف کے ذریعہ تعزیر کے قائل ہیں ان کی رائے قابل ترجیح ہے، جیسا کہ حدیث و آثار میں ان کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ ۲؎

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ ''قاموس الفقہ'' میں فرماتے ہیں:

اس وقت اسلام کے قانون حدود و تعزیرات کے فقدان کی وجہ سے مسائل جو سماجی طور حل کئے جاتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وحدتیں بعض منکرات کا مقابلہ کر رہی ہیں، ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ مالی جرمانوں کے ذریعہ وہ ان جرائم کی روک تھام کی سعی کریں، یوں بھی عملاً اس زمانہ میں مالی تعزیر کی بڑی کثرت ہوگئی ہے، اور ریلوے، بس ٹریفک وغیرہ میں کثرت سے اس کا تعامل ہے، راقم الحروف کا رجحان ہے کہ اس کی اجازت دی جانی چاہیے۔ ۳؎

نابالغ بچیوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا

اس پرفتن دور میں جہاں بالغ لڑکیوں کی عزت کو خطرہ ہے وہاں نابالغ و معصوم بچیوں کی عزت بھی محفوظ نہیں ہے۔ شہوت پرست اپنی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے نابالغ بچیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے سے بھی نہیں رکتے۔ میڈیا، رسائل واخبار کے ذریعہ آئے دن نت نئے اس قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں کہ نابالغ لڑکیوں کو شہوت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حال ہی میں انیس سالہ پردیپ رام (Pardeep Ram) اور بائیس سالہ مانوج کمار

۱؎..... (تقریر ترمذی: ج۲، ص۱۱۸)

۲؎..... (اسلامی فقہ: تعزیراتی جرائم، ج۳، ص۲۸۰)

۳؎..... (قاموس الفقہ: ج۲، ص۴۷۹)

Marfat.com

(Manoj Kumar) نے دہلی میں اپنے گھر کے سامنے کھیلنے والی پانچ سالہ لڑکی کو ہوس کا نشانہ بنایا، طرہ یہ کہ دونوں نے باری باری اس معصوم بچی پر اپنی قبیح خواہش کی تکمیل کی۔ پھر اس بچی کے رونے پر دونوں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا جسے وہ پورا نہ کر سکے البتہ جاتے ہوئے اس معصوم بچی کے گلے پر بلیڈ (Blade) پھیر گے اور چیختی چلاتی معصوم جان کو ایک بند کمرے میں چھوڑ کر فرار ہو گے۔ بعد میں بچی کی چیخنے پر اس کو فوری طور پر طبی امداد کے لئے ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے، جہاں وہ اپنے زخموں کا مقابلہ بہادری سے کر رہی ہے۔ ؎۱

اسی طرح انڈیا میں ایک چار سالہ بچی کو اغوا کر کے اس سے زنا کیا گیا جس کی پاداش میں اس کی حرکتِ قلب رکنے سے موت واقع ہو گئی۔ ؎۲

امریکہ (Ameraica) میں تین لڑکوں نے بارہ سالہ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کی جن کی عمریں ۱۵ سے ۱۶ سال کے درمیان ہیں۔ اس کائنات وہست وبود میں ایسے ان گنت واقعات رونما ہو رہے ہیں جن کو طوالت کے خوف سے چھوڑا جا رہا ہے۔

آئی ایس ایس (ISS)(The Institute for Security Studies) نے پولیس کی ایک رپورٹ شائع کی ہے کہ ۲۰۰۸ء سے ۲۰۱۱ء کے درمیان چالیس فی صد بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی میں اضافہ ہوا ہے۔ ۲۰۱۰ء سے ۲۰۱۱ء کے درمیان اٹھائیس ہزار (28000) بچوں کے ساتھ شہوت پرستی کی گئی، جن میں ایک تہائی کی عمریں دس سال سے کم ہیں۔ (العیاذ باللہ) ؎۳

۱.....www.indiatimes.com/news/india/delhi-child-rape-why)
-did-the-men-rape-the-5year-old-child-73864.html

۲.....www.globalpost.com/dispatch/news/regions/asia-p)
(acific/130430/4-year-old-girl-dies-india-after-horrific-rape

۳.....The Institute For Security Studies (ISS) said police between 2008 revealed a 40% inrease in child rape cases and 2011 more than 28,000 sexually assaulted from 2010 to 2011.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

مذکورہ بحث کی روشنی میں یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اس فتنہ کے زمانہ میں نابالغ بچیوں کی عزت بغیر کسی زیب وزینت کے داؤ پر لگی ہیں، لہذا والدین ان کو زیب وزینت کے بغیر گھر سے باہر جانے کی تربیت کریں تاکہ بالغ ہونے پر وہ خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے والی قبیح عادت سے محفوظ رہ سکیں۔

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت کا پکایا ہوا کھانا

عورت کے لئے گھر سے باہر خوشبو کا استعمال ناجائز اور حرام ہے، البتہ جو عورت گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جاتی ہو اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا اور جھوٹا پاک ہے۔ ہاں اگر کھانے میں کوئی نجس چیز ہو تو ناپاک ہے۔ اگر اس لئے کھانے سے گریز کیا جائے کہ وہ اس قبیح فعل سے باز آجائے (یعنی گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جانا چھوڑ دے) تو مستحسن ہے۔ [1]

مرد کا عورت یا عورت کا مرد کی پرفیوم استعمال کرنے کا حکم

مرد عورتوں یا عورت مردوں کی پرفیوم (Perfume) کو استعمال نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ ایسے مرد وعورت پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کریں۔

چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

10. Nearly a third of these children were under the age of Most of the perpetrators are found to be known to the children. (www.platinumweekly.co.za/article975.html)

[1] ..... "ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ إِذَا كَانَ الْمُنْكَرُ حَرَامًا وَجَبَ الزَّجْرُ عَنْهُ، وَإِذَا كَانَ مَكْرُوهًا نُدِبَ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ أَيْضًا تَبَعٌ لِمَا يُؤْمَرُ بِهِ، فَإِنْ وَجَبَ فَوَاجِبٌ، وَإِنْ نُدِبَ فَمَنْدُوبٌ، وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ فِي الْحَدِيثِ لِأَنَّ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ شَامِلٌ لَهُ، إِذِ النَّهْيُ عَنِ الشَّيْءِ أَمْرٌ بِضِدِّهِ، وَضِدُّ الْمَنْهِيِّ إِمَّا وَاجِبٌ أَوْ مَنْدُوبٌ أَوْ مُبَاحٌ وَالْكُلُّ مَعْرُوفٌ، وَشَرْطُهُمَا أَنْ لَا يُؤَدِّيَ إِلَى الْفِتْنَةِ، كَمَا عُلِمَ مِنَ الْحَدِيثِ". مرقاة المفاتيح: كتاب الأداب /باب الأمر بالمعروف ، الفصل الأول، ج۸، ص، ۳۲۰۹ ،دار الفكر)

Marfat.com

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ والْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔[۱]

ترجمہ: جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

یہودیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خوشبو مانگنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"دَخَلَتْ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةٌ اسْتَوْهَبَتْهَا طِيبًا، فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِلْقَبْرِ عَذَابًا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ". [۲]

ترجمہ: "ایک مرتبہ ہمارے یہاں ایک یہودیہ آئی، اس نے مجھ سے خوشبو مانگی، میں نے اسے دے دی، وہ کہنے لگی اللہ تمہیں عذاب قبر سے محفوظ رکھے، وہ کہتی ہیں کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قبر میں بھی عذاب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے جنہیں درندے اور چوپائے سنتے ہیں"۔

---

[۱] ...(مشکوۃ: کتاب اللباس/باب الترجل، ص، الفصل الاول، ص، ۳۸۰، امدادیہ)
"فان الرجل ممنوعٌ من طيب النساء "(مرقاة المفاتيح /باب التنظيف والتكبير للجمعة، ج، ۳، ص، ۴۴۵، بيروت)

[۲] .....(مسند أحمد: مسند الصديقه عائشه بنت الصديق رضى الله عنها، ج، ۴۰، ص، ۲۰۹، رقم الحديث، ۲۴۱۷۸، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

خوشبو خریدتے ہوئے عورت کی انگلی پر خوشبو لگنے کا حکم

کسی عورت نے عطار کی دوکان سے خوشبو خریدی اور خریدتے ہوئے کچھ خوشبو اس کی انگلی پر لگ گئی، تو اس صورت میں اگر اتنی مقدار میں لگی ہے کہ پھیلنے والی نہیں (یعنی غیر مردوں تک پہنچنے والی نہیں ہے) تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اگر زیادہ مقدار میں لگی ہے تو اس کو زائل کرنا ضروری ہے تاکہ کسی مرد کی توجہ اس کی طرف مائل نہ ہو۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

خوشبواور زوجین

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا خوشبو ترک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

”كَانَتْ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ تَخْتَضِبُ، وَتَطَيَّبُ، فَتَرَكَتْهُ، فَدَخَلَتْ عَلَيَّ، فَقُلْتُ لَهَا:أَمُشْهِدٌ، أَمْ مُغِيبٌ؟ فَقَالَتْ:مُشْهِدٌ كَمُغِيبٍ، قُلْتُ لَهَا :مَا لَكِ؟ قَالَتْ:عُثْمَانُ لَا يُرِيدُ الدُّنْيَا، وَلَا يُرِيدُ النِّسَاءَ، قَالَتْ عَائِشَةُ :فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ، فَقَالَ:يَا عُثْمَانُ، أَتُؤْمِنُ بِمَا نُؤْمِنُ بِهِ؟ قَالَ:نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:فَأُسْوَةٌ مَا لَكَ بِنَا“.[1]

ترجمہ:”حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ پہلے مہندی لگاتی تھیں اور خوشبو سے مہکتی تھیں لیکن ایک دم انہوں نے یہ سب چیزیں چھوڑ دیں، ایک دن وہ میرے پاس آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے شوہر موجود ہیں یا کہیں گئے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ان کا ہونا بھی نہ ہونے کی طرح ہے، میں نے کہا کیا مطلب؟ انہوں نے کہا کہ عثمان دنیا اور عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے، تھوڑی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور فرمایا اے عثمان! کیا تم ان چیزوں پر

---

[1] .....(مسند أحمد:مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضي الله عنها، ج ۴۱، ص ۲۷۳، رقم الحديث ۲۴۷۵۳، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

ایمان رکھتے ہو جن پر ہم ایمان لائے؟ انہوں نے عرض کیا جی یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا پھر ہمارے اسوہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا خوشبو لگا کر شوہر کے پاس آنا

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ:

"تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، وَالْبَرَاءِ، قَالَ: فَوَلَدَتْ لَهُ بُنَيًّا. قَالَ: فَكَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا. قَالَ: فَمَرِضَ الْغُلَامُ مَرَضًا شَدِيدًا، فَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَقُومُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ يَتَوَضَّأُ، وَيَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي مَعَهُ، وَيَكُونُ مَعَهُ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَيَجِيءُ فَيَقِيلُ وَيَأْكُلُ، فَإِذَا صَلَّى الظُّهْرَ تَهَيَّأَ وَذَهَبَ، فَلَمْ يَجِيءْ إِلَى صَلَاةِ الْعَتَمَةِ. قَالَ: فَرَاحَ عَشِيَّةً، وَمَاتَ الصَّبِيُّ. قَالَ وَجَاءَ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: فَسَجَّتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا، وَتَرَكَتْهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهَا أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، كَيْفَ بَاتَ بُنَيَّ اللَّيْلَةَ؟ قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، مَا كَانَ ابْنُكَ مُنْذُ اشْتَكَى أَسْكَنَ مِنْهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَطَابَتْ نَفْسُهُ. قَالَ: فَقَامَ إِلَى فِرَاشِهِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، قَالَتْ: وَقُمْتُ أَنَا، فَمَسِسْتُ شَيْئًا مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى دَخَلْتُ مَعَهُ الْفِرَاشَ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَجَدَ رِيحَ الطِّيبِ كَانَ مِنْهُ مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ إِلَى أَهْلِهِ. قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَهَيَّأُ كَمَا كَانَ يَتَهَيَّأُ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا اسْتَوْدَعَكَ وَدِيعَةً، فَاسْتَمْتَعْتَ بِهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا، فَأَخَذَهَا مِنْكَ تَجْزَعُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَكَ قَدْ مَاتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَجَزِعَ عَلَيْهِ جَزَعًا شَدِيدًا،

Marfat.com

وَحَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فِي الطَّعَامِ وَالطِّيبِ، وَمَا كَانَ مِنْهُ إِلَيْهَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيهِ فَبِتُّمَا عَرُوسَيْنِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِكُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا. قَالَ: فَحَمَلَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَتَلِدُ غُلَامًا، قَالَ: فَحِينَ أَصْبَحْنَا، قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْمِلْهُ فِي خِرْقَةٍ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاحْمِلْ مَعَكَ تَمْرَ عَجْوَةٍ. قَالَ: فَحَمَلْتُهُ فِي خِرْقَةٍ. قَالَ: وَلَمْ يُحَنَّكْ، وَلَمْ يَذُقْ طَعَامًا وَلَا شَيْئًا، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ مَا وَلَدَتْ؟ قُلْتُ: غُلَامًا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَقَالَ: هَاتِهِ إِلَيَّ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ، فَحَنَّكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَعَكَ تَمْرُ عَجْوَةٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَخْرَجْتُ تَمْرًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً وَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُهَا حَتَّى اخْتَلَطَتْ بِرِيقِهِ، ثُمَّ دَفَعَ الصَّبِيَّ. فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَجَدَ الصَّبِيُّ حَلَاوَةَ التَّمْرِ جَعَلَ يَمُصُّ حَلَاوَةَ التَّمْرِ وَرِيقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَفَتَّحَتْ أَمْعَاءُ ذَلِكَ الصَّبِيِّ عَلَى رِيقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ، فَسُمِّيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: فَخَرَجَ مِنْهُ رَجُلٌ كَثِيرٌ، قَالَ: وَاسْتُشْهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بِفَارِسَ". [1]

---

[1] .....(مسند أحمد: مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۲۰، ص ۲۲۷، رقم الحدیث، ۱۲۸۶۵، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں شادی کرلی، ان کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس سے بڑی محبت تھی، ایک دن وہ بچہ شدید بیمار ہوگیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ فجر کی نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے تو وضو کر کے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرتے، نصف النہار کے قریب تک وہیں رہتے، پھر گھر آ کر قیلولہ کرتے، کھانا کھاتے، اور ظہر کی نماز کے بعد تیار ہو کر چلے جاتے، پھر عشاء کے وقت ہی واپس آتے، ایک دن وہ دوپہر کو گئے، تو ان کے پیچھے ان کا بیٹا فوت ہوگیا، ان کی زوجہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نے اسے کپڑا اوڑھا دیا، جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے بچے کے بارے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ پہلے سے بہتر ہے، پھر ان کے سامنے رات کا کھانا لاکر رکھا، انہوں نے کھانا کھایا، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بناؤ سنگھار کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر سر رکھ کر لیٹ گئے، وہ کہتی ہیں کہ میں کھڑی ہوگئی، اور خوشبو لگا کر آئی اور ان کے ساتھ بستر پر لیٹ گئی، جب انہیں خوشبو کی مہک پہنچی تو انہیں وہی خواہش پیدا ہوئی جو ہر مرد کو اپنی بیوی سے ہوتی ہے، صبح ہوئی تو وہ حسب معمول تیاری کرنے لگے، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوطلحہ! اگر کوئی آدمی آپ کے پاس کوئی چیز امانت رکھوائے آپ اس سے فائدہ اٹھائیں پھر وہ آپ سے اس کا مطالبہ کرے اور وہ چیز آپ سے لے لے تو کیا اس پر آپ جزع فزع کریں گے، انہوں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا پھر آپ کا بیٹا فوت ہوگیا ہے، اس پر وہ سخت ناراض ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کا، خوشبو لگانے کا اور خلوت کا سارا واقعہ بیان کیا، آپؐ

Marfat.com

نے فرمایا تعجب ہے کہ وہ بچہ تمہارے پہلو میں پڑا رہا اور تم دونوں نے ایک دوسرے سے خلوت کی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا ہی ہوا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو مبارک فرمائے، چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی رات امید سے ہوگئیں، اور ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا، صبح ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ اور اپنے ساتھ کچھ عمدہ کھجوریں بھی لے جانا، انہوں نے خود اسے گھٹی دی اور نہ ہی کچھ چکھایا، میں نے اسے اٹھا کر ایک کپڑے میں لپیٹا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا لڑکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ کہہ کر فرمایا اسے میرے پاس لاؤ، میں نے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھٹی دینے کے لئے پوچھا کہ تمہارے پاس عجوہ کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! اور کجھوریں نکال لیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھی اور اسے چباتے رہے، جب وہ لعاب دہن میں مل گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو اس سے گھٹی دی، اسے کھجور کا مزہ آنے لگا اور چوسنے لگا، گویا اس کی انتڑیوں میں سب سے پہلی جو چیز گئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کو کھجور سے بڑی محبت ہے، پھر اس کا نام عبد اللہ بن ابی طلحہ رکھا، اس کی نسل خوب چلی اور وہ ایران میں شہید ہوا''۔

بیوی سے اختلاط کے دوران زعفران لگنے کا حکم

مرد کے لئے زعفران کا استعمال جائز نہیں، البتہ اگر بیوی سے اختلاط کے دوران کپڑوں پر معمولی سا زعفران لگ جائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔

Marfat.com

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

''أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَبَارَكَ اللّٰهُ لَکَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ''۔[1]

ترجمہ: ''ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کے بدن یا کپڑے پر زعفران کا زرد نشان دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے ایک نواۃ سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے، آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے تم ولیمہ کرو (یعنی کھانا پکوا کر کھلاؤ) اگر چہ وہ ایک بکری کا ہو''۔

شوہر کا بیوی کو خوشبو نہ لگانے کی وجہ سے سزا دینا

شوہر بیوی کو چار چیزوں کی وجہ سے مار سکتا ہے۔

(۱)..... ترک زینت، جب شوہر چاہے۔ ظاہر ہے کہ خوشبو لگانا بھی زینت میں شامل ہے۔

(۲..... جب وہ جماع کے لئے بلائے اور وہ قبول نہ کرے، اور وہ طہارت کی حالت میں ہو۔

(۳)...... بعض روایات کے مطابق نماز چھوڑنا ہے، امام محمد سے روایت ہے کہ نماز کے چھوڑنے پر مارنے کا اختیار نہیں ہے، اور حیض و جنابت سے غسل کو ترک کرنا بمنزلہ نماز کے چھوڑنے کے ہے۔

(۴) ... گھر سے بغیر اجازت نکلنا ہے۔[2]

---

[1] .....(صحیح مسلم: کتاب النکاح /باب الصداق، وجواز کونه تعلیم قرآن، وخاتم حدید، وغیر ذلک من قلیل وکثیر واستحباب کونه خمسمائة درهم لمن لا یجحف به، ج، ۲، ص، ۱۰۴۲، رقم الحدیث، ۱۴۲۷، دار احیاء التراث العربي: بیروت)

[2] ....."قال ملا علی قاري رحمه الله تعالیٰ: وَمِنْ فَتَاوَی قَاضِي خَانْ لِلزَّوْجِ: أَنْ يَضْرِبَ الْمَرْأَةَ عَلَى أَرْبَعَةٍ مِنْهَا: تَرْکُ الزِّينَةِ إِذَا أَرَادَ الزَّوْجُ الزِّينَةَ، وَالثَّانِيَةُ: تَرْکُ الاجَابَةِ إِذَا أَرَادَ الْجِمَاعَ وَهِيَ طَاهِرَةٌ،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

شوہر کے کہنے پر بیوی کا گھر سے باہر پرفیوم کا استعمال کرنا

اگر کسی عورت کے شوہر نے اسے گھر سے باہر خوشبو یا پرفیوم (Perfume) لگا کر جانے کو کہا تو بیوی پر شوہر کی تابعداری ضروری نہیں۔اس لئے کہ انسانوں کی تابعداری میں خالق کی حکم عدولی جائز نہیں۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ ، إلا أَنْ يُؤمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ“۔[1]

ترجمہ:مرد مسلم پر تابعداری لازم ہے (طبعا) پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور میں الا یہ کہ اسے نافرمانی اور معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ اطاعت وفرمابرداری

حالت مجرد میں عطر شہوت میں زیادتی کا سبب ہے

مجرد (یعنی ننگا) ہونے کی حالت میں خوشبو شہوت کو ابھارنے کا سبب ہے،اور شہوت فکر کو جنم

﴿ گزشتہ ﴿ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وَالثَّالِثَةُ :تَرْكُ الصَّلاةِ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ :لَيْسَ لَهُ أَنْ يَضْرِبَهَا عَلَى تَرْكِ الصَّلاةِ، وَتَرْكُ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ بِمَنْزِلَةِ تَرْكِ الصَّلاةِ، وَالرَّابِعَةُ :الْخُرُوجُ عَنْ مَنْزِلِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ“.(مرقاة المفاتيح: كتاب النكاح/باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق ، ج ، ۵ ، ص، ۲۱۲۶ ، تحت الحديث ، ۳۲۵۹ ، دارالفكر ، بيروت ، لبنان)

[1] .....(سنن ابن ماجه: كتاب الجهاد/باب: لا طاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ، ج ، ۳ ، ص ،۳۹۷ ، رقم الحديث ، ۲۸۶۴ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

”لا طاعة لمن يطع اللّٰه “.(فيض القدير: ج ، ۶ ، ص ،۵۵۹ ، رقم الحديث، ۹۹۰۱)."(لا طاعة لمن يطع اللّٰه) في أوامره ونواهيه وفي رواية لأحمد أيضاً "(لاطاعة لمن عصى اللّٰه ، فاذا أمر الامام بمعصية فلا سمع ولا طاعة كما هو نص الحديث أنه لا يجب ذلك بل يحرم على من قدر على الامتناع الخ “.(فيض القدير، رقم الحديث ،۹۹۰۲،دارالكتب العلمية ، بيروت)

”لا طاعة لأحد في معصية اللّٰه ، انما الطاعة في المعروف “.

”لا طاعة لأحد) من المخلوقين كائناً مَن كان ولو أباً أو أماً أو زوجاً (في معصية اللّٰه) الخ “. (فيض القدير : ج ، ۶ ،ص ، ۵۵۹ ، ۵۶۰ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

”وكذا في مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح : كتاب الامارة ،ج ،۷ ، ص، ۲۴۷ ، رشيدية)

Marfat.com

دیتی ہے اور فکر نظر بد کا باعث ہوتی ہے اور نظر سے دوسری خرافات پیدا ہوتی ہیں۔[۱]

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت سے قطع تعلق

ایسی عورت جو گھر سے باہر خوشبو لگا کر جاتی ہو اگر تعلق توڑے بغیر اخلاق مروت کی وجہ سے اس کی اصلاح کی امید ہو تو پھر قطع تعلق کیے بغیر اس کی اس غلطی کی اصلاح کی کوشش کی جائے[۲] اور اگر ترک تعلق سے اصلاح کی توقع ہو، یا پھر تعلق قائم رکھنے کی وجہ سے خود مبتلا ہو جانے ہو جانے کا ڈر ہو[۳] تو ترک تعلق جائز ہے۔ بہر حال ایسی عورت کے لئے دعا کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔[۴]

---

[۱] ....."واستعمال الطيب للمتعزب فإنه يحرك الشهوة ثم الشهوة تدعو إلى الفكر والفكر يدعو إلى النظر والنظر يدعو إلى غيره". (احياء علوم الدين : كتاب الحلال والحرام ، ج ، ۲ ، ص ،۹۷ ، دار المعرفة ، بيروت)

[۲].....قال النووي رحمه الله تعالىٰ :"وَأَمَّا نَصِيحَةُ عَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ مَنْ عَدَا وُلَاةِ الْأَمْرِ فَإِرْشَادُهُمْ لِمَصَالِحِهِمْ فِي آخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ وَكَفُّ الْأَذَى عَنْهُمْ فَيُعَلِّمُهُمْ مَا يَجْهَلُونَهُ مِنْ دِينِهِمْ وَيُعِينُهُمْ عَلَيْهِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ .... وَأَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ بِرِفْقٍ وَإِخْلَاصٍ وَالشَّفَقَةُ عَلَيْهِمْ". (شرح النووي على صحيح مسلم : كتاب الايمان /باب بيان أن الدين النصيحة ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۹ ، دار احياء التراث العربي ، بيروت)

[۳] ..... (یعنی اگر کوئی عورت اس خاتون کے ساتھ تعلق رکھے گی تو وہ بھی گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والے فعل میں مبتلا ہو جائے گی، عثمانی)

[۴]..... "عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ".
(مشكوة المصابيح : كتاب الآداب /باب ما ينهى من التهاجر والتقاطع الخ ، الفصل الأول ، ص ، ۴۲۷ ، قديمى)

قال العلامة الملا على القاري رحمه الله تعالىٰ تحته :"رُخِّصَ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَغْضَبَ عَلَى أَخِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ لِقِلَّتِهِ، وَلَا يَجُوزُ فَوْقَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ الْهِجْرَانُ فِي حَقٍّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ تَعَالَى، فَيَجُوزُ فَوْقَ ذَلِكَ. وَفِي حَاشِيَةِ السُّيُوطِيِّ عَلَى الْمُوَطَّأِ، قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: وَأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ مَنْ خَافَ مِنْ مُكَالَمَةِ أَحَدٍ وَصِلَتِهِ مَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ دِينَهُ أَوْ يُدْخِلُ مَضَرَّةً فِي دُنْيَاهُ يَجُوزُ لَهُ مُجَانَبَتُهُ وَبُعْدُهُ، وَرُبَّ صَرْمٍ جَمِيلٍ خَيْرٌ مِنْ مُخَالَطَةٍ تُؤْذِيهِ.........فَإِنَّ هِجْرَةَ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ وَاجِبَةٌ عَلَى مَرِّ الْأَوْقَاتِ مَا لَمْ يَظْهَرْ مِنْهُ التَّوْبَةُ وَالرُّجُوعُ إِلَى الْحَقِّ"(مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: كتاب الأدب /باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع.......الفصل الأول ، ج ، ۸ ، ص، ۷۵۸ ، ۷۵۹ ، رشيدية)

Marfat.com

بیوی کو گھر سے باہر پرفیوم استعمال کرنے کی اجازت دینے والے شوہر کی غیبت کا حکم

جو شخص اپنی بیوی کو گھر سے باہر خوشبو یا عطر وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہو یا اسے گھر سے باہر خوشبو استعمال کرنے کا حکم دیتا ہو تو ایسے شخص کی اصلاح کے لئے کسی بڑے (مثلاً استاد، مربی، شیخ، باپ وغیرہ) کے سامنے غیبت کرنا جائز ہے۔ اگر اصلاح مقصود نہیں تو پھر جائز نہیں۔ [1]

---

[1] ....."(وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيُصَلِّي وَيَضُرُّ النَّاسَ بِيَدِهِ وَلِسَانِهِ فَذِكْرُهُ بِمَا فِيهِ لَيْسَ بِغِيبَةٍ حَتَّى لَوْ أُخْبِرَ السُّلْطَانُ بِذَلِكَ لِيَزْجُرَهُ لَا إِثْمَ عَلَيْهِ) (الدر المختار) قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ :(قَوْلُهُ فَذِكْرُهُ بِمَا فِيهِ لَيْسَ بِغِيبَةٍ) أَيْ لِيَحْذَرَهُ النَّاسُ وَلَا يَغْتَرُّوا بِصَوْمِهِ وَصَلَاتِهِ فَقَدْ أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ أَتَوَرَّعُونَ فِي الْغِيبَةِ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ اُذْكُرُوهُ بِمَا فِيهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ"(ردالمحتار :كتاب الحظر والاباحة/فصل في البيع ، ج ، ٦ ، ص ، ٤٠٨ ، دارالفكر ، بيروت)

"وكذا في الفتاوى العالمكيرية :كتاب الكراهية /الباب الثالث والعشرون في الغيبة والحسد ، رشيدية)

"وكذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية : كتاب الكراهية /الباب التاسع في المتفرقات ، رشيدية)

"اعلم أن المرخص فى ذكر مساوى الغير هو غرض صحيح فى الشرع لا يمكن التوصل إليه إلا به فيدفع ذلك إثم الغيبة وهى ستة أمور الأول التظلم فإن من ذكر قاضياً بالظلم والخيانة وأخذ الرشوة كان مغتاباً عاصياً إن لم يكن مظلوماً أما المظلوم من جهة القاضي فله أن يتظلم إلى السلطان وينسبه إلى الظلم إذ لا يمكنه استيفاء حقه إلا به قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ لِصَاحِبِ الحق" مقالاً وقال عليه السلام" مطل الغني ظلم"وقال عليه السلام" لى الواجد يحل عقوبته وعرضه".

الثاني: الِاسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ وَرَدِّ الْعَاصِي إِلَى منهج الصلاح كما روى أن عمر رضى الله عنه مر على عثمان وقيل على طلحة رضى الله عنه فسلم عليه فلم يرد السلام فذهب إلى ابى بكر رضى الله عنه فذكر له ذلك فجاء ابو بكر إليه ليصلح ذلك ولم يكن ذلك غيبة عندهم ....اه .الثالث الِاسْتِفْتَاءُ كَمَا يَقُولُ لِلْمُفْتِي ظَلَمَنِي أَبِي أَوْ زوجتى أو اخى فكيف طريقى فى الخلاص والأسلم التعريض بأن يقول ما قولك فى رجل ظلمه أبوه أو اخوه أو زوجته ولكن التعيين مباح بهذا القدر لِمَا رُوِيَ عَنْ هند بنت عتبة أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أبا سفيان رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مَا يكفيني انا وَوَلَدِي أَفَآخُذُ مِنْ غَيْرِ عِلْمِهِ فَقَالَ "خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ". فَذَكَرَتِ الشُّحَّ وَالظُّلْمَ لها ولولدها ولم يزجرها صلى الله عليه وسلم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

عورت خاوند کی غیر موجودگی میں خوشبو نہ لگائے

عورت اپنے خاوند کی غیر موجودگی میں خوشبو کا استعمال نہ کرے، کیونکہ جس کے لئے اس نے خوشبو کا استعمال کرنا ہے وہ موجود ہی نہیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

" أَنَّهَا زَارَتْ أُخْتَهَا عَائِشَةَ وَالزُّبَيْرُ غَائِبٌ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَ رِيحَ طِيبٍ فَقَالَ: مَا عَلَى الْمَرْأَةِ أَنْ لَا تَتَطَيَّبَ وَزَوْجُهَا غَائِبٌ". [1]

ترجمہ: "میں اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کو گئی اور میرے شوہر زبیرؓ کہیں باہر تھے۔ آنحضرت ﷺ نے عطر کی خوشبو محسوس کی تو فرمایا: عورت پر یہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

إذ كان قصدها الاستفتاء .الرابع تحذير المسلم من الشر فإذا رأيت فقيهاً يتردد إلى مبتدع أو فاسق وخفت أن تتعدى إليه بدعته وفسقه فلك أن تكشف له بدعته وفسقه مهما كان الباعث لك الخوف عليه من سراية البدعة والفسق لا غيره ....إذ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أترعوون عن ذكر الفاجر اهتكوه حتى يعرفه الناس اذكروه بما فيه حتى يحذره الناس". وكانوا يقولون ثلاثة لا غيبة لهم الإمام الجائر والمبتدع والمجاهر بفسقه.

الخامس أَنْ يَكُونَ الْإِنْسَانُ مَعْرُوفًا بِلَقَبٍ يُعْرِبُ عَنْ عيبه كالأعرج والأعمش فلا إثم على من يقول روى أبو الزناد عن الأعرج وسلمان عن الأعمش وما يجرى مجراه فقد فعل العلماء ذلك لِضَرُورَةِ التَّعْرِيفِ وَلِأَنَّ ذَلِكَ قَدْ صَارَ بِحَيْثُ لَا يَكْرَهُهُ صَاحِبُهُ لَوْ عَلِمَهُ بَعْدَ أَنْ قَدْ صَارَ مَشْهُورًا بِهِ............اه. السادس أن يكون مجاهراً بالفسق كالمخنث وصاحب الماخور والمجاهر بشرب الخمر ومصادرة الناس وكان ممن يتظاهر به بحيث لا يستنكف من أن يذكر له ولا يكره أن يذكر به فإذا ذكرت فيه ما يتظاهر به فلا إثم عليك قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "من ألقى جلباب الحياء عن وجهه فلا غيبة له "وقال عمر رضى الله عنه: ليس لفاجر حرمة وأراد به المجاهر بفسقه دون المستتر إذا المستتر لا بد من مراعاة حرمته". (احياء علوم الدين : كتاب آفات اللسان ، الآفة الخامسة عشرة الغيبة ، بيان الأعذار المرخصة في الغيبة ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۸۲ الى ۱۸۴ ، دار احياء التراث العربي ، بيروت)

"وكذا في الرفع والتكميل في الجرح والتعديل ، المقدمة ، ايقاظ فيما ليس بغيبة ، ص ، ۵۲ - ۵۶ ، مكتبة المطبوعات الاسلامية)

[1].....(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب النكاح/باب حق الزوج على المرأة، ج ، ۴ ، ص ، ۳۱۴، رقم الحديث، ۷۶۷۶، مكتبة القدسي ، القاهرة)

Marfat.com

لازم ہے کہ جب اس کا شوہر غائب ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے“۔

خوشبو شوہر اور بیوی کے درمیان محبت کا سبب ہے

اسلام نے عورت کو مرد کے لئے تزین کا حکم دیا ہے تا کہ مرد کے دل میں عورت کی محبت اجاگر ہو۔ اگر وہ زیب وزینت نہیں کرے گی تو بہت ممکن ہے کہ شوہر کے دل میں عورت کے لئے نفرت پیدا ہو جائے، چنانچہ تزین اور پرفیوم (Perfume) کا لگانا شوہر کے لئے مطلوب ہے، اور کہا گیا ہے کہ تزین اور خوشبو کا لگانا زوجین کے درمیان انس ومحبت کا سبب ہے اور نفرت دور کرنے کا سبب ہے۔

نوٹ: افسوس یہ کہ بہت سی خواتین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ گھر میں عام طور پر اگندہ کپڑے پہنے رکھتی ہیں لیکن جب باہر کا ارادہ ہو یا کسی مہمان کی گھر میں آمد ہو تو اچھا لباس پہنتی ہیں حالانکہ پرفیوم (Perfume) لگا کر یا اچھے کپڑے پہن کر مہمانوں یا لوگوں کا دل اپنی طرف مائل کرنا مطلوب نہیں بلکہ اپنے شوہر کا دل اپنی طرف مائل کرنا مطلوب ہے۔ [1]

بیوی کی پرفیوم (Perfume) کا خرچہ شوہر کے ذمہ نہیں

بیوی اپنے شوہر سے پرفیوم (Perfume) کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ شوہر کے حقوق میں شامل نہیں کہ وہ بیوی کی پرفیوم (Perfume) کے اخراجات پورے کرے اگر وہ اپنی بیوی کو پرفیوم لے کر دیتا ہے تو یہ اس کا احسان ہے۔ ورنہ یہ اس کے ذمہ واجب نہیں۔ [2]

---

[1] ....."أما التطيب والتزين للزوج فمطلوب محبوب قال بعض الكبراء تزين المرأة وتطيبها لزوجها من أقوى أسباب المحبة والألفة بينهما وعدم الكراهة والنفرة لأن العين رائد القلب فاذا استحسنت منظراً أو صلته الى القلب فحصلت المحبة واذا نظرت منظراً بشعاً أو ما يعجبها من زي او لباس تلقيه الى القلب فتحصل الكراهة والنفرة ولهذا كان من وصايا نساء العرب لبعضهن اياك أن تقع عين زوجك على شيء لا يستملحه أو يشم منك ما يستقبحه "(فيض القدير: حرف الهمزة: ج ۳، ص، ۱۹۰ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

[2] ....."النفقة هي لغة: ماينفقه الانسان على عياله، وشرعا :(هي الطعام والكسوة والسكنى)، كذا فسرها محمد بالثلاثة ".(الدرالمختار مع ردالمحتار: كتاب الطلاق /باب النفقة ، ج ، ۵ ، ص،۲۷۵ الى ۲۷۸ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

گھر سے باہر پرفیوم لگا کر جانے والی عورت کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا

اگر کوئی عورت گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جاتی ہو تو اس صورت میں اس کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا لیکن گھر سے باہر خوشبو کا استعمال عورت کے لئے ممنوع ہے۔ [۱]

عورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا سنت ہے

عورت کا شوہر کے ہر کام میں خدمت کرنا اور اس کے آرام وسکون کا خیال رکھنا حسن معاشرت میں شامل ہے۔ بیوی کے لئے سنت ہے کہ وہ اپنے شوہر کے کپڑوں پر خوشبو لگائے۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

"سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ عِنْدَ إِحْلَالِهِ وَقَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ". [۲]

ترجمہ: "میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز کے ساتھ لگاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا میں آپ کو غیر مُحرم ہونے کی صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے بہت اچھی خوشبو لگاتی تھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ اپنے شوہر رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگایا کرتی تھیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱] ....."النفقة واجبة للزوجة على زوجها مسلمة كانت أو كافرة اذا سلمت نفسها الى منزلي" (هدايه: كتاب الطلاق/باب النفقة، ج، ۲، ۴۴۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

[۲] .....(شرح معاني الآثار: كتاب مناسك الحج/باب التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۱۳۰، رقم الحديث، ۳۶۰۵، عالم الكتب)

Marfat.com

(فصل ۵)

خوشبو اور نام

اس باب ایسے ناموں کو بیان کیا گیا ہے جن میں خوشبو کا معنی پایا جاتا ہے

اسلام نے انسانوں کو نام رکھنے کی تلقین فرمائی ہے اور ناموں سے متعلق احکامات بھی جاری فرمائے ہیں۔ اس لئے کہ انسان کی زندگی پر ناموں کے بڑے اثرات ہوتے ہیں۔

چنانچہ ناموں کے حوالے سے سب سے پہلے اچھے نام رکھنے کی تلقین فرمائی اور برے نام رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يَتَفَاءَ لُ وَلا يَتَطَيَّرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الاسْمَ الْحَسَنَ". [1]

ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ نیک فال لیا کرتے تھے، اور بدفالی اور بدشگونی سے پرہیز کیا کرتے تھے، اور اچھے نام کو محبوب رکھتے تھے"۔

رسول اللہ اچھے نام سن کر خوش ہوا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت کے اخیر الفاظ یوں بیان کیے جاتے ہیں کہ:

"وَيُعْجِبُهُ الِاسْمُ الْحَسَنُ". [2]

---

[1] .....(المعجم الكبير للطبراني: رقم الحديث ١١١٣٠، واللفظ له، شرح السنة للبغوي، باب ما يكره من الطيرة واستحباب الفال، اخلاق النبي لأبي الشيخ الاصبهاني، رقم الحديث ٧٣٧، مسند ابن الجعد رقم الحديث، ٢٥٤٤)

("رواه أحمد والطبراني وفيه ليث بن أبي سليم وهو ضعيف بغير كذب".)باب الأسماء وماجاء في الاسماء الحسنة، ج، ٣، ص، ٣٨٤)

[2] .....(مسند أحمد: ج،٣،ص،٦٥،رقم الحديث،٢٣٢٨،دار الحديث،القاهرة)

(بداية مسند عبد الله بن العباس، ج، ٥، ص، ٢٤٥، رقم الحديث، ٢٢١٣)

Marfat.com

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ خوبصورت نام سے خوش ہوا کرتے تھے“۔

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَأَلَ عَنْ اِسْمِ الرَّجُلِ فَإِنْ كَانَ حَسَنًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَإِنْ كَانَ سَيِّئاً رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَإِذَا سَأَلَ عَنْ اِسْمِ الْقَرْيَةِ فَكَذٰلِكَ“.[1]

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کا نام پوچھتے تو اگر اچھا نام ہوتا تو آنحضرت ﷺ کے روئے مبارک میں خوشی نمایاں ہوتی تھی، اور اگر نام برا ہوتا تو آپ کے چہرہ انور میں اس کی کراہت ظاہر ہوتی تھی، اور جب کس بستی کے نام کے بابت پوچھتے تو بھی یہی حال ہوتا تھا“۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1] .....(المعجم الأوسط للطبراني: رقم الحديث، ۴۷۰۴، اخلاق النبي لأبي الشيخ الاصبهاني: ج، ۲، ص، ۳۴۱، رقم الحديث، ۷۳۹)

(رواه الطبرانی فی الكبير والأوسط ورجاله رجال الصحيح غير سعيد بن بشير وهو ثقة وفيه ضعف“).

(مجمع الزوائد: باب الاسماء وماجاء في الاسماء الحسنة، ج، ۳، ص، ۳۸۴، بيروت)

Marfat.com

لڑکوں کے ایسے نام جن میں ''خوشبو'' کے معنی پائے جاتے ہیں۔

حرف ''الف'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ابشام	ابشام کے معنی خوشبودار درخت کے آتے ہیں۔
أفغم	أفغم کے معنی مہک سے لبریز کے آتے ہیں۔
ازہر	أَزْهَر کا مطلب پھول ہے۔
انتسام	اِنْتِسَام کے معنی خوشبو لگانا کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ب'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
بریر	بَرِیْر کے معنی پیلو کے درخت کا اول پھول کے آتے ہیں
بستان	بستان کے معنی باغ اور پھولوں کے ڈھیر کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ت'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
تضوع	تَضَوُّع کے معنی مہکنا اور خوشبو پھیلانے کے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ ''ج'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
جعفری	جعفری کے معنی زرد پھول کے آتے ہیں، اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ رافضیوں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔
جادی	جَادِّي کے معنی زعفران کے ہیں۔

حرفِ ''چ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
چاش گل	چاش پھول کے معنی میٹھے پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
چمن گل	چمن گل کے معنی باغ کا پھول کے آتے ہیں، اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔

حرفِ ''خ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
خلاق	خِلَاق نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی ایسی خوشبو جو زعفران سے تیار کی گئی ہو کے آتے ہیں۔
خوش گل	خوش گل کے معنی حسین پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ ترکی زبان کا ہے۔
خیابان	خیابان کے معنی باغ کے مابین چلنے کے لئے پگڈنڈی کے آتے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ ''د'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
دبستان	دبستان کے معنی باغ کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے

حرفِ ''ذ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ذریر	ذَرِیْر ایک قسم کی خوشبو ہے۔ ایسا نام رکھنا درست ہے
ذافر	ذَافِر نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبودار چیز کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ر'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ریحان	ریحان نام رکھنا جائز ہے، اس کا معنی خوشبودار پودا ہے۔
ریاض	ریاض کے معنی باغ کے ہیں، ایسا نام رکھنا درست ہے۔
روبل	روبل کے معنی موتیا کا پھول کے آتے ہیں، اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
رداع	ردَاع کے معنی جسم میں مہک کا اثر کے آتے ہیں

حرفِ ''ز'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
زنبق	زَنْبَق کے معنی چنبیلی کا تیل کے آتے ہیں۔
زوار	زَوَّار کے معنی خوشبو مائل ہونا کے آتے ہیں۔ ایسا نام رکھا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

نام	معنی
زہیر	زُھَیْـــرَ کا مطلب چھوٹا پھول ہے۔ یہ صحابی کا نام ہے اور زہر (زَھْــر) کی تصغیر ہے۔ یہ ان صحابی کا نام ہے جو معرکۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔
زاھر	زَاھِر کے معنی کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں۔
زرنب	زرْنَبْ کے معنی خوشبودار پودا کے آتے ہیں۔
زرگل	زرگل کے معنی پھول کے اندر کے زیرہ کو کہتے ہیں، اور یہ فارسی کا لفظ ہے۔
زَواد	زوَاد کے معنی خوشبو اور مائل ہونا کے آتے ہیں۔
زعفران	زعفران کے معنی ایک مہکتا ہوا ریشہ، جو پکوان میں استعمال کیا جاتا ہے۔
زیاد	زیاد کے معنی خوشبو، اضافہ اور زیادہ کے آتے ہیں۔

حرفِ ’’س‘‘ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
سکبہ	سَکْبَہ صحابی کا نام تھا، اس کے معنی مہکتے ہوئے درخت کے ہیں
سکب	سَکْب خوشبودار پودا کو کہتے ہیں۔
سنبل	سُنْبُل کے معنی خوشبودار گھاس کے آتے ہیں۔
سنابر	سَنَابر کے معنی خوشبودار گھاس کے آتے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ ''ش'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
شادین	شادین کا مطلب ہرن کا بچہ ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
شمائم	شَمَائم نام رکھا جاسکتا ہے، اس مطلب خوشبوئیں ہیں۔
شمیم	شمیم نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔ شمیم کے آگے محمد اور آخر پر اسلام لگایا جاسکتا ہے۔ (محمد شمیم الدین،)
شملید	شَمْلِیْد کے معنی خوشنما پھول کے آتے ہیں۔
شب گل	شب گل کے معنی صبح کھلنے والا پھول کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ط'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
طعب	طعْب کا مطلب خوشبو اور مزہ ہے۔
طیب	طَیِّب نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی پاک اور خوشبو کے آتے ہیں۔ طیب کے آگے محمد اور آخر پر عثمان لگایا جاسکتا ہے۔
طیاب	طیَّاب کے معنی بہت اچھی چیز اور خوشبو کے آتے ہیں۔
طاب	طَاب کا مطلب نفیس، پاک اور خوشبودار ہے۔

حرفِ ''ظ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ظفار	ظَفَار ایک طرح کی خوشبو ہے۔ ایسا نام رکھنا صحیح ہے۔
ظیان	ظَیَّان نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی شہد اور چنبیلی کے آتے ہیں

Marfat.com

ظلال	ظِلَال نام رکھا جا سکتا ہے، اس کے معنی باغ اور بادل کا سایہ کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ع'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
عصفر	عصفر کے معنی ایک پھول اور کسم کا پھول کے آتے ہیں۔
عریش	عریش کے معنی سائبان اور باغ میں بنا گھر کے آتے ہیں، یہ لفظ عربی اردو کا ہے۔
عبال	عبَال کا مطلب جنگلی گلاب کا پھول کے آتے ہیں۔
عطار	عَطّار نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی عطر بیچنے والا کے آتے ہیں۔
عمیر	عمیر کے معنی مہک اور خوشبو کے آتے ہیں
عاطر	عاطر کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں۔
عود	عُوْد کے معنی لوٹنا اور ایک خوشبو کے آتے ہیں۔
عوف	عَوْف صحابی کا نام تھا، اس کے معنی خوشبودار، مہمان وغیرہ کے آتے ہیں۔
عابق	عَابِق کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں۔
عبق	عَبق کے معنی مہک کے آتے ہیں۔
عبیث	عبِیْث پھول کی ایک قسم ہے۔

Marfat.com

حرفِ ''ف'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
فرل	فرل کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
فاغر	فَاغِر چمپا کے پھول کو کہتے ہیں۔

حرفِ ''ق'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
قطیف	قَطِیْف نام رکھا جاسکتا ہے، اس کا معنی چنا ہوا پھول

حرفِ ''ک'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
کمل	عربی میں کمل کے معنی پورا اور کامل کے آتے ہیں جبکہ ہندی میں اس کے معنی کنول کا پھول کے آتے ہیں۔
کسام	کسام کے معنی کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں۔ یہ ہندوانہ نام ہے لہذا غیر مسلموں کی مشابہت سے بچنے کے لئے ایسا نام نہ رکھا جائے۔
کنول	کنول کے معنی گل نیلوفر کے آتے ہیں، اور یہ ہندی کا لفظ ہے

حرفِ ''گ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
گلاب نام	گلاب کا مطلب پھول ہے۔

Marfat.com

نام	معنی
گل انداز	گل انداز کے معنی پھولوں کونشانہ بنانے والا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل احمر	گل احمر کے معنی گلاب کا پھول کے آتے ہیں۔
گل بار	گل بار کے معنی پھولوں کونشانہ بنانے والا کے آتے ہیں۔
گل بکاولی	گل بکاولی کے معنی ایسا مہکتا ہوا سفید رنگ کا پھول جس کا پودا پیلے رنگ کا ہوتا ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل چین	گل چین کے معنی پھولوں کو چننے والا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلفام	گلفام کے معنی پھول جیسا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل شگفتہ	گل شگفتہ کے معنی کھلے پھول کی طرح کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل صنوبر	گل صنوبر کے معنی پھول جیسا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل زیب	گل زیب کے معنی حسین پھول کے آتے ہیں۔
گل باز	گل باز کے معنی پھولوں سے کھیلنے والے کے آتے ہیں۔
گلزار	گلزار کے معنی گلستان چمن کے آتے ہیں۔
گل افشاں	گل افشاں سنہرے پھول کو کہتے ہیں۔ یہ فارسی اور اردو کا لفظ ہے۔
گل آفتاب	گل آفتاب کے معنی سورج مکھی کا پھول، یہ فارسی کا لفظ ہے

Marfat.com

نام	معنی
گل انداز	گل انداز کے معنی پھول توڑنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے
گلبار	گلبار کے معنی پھول برسانے والا کے آتے ہیں۔
گلباز	گلباز کے معنی پھولوں سے کھیلنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل رخ	گل رخ کا مطلب گلاب جیسا چہرہ کے آتے ہیں۔
گلابہ	گلابہ کے معنی پھولوں کا بادشاہ کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلستان	گلستان کے معنی باغ کے آتے ہیں۔
گلفشاں	گلفشاں کا مطلب پھول بکھیرنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلفام	کسی بچہ کا نام گلفام رکھا جاسکتا ہے، اس کے معنی پھول جیسے چہرے والا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلریز	گلریز کا مطلب پھول جھڑنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے
گل ہاشیم	گل ہاشیم کے معنی چنبیلی کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے
گل جان	گل جان کے معنی پھول کی جان کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے
گلبرگ	گلبرگ کے معنی پھول کی پنکھڑی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے
گل	گل کے معنی پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلنار	گلنار کا مطلب انار کا پھول ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

حرفِ ''ل'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
لادن	لادن کے معنی ایک خوشبو اور عنبر کے آگے ہیں۔

Marfat.com

نام	معنی
لالہ	لالہ کے معنی سرخ رنگ کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے

حرفِ ''م'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
مشام	مشَام کے معنی سونگھنے کی قوت کے آتے ہیں۔
مطیب	مُطَیَّب نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبودار، معطر کے آتے ہیں
معنبر	مُعَنْبَر کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ن'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
نویر	نُوَیْر کے معنی آدھا کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں۔
نرجس	نرجس کے معنی نرگس کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نعمان	نُعْمَان کے معنی سرخ پھول کے آتے ہیں۔
نبیذ	نَبِیْذ کے معنی پھولوں کا رس کے آتے ہیں۔

حرفِ ''و'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
وراد	وَرَاد کے معنی زعفران کے آتے ہیں۔
ورود	وُرُوْد گلاب کے معنی اور درخت کی کلی کو کہتے ہیں۔
ورد	وَرْد نام رکھنا صحیح ہے۔ یہ صحابی کا نام تھا، اس کے معنی گلاب اور بہادر۔ اس کے شروع میں محمد یا آخر میں احمد لگایا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

نام	معنی
وردان	وردان کے معنی جری، بہادر اور گلاب۔ یہ بھی صحابی کا نام تھا۔

حرفِ ''ہ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ہوزان	ہوزان کے معنی شگفتہ اور نرگس کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

حرفِ ''ی'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
یاسم	یاسم کے معنی یاسمون کے آتے ہیں۔
یاشم	یاشم کے معنی چنبیلی کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

Marfat.com

لڑکیوں کے ایسے نام جن میں ''خوشبو'' کے معنی پائے جاتے ہیں

حرفِ ''ا'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
اریج	اَرِیج کے معنی خوشبواور اچھی مہک کے آتے ہیں۔
ازھار	اَذْھَار کے معنی پھولوں کے آتے ہیں۔
ازہرہ	اَزْھَرَہ کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
اراج	اِرَاج نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی خوشبو کے آتے ہیں
اطروبہ	اطروبہ نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبو والی کے آتے ہیں۔
الغاعیہ	اَلْغَاعِیَہ کے معنی حنا کی کلی کے آتے ہیں۔
اشنہ	اشنہ کے معنی معطر کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ب'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
بہار	بہار کے معنی پھول کھلنے کا موسم کے آتے ہیں۔

حرف ''پ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
تانزیا	تانزیا ایک پھول کا نام ہے، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔

Marfat.com

نام	معنی
تطیب	تَطَیُّبَ کے معنی خوشبو لگانا کے آتے ہیں۔
تسعیف	تسعیف کے معنی کوئی خوشبودار چیز ملانا کے آتے ہیں۔
تطیب	تَطیُّب کے معنی خوشبو میں بسانا کے آتے ہیں۔

حرفِ ''پ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
پری گل	پری گل کے معنی پھولوں کی قطار، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
پرہ گل	پرہ گل کا معنی پھولوں کی قطار، یہ لفظ فارسی کا ہے

حرفِ ''ج'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
جادی	جَادِی کے معنی زعفران کے آتے ہیں۔
جلنار	جلنار کے معنی انار کا پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
جوریہ	جُوْرِیَّه کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
جوریہ آراء	جُوْرِیَّه آرَاء کے معنی پھولوں کی ٹوکری کو سجانے والی۔
جوہی	جوہی کے معنی چھوٹا خوشبودار پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ اردو اور ہندی کا ہے۔ یہ نام ہندوانہ ہے، غیر مسلموں سے مشابہت کی وجہ سے ایسا نام نہ رکھا جائے۔
جونا	جُوْنَا کے معنی عطردان کے آتے ہیں۔
جنہ	جَنَّة کا مطلب باغ اور جنت ہے۔ ایسا نام رکھنا درست ہے۔
جوہیا	جُوْهِیَا کے معنی جوہی کا پھول کے آتے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ ''چ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
چنبیلی	چنبیلی کے معنی خوشبودار پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
چمن آراء	چمن آراء کے معنی باغ کو سجانے والی کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
چوگلا	چوگلا کے معنی چار پنکھڑیوں والا پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ اردو ہندی کا ہے۔ یہ ہندوانہ نام ہے، لہذا ایسا نام نہ رکھا جائے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں۔ اس لئے کہ اس میں غیر مسلموں سے مشابہت پائی جاتی ہے۔
چمپا	چمپا کے معنی زرد رنگ کا ایک پھول کے آتے ہیں، یہ ہندی اور اردو کا لفظ ہے۔ غیر مسلموں کی مشابہت کی وجہ سے نام رکھنا منع ہے۔
چنپا	چنپا کے معنی ایک زرد رنگ کا پھول، یہ لفظ فارسی کا ہے۔

حرفِ ''ح'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
حنا	حِنَا مہندی کی پتی کو کہتے ہیں۔
حناطہ	حَناطہ کے معنی عطریات فروش کے آتے ہیں۔
حدیقہ	حَدِیقہ کے معنی باغ، باغیچہ اور ہر پھل دار والی زمین۔

Marfat.com

حرفِ ''خ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
خزیمہ	خُزَیْمَہ کے معنی اچھا پھول کے آتے ہیں۔
خوشبو	خوشبو کے معنی مہک کے آتے ہیں۔
خندہ گل	خندہ گل کے معنی پھول کی مسکراہٹ کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔

حرفِ ''د'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
دمیدہ	دَمِیْدَہ کے معنی کھلا پھول کے آتے ہیں۔
دالیہ	دالیہ ایک حسین پھول کا نام ہے، یہ لفظ ترکی زبان کا ہے۔ ایسا نام رکھنے سے پرہیز کیا جائے اس لئے کہ غیر مسلم بھی یہ نام رکھتے ہیں۔
دیمہ	دیمہ کے معنی گل رخسار کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

حرفِ ''ذ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ذریرہ	ذَرِیْرَہ نام صحیح ہے۔ یہ ایک قسم کی خوشبو ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجۃ الوداع میں احرام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریرہ نامی خوشبو لگائی تھی۔

حرفِ ''ر'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
رائحہ	رَائِحَہ کا مطلب مہک ہے۔ ایسا نام رکھا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

نام	معنی
روحانہ	رُوحَانَہ کے معنی مہکیں کے آتے ہیں۔
روضہ	روضہ نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی باغ کے آتے ہیں۔
ریحانہ	ریحانہ کے معنی ایک خوشبودار پودا اور حسین عورت کے آتے ہیں۔ رسول اللہ کی جاریہ کا بھی نام تھا۔ کہا جاتا ہے کہ: "المرأة ریحانة ولیست بقھرمانة" ترجمہ: "عورت ایک پھول ہے گھر کی منتظمہ نہیں ہے"۔
روزا	روزا کے معنی گلاب کا پھول یا گلاب کے پھول کی مانند کے آتے ہیں، یہ لفظ لاطینی زبان کا ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ یہ برٹش (British) غیر مسلم سنگر (Singer) کا نام تھا۔
رمیثہ	رمیثہ کے معنی پھولوں کا گلدستہ کے آتے ہیں نیز یہ رسول اللہ ﷺ کی خالہ کا نام تھا۔
روین	روین کا مطلب موتیا کا پھول ہے۔ یہ نام غیر مسلم رکھتے ہیں اس لئے ایسا نام نہ رکھا جائے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں، اس لئے کہ کفار کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہیں۔
روزینا	روزینا کے معنی گلاب کا پھول کے آتے ہیں۔
روزل	روزل کے معنی گلاب کی طرح کے آتے ہیں، یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اس نام میں غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، اس لئے ایسا نام نہ رکھا جائے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں۔
ریا	رَیَّا کا مطلب خوشبو ہے۔

Marfat.com

حرفِ ''ز'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
زباد	زَبَادْ کے معنی عمدہ خوشبو کے آتے ہیں۔
زنبق	زَنبَقْ کے معنی چنبیلی کا تیل اور سفید سوسن کے آتے ہیں۔
زہرہ	زَهــرَہ نام رکھنا درست ہے۔اس کے معنی ایک پھول، چمک دمک اور بہار کے آتے ہیں۔
زہیرہ	زُهَیـرَہ نام رکھنا صحیح ہے،اس کے معنی چھوٹے پھول یا کلی کے آتے ہیں۔
زنجبیل	زنجبیل کے معنی سونٹھ اور خوشبودار کے آتے ہیں ۔ یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔
زینب	زینب رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کا نام ہے،اس کے معنی فیاض، خوشبو والی اور حسین کے آتے ہیں۔
زینا	زینا ایک پھول کا نام ہے۔
زعفرہ	زَعْفَرَہ کے معنی زعفران کے اندر کے آتے ہیں۔
زہور	زُهُوْر کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
زرِگل	زرِگل کے معنی پھول کے اندر کا زیرہ، یہ لفظ فارسی کا ہے۔

حرفِ ''س'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
سنبل	سُنبُل کے معنی ایک خوشبودار پودا اور خوشہ کے آتے ہیں۔

Marfat.com

نام	معنی
سعدی	سُعْدَی کے معنی مہکتے ہوئے پودا کے آتے ہیں۔
سمن	سمن چنبیلی کا پھول کو کہتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
سارا	سارا کے معنی اعلی قسم کی خوشبو کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
سوزین	سوزین کے معنی سوسن کا پھول کے آتے ہیں، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ غیر مسلم بھی یہ نام رکھتے ہیں اگرچہ اس کے معنی ٹھیک ہیں۔
سوسن	سوسن کے معنی ایک سفید نیلا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
سبدِ گل	سبدِ گل کے معنی پھولوں کی ٹوکری کے آتے ہیں۔
سروج	سروج کے معنی کنول کا پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ ہندی زبان کا ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ یہ ہندوانہ نام ہے، اگرچہ اس کے معنی ٹھیک ہیں۔

حرفِ ''ش'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
شایم	شایم کے معنی مہک کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
شبو	شبو کے معنی ایسی بیل جو رات کو مہکے، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
شاذیہ	شاذیہ کے معنی انوکھی اور خوشبودار کے آتے ہیں۔
شگفتہ	شگفتہ کے معنی ایسا پھول جو کھلا ہوا نہ ہو اور کلی کے آتے ہیں۔
شہلا	شہلا کے معنی نرگس کے پھول اور کالی آنکھیں کے آتے ہیں۔

Marfat.com

معنی	نام
شَمِیْم نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی بلند وعمدہ خوشبو کے آتے ہیں	شمیم
شَمِیْمَہ کے معنی خوشبودار ہوا کے آتے ہیں۔	شمیمہ
شہناز کے معنی پھول کے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔	شہناز
شیماء کے معنی خوشبو اور خصلت کے آتے ہیں۔	شیماء
شامیہ کے معنی سونگھنے والی کے آتے ہیں۔	شامیہ

حرفِ ''ص'' سے شروع ہونے والے نام

معنی	نام
صندلین کے معنی صندل جیسی خوشبو والی کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔	صندلین
صندلاف کے معنی صندل کی لکڑی فروخت کرنے والی	صندلاف
صبا موسم بہار کی ہوا کو کہتے ہیں۔	صبا

حرفِ ''ط'' سے شروع ہونے والے نام

معنی	نام
طعب کے معنی مہک اور مزہ کے آتے ہیں۔ اس کے آخر میں نساء لگایا جاسکتا ہے۔ پورا نام طعب النساء ہوگا۔	طعب
طلہ نام اسلامی ہے، جس کا صحیح تلفظ ''طَلَّـہ'' ہے، یہ لڑکیوں کا نام ہے۔ اس کے معنی عورت، شبنم اور خوشبودار چیز کے آتے ہیں۔	طلہ
طوبیٰ نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی پاکیزہ اور خوشبودار۔	طوبیٰ
طِیْبَہ کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔	طیبہ

Marfat.com

حرفِ ''ع'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
عاطرہ	عَاطِرَہ کا مطلب خوشبودار ہے۔ یہ نام رکھنا صحیح ہے۔
عاتکہ	عَـاتِکَـہ نام رکھنا درست ہے، یہ کئی صحابیات کا نام ہے۔ اس کے معنی بہت خوشبو ملنے والی کے آتے ہیں۔
عترہ	عِتُرَہ کے معنی خالص مشک کا ٹکرا کے آتے ہیں۔
عصفر	عُصُفُرُ کے معنی کسم کا پھول کے آتے ہیں۔
عنبر	عنبر کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔
عنبرین	عَنُبَرِیُن کے معنی عنبر کی مثل مہک والی کے آتے ہیں۔
عبالہ	عبَالَہ کے معنی جنگلی گلاب کے آتے ہیں۔
عنبرینہ	عَنبَرِیُنَہ کے معنی عنبر والی کے آتے ہیں۔
عصرہ	عَصُرَہ کے معنی تیز مہک کے آتے ہیں۔
عصفہ	عصفہ ایک پھول کا نام ہے۔
عنبرہ	عنبرہ کا مطلب خوشبو ہے۔ یہ نام رکھنا درست ہے۔
عیزہ	عیزہ کے معنی خوشبو کے ہیں۔
عبیر	عَبِیُر نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی مرکب خوشبو کے آتے ہیں
عبیرہ	عَبِیُــــرَہ کے معنی زعفران اور خوشبو کے آتے ہیں، ایسا نام رکھنا درست ہے۔

Marfat.com

حرفِ ''غ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
غالیہ	غَالِیَه کا مطلب خوشبو، قیمتی اور عزیز کے آتے ہیں۔ یہ نام رکھنا صحیح ہے۔
غمرہ	غمرَہ کے معنی زعفران کے آتے ہیں۔
غمزہ گل	غمزہ گل کے معنی پھول کا کھلنا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
غزیلہ	غَزِیْلَه کے معنی ہرن اور بہتات کے آتے ہیں۔
غنچہ	غنچہ کے معنی پھول کی کلی کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ف'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
فاغرہ	فَاغِرہ چمپا کے پھول کو کہتے ہیں۔
فرخندہ	فَرُخَنْدَہ کے معنی کھلا ہوا اور خوش نصیب پھول کے آتے ہیں۔
فشوہ	فَشْوَۃ کے معنی عورت کا عطر دان کے آتے ہیں۔
فلورا	فلورا کے معنی کلی سے پھول بنانا یا پھول کھلنا کے آتے ہیں۔ نوٹ: یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ یہ نام رکھنا صحیح نہیں اس لئے کہ کفار کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں۔
فاغیہ	فَاغِیَه کے معنی خوشبودار پودے کی کلی یا خوشبو۔ فاغیہ مہندی کی کلی کو بھی کہتے ہیں۔ اس کی خوشبو نہایت عمدہ اور نفیس ہوتی ہے۔
فغمہ	فَغْمَه کے معنی خوشبو کے مہک۔ یہ نام رکھنا درست ہے۔

Marfat.com

نام	معنی
فردوس	فردوس کے معنی جنت میں اونچا باغ کے آتے ہیں۔ یہ نام قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔
فیحہ	فَیُحَه نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی مہک رخوشبو کے آتے ہیں۔

حرفِ ''ق'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
قطیفہ	قَطِیُفَه کے معنی چنا ہوا پھول کے آتے ہیں۔
قفاحہ	قُفَّاحَه کا مطلب شگوفہ کھلتے وقت کا پھول۔ ایسا نام رکھنا جائز ہے

حرفِ ''ک'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
کارمیلہ	کارمیلہ کے معنی پھل دار باغ کے آتے ہیں۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے گو کہ اس کے معنی صحیح ہیں۔
کثمہ	کُثُمَه نام رکھنا روا ہے۔ اس کے معنی گلدستہ کے آتے ہیں۔
کنول	کَنُوَل کے معنی پھول کے ہیں۔ ایسا نام رکھنا درست ہے۔
کنول نین	کنول نین کے معنی کنول کے پھول کی مانند آنکھوں والی کے آتے ہیں، یہ لفظ اردو کا ہے۔

نام	معنی
کومل	کومل کے معنی نرم ونازک پھول کے آتے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ ''گ'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
گل اشرفی	گل اشرفی کے معنی گول پھول کے آتے ہیں۔
گل احمر	گل احمر کے معنی سرخ پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گال زیبا	گال زیبا کے معنی دورنگ کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل چیں	گل چیں کے معنی باغ بان یا مالی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلبازہ	گلبازہ کے معنی پھولوں سے کھلنے والی، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل تن	گل تن کے معنی پھول کی مانند حسن والی، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے
گلجانہ	گلجانہ کے معنی پھول سی جان والی، یہ فارسی اور پشتو کا لفظ ہے۔
گل چہرہ	گل چہرہ کے معنی پھول سا چہرہ کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل کوکب	گل کوکب کے معنی ڈیلیا کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل باشم	گل باشم کے معنی چنبیلی کے پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل نسرین	گل نسرین کے معنی جنگلی پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلیس	گلیس کے معنی حسین مسکراہٹ والی اور پھول کی طرح خوبصورت
گلثانہ	گلثانہ کے معنی بے مثال پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلتن	گلتن کے معنی پھول کی مانند بدن والی، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔
گلغدار	گلغدار کے معنی پھول جیسے رخساروں والی کے آتے ہیں۔
گل خندہ	گل خندہ کے معنی شوخ پھول کی طرح، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلرخ	گلرخ کے معنی پھول جیسے گال والی کے آتے ہیں۔

Marfat.com

گلشن آرا	گلشن آرا کے معنی باغ کو سنوارنے والی یا محفل سجانے والی والی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل عذرا	گل عذرا کے معنی پھول جیسے رخسار والی، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل جان	گل جان کے معنی پھول کی جان کے آتے ہیں۔
گلمالا	گلمالا کے معنی پھولوں کے ہار کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل بن	گل بن کے معنی جنگل کا پھول، یہ فارسی اور اردو کا لفظ ہے۔
گل شاد	گل شاد کے معنی تازہ پھول کے آتے ہیں۔
اسمِ گل	اسمِ گل نام کے معنی پھول جیسی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلِ حنا	گل حنا کے معنی مہندی کا پھول کے آتے ہیں۔
گل رعنا	گل رعنا کے معنی خوبصورت نازک خوشبودار پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
گلشن	گلشن کے معنی پھلوں کے باغ کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
گلفدا	گلفدا کے معنی گلاب کی مانند کے آتے ہیں۔
گلفشاں	گلفشاں کے معنی پھول بکھیرنے والی کے آتے ہیں۔
گلنار	گلنار کے معنی پھولوں پر فخر کرنے والی کے آتے ہیں۔
گلفام	گلفام کا مطلب پھول جیسے چہرے والی کے آتے ہیں۔
گل اندام	گل اندام کے معنی پھول کی طرح نازک کے آتے ہیں۔
گُناز	گُناز کے معنی پھول جیسی اداؤں والی کے آتے ہیں۔
گل نار	گل نار کے معنی انار کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

Marfat.com

گل شگفتہ	گل شگفتہ کے معنی کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلدین	گلدین کے معنی پھولوں سے نکلی ہوئی کے آتے ہیں، یہ لفظ ترکی زبان کا ہے۔

حرفِ ''ل'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
لطیمہ	لَطِیْمَہ کے معنی مشک دان کے آتے ہیں۔ ایسا نام رکھنا جائز ہے۔
لاعیہ	نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی دامن کوہ کا زرد پھول والا پودا۔
لبیخہ	لَبِیْخَہ نام رکھنا درست ہے، جو مشک کے نافہ کو کہتے ہیں۔ ایسا نام رکھنا درست ہے۔
لالہ رخ	لالہ رخ کے معنی پھول جیسی اور پھول کی طرح چہرے والی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
لورندا	لورندا کے معنی پھولوں کے تاج، یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔
لیلہ	لیلہ کے معنی سوسن کا پھول کے آتے ہیں، یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔

حرفِ ''م'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
مالتی	مالتی کے معنی چنبیلی کے پھول کے آتے ہیں، یہ ہندی زبان کا لفظ ہے
مطیبہ	مُطَیِّبَہ کے معنی خوشبو والی کے آتے ہیں۔
منکشے	منکشے ایک پھول کا نام ہے، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔
مہک	مہک کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ ''ن'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
نکہہ	نَکْھَة کے معنی خوشبو کے ہیں۔
نگہت	نگہت کے معنی مہک کے آتے ہیں۔
نسترن	نسترن کے معنی سفید پھولوں کی کیاری، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نشیہ	نَشیَہ کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔
نرگس شہلا	نرگس شہلا نرگس کے پھول کی قسم ہے جس میں زردی کی جگہ سیاہی ہوتی ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نویرہ	نُوَیْرَہ پھلوں کی کلی کو کہتے ہیں۔
نوار	نُوَّارُ نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی پھول کے ہیں۔
نفحت	نَفْحَتُ کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔
نازبو	نازبو کے معنی خوشبودار پودا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نیلوفر	نیلوفر ایک پھول کا نام ہے۔
نزدن	نَزْدِن نام رکھا جاسکتا ہے، اس کے معنی مہکتے ہوئے پودے کے آتے ہیں۔
نرگس	نرگس کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
نسرین	نِسْرِیْن نام صحیح ہے، اس کے معنی نفیس اور پلی خوشبو والا پھول کے آتے ہیں۔
نافجہ	نافجہ کے معنی خوشبودار چیز کے آتے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ ''و'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ورقہ	ورقہ پھول کی پتی کو کہتے ہیں۔
وردت افشاں	وردت افشاں کے معنی گلاب کے پھول بکھیرنے والی کے آتے ہیں
ورتاج	ورتاج کے معنی سورج کی مکھی کا پھول، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
ورود	ورود کے معنی گلاب کا پھول یا درخت کی کلی کے آتے ہیں۔
وردہ	وَرْدَہ ''الورد'' کا مؤنث ہے، جس کے معنی گلاب کے آتے ہیں۔
وردیہ	وَرْدِیَّہ نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی گلاب کی کیاری کے آتے ہیں

حرفِ ''ی'' سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
یاسمون	یَاسمُوْن کا مطلب چنبیلی کا پھول ہے۔
یاسم	(یَـــاسَــم) چنبیلی کے پھول کو کہتے ہیں۔ اس کے آخر میں نساء لگایا جاسکتا ہے۔ پورا نام یاسم النساء ہوگا۔
یاسمین	یَاسَمِین نام رکھنے میں کوئی قباحت نہیں، اس کے معنی چنبیلی کے آتے ہیں۔
یاسمین افشاں	یاسمین افشاں کے معنی چنبیلی کا پھول پھڑکنے والی کے آتے ہیں۔
یاسمہ	یَاسمَہ چنبیلی کے پھول کو کہا جاتا ہے۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہُ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر ۶)

پھول

پھول اور پودے اللہ عزوجل کی قدرت کی صناعی کے مظہر ہیں۔ فطری ماحول کے حسن وجمال کو برقرار رکھنے کے لئے قدرت نے ان میں توازن بخشا ہے، پھول کا ساتھ ہمیشہ حضرتِ انسان کے ساتھ رہا ہے، ایک دوسرے کو مسرتوں اور خوشیوں سے نوازتے ہیں اور غم وحزن کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں۔ پھولوں کے دلربا رنگوں، دلکش دل آفریں شکل وشباہت اور ایسی ہی دوسری جمالیاتی خوبیوں نے انسان کی معاشرتی اور تمدنی زندگی پر گہرا اثر ڈالا ہے، انسان کو تہذیب کے زینے چڑھنے میں پھولوں کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ حضرتِ انسان کو مہذب بنانے میں پھولوں کا بڑا حصہ ہے۔ پھولوں کی زینت وزیبائش نے انسان کے گھر، باغات، چوک چوراہوں اور راستوں وغیرہ کو ایسا مزین کیا ہے کہ اگر پھولوں کی کاشت اور ان کی سجاوٹ وغیرہ کو معیار قرار دیا جائے تو تہذیب یافتہ لوگ اور قومیں وہی معلوم ہوتی ہیں جو پھولوں اور پودوں کو سڑکوں، دفتروں، باغات اور گھروں کو مخصوص طریقے سے سجاتی ہیں۔

پھولوں نے ماحول کو رعنائی اور خوبصورتی بخشی ہے، یہ نہ کہ فقط ہمیں تازہ ہوا فراہم کرتے ہیں بلکہ ہمارے گردونواح کے ماحول کو بھی خوشگوار بناتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق دنیا بھر میں مسکراتے رنگ برنگ کھلتے پھولوں کی بارہ ہزار اقسام ایسی ہیں جن سے فقط دیدی زیبی، زینت وزیبائش اور مناظر کو خوبصورت بنانے کا کام لیا جاتا ہے۔

موسم بہار کی آمد پر کئی شہروں میں پھولوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں ٹدلن کولمبیا کے شمال مغربی شہر میڈلن میں ہر سال کی طرح اس سال بھی پھولوں کی نمائش کا

Marfat.com

اہتمام کیا گیا۔نمائش میں پھولوں کے ۵۰۰ سے زائد کاشتکاروں نے حصہ لیا۔پھولوں کے اس خوش رنگ اور خوش نما میلے کا ۵لاکھ سے زائد سیاحوں نے نظارا کیا۔پھولوں کی آرائش کرنے والوں نے منفرد انداز میں پھول سجا کر سروں پر رکھ کر شہر کی سڑکوں پر مارچ کیا۔پھولوں کے اس سالانہ میلے کا آغاز ۱۹۵۷ء میں ہوا تھا،جس کا مقصد خطے میں پھولوں کی پیداوار بڑھانا تھا۔ [1]

بہرحال انسان کو پھولوں سے ایک فطرتی محبت ہے جو اسے ہمیشہ تازگی کا احساس دلاتی رہتی ہے۔رسول اللہ ﷺ کو بھی پھولوں سے بھی ایک گنا انسیت تھی جس کا بیان اپنے مقام پر آئے گا،لیکن بعض ایسے مواقع ہیں جہاں پھولوں کالین دین غیر شرعی عمل بھی بن جاتا ہے۔ذیل میں پھول سے متعلق تمام مسائل وواقعات کو بیان کیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے دو پھول

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دنیا کے دو پھول قرار دیا۔
چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن ابی نعم فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنْ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ". [2]

---

[1]..... http://urdu.geo.tv/UrduDetail.aspx?ID=11328

[2].....(سنن الترمذي: كتاب المناقب ، باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما، ج ، ۴ ، ص، ۴۹۷ ، رقم الحديث ، ۳۷۷۰ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''ایک عراقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے، اور انہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند (حضرت حسین) کو قتل کیا ہے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسن وحسین دونوں میری دنیا کے پھول ہیں''۔

پھول اور خوشبو کا ہدیہ واپس نہ کرو

پھول اور خوشبو کا ہدیہ واپس نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ''[1]

ترجمہ: ''جس کو پھول پیش کیا گیا ہو وہ واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ کم وزن اور عمدہ خوشبو کا حامل ہوتا ہے''۔

''إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلا يَرُدَّهُ، فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ''.[2]

ترجمہ: ''جب تم میں سے کسی کو پھول کا ہدیہ پیش کیا جائے وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''أَنَّهُ كَانَ لا يَرُدُّ الطِّيبَ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لا يَرُدُّ الطِّيبَ''[3]

---

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الألفاظ من الأدب وغيرها/باب استعمال المسك وأنه أطيب الطيب وكراهة رد الريحان والطيب، ج، ۴، ص، ۱۷۶۶، رقم الحديث، ۲۲۵۳، دار احياء التراث العربي، بيروت)

[2] .....(فيض القدير: حرف الهمزة، ج، ۱، ص، ۳۷۲، دارالكتب العلمية، بيروت)

[3] .....(صحيح البخاري: كتاب اللباس /باب من لم يرد الطيب، ج، ۴، ص، ۷۱، رقم الحديث، ۵۹۲۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ’’(جب ان کو) خوشبو (ہدیہ کی جاتی تو) آپ وہ واپس نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے‘‘۔

قرآن مجید کی تلاوت کے دوران قاری پر پھولوں کی پتیاں پھینکنے کا حکم

آج کل قرآن مجید کی قرأت کی محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس کے لئے دنیا کے مختلف کونوں سے قراء کو دعوت دی جاتی ہے۔ ان محافل میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ تلاوت کے دوران قاری صاحب پر ایک شخص یا چند اشخاص پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات تلاوت کے دوران بدنظمی پیدا ہو جاتی ہے نیز لوگوں کی توجہ بھی اسی طرف مبذول رہتی ہے، اور اصل مقصد سماعت قرآن فوت ہو جاتا ہے۔ بندہ کے خیال میں دوران تلاوت اسی طرح پھولوں کی پتیاں پھینکنا خلافِ ادب عمل ہے، اس لئے ایسے عمل سے احتراز کیا جائے۔

حجاج کو رخصت کرتے وقت گلے میں خوشبودار پھول ڈالنے کا حکم

آج کل فیشن (Fashion) اور غیروں کی تقلید میں حجاج کے رخصت کے وقت پھولوں کے ہاران کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ غیر مسلموں کی ایجاد کردہ رسم ہے، نیز اگر حج وعمرہ پر جانے والا حالتِ احرام میں ہو تو اس کے گلے میں خوشبودار پھولوں کے ہار ڈالنے سے سونگھنا لازم آئے گا۔ بالفاظِ دیگر خوشبو سے فائدہ اٹھانا لازم آئے گا، گو کہ محرم پر خوشبو سونگھنے کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم تو نہیں ہوتا، البتہ مکروہ ہے۔

زبدۃ المناسک میں ہے:

آج کل یہ رواج ہو گیا ہے کہ جو شخص حج پر جاتا ہے تو دوست واحباب خوشبودار پھولوں کے ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ ایک تو یہ رسم کافروں اور فیشن پرست لوگوں نے ایجاد کی ہے، ان میں ہی مروج ہے۔ دیندار وعلماء فضلاء اس کو پسند نہیں کرتے نہ ان کا عمل ہے

Marfat.com

بلکہ ان کے طرز عمل کے خلاف ہے۔

دوسرا یہ کہ اگر سفر میں جانے والا حج یا عمرہ کے احرام میں ہوگا تو ان کے خوشبودار پھولوں کے ہار وغیرہ گلے میں ڈالنا یا سونگھنا ممنوع ہے، اگرچہ فقط اس سے کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہوتا، بلکہ مکروہ ہے، کیونکہ پھولوں کی خوشبو کو لگانے کا حکم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اھ"۔[۱]

قبروں پر پھول چڑھانے کے لئے بیچنا مکروہ مگر اس کی قیمت حلال ہے

اگر کوئی شخص پھول بیچتا ہو اور لوگ اس سے خرید کر قبروں وغیرہ پر چڑھاتے ہوں یا پھولوں کو ہار بنا کر قبروں وغیرہ پر ڈالتے ہوں تو ایسے شخص کے لئے ان کے ہاتھ بیچنا حلال ہے، بالفاظ دیگر ان پھولوں کی قیمت بیچنے والے کے لئے حلال ہے لیکن اس کا یہ فعل کراہت سے خالی نہ ہوگا۔

اسی طرح کا ایک سوال عزیز الفتاوی میں مرقوم ہے جو نذر قارئین کیا جاتا ہے۔

سوال: میرے پاس بکریوں کا روزگار ہے عموماً اس جگہ مشرک آباد ہیں جو کہ بکریوں کے بچے مار کر اس کا خون بتوں پر ڈالتے ہیں اور اکثر میں بھی بکرا یا بکری ان کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بیچنا ان کے ہاتھ حلال ہے یعنی قیمت ان بچوں اور بکرا بکری کی بائع کو حلال ہے لیکن یہ فعل مکروہ ہے۔[۲]

مزاروں یا قبروں پر پھولوں کے ہار رکھنے کی نذر کا حکم

کچھ لوگ بالخصوص عورتیں مزاروں اور قبروں پر پھولوں کے ہار یا گلدستے چڑھانے کی نذر مان

---

[۱].....(زبدة المناسک: ص، ۳۴۹،سعید)

"وَلَا يَلْزَمُهُ شَيْءٌ بِشَمِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ وَالثِّمَارِ الطَّيِّبَةِ مَعَ كَرَاهَةِ شَمِّهِ كَذَا فِي غَايَةِ السُّرُوجِيِّ شَرْحِ الْهِدَايَةِ". (الفتاوی الهندية: كتاب المناسک: الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ۲۴۲، دار الفكر)

"وكذا في فتاوى رحميه: كتاب الحج/متفرقات حجاج كرام كى دعوت، هديه كا لين دين.........۱۵، ج،۸، ص، ۱۴۳، دار الاشاعت، كراتشى)

[۲]....(عزيز الفتاوى: كتاب الحظر والاباحة، ص، ۷۶۲)

Marfat.com

لیتی ہیں، ملحوظ رہے کہ ایسی نذر اسلام میں حرام ہے، اس لئے کہ عموماً اس سے مراد قبر والے کا تقرب ہوتا ہے۔ لہذا ایسی نذر ماننے سے احتراز لازم ہے۔ ۱

مسجدوں کو شب قدر اور شب برائت وغیرہ میں پھولوں سے سجانے کا حکم

شریعتِ مطہرہ نے شب براءت اور لیلۃ القدر کے لئے تلاوت، ذکر اذکار، استغفار اور نوافل وغیرہ کی ترغیب دی ہے، مساجد کو پھولوں سے سجانے کی تعلیم نہیں دی۔ مزید برآں مساجد کو اس طرح سجانا ہندوانہ رسم ہے لہذا اس سے احتراز لازم ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ". ۲

ترجمہ: "جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہوگا"۔

جنت میں خوشبودار پھول

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأْلَأُ وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهَرٌ مُطَّرِدٌ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ

---

۱ ....."وكذلك ما يفعله أكثر الناس من وضع ما فيه رُطُوبَة من الرياحين والبقول ونحوهما على القبور ليس بشيي، وانما السنة الغرز". (عمدة القاري: كتاب الوضوء، باب ۵۵، ج، ۳، ص، ۱۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

"اتفق الخطابيُ والطرطوشي والقاضي عياض على المنع وقولهم اولى بالاتباع حيث اصبح مثلاً تلك المسامحات والتعللات مثاراً للبدع المنكرة، والفتن السائرة فترى العامة يلقون الزهور على القبور وبالاخص على قبور الصالحين والاولياء فالمصلحة العامة في الشريعة تقتضي منع ذلك استئصالا لشافة البدع وحسما لمادة المنكرات المحدثة وبالجملة هذه بدعة مشرقية منكرة ....(معارف السنن: باب التشديد في البول، ص، ۲۲۵۱)

۲ .....(سنن أبي داود: كتاب اللباس/باب في لبس الشهرة، ج، ۴، ص، ۴۴، رقم الحديث ۴۰۳۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ قَالُوا نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُولُوا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ"۔ [1]

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کیا کوئی شخص جنت کیلئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس کیلئے کمر باندھتے ہیں آپ نے فرمایا ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اسکی رغبت دلائی''۔

مسجد میں خوشبو کی خاطر پھول کا پودا لگانا

مسجد کے احاطہ میں پھول کا پودا لگانا یا گلدان وغیرہ میں پھول رکھنا خوشبو کی خاطر جائز ہے تاکہ نمازیوں کو اس سے راحت وتازگی ملے مگر جو جگہ ومکان نماز وغیرہ کے لئے متعین کی گئی ہو وہاں مصلیوں کو پھولوں کی زینت میں مشغول نہ کیا جائے۔ [2]

---

[1] .....(سنن ابن ماجه: كتاب الزهد، باب صفة الجنة، ج، ۴، ص، ۵۷۸، ۵۷۹، رقم الحديث، ۴۳۳۲، دار الكتب العلمية)

[2] ....."ولو غرس في المسجد يكون للمسجد ؛ لأنه لا يغرس لنفسه في المسجد".(فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوىٰ العالمكيرية: كتاب الوقف /باب الرجل يجعل داره مسجداً .... ج، ۳، ص، ۳۱۰، رشيديه)

"واذا غرس شجراً في المسجد فالشجر للمسجد.(الفتاوى الهندية: كتاب الوقف /الباب الثاني عشر في الرباطات و المقابر والخانات والحياض والطرق والسقايات و في المسائل التي تعود الى الاشجار التي في المقبرة وأراضي الوقف، ج، ۲، ص، ۴۳۶، دارالكتب العلمية، بيروت)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

جنت کے پھول کا سردار

حنا اہل جنت کے پھولوں کا سردار ہے۔

سید ریحان أهل الجنة الحناء "۔ ۱

ترجمہ: حنا جنتیوں کے پھولوں کا سردار ہے"۔

گلاب کے پھول سے خوشبو

ابن مرزوق "شرح البردة " میں عبداللہ بن مرجان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں تیز ہوا نے بحر ہند میں گھیر لیا، چنانچہ ہم جزیرہ پر اترے۔ ہم نے ایک گلاب کا پھول پایا جس سے مہک پھوٹ رہی تھی اور اس پر سفید رنگ میں "لا إله إلا الله محمد رسول الله" لکھا ہوا تھا، جبکہ سفید پھول پر پیلے رنگ میں "براءة من الرحمن الرحيم إلى جنات النعيم لا إله إلا الله محمد رسول الله" لکھا ہوا تھا۔ ۲

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

"(ويكره) ...غرس الاشجار الا لنفع كتقليل نز، وتكون للمسجد".(الدرالمختار)"قال في الخلاصة: غرس الأشجار في المسجد لابأس به اذا كان فيه نفع للمسجد (ردالمحتار مع الدرالمختار: كتاب الصلاة/مَطْلَبٌ : فِيْ الْغَرْسِ فِي الْمَسْجِدِ ، ج ، ۲ ، ص ،۴۳۳ الى ۴۳۵)

۱ .....(كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال /الباب الثاني في أنواع الزينة ، الطيب ، ج ، ۶ ، ص ، ۶۷۳ ، رقم الحديث ، ۱۷۳۴۴ ، مؤسسة الرسالة)

"من خير طيبكم المسک".

(كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال /الباب الثاني في أنواع الزينة ، الطيب ، ج، ۶،ص ، ۶۷۳ ، رقم الحديث ، ۱۷۳۴۴ ، مؤسسة الرسالة)

۲ ...."ونقل ابن مرزوق رحمه الله تعالى في شرح البردة عن عبد الله بن مرجان رحمه الله تعالى قال :عصفت بنا ريحٌ ونحن في لجج بحر الهند فأرسينا في جزيرة فوجدنا فيها ورداً أحمر ذكيّ الرائحة وفيه مكتوب بالأبيض لا إله إلا الله محمد رسول الله .وورد أبيض مكتوب عليه بالأصفر : براءةٌ من الرحمن الرحيم إلى جنات النعيم لا إله إلا الله محمد رسول الله".(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد ، الباب الثالث في ذكر ما وقفت عليه من أسمائه الشريفة ﷺ وشرحها و ما يتعلق من الفوائد /ذكر ما وجد من هذا الاسم مكتوبا في الأزل منقوشا في خواتم الانبياء والحجارة والنبات والحيوان ، ج ، ۱ ، ص ، ۴۱۳ ، دارالكتب العلمية)

Marfat.com

گلاب کے پھول کے بارے اغلام العوام

عوام میں مشہور ہے کہ گلاب کا پھول رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ اغلاط العوام میں سے ہے۔ [1]

عورت کا اپنے آپ کو خوشبودار پھول سے تشبیہ دینا

ایک دن خالد بن یزید نے کسی رشتہ دار کے سامنے اپنے برادرِ نسبتی (یعنی بیوی کے بھائی) کے متعلق سخت الفاظ کہے، ان کی بیوی رملہ بنت زبیر اس کے قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی، وہ سر جھکائے خاموش بیٹھی رہی۔ خالد نے جب سب کچھ کہہ ڈالا، پھر بھی اس کے غصے کی آگ نہ بجھی تو اس نے اپنی اہلیہ (رملہ) سے خطاب کرتے ہوئے کہا: کیوں! تم نے کچھ کہا نہیں، کیا میری بات کا تمہیں بھی اعتراف ہے کہ تمہارا بھائی واقعۃً ایسا ہی ہے، اس لئے چپ بیٹھی رہی یا میری بات تمہیں ناگوار گزری اور جواب نہ دینا پڑے، اس لئے تم خاموش ہو؟

رملہ نے کہا:

"لَا هٰذَا وَلَا ذَاكَ! وَلٰكِنَّ الْمَرْأَةَ لَمْ تُخْلَقْ لِلدُّخُوْلِ بَيْنَ الرِّجَالِ، إِنَّمَا نَحْنُ رِيَاحِيْنُ لِلشَّمِّ وَالضَّمِّ، فَمَالَنَا وَ لِلدُّخُوْلِ بَيْنَكُمْ؟".

ترجمہ: "میرا نظر نہ یہ رخ ہے نہ وہ۔ بات یہ ہے کہ ہم عورتوں کا کام مردوں کے درمیان دخل دینا نہیں، نہ ہم اس لئے پیدا کی گئیں ہیں، ہماری حیثیت تو خوشبودار پودوں اور پھولوں کی سی ہے جو سونگھنے اور نظروں کو بھانے کے لئے سمیٹے جاتے ہیں، اس لئے تم مردوں کے معاملات میں دخل اندازی سے ہمیں کیا واسطہ۔"

خالد کو اپنی بیوی کا یہ جملہ اتنا پسند آیا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آ کر بیوی کی پیشانی کو چوما اور

---

[1] ..... ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے نکلنے والا پسینہ کستوری کی خوشبو سے زیادہ معطر تھا، گلاب کا پھول بھی معطر ہوتا ہے۔ عوام میں یہ بات مشہور ہوگئی، عثمانی

Marfat.com

بہت ہی خوش ہوا اور جو دل میں اپنے برادرِ نسبتی کے متعلق نا گواری تھی، وہ بھی ختم ہوگئی۔ [۱]

دنیا کا سب سے بڑا اور بد بودار نایاب پھول

بیلجیم (belgium) کے نیشنل باٹونیکل گارڈن (میں دنیا کا سب سے بڑا اور بد بودار پھول کھلا ہے جس نے عوام کی توجہ حاصل کرلی ہے۔ بیلجیم (belgium) کے دارالحکومت برسلز میں موجود باغ میں اس پھول نے ۳ دن قبل کھلنا شروع کیا اور بعد ازاں پوری طرح کھلنے پر مقامی افراد کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ ۸ فٹ بڑا یہ پھول قدرتی طور پر کسی مردہ جانور کی طرح بد بودار ہوتا ہے جس کی بو کیڑوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے۔ پودے کی اس نایاب قسم کی مجموعی عمر 40 سال ہوتی ہے جس پر صرف ایک پھول ایک دن یا چند گھنٹوں کے لیے ہی کھلتا ہے۔ یہ پودا درحقیقت انڈونیشیا میں پایا جاتا ہے جس کے پھول کو دنیا کا سب سے بڑا پھول تصور کیا جاتا ہے۔ [۲]

دنیا کا سب سے بڑا پھول

رفلیشیا آرنالڈی (Rafflesia Arnoldi)، دنیا میں سب سے بڑا پھول ہے جس کا وزن ۷ کلو ۱۵ پاؤنڈ ہوتا ہے اور یہ صرف انڈونیشیا کے سماٹرا اور بورنیو جزیرے میں پایا جاتا ہے۔ اس کی پنکھڑیاں 1.6 فُٹ (امیٹر) طویل اور 1 انچ (2.5 سینٹی میٹر) تک موٹی ہوتی ہیں۔

دنیا کے نایاب پھول

ایمی رالڈ (Emerald) آئس روز (Ice Rose) دنیا کے نایاب پھول ہیں۔ [۳]

۱..... (المرأة المثالية : ص، ۱۶۰، بحوالہ تحفہ دلہن، ص، ۱۷۵، ۱۷۶)

۲..... http://beta.jang.com.pk/JangDetail.aspx?ID=108694

۳.....http://wiki.answers.com/Q/What_is_the_worlds_rarest_ro

Marfat.com

ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر پھول کا لین دین

رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے اللہ عزوجل کے عطا کردہ علم کے روشنی میں ہر آنے والے دن کی بابت جو پیشن گوئیاں فرمائی تھیں ان کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کائنات وہست وبود پر قیامت برپا ہو جائے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ". [1]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) مدینہ کے بلند ٹیلہ پر چڑھ کر (صحابہ کو مخاطب کرکے) فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینہ برستا ہے"۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ؐ نے ارشاد فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا. [2]

ترجمہ: "ان فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلد جلد نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے صبح آدمی ایمان والا ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایمان والا ہوگا اور صبح کافر اور دنیوی نفع کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا"۔

---

[1] .....(صحيح البخاري: ج، كتاب المناقب /باب علامات النبوة في الاسلام، ۴، ص، ۱۹۸، رقم الحديث، ۳۵۹۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2] .....(صحيح مسلم: كتاب الايمان /باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، ج ۱، ص، ۱۱۰، رقم الحديث، ۱۱۸، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

دورِ حاضر میں مسلمانوں میں جو فتنے جنم لے رہے ہیں یا لینے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو باخبر کر دیا تھا۔ اگر آج ہم اپنے گرد ونواح میں نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ امت مسلمہ کتنے فتنوں کا شکار ہو چکی ہے اور نہ جانے کتنے فتنوں کا اور ہوگی۔ ان فتنوں میں سے ایک فتنہ ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) کے نام سے پہچانا جاتا ہے جس نے آج مسلمانوں کے ہر طبقہ کو اپنے لپیٹ میں لے لیا ہے۔

چند سال قبل اس فتنے کے بارے میں کئی مسلم ممالک کے عوام لاعلم تھے، یہاں تک کہ کئی پسماندہ ریاستوں کے عیسائی باسی بھی اس تہوار سے ناآشنا تھے۔ مگر آج ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت امتِ مسلمہ کے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں میں محبت اجاگر کرنے کے نام پر اس تہوار کو متعارف کروایا گیا، جس کی پاداش میں مسلم مرد وخواتین کے اخلاق متاثر ہوئے ہیں۔ میڈیا اس تہوار کو ایسے رنگ میں پیش کرتا ہے جس سے سادہ لوح عوام متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس دن کے حوالے سے انہیں یہ باور کروایا جاتا ہے کہ یہ دن محبت کا دن ہے، لہٰذا دو محبت کرنے والے آپس میں گلاب کے پھولوں، کارڈز اور تحفے تحائف کا تبادلہ کر کے اظہارِ محبت کریں۔ ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) کے حوالے سے سٹٹسک برین (Statistic Brain) کے ۲ اپریل ۲۰۱۳ء سروے کو ذیل میں نذرِ قارئین کیا جاتا ہے جس سے وہ اندازہ لگا سکیں گے کہ اس دن کے اہتمام کے لئے کتنا خرچہ اور اہتمام کیا جاتا ہے۔

ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) سے متعلق سروے

ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر سالانہ خرچہ	13.19 بلین ڈالر
ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر کارڈز (cards) کا تبادلہ	180 ملین
ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) کے لئے اندازاً پھولوں کی پیداوار	196 ملین

Marfat.com

ایسی عورتوں کا تناسب جنہوں نے ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر کارڈز خریدے	85%
ایسے مردوں کا تناسب جنہوں نے ویلینٹائن ڈے پر کارڈز خریدے۔	73%
ان عورتوں کی تعداد جو ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر اپنے آپ کو پھول بھیجتی ہیں۔	14%
ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر خرچہ	116.21ڈالر
ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر خرچ کر کے منانے والوں کا تناسب	61.8%
ایسی خواتین کا تناسب اگر انہیں ویلینٹائن ڈے پر کوئی تحفہ نہ دیا جائے تو وہ تعلق ختم کر دیتی ہیں۔	53%

ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر دیے گے تحائف

کینڈی (Candy)	47.5%
پھول (Flower)	34.4%
کارڈز (Cards)	52.1%
جیولری (Jewelry)	17.3%
گھر سے باہر کھانا کھانا	34.6%
کپڑے	14.4%
گفٹ کارڈز (Gift Cards)	12.6%
دوسرے تحائف	11.2%

Marfat.com

اسلام ہمیشہ امن وسلامتی، ایثار وقربانی، محبت ومودت کا سبق دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے پیروکاروں کو اخلاقی قوانین سے بھی باخبر کرتا ہے جن کی روشنی میں وہ اپنی زندگی بسر کرسکیں۔ اسلام نے غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنے سے روکا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ". [1]

ترجمہ: "جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہوگا"۔

ایسے تو رسول اللہ ﷺ نے پھولوں کو واپس کرنے سے منع فرمایا ہے۔

"اِذَا اُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلاَ يَرُدَّهُ، فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ". [2]

ترجمہ: "جب تم میں سے کسی کو پھول کا ہدیہ پیش کیا جائے وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے"۔

لہذا ایسے موقع پر کفار کی مشابہت سے بچنے کے لئے پھولوں کے تبادلہ سے احتراز کیا جائے۔

اسلام نے فری مکسنگ (Free Mixing) سے بھی غیر محرم مرد وعورت کو روکا ہے۔ ظاہر ہے کہ غیر محرم مرد وعورت کا باہمی اختلاط بہت سے مسائل کو جنم دیتا ہے۔ اللہ رب العزت مسلمانوں کو دو مذہبی تہوار عطا فرمائے ہیں۔ ان کے بارے میں شرعی قوانین وضع کر دیئے جن کی روشنی میں اہل اسلام یہ تہوار مناتے ہیں۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ،

---

[1] ....(سنن أبي داؤد: كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ج، ۴، ص، ۴۴، رقم الحديث، ۴۰۳۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

[2] ....(فيض القدير: حرف الهمزة، ج، ۱، ص، ۳۷۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ".[1]

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے ہاں دو دن تھے کہ وہ ان میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں (اب وہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں)۔ عید الاضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن''۔

جنسی بے راہ روی کے بھینٹ چڑھنے والی لڑکے اور لڑکیاں اس تہوار کو شرفِ کمال دیتے ہوئے اپنے اسلامی تشخص کو بھلا بیٹھتے ہیں، اور اس تہوار کو منانے کے لئے اسلام کے وضع کیے گے اخلاقی قوانین میں ترمیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ولینٹائن ڈے (Valentine Day) کا پس منظر

ویلنٹاین ڈے دنیا بھر میں ہر سال ۱۴ فروری کو محبت کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس تہوار کے متعلق کئی روایات قدیم رومن تہذیب کے دور سے وابستہ ہیں جس میں یہ تہوار روحانی محبت کے اظہار کے لیے مختص تھا۔ اس ضمن میں بہت سی دیومالائی کہانیاں اس سے منسوب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ روم کا بانی رومولوس نے ایک بار بھیڑئے کی مادہ کا دودھ پیا تھا جس کے باعث اسے طاقت اور عقلمندی حاصل ہوئی تھی۔ اہل روم اس واقعے کی یاد میں ہر

---

[1] .....(سنن أبي داوٗد: كتاب الصلاة/باب صلاة العيدين، ج ، ۱ ، ص ، ۲۹۵ ، رقم الحديث ، ۱۱۳۴ ، المكتبة العصرية ، بيروت ، واللفظ له ، سنن النسائي :رقم الحديث ، ۱۵۵۶ ، مسند احمد :مسند انس رضى الله عنه ، ج ، ۲۰ ، ج ، ۲۱۲ ، رقم الحديث ، ۱۲۸۲۷) في حاشية مسند أحمد :"إسناده صحيح على شرط الشيخين من جهة يزيد بن هارون، وأما متابعه سهل بن يوسف، فمن رجال البخارى وأصحاب السنن".

Marfat.com

سال وسط فروری میں جشن منایا کرتے تھے جس میں ایک کتے اور ایک بکری کی قربانی دی جاتی تھی جن کے خون سے دو طاقتور اور توانا نوجوان غسل کرتے تھے اور پھر اس خون کو دودھ سے غسل کر کے دھویا جاتا تھا۔ اس کے بعد ایک عظیم الشان پریڈ کا آغاز ہوتا جس کی قیادت وہ نوجوان کیا کرتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں چمڑے کا ہنٹر ہوتا تھا جس سے وہ ہر اس شخص کو مارا کرتے تھے جو ان کا راستہ کاٹنے کی کوشش کرتا تھا۔ رومن خواتین اس ہنٹر کی ضرب کو اپنے لیے ایک اچھا شگون سمجھتی تھیں کیوں کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اس طرح وہ بانجھ پن سے محفوظ رہیں گی۔

مذکورہ بالا جشن کے دوران اہل روم ان لڑکیوں کے نام جو شادی کی عمر کو پہنچ جاتی تھیں پرچیوں پر لکھ کر ایک برتن میں ڈال کر وہ برتن ایک میز پر رکھ دیتے تھے اور پھر ان لڑکیوں سے شادی کے خواہشمند نوجوانوں کو دعوت عام دی جاتی تھی کہ وہ قرعہ نکالیں پھر بذریعہ قرعہ اندازی جس نوجوان کے حصے میں جو لڑکی آتی تھی اسکی خدمت کے لیے وہ ایک سال تک اپنے آپ کو پیش کر دیا کرتا تھا تا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لیں، پھر یا تو سال بھر کے بعد وہ شادی کے بندھن میں بندھ جاتے تھے یا پھر اگلے جشن کے موقع پر دوبارہ قرعہ اندازی میں شریک ہوتے تھے۔ اس وقت کی مذہبی عیسائی قیادت نے اس رسم کی یہ کہتے ہوئے سخت مخالفت کی تھی کہ یہ رسم نوجوان مرد و زن میں اخلاقی بگاڑ کا موجب بن رہی ہے۔ اس طرح یہ رسم اٹلی میں منسوخ کر دی گئی جہاں یہ راسخ و رائج ہو چکی تھی۔ پھر اس بھولی بسری رسم کو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا۔ اور کچھ مغربی ممالک میں کتابِ محبت کے نام سے عشقیہ نظموں پر مشتمل ایسی کتابیں شائع کی گئیں جن میں سے مختلف اشعار کا انتخاب کر کے ایک عاشق اپنی محبوبہ کو بھیج سکے ان کتب میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے لیے عشقیہ خطوط لکھنے کے طریقے اور ترغیبات بھی شامل ہوتی تھیں۔

ویلنٹاین ڈے کے تہوار کے وجود میں آنے کے حوالے سے یہ روایت بھی مشہور ہے کہ

Marfat.com

جب رومن اپنے قدیم مذہب کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنے لگے اور یہ مذہب تیزی سے پھیلنے لگا تو اس وقت کے رومن شہنشاہ کلاڈیوس دوئم نے تیسری صدی میں رومن نوجوانوں کی شادی پر پابندی عائد کردی کیونکہ شادی کے بندھن میں بندھنے کے بعد وہ جنگی مہمات میں شریک ہونے سے گریزاں ہونے لگے تھے۔ سینٹ ویلنٹائن نے اس شاہی فرمان کی مخالفت کرتے ہوئے نوجوان جوڑوں کی خفیہ شادیوں کا اہتمام کرنا شروع کر دیا۔ جب شہنشاہ کو اس بات کا پتہ چلا تو اس نے سینٹ کو پھانسی کی غرض سے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جیل میں اسے جیلر کی بیٹی سے محبت ہوگئی جو کہ خفیہ ہی رہی کیونکہ عیسائی قانون کے مطابق پادری ساری عمر شادی یا محبت نہیں کر سکتے۔ مگر چونکہ وہ ایک راسخ العقیدہ عیسائی اور معروف عیسائی مبلغ تھا اس لیے شاہ روم نے اسے یہ پیشکش کی کہ اگر وہ عیسائیت کو چھوڑ کر رومن دیوتاؤں کی عبادت کرے تو نہ صرف اسے معاف کر دیا جائے گا بلکہ شہنشاہ اپنی بیٹی کی شادی بھی اس سے کردے گا مگر سینٹ ویلنٹاین نے اس کی پیشکش ٹھکرادی اور عیسائیت کو ترجیح دی جسکے باعث اسے ۱۴ فروری ۲۷۰ عیسوی کو پھانسی دے دی گئی۔ اس طرح یہ دن اس سینٹ کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔

برطانیہ میں ویلنٹاین ڈے سردیوں کے اختتام پر جنگلوں میں پرندوں کے ملاپ کی علامت کے طور پر منایا جاتا تھا اس موقع پر نوجوان ان لڑکیوں کی کھڑکیوں کی چوکھٹ پر پھولوں کے گلدستے رکھتے تھے جن سے وہ محبت کرتے تھے پھر ان کے پوپ نے اس دن کو سینٹ ویلنٹاین کی قربانی سے منسوب کرتے ہوئے 14 فروری کو محبت کے تہوار کا نام دیا جو کہ خالصتاً عیسائیوں کا ایک مذہبی تہوار ہے۔ [1]

پھول کھانے والے بکرے کا مقدمہ خارج

آسٹریلیا میں ایک عدالت کے جج نے ایک بکرے کے مالک پر عائد وہ جرمانہ ختم کر دیا ہے جو

---

1 ..... http://www.misbahmagazine.com/?p=1090

Marfat.com

اس کے پالتو جانور کے ایک باغیچے سے پھول کھانے کی وجہ سے عائد کیا گیا تھا۔ گیری نامی بکرے نے آسٹریلیا کے عجائب گھر میوزیم آف کنٹمپرری آرٹ سڈنی کے باغیچے میں چرنا شروع کر دیا تھا اور اس پر اس کے مالک جیمز ڈیز رنالڈز کو چار سو چونسٹھ ڈالر جرمانہ کیا گیا تھا۔ یہ جرمانہ پچھلے سال اگست میں عائد کیا گیا تھا اور بکرے کے مالک پر الزام تھا کہ انہوں نے اسے سنبھالنے میں احتیاط سے کام نہیں لیا۔ حالیہ سماعت میں جج کا کہنا تھا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس بکرے کے مالک نے، جو ایک کامیڈین ہیں اور مختلف علاقوں کے دورے پر رہتے ہیں، اس بکرے کو اس کام پر لگایا ہو۔

جج کیرولین بارکل نے کہا کہ بکرے کے مالک جیمز ڈیز رنالڈز کا اس جانور پر کوئی اختیار نہیں تھا اور انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ بکرا گھاس کی بجائے پھول کھانا پسند کرتا ہے۔ جج کا کہنا تھا کہ یہ جرمانہ کبھی بھی عائد نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ بکرے کے مالک جیمز ڈیز رنالڈز نے مقدمے کے سماعت کے بعد کہا اس بکرے نے پولیس کو ایک اہم سبق سکھایا ہے کہ اتنا مت کاٹو جسے پھر چبا نہ سکو۔ گیری کو چونکہ عدالت نے کمرۂ عدالت میں طلب نہیں کیا گیا تھا اس لیے وہ عدالت کے باہر رپورٹرز میں گھرا فیصلے کا انتظار کرتا رہا۔[1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

[1] .....http://www.bbc.co.uk/urdu/world/2013/01/1301 23_gary_goat_cleared_tim.shtml

Marfat.com

(فصل نمبر ۷)

خواب اور خوشبو

خواب میں خوشبو لگانا

خواب کے اندر مردوں اور عورتوں کے لئے خوشبو کا لگانا خوش آئند بات ہے۔

”هو في المنام ثناء حسن و اذا تدخن فهو ثناء مع هول و خطر والطيب في المرضى يدل على موتهم و المرأة اذا رأت أنها قد تطيبت فانها قد تدخل في عمل صالح و ان كانت خالية من زوج فانها تتزوج و كذلك الطيب للرجال ثناء حسن و ذكر جميل و اذا تطيب اللص و الخداع فانه يتوب أو يمسك لأن الرائحة الطيبة تنم على صاحبها “[1]

ترجمہ: ”خواب میں خوشبو اچھی تعریف ہے، اگر دھونی لی ہے تو یہ ہولناکی اور خطرناکی کے ساتھ اچھی تعریف ہے، اور خوشبو مریضوں کی بہ نسبت ان کی موت کی دلیل ہے، اور عورت اگر دیکھے کہ اس نے خوشبو لگائی ہے تو وہ نیک عمل میں حصے لے گی، اگر وہ خاوند کے بغیر ہے تو خاوند والی ہوگی، اور مردوں کے لئے خوشبو ذکر جمیل اور ثناءِ حسن کی دلیل ہے، اگر چور یا دھوکہ باز خوشبو لگائے تو وہ توبہ تائب ہوگا، اس لئے کہ خوشبو اس کے ساتھی کی دلیل ہوتی ہے“

خواب میں عود سونگھنا

اگر کوئی خواب میں عود سونگھے اور اس کا دھواں دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ خوف کے ساتھ

---

[1] .....(تعطير الأنام في تعبير المنام: باب الطاء، ج ۱، ۲۳۲، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى)

Marfat.com

اچھا کلام سنے گا اور اگر اس نے عود کو اپنے گھر میں اگتا ہوا دیکھا تو وہ سرسبز و شاداب ہوگا۔ ل

خواب میں عنبر دیکھنا

عنبر خواب میں بہت بلند مرتبہ اور صاحبِ علم شخص سے حاصل ہونے والا مال و نفع ہے، اگر عنبر کو استعمال کیا گیا ہے تو یہ اچھی تعریف ہے، اور عنبر بڑی املاک یا ایسے باغ کی دلیل ہو سکتی ہے جہاں سے پھل چنا جائے یا علماء سے حاصل ہونے والے عمدہ علم کی علامت ہے، اور عنبر بحری جہت سے حاصل ہونے والا فائدہ اور خیر کی دلیل ہے، جو خواب میں آگ پر عنبر کو ڈالے تو وہ اپنے دین میں کوئی بدعت نکالے گا یا اپنا مال و جاہ تباہ کرے گا، اور چیز کو بے محل رکھے گا۔ ۲

خواب میں دھونی لینا

خواب میں دھونی لینا خوبصورت معاشرت کی علامت ہے اور عوددان دیکھنا باادب غلام کی علامت ہے جو اپنے مالک سے اچھی تعریف حاصل کرے گا۔ خوشبو حقیت میں اچھی تعریف ہے، اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خوشبو بیمار کے لئے موت پر دلالت کرتی ہے۔ حنوط اور خوشبو کی دھونی لینا تعریف کی نشانی ہے مگر کچھ ڈر اور خطرہ بھی ہے، اس لئے کہ اس میں دھواں پایا جاتا ہے، اور عنبر کی خوشبو انسان کی جہت سے مال کے حصول کی دلیل ہے۔ اور کستوری اور ہر سیاہ رنگ کی خوشبو مثلاً لونگ کا پھول خوشی اور فرحت کی دلیل ہے، اور اس لونگ کا پاؤڈر عمدہ تعریف ہے۔ جو کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ دھونی لیتا ہے تو وہ فائدہ اور خیر حاصل کرے گا۔ اور فقیر کا امیر ہونے کی نشانی ہے۔ اور کبھی دھونی لینا دین و علم کی یا علانیۃً صدقہ کرنے یا

ل ....."وَمن شم رِيحه عود وَرَأى دخانا فَإِنَّهُ يسمع كَلَاما حسنا مَعَ هول وَمن رأى عودا نبت فِي دَاره وَهُوَ مخضر". (تعبير الرؤيا مخطوط، باب حرف العين، ج، ۱، ۲۰۸، مكتبة الجامعة الاردنية)

۲ ....." هو فى المنام مال ومنفعة من جهة رجل كبير المنزلة عليم فإن استعمل فهو ثناء حسن وربما دل العنبر على الأملاک الجليلة التى يضم إليه منها الربح أو البستان الذى يجنى منه الثمر أو العلم النفيس من العلماء والعنبر ربح أو خير من جهة البحر ومن جعل العود او العنبر على النار ابتدع فى دينه أو افسد ماله وجاهه فى الفساد ووضع الشىء فى غير محله او خدم السلطان بماله". (تعطير الأنام في تعبير الأنام :باب العين، عنبر، ج، ۱، ص، ۲۴۸، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

رشوت یا دشمنوں کے ساتھ صلح کرنے یا بہادروں کی خدمت کرنے یا رازوں اور دل کی بات کو ظاہر کرنے یا لوگوں سے میل ملاپ اوران کی خوشامد کرنے پر دلیل ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات دھونی لینا محبت ومودت کی علامت ہوتا ہے، اور خواب میں تعویذات وغیرہ کی دھونی لینا دشمن کی ذلت اور حاسد پر غالب رہنے اور خوف سے بچنے، بیماریوں سے شفا پانے، جادو سحر کے باطل ہونے اور رزق کے حصول کی نشانی ہے۔ [1]

خواب میں خوشبودار تیل لگانا

خواب میں بدن کو تیل مَلنا اچھی تعریف اور لوگوں میں نفیس خوشبو ہے، خوشبودار تیل ملنا حسن تعریف کی اور بدبودار تیل ملنا بری تعریف کی علامت ہے، اور محنت ومشقت کرنے والوں جیسے قاصدین اور مزدوری کرنے والوں کا خواب میں بدن پر تیل ملنا، راحت وآرام، رزق کی تجدید اور طاقتوں کے زیادہ ہونے کی دلیل ہے۔ [2]

خواب میں نیلوفر کا پودا

خواب میں نیلوفر کا پودا کسی چیز کو چھپانے، زندگی یا بحری سفر کی علامت ہے۔ اور جو شخص خواب

---

[1] ....."(تبخر الإنسان) فی المنام بالبخور حسن معاشرة الناس والمبخرة مملوک أدیب ینال منه صاحبه ثناء حسناً والطیب فی الأصل ثناء حسن وقیل هو للمریض دلیل الموت والحنوط والتدخین بالطیب ثناء مع خطر لما فیه من الدخان وأما العنبر فنیل مال من جهة رجل شریف والمسک وکل سواد من الطیب کالقرنفل وجوزبوا سودد وسرور وسحیقه ثناء حسن -(ومن رأی) أنه یتبخر نال ربحاً وخیراً ومعیشة غی ثناء حسن والتبخر غنی للفقیر وربما دل البخور علی العلم والدین وربما دل علی صدقة العلانیة وربما دل البخور علی البرطیل أو الصلح مع الخصوم أو الخدمة للأبطال أو إظهار الأسرار وإفشاء ما فی الباطن أو التحبب إلی الناس والتملق لهم وربما دل علی المحبة وإظهار نارها وبخور العزائم فی المنام إرغام للعدو ونصر علی الحسود وأمان من الخوف والشفاء من الأسقام وإبطال السحر والجلب للرزق لأربابه ولما نوی به فی المنام".(تعطیر الأنام في تعبیر الأنام:باب التاء، ج، ۱، ص، ۴۹،دار الفکر، بیروت)

[2] ....."(تمریخ) فی المنام لثناء حسن وریح طیبة فی الناس والتمریخ بالدهن الطیب ثناء حسن وبالدهن المنتن ثناء قبیح والتمریخ فی المنام لأرباب الکد والسعی کالسعادة والمکاریة وشبههم دلیل علی الراحة وتجدید الرزق ومضاعفة القوی".(تعطیر الأنام في تعبیر المنام :باب التاء، ص، ۴۹، دار الفکر، بیروت)

Marfat.com

میں نیلوفر دیکھے اس کے متعلق غرق ہونے کا خوف ہے۔ نیلوفر حلال مال ہے جو وہ نیک اچھے کام میں صرف کرتا ہے، نیلوفر غم، امراض یا ایسی کثرت کی دلیل ہے جو اس کو قوی بنائے گی۔ ا

خواب میں عطر فروش کو دیکھنا

خواب میں عطر فروش عالم، عابد یا زاہد یا ادیب کی علامت ہے، اور بعضوں کا کہنا ہے کہ عطر فروش کنگھی کرنے والی ہے، خواب میں عطر فروش کو دیکھنا ہدایت، تعریف کا حصول اور اچھا ذکر ہے۔ ۲

خواب میں زعفران کو پیسنا

خواب میں زعفران بدن یا کپڑے پر اثر انداز نہ ہوا ہو تو یہ عمدہ تعریف اور اچھے ذکر کی دلیل ہے، کیونکہ زعفران خوشبو کی قسم ہے، اور اگر زعفران کسی میں اثر انداز ہوا ہو تو یہ مرض کی علامت ہے، اور زعفران پیسنا مرض کی دلیل ہے، بعض کہتے ہیں کہ خواب میں زعفران کا دیکھنا اچھا ہے جبکہ خواب دیکھنے والے کو نہ لگی ہو، اگر خواب میں زعفران پیستے ہوئے دیکھا تو وہ ایسا کام کرے گا جس سے وہ حیران ہوگا۔ ۳

ا ....."(لينوفر) هو في المنام يدل على الاختفاء أو الحياة أو السفر في البحر ومن كان مسافراً في البحر ورأى الليـنـوفـر خشي عليه الغرق أو وقوف الريح عنه والليـنوفر مال حلال ينفق في الطاعة والليـنـوفر يدل على الحزن والأسقام وعلى الرجل المتلون في أمره". (تعطير الأنام في تعبير المنام :باب اللام، ص ، ۳۰۶، دار الفكر ، بيروت)

۲..... "هو في المنام رجل عالم أو زاهد أو عابد أو اديب وكل من جالسه يحمل منه أدباً أو ثناء حسناً وذكراً وفرحاً وسروراً إلا أن يبخر فإن البخور ثناء مهول وقيل العطار ماشطة والعطار تدل رؤيته على العلم والهدى واكتساب المدح والثناء الجمي". (تعطير الأنام في تعبير المنام :باب العين، ص ، ۲۴۷، دار الفكر ، بيروت)

۳ ....."(زعفران) هو في المنام يدل على الثناء الحسن والذكر الجميل إذا لم يؤثر لونه في الجسد أو الثوب لأنه من الطيب وإن أثر لونه فإنه مرض لمن رآه وطحن الزعفران مرض مع كثرة الداعين له وقيل الزعفران طيب ما لم يمس جسد رائيه فإن رأى أنه طحن زعفراناً فإن يعمل عملاً يتعجب منه ويصيبه بعده مرض". (تعطير الأنام في تعبير المنام :باب الزاي، ص ، ۱۴۵، دار الفكر ، بيروت)

Marfat.com

خواب میں کافور دیکھنا

خواب میں کافورحسنِ تعریف ہے، کافور راز کے خالص ہونے اور اولاد کو اُٹھانے کی دلیل ہے، کافور کا دیکھنا اعمالِ صالحہ اور نیک لوگوں کے ساتھ حشر ہونے کی دلیل ہے۔ [۱]

خواب میں پھولوں والا درخت دیکھنا

خواب میں ارجوان (پھولوں والا درخت) پاکدامن عورت ہے، جو خواب میں اس کے پھول اٹھائے تو اس کو مالدار خوبصورت عورت ملے گی جس کے بہت زیادہ عزیز واقارب اور شادی کرنے والے ہوں گی۔ [۲]

خواب میں پھول دیکھنا

خواب میں پھول خیر ولذت کی علامت ہیں، جو شخص اپنے سر پر پھولوں کا تاج دیکھے تو وہ نکاح کرے گا، اور خواب میں بے موسم پھل دیکھنا غم وفکر کے حصول کی دلیل ہے، اور مختلف رنگوں کے پھول دنیا اور اس کی رونق اور متاع کی نشانی ہے، اور پھول عورتوں کے لئے حمل کی خوشخبری اور غم کے زوال کی نشانی ہے، اور خواب میں پھول خوبصورت عورت ہے، خواب میں جو پھول دیکھے وہ ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے گا جس کے ساتھ اس کی کوئی رشتہ داری نہیں ہوگی، اور خواب میں پھول لہولہب (کھیل تماشہ) حرص، ہنسنے، تصویر اور خوبصورت لباس کی علامت ہے، خواب میں جسے پھول ملے ہوں تو اس کا نفس یا تو مذکور اشیاء کی طرف راغب ہو گا، یا پھر وہ دینے والے سے ملے گا، یا وہ نکاح کرے گا یا باندی یا گانے والی خریدے گا، اور پھول بادشاہ کی بیوی ہے، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ پھول اجنبی عورت ہے، لہذا جو

---

[۱]..... "(كافور) هو في المنام حسن ثناء مع بهاء والكافور يدل على صدقة السر والحمل بالأولاد وإذا رؤي مع الميت أو الحي كان دليلاً على الأعمال الصالحة وانه يحشر مع الإبرار". (تعطير الأنام في تعبير الأنام: باب القاف، ص، ۲۹۹، دارالفكر ، بيروت)

[۲]..... "(أرجوان) هو في المنام امرأة عفيفة فمن التقطه قبل امرأة غنية حسنة لها خطاب كثيرون وأقرباء جمة". (تعطير الأنام في تعبير الأنام: باب الألف، ص، ۲۲، دارالفكر ، بيروت)

Marfat.com

خواب میں پھول دیکھے تو اگر وہ کنوارا ہے تو وہ غیر جنس (دوسری قوم وخاندان) عورت سے شادی کرے گا۔ [1]

خواب میں خوشبودار پودا

خوشبودار پودوں کی تعبیر ان کی بو اور استعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے، چنانچہ خوشبودار پودے غموں کے دور ہونے، صالح عمل اور سچے وعدہ کی علامت ہیں، اگر خواب میں مردے نے زندہ کو خوبدار پودہ دیا ہے یا اس کے پاس دیکھا ہے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ وہ جنتی ہے، اور غیر شادی شدہ کے حق میں خوشبودار پودا نکاح ہونے اور بیوی کے حق میں اولاد کی دلیل ہے، یا حسن تعریف یا کسی علم سے متصف ہونے کی دلیل ہے، خواب میں خوشبودار پودے کا کسی انسان کو ملنا غم وفکر کی دلیل ہے، کبھی یہ خواب بیماری کی علامت ہوتا ہے، اس لئے کہ یہ چیز مریض کو دی جاتی ہے، خواب میں پانی اور سبزے کا جمع ہونا غم کے زوال کی علامت ہے، اور خواب میں حماحم (چوڑے پتے دار پودینہ) غیر کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ اسی سے حمام اور حم (موت) کے الفاظ ماخوذ ہیں، خواب میں حماحم کا مریض کے پاس آنا اس کی موت کی علامت ہے، تمام خوشبودار پودے موت کے قریب ہونے کی نشانی ہیں، کبھی ان کا

---

[1] .....(زهرة) هى فى المنام امرأة جميلة فمن رآها خطب امرأة جميلة مفتنة للناس لا يكون بينها وبينه قرابة والزهرة فى المنام دالة على التهم واللهو واللعب والضحک والتصوير والمصوغ والصور الحسان واللباس الجميل فمن صادفها في المنام أو أنها نزلت إليه ربما اتهم أو مالت نفسه إلى ما ذكرنا أو صادف من يتعاطى ذلک وربما تزوج أو اشترى جارية قينة أو مغنية فمن رآها ممازجة للقمر أو هابطة أو منحوسة فى اليقظة أو محترقة كان الذى يراه فى المنام الابنة واللعب بالصبيان وربما رأى المجانين والبله والحمقى وسماع الكلام الذى لا خير فيه والزهرة امرأة الملک وقيل امرأة أجنبية فمن رآها وكان عازباً تزوج امرأة من غير جنسه .(زهر) هو فى المنام لذاذة وخير فمن رأى على رأسه إكليلاً من الزهر فإنه يتزوج وينال لذاذة فى دنياه .(ومن رأى) الزهر فى غير وقته ناله وهم ومن حمل شيئاً من الزهر وكان من الخادعين فإنه يمسک والمريض يموت والأزهار المختلفة الألوان تدل على الدنيا ونضارتها ومتاعها والزهر بشارة بالحمل للنساء وتفريج الهموم والأنكاد والنور نور ظاهر أو باطن يهتدى به الإنسان لأمر دينه أو دنياه". (تعطير الأنام في تعبير الأنام:باب الزاي، ص، ۱۴۴، دارالفكر ، بيروت)

Marfat.com

دیکھنا وباء کی غمازی کرتا ہے، اور ریحان سعتری (جو کہ ایک قسم کا پودینہ ہے) دیکھنا اس مکتوب پر دلالت کرتا ہے جس کی طرف انسان محتاج ہوتا ہے، اور ریحان (خوشبودار پودا) اگر اپنی جگہ میں اُگنے والا ہو تو یہ اچھے ذکر اور پُر مسرت کلام کی علامت ہے، اور خوشبودار پودے کا عرق نرینہ اولاد ہے، اگر کسی والی وحاکم نے اپنے سر پر ریحان کا تاج دیکھا تو وہ معزول ہوگا، اور خوشبودار پودے بیچنے والا غم والا انسان ہے، اور خواب میں کٹے ہوئے خوشبودار پودے دیکھنا غم وفکر کی نشانی ہے، اور اگر اپنی جگہوں میں دیکھے گئے ہیں تو پھر وہ راحت واطمینان یا خاوند یا لڑکے کی علامت ہیں، اگر کسی شخص نے خواب میں زمین کی کسی جانب سے خوشبودار پودا آسمان کی طرف اُٹھتے ہوئے دیکھا تو اس مقام کے عالم کی وفات کی نشانی ہے، اور خواب میں خوشبودار پودا فرزند کی دلیل ہے جبکہ باغ میں اُگا ہو، اور اگر اپنے گھٹے میں جمع ہو تو عورت کی دلیل ہے، اور اگر کٹا ہوا ہو یا محل پھینک دیا گیا ہو اور اس کی خوشبو نہ ہو تو مصیبت کی علامت ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خوشبودار پودا عورت ہے، پودے کی خوبصورتی اس عورت کی خوبصورتی ہے، اور اس کی خوشبو شوہر کی اس سے محبت ہے، اور خواب میں کسی شخص کے گھر میں خوشبودار پودے کا پھیلا ہوا اور لگا ہوا دیکھنا اس کی تعریف کی علامت ہے، اگر خواب میں ایک انسان نے دوسرے کی طرف خوشبودار پودا پھینکا اور دوسرے نے اس کو جلدی سے پکڑ لیا تو پکڑنے والا غم سے دوچار ہوگا، جو دوسرے کو خواب میں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھے اور اس کے گردونواح میں خوشبودار پودے ہوں تو یہ اس کی غیبت اور برائیوں کی نشانی ہے جو لوگ اس کے متعلق ذکر کرتے ہیں حالانکہ وہ عیوب اس میں نہیں ہیں، اور خوشبودار پودوں کا بیچنے والا ایسا شخص ہے جو مصائب وآلام اور قضا پر راضی اور صابر ہے۔[1]

---

[1].....(ريحان) تختلف الرياحين في المنام باختلاف رائحتها ومتناولها للشم وغيره والرياحين تدل رؤيتها أو شمها في المنام على تفريج الهموم والأنكاد وعلى العمل الصالح والوعد الصادق فإن أعطى الميت للحي ريحاناً أو رآه معه فإنه يدل على انه في الجنة والريحان للأعزب زوجته وللزوج ولد او علم يتسم به أو ثناء جميل وربما دل دخول الريحان على الإنسان في المنام على

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

خواب میں چنبیلی کا پودا دیکھنا

جس نے خواب میں چنبیلی کا پودا دیکھا یا پایا تو اسے خوشی اور سرور حاصل ہوگی، جس نے اترتے ہوئے فرشتوں کو چنبیلی کے پودے اٹھاتے ہوئے دیکھا یہ اس علاقے کے علماء کے وصال پر دلالت کرتا ہے، یاسمین (چنبیلی) جھوٹ کی نشانی بھی ہوسکتی ہے، چنبیلی تکالیف و آلام کے دور ہونے کی بھی علامت ہے، مزید برآں کنوارے کے لئے نکاح کی نشانی ہے، اور چنبیلی کا پھول جو ابھی کھلا نہیں ہے کنواریوں کی شادی پر دلالت کرتا ہے، اگر خواب میں سردی کی شکایت والا چنبیلی کا پھول دیکھے تو اس کی شکایت دور ہونے کی علامت ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الهموم والنكد وربما دل على المرض لأنه يحمل للمريض واجتماع الماء والخضرة في المنام دليل على ذهاب الهموم والحماحم لا خير في رؤيتها إذا دخلت على المريض فإنه دال على موته لأنه منه حمام وحم وكذلك جميع الرياحين تدل على قرب الحين وهو الموت وربما دل على الوباء والريحان الزعتري يدل على ما يحتاج إليه الإنسان من مكتوب وربما دل على بدو الشعر في العذار والريحان إن كان نابتاً في محله فهو ذكر جميل وكلام يسر به وعرق الريحان ولد ذكر (ومن رأى) على رأسه إكليلاً من الريحان فإنه يعزل إن كان والياً وبائع الرياحين صاحب هموم لأنها لا إقامة لها والرياحين كلها إذا رؤيت مقطوعة فإنها تدل على هم وحزن فإذا رؤيت في مواضعها فإنها تدل على راحة أو ولد أو زوج.(ومن رأى)ريحانة رفعت إلى السماء من ناحية من الأرض فذلك موت عالم تلك الناحية وإنما يدل الريحان على الولد إذا كان نابتاً في البستان ويدل على المرأة إذا كان مجموعاً في حزمة ويدل على المصيبة إذا كان مقطوعاً مطروحاً في غير موضعه إن لم يكن له ريح وقيل إن الريحان نعمة والريحان المرأة وحسنه حسنها وريحه حبه لها وعجبه بها وطراوته نفقته عليها وإذا رؤى الريحان مبسوطاً في بيت رجل فهو الثناء عليه وإذا رفع إليه ريحان وليس له ريح فإنه مصيبة فإن رمى إنسان إنساناً آخر بريحان فالتقفه فإن الملتقف بينهما يدخل به حزن فيما بينهما.(ومن رأى) غيره جالساً في مسجد وحوله ريحان فإن ذلك غيبته وذكرهم له بما ليس فيه.(تعطير الأنام في تعبير الأنام:باب الراء، ص، ۱۴۱، دارالفكر، بيروت)

[1] .....(ياسمين) من وجد في المنام ياسميناً أو رآه نال سروراً وفرحاً وخيراً ويدل على العلماء .(ومن رأى) الملائكة نزلت تلتقط الياسمين من بلد ذهب علماء تلك البلدة والياسمين أس ومين وهو الكذب وربما دل على انفراج الهموم والأنكاد والزواج للأعزب وما لم ينفتح منه يدل على زواج الأبكار ومن كان يشكو برداً ورأى معه في

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

جراب کی خوشبو

خواب میں جراب جبکہ پہنی نہ ہو مال کی حفاظت کی دلیل ہے، جو شخص خواب میں دیکھے کہ اس نے جراب پہنی ہوئی ہے تو اس کا مال محفوظ ہے، اگر اس کی والدہ ہے تو اس کے ساتھ ہجرت کرے گا، اگر جراب کی پاکیزہ خوشبو ہے اور وہ نئی ہے تو وہ شخص زکوۃ ادا کرتا ہے، اور اس طرح وہ اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے، اور اس پر اس کی اچھی تعریف ہوگی، اور اگر جراب پرانی بوسیدہ ہو تو وہ زکوۃ وصدقات کرنے میں بخیل ہے، یعنی اس کو ادا نہیں کرتا۔ اس کا مال و دولت ہلاکت کے کنارہ پر ہے، اگر جراب سے بُری بدبو آ رہی ہو تو اس کی بری تعریف ہوگی، اور جراب کی تعبیر خادم، عورت اور باندی سے کی جاتی ہے۔[۱]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

المنام ياسميناً زال ما به من الشكوك لأن الياسمين حار يابس صالح لمن كان بارد المزاج". (تعطير الأنام في تعبير الأنام: باب الياء، ص، ۳۷۷، دار الفكر، بيروت)

[۱]..... "(فمن رأى) أنه لبس جورباً فقد وقى ماله فإن كانت له والدة هاجر بها وإلا حرم ولده فإن كان للجورب رائحة طيبة وهو جديد صحيح فإن صاحبه يؤتي الزكاة ويقي ماله بها ويكون الثناء عليه حسناً وإن كان عتيقاً بالياً فإنه يمسك الزكاة ولا يؤديها ويشرف ماله على الهلاك فإن كانت رائحته كريهة كان الثناء قبيحاً والجورب يعبر بالخدم والمرأة الجارية". (تعطير الأنام في تعبير الانام: باب الجاء، ۷۷، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۸)

خوشبو کے آداب

خوشبو لگانے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان گنت اور لا متناہی نعمتوں سے نواز رکھا ہے، بعض دفعہ اللہ تعالیٰ انسان سے یہ نعمتیں لے بھی لیتے ہیں، جس کی وجہ سے اس کو نشیب وفراز سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ انسان کو غم وخوشی، تندرستی وصحت، تنگی ووسعت، بچپن، لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا جیسے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ زندگی وقت مقررہ پر اپنا سفر ختم کر دیتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زندگی کی مصیبتیں اور تلخیاں زندگی کی خوشیوں اور رعنائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لا تُحْصُوهَا". [1]

ترجمہ: "اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو گن نہیں سکو گے"۔

علامہ شامی اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ "عد" کے معنی جزئیات وافراد شمار کرنے کے آتے ہیں اور "احصاء" کا استعمال عموماً جنس ونوع کے لئے ہوتا ہے، اس آیت شریفہ میں "تعدوا" کے بعد "لاتحصوا" کا لفظ لا کر اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ایک ایک جزو کو شمار کرنا تو دور کی بات ہے تم تو ان نعمتوں کے اجناس وانواع کو گننے سے بھی قاصر ہو۔ [2]

---

[1] ....(سورۃ النحل: پارہ، ۴، رقم الآیۃ، ۳۴)

[2] ....."بِقَوْلِهِ لَا يُحْصَى أَبْلَغُ مِنْ قَوْلِنَا لَا يُعَدُّ، لِأَنَّ الْعَدَّ أَنْ تَعُدَّ فَرْدًا فَرْدًا، وَالْإِحْصَاءُ يَكُونُ لِلْجُمَلِ؛ وَلِذَا قَالَ تَعَالَى. (وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لا تُحْصُوهَا)مَعْنَاهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنْ أَرَدْتُمْ عَدَّهَا فَلَا تَقْدِرُوا عَلَى إِحْصَائِهَا، فَضْلًا عَنِ الْعَدِّ كَذَا أَفَادَهُ الْإِمَامُ النَّسَفِيُّ فِي الْمُسْتَصْفَى". (ردالمحتار مع الدر المختار: مقدمہ، ج، ۱، ص، ۶۰، دار الفکر)

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے تو پھر ضروری ہے کہ اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ شکر ادا کرنا ان نعمتوں کی بقا کا مؤثر نسخہ ہے۔ شکر ادا کرنا نعمتوں میں زیادتی اور اضافے کا سبب ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد ہے:

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔[۱]

ترجمہ: ''اور جب تمہارے رب نے سنا دیا تھا کہ البتہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے''۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سے شکر کی توفیق مانگنے کی دعا دو مقامات پر آئی ہے:

(۱)..... ''فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ''۔[۲]

ترجمہ: ''پھر اس کی بات سے مسکرا کر ہنس پڑا اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے''۔

(۲)..... ''قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ''۔[۳]

---

[۱]..... (سورة ابراهيم، پاره ۱۳، رقم الآية ۷)

[۲]..... (سورة نمل: پاره ۱۹، رقم الآية ۱۹)

[۳]..... (سورة احقاف: پاره ۲۶، رقم الآية ۱۵)

Marfat.com

ترجمہ: ''اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر انعام کیا اور میرے والدین پر اور میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح کر بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بیشک میں فرمانبردار ہوں''۔

رسول اللہ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کا ہر آن شکر بجالاتے تھے۔

مغیرہ فرماتے ہیں کہ:

''كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا''.[1]

ترجمہ: ''رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے۔ تو آپ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمادیئے (پھر اتنی مشقت اور مجاہدہ کرنے کی کیا ضرورت؟) فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

نیز رسول اللہ ﷺ ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے:

قبیلہ بنوحنظلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ:

''أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْنَقُولَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيمًا،

---

[1] .....(سنن ابن ماجه: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات، ج، ۱، ص، ۴۵۶، ۱۴۲۰، دار احياء الكتب العربية)

Marfat.com

وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ"۔[1]

ترجمہ: "کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے۔" اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْأَمْرِ وَأَسْأَلُکَ عَزِیمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَأَسْأَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیمًا وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ"۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی پختگی، تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلب گار ہوں اے اللہ! میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں کا جاننے والا ہے"۔

نیز یہ بھی دعا آپ سے منقول ہے:

"رَبِّ اجْعَلْنِی لَکَ شَکَّارًا لَکَ، ذَکَّارًا لَکَ، رَھَّابًا لَکَ، مِطْوَاعًا لَکَ، مُخْبِتًا إِلَیْکَ، أَوَّاھًا مُنِیبًا"۔[2]

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے شکر کرنے والا، ذکر کرنے ولا، ڈرنے والا اور اپنا فرمابردار بنادے

اس دنیا میں انسان کو جو بھی نعمتیں عطا کی گئی ہیں، وہ حقیقتاً جنت کی نعمتوں کی نقل اور ان نعمتوں کی طرف انسان کی توجہ مبذول کرنے والی ہیں۔ اس لئے جب بھی انسان کو نعمتوں سے سرفراز کیا جائے تو اسے جنت کی نعمتوں کا استحضار کرنا چاہیے۔ نیز جب اسے اس دنیائے فانی

---

[1] .....(سنن الترمذي: كتاب الدعوات، رقم الباب ۲۳، ج، ۴، ص، ۳۱۴، ۳۱۵، رقم الحديث، ۳۴۰۷، دارالكتب العلمية، بيروت)

[2] .....(المستدرك على الصحيحين للحاكم: كتاب الدعاء، والتكبير، والتهليل، والتسبيح، والذكر، ج، ۱، ص، ۷۰۱، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

میں کوئی مصیبت کا سامنا ہو، یا وہ کوئی غلیظ بدبو محسوس کرے تو وہ جہنم کو ان تمام تکالیف و مصائب، بدبوؤں اور پریشانیوں کا مرکز سمجھے۔(اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم کی ہولناکیوں سے محفوظ فرمائے) جیسے انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنا ضروری ہے اسی طرح مصائب و آلام اور پریشانی میں اللہ سے عافیت اور اس کے غضب سے پناہ مانگنا بھی ضروری ہے۔

جس طرح زندگی کی تلخیاں اور مصائب جہنم کا عکس ہیں اسی طرح دنیا میں خوشی ومسرت اور تازگی کا مرکز جنت ہے۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت خوشبو ہے، جس کے ذریعہ انسان گھن اور بدبو سے محفوظ ہو جاتا ہے، جس کے ذریعہ دوسروں کے لیے راحت کا سبب بن جاتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ یہ نعمت انسانوں کو عطانہ فرماتے تو انسان ایک دوسرے کی بدبو کی وجہ سے ایک دوسرے سے نفرت کرتے اور ایک دوسرے پاس بیٹھنا تو کجا دیکھنا پسند نہ کرتے۔لہذا جب بھی انسان خوشبو کا استعمال کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جنت کی خوشبو کا استحضار کرتے ہوئے یہ دعا کرے:

اے باری تعالیٰ! جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں خوشبوؤں سے نوازا ہے اس طرح ہمیں قبر اور جنت میں بھی خوشبو عطا فرما۔

خوشبو تحفۂ رحمت

خوشبو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف سے انسانیت کو تحفہ ملا ہے، اس لئے کہ اس کا اصل منبع جنت ہے، یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس چیز کی اصل جنت ہو وہ حقیقتاً رحمت ہی ہوا کرتی ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ اس دنیا میں خوشبو کو اس لئے پیدا فرمایا کہ ان دنیاوی مہکوں اور خوشبوؤں کے ذریعہ آخرت کی خوشبوؤں کی طرف توجہ دلائیں، اور یہ لوگ جنت کا شوق وحرص اور اعمال صالحہ کی کثرت کی وجہ سے جنت تک رسائی حاصل کریں۔[۱]

---

[۱]....."(فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ) يَعْنِي أَنَّ أَصْلَ الطِّيبِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَخَلَقَ اللّٰهُ الطِّيبَ فِي الدُّنْيَا لِيُذَكِّرَ الْعِبَادَ بِطِيبِ الدُّنْيَا طِيبَ الْآخِرَةِ، وَيَرْغَبُونَ فِي الْجَنَّةِ، وَيَزِيدُونَ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ لِيَصِلُوا بِسَبَبِهَا إِلَى الْجَنَّةِ"(جمع الوسائل في شرح الشمائل :باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج،۲، ص، ٦

Marfat.com

خوشبو لگاتے ہوئے کیا نیت کرنی چاہیے؟

جمعہ کے دن خوشبو لگاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع، دوسروں کو راحت وسکون پہنچانے اور اپنے نفس کو بدبو سے محفوظ رکھنے کی نیت کرنی چاہیے، نیز اسے یہ استحضار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنے والے کو خوشبو لگائے بغیر مسجد میں داخل نہ ہونا چاہیے یا یہ نیت ہونی چاہیے کہ وہ لوگوں کو غیبت جیسے قبیح گناہ سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے کیوں کہ جب وہ اس کی بدبو سے تکلیف محسوس کریں گے تو اس کی بُرائی کریں گے اور گناہ گار ہوں گے۔[۱]

خوشبو لگاتے وقت دعا

خوشبو لگانے سے پہلے یا بعد میں پڑھی جانے والی کوئی مخصوص دعا تو نہیں، البتہ شکر کے اظہار کے لیے اس دعا کو سنت سمجھے بغیر پڑھ لے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے، اور یہ دعا سلف وصالحین نے ناک میں پانی ڈالتے وقت پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ وہ دعا درج ذیل ہے۔

"اَللّٰهُمَّ أَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِي رَائِحَةَ النَّارِ". [۲]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھانا اور جہنم کی بو سے محفوظ رکھنا"۔

خوشبو لگانے کا طریقہ

معاشرہ میں بعض اعمال وہ ہوتے ہیں جو شرافت وکرامت والے ہوتے ہیں اور بعض کم

---

[۱] ....."وأما النية الحسنة فإنه ينوى بِهِ اتِّبَاعَ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم يوم الجمعة وينوى بذلك أيضاً تعظيم المسجد واحترام بيت الله فلا يرى أن يدخله زائراً لله إلا طيب الرائحة وأن يقصد به ترويح جيرانه ليستريحوا في المسجد عند مجاورته بروائحه وأن يقصد به دفع الروائح الْكَرِيهَةِ عَنْ نَفْسِهِ الَّتِي تُؤَدِّي إِلَى إِيذَاءِ مخالطيه وأن يقصد حسم باب الغيبة عن المغتابين إذا اغتابوه بالروائح الكريهة فيعصون الله بسببه فمن تعرض للغيبة وهو قادر على الاحتراز منها فهو شريك في تلك المعصية". (احياء علوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق / بيان تفصيل الأعمال المتعلقة بالنية، ج، ۴، ص، ۳۷۲، دار المعرفة، بيروت)

[۲] ....(روح البيان: ج، ۲، ص، ۳۵۲، دارالفكر بيروت)

(وكذ في مراقى الفلاح: فصل من آداب الوضوء ص، ۳۵، المكتبة العصرية)

Marfat.com

قیمت اور بے عظمت والے اعمال۔ شریعت نے ہر عظمت وشرافت والے کام کو دائیں طرف سے شروع کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے جبکہ کم قیمت والے اعمال کی بائیں طرف سے ابتدا کرنے کی تلقین کی ہے۔ چونکہ خوشبو لگانا شان وعظمت والا عمل ہے لہذا اس کی ابتدا دائیں طرف سے کی جائے پھر بائیں جانب، رسول اللہ ﷺ کو تمام اچھے اور زینت والے کاموں کو دائیں طرف سے شروع کرنا مرغوب تھا۔

چنانچہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ:

"يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ، فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ". [1]

ترجمہ: "رسول اللہ کو جوتی پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے (غرض) تمام اچھے کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا اچھا معلوم ہوتا تھا"۔

خوشبو کہاں لگانا سنت ہے؟

سر داڑھی اور کپڑوں پر خوشبو لگانا سنت ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ روایت کرتی ہے کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِيصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ". [2]

ترجمہ: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام باندھنے کا ارادہ ہوتا تھا تو میں اچھی سے اچھی خوشبو جو میں پاتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لگاتی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک میں تیل چمکتا ہوا دیکھتی"۔

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء/باب التيمن في الوضوء والغسل، ج، ١، ص، ٤٥، رقم الحديث، ١٦٨، دار طوق النجاة)

[2] .....(صحيح مسلم: كتاب الحج/باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ج، ٢، ص، ٨٤٨، رقم الحديث، ١١٩٠، دار احياء التراث العربي، بيروت)

"يسن الغسل له كما تقدم، وتطييب البدن، وكذا الثوب في الأصح"(الفقه الاسلامي وأدلته: الباب الخامس: الحج والعمرة/سنن اخرى خاصه في كل عمل من اعمال الحج، ج، ٣، ص، ٣٨٥)

Marfat.com

خوشبو کب لگائی جائے

خوشبو جمعہ، عیدین، احرام باندھنے کے وقت، ذکر واذکار کے حلقوں میں، باجماعت نماز، قرآن کی تلاوت، اور درس تدریس کے وقت لگانی چاہیے۔ [۱]

خوشبو واپس نہیں کرنی چاہیے

اگر کسی کو خوشبو کا ہدیہ دیا جائے تو اسے واپس نہ کرے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ.[۲]

ترجمہ: ”جس شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ پاکیزگی والی اور ہلکے بوجھ والی ہے“۔

حضرت ثمامہ کہتے ہیں کہ:

”كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ“. [۳]

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے“۔

اجتماع میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا

کسی اجتماع یا جلسے میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے۔ [۴]

---

[۱]....."ويتاكد التعطر للمسلم في يوم الجمعة والعيدين وعند الاحرام وحضور الجماعة والمحافل وقراءة القرآن، والعلم والذكر". (الشمائل المحمدية: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ / رقم الحاشية، ۵، ج، ۱، ص، ۱۳۰، دار احياء التراث العربي، بيروت)

[۲].....(سنن أبي داود: كتاب الترجل / باب في رد الطيب، ج، ۴، ص، ۷۸، رقم الحديث، ۴۱۷۲، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

[۳].....(الشمائل لمحمدية: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج، ۱، ص، ۱۳۰)

[۴]....."وَقَالَ الْبَغَوِيُّ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ أَرَادَ الْاِجْتِمَاعَ بِالنَّاسِ أَنْ يَغْتَسِلَ وَيَتَنَظَّفَ وَيَتَطَيَّبَ". (المجموع شرح المهذب: كتاب الطهارة / فصل في الاغسال المسنونة، ج، ۲، ص، ۲۰۳)

Marfat.com

خوشبو میں سے لگالو

جب کوئی شخص لگانے کے لئے خوشبو کسی کے ہاتھ پر رکھے تو اسے چاہیے کہ اس میں سے کچھ خوشبو لے کر لگالے، یوں ہی واپس نہ کرے۔ [1]

مصافحہ سے پہلے خوشبودار تیل لگانا

مصافحہ کے لئے اپنے ہاتھ پر خوشبودار تیل لگانا مسنون ہے۔

چنانچہ ثابت بنانی روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ أَنَسًا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ ادَّهَنَ يَدَهُ بِدُهْنٍ طَيِّبٍ، لِمُصَافَحَةِ إِخْوَانِهِ. [2]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو بھائیوں سے مصافحہ کرنے کے لئے اپنے ہاتھ پر تیل لگاتے تھے

اچھی اور عمدہ خوشبو کا استعمال مستحب ہے

اچھی اور نفیس خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ:

”كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ“. [3]

ترجمہ: ”میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت عمدہ سے

---

[1]..... ” إذا أتى أحدكم بريح طيب فليصب منها“.
(كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال / الباب الثاني في أنواع الزينة ، الطيب ، ج ، ۶، ص ، ۶۴۴، رقم الحديث ، ۱۷۳۵۳ ، مؤسسة الرسالة)
” إذا وضع الطيب بين يدى أحدكم فليصب منه ولا يرده وإذا وضعت الحلوى بين يدى أحدكم فليأكل منها ولا يرده“.
(كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال / الباب الثاني في أنواع الزينة ، الطيب ، ج ، ۶، ص ، ۶۴۴، رقم الحديث ، ۱۷۳۵۴ ، مؤسسة الرسالة)

[2] .....(الأدب المفرد: ج ، ۱ ، ص ، ۳۸۸، رقم الحديث ، ۱۰۱۲ ،دار البشائر السلامية ، بيروت)

[3].....(صحيح البخاري: كتاب اللباس / باب ما يستحب من الطيب ، ج ، ۷ ، ص ، ۱۶۴ ، رقم الحديث، ۵۹۲۸ ، دار طوق النجاة)

Marfat.com

عمدہ خوشبو جو مل سکتی تھی، وہ لگاتی''۔

فاغیہ کی خوشبو سب سے اعلیٰ

فاغیہ مہندی کی کلی کو کہتے ہیں۔اس کی خوشبو نہایت عمدہ اور نفیس ہوتی ہے۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''سَيِّدُ الرَّيَاحِينِ فِي الدُّنْيَا الْفَاغِيَةُ''۔[۱]

ترجمہ:''دنیا اور آخرت میں خوشبوؤں کی سردار حنا کی کلی ہے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''كَانَ أَحَبُّ الرَّيْحَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْفَاغِيَةَ''.[۲]

ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ خوشبو حنا کی کلی تھی''۔

لفظ''ریحان'' کی وضاحت

لفظِ ریحان روح سے مشتق ہے،''ریحان''(بروزن فعلان) اصل میں رویحان (بروزن فعیلان) تھا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء یاء میں ادغام کر دیا، پھر یاء کی تخفیف کر دی۔بعض اہل لغت،''ریحان'' کی اصل روحان مانتے ہیں واؤ کو تخفیفاً یاء سے بدل دیا گیا۔[۳]

ریحان کا اطلاق عموماً ایسے پودے پر ہوتا ہے جس کو''نیاز بو'' کہتے ہے۔اس کی ٹہنی اور پھول بہت خوشبودار ہوتے ہیں۔لغوی طور پر ہر خوشبودار پودے کو ریحان کہا جاتا ہے۔اہل مغرب ریحان کو خاص درخت سے تعبیر کرتے ہیں جسے آس کہا جاتا ہے۔یہ بات واضح ہے کہ حدیث صحیح میں یہی مراد ہے۔

۱.....(شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما یجب التورع عنه منها / تخمیر الاناء وایکاء السقاء، ج،۸، ص، ۶۸، رقم الحدیث، ۵۵۱۰، مکتبة الرشد للنشر والتوزیع)

۲.....(شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما یجب التورع عنه منها / تخمیر الاناء وایکاء السقاء، ج، ۸، ص، ۱۸۵، رقم الحدیث، ۵۶۷۳، مکتبة الرشد للنشر والتوزیع)

۳....''وهو فعلان من الروح فقلب الواو یاء وادغم ثم خفف وقیل أصله روحان قلب واوها یاء للتخفیف''.(لفسیر المظهري: ج، ۹، ص، ۱۲۵، دار احیاء التراث العربي)

Marfat.com

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا“۔ [1]

ترجمہ: ”قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو بالکل نہیں“۔

اہل شام حبق کو ریحان سے موسوم کرتے ہیں اور حبق کو پودینہ کہا جاتا ہے۔ بہر کیف ریحان کے معنی میں لغوی اعتبار سے وسعت پائی جاتی ہے اس لئے کہ اس کا معنی خوشبو، چین وسکون، رحمت وآرام اور ساتھی ودوست کے آتے ہیں۔ [2]

نوٹ: ” فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّة“ سے مراد یہ نہیں ہے کہ دنیا کی خوشبو بعینہ جنت سے نکلی ہے ہاں یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ اس کا بیج جنت سے نکلا ہو۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیا کی خوشبو اس کا ایک ادنی سا نمونہ ہے ورنہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ [3]

---

[1] .....(سنن ابن ماجه: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ج، ۱، ص، ۷۷، رقم الحديث، ۲۱۴، دار احياء الكتب العربية)

[2] ....”وَهُوَ كُلُّ نَبْتٍ طَيِّبِ الرِّيحِ مِنْ أَنْوَاعِ الْمَشْمُومِ عَلَى مَا فِي النِّهَايَةِ“. (جمع الوسائل في شرح الشمائل: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج، ۲، ص، ۵، المطبعة الشرفية، مصر)

[3] ....”وَلَيْسَ الْمُرَادُ أَنَّ طِيبَ الدُّنْيَا خَرَجَ عَيْنُهُ مِنَ الْجَنَّةِ نَعَمْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ بَذْرُهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ أُنْمُوذَجٌ مِنْ طِيبِهَا وَإِلَّا فَطِيبُ الْجَنَّةِ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ“. (جمع الوسائل: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج، ۲، ص، ۶، المطبعة الشرفية، مصر)

Marfat.com

ہند کی خوشبو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب نے کہا:

"أَطْيَبُ رِيحٍ فِي الْأَرْضِ الْهِنْدُ، أُهْبِطَ بِهَا آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَعَلِقَ شَجَرُهَا مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ". [1]

ترجمہ: ''زمین میں ہند کی خوشبو سب سے اچھی ہے۔ حضرت آدم علیہ والصلاۃ والسلام کو اس میں اتارا گیا، اس کا درخت جنت کی خوشبو سے لٹکا ہوا ہے''۔

نوٹ: یہ اہل ہند کے لئے شرف کی بات ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1] .....(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ذکر آدم علیه السلام، ۲، ص، ۵۹۲ رقم الحدیث، ۳۹۹۵، دارالکتب العمیة، بیروت) هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

(فصل نمبر ۸)

Marfat.com

(فصل نمبر۹)

خوشبو سے متعلق مختلف مسائل

کیا کپڑوں پر خوشبو لگانے سے سنیت ادا ہو جائے گی؟

رسول اللہ ﷺ کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ آپ خوشبو اپنی، مانگ، سر اور داڑھی میں لگایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ روایت کرتی ہے کہ:

"کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ یُحْرِمَ یَتَطَیَّبُ بِأَطْیَبِ مَا یَجِدُ ثُمَّ أَرَی وَبِیصَ الدُّھْنِ فِي رَأْسِہِ وَلِحْیَتِہِ بَعْدَ ذٰلِکَ". [1]

ترجمہ:"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام باندھنے کا ارادہ ہوتا تھا تو میں اچھی سے اچھی خوشبو جو میں پاتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لگاتی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک میں تیل چمکتا ہوا دیکھتی"۔

اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولؐ سر اور داڑھی مبارک میں خوشبو لگائی ہے، لیکن باوجود تتبع وتلاش بندہ کو یہ اثر نہیں ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کپڑوں کو خوشبو لگائی ہو۔ اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کپڑوں پر خوشبو کے استعمال سے خوشبو کی سنیت ادا ہو جائی گی یا نہیں؟ تو احقر کے خیال میں کپڑوں پر خوشبو کے استعمال سے خوشبو لگانے کی سنیت ادا ہو جائی گی۔ شیخ وہبہ زحیلی حفظہ اللہ نے احرام کی سنتوں میں لکھا ہے کہ کپڑوں کو (احرام سے پہلے) خوشبو لگانا مسنون ہے۔[2]

---

[1] .....(صحیح مسلم: کتاب الحج /باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ج ۲، ص ۸۴۸، رقم الحدیث ۱۱۹۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[2] ....."یسن الغسل لہ کما تقدم، وتطییب البدن، وکذا الثوب فی الأصح"(الفقہ الاسلامی وأدلتہ: الباب الخامس :الحج والعمرۃ /سنن اخری خاصہ في کل عمل من اعمال الحج، ج ۳، ص ۳۸۵، دار الفکر، دمشق)

Marfat.com

کیا پرفیوم (Perfume) لگانے سے سنیت ادا ہو جائے گی؟

اگر پرفیوم (Perfume) انگور، منقا، کشمش اور کھجور سے نہیں بنائی گئی تو اس صورت میں وہ عطر کے حکم میں ہے، کیا پرفیوم (Perfume) کے استعمال سے خوشبو لگانے کی سنت ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پرفیوم (Perfume) کا وجود نہیں تھا، اور الکحول (Alcohol) کی ملاوٹ کے بغیر مختلف اجزاء کی بنی ہوئی خوشبو کا استعمال کیا جاتا تھا، اگر ہم پرفیوم (Perfume) کا جائزہ لیں تو اس میں خوشبو موجود ہے، خوشبو کو مدنظر رکھتے ہوئے پرفیوم (Perfume) کے استعمال سے سنت ادا ہو جانی چاہیے۔ اس میں دو چیزیں قابل غور ہیں: ایک پرفیوم کے استعمال سے خوشبو حاصل کرنا اور دوسرے وہ اجزا والی خوشبو جسے عطر کہا جاتا ہے، پرفیوم (Perfume) سے دوسری سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ پہلی سنت ادا ہو جائے گی، (یعنی نفسِ خوشبو کے استعمال کی سنت)۔

فتاوی محمودیہ میں ہے:

سینٹ میں اگر کوئی نجس چیز نہیں تو یہ بھی عطر کے حکم میں ہے۔ مطلقاً خوشبو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مرغوب ومحبوب تھی، سینٹ اس زمانہ میں نہیں تھا، اس لئے اس کو سنت تو نہیں کہا جائے گا، سنت تو مخصوص طور پر اس خوشبو کو کہا جائے گا جس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔[1]

جس کے اندر سونگھنے کی صلاحیت نہیں وہ بھی خوشبو لگائے

قوت شامہ اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جس شخص کو یہ نصیب نہیں ہے وہی اس کی قدر و قیمت بتا سکتا ہے۔ جس شخص کے اندر سونگھنے کی صلاحیت نہیں کیا پھر بھی وہ خوشبو لگائے؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ انسان خوشبو کا استعمال مختلف وجوہات کی بنا پر کرتا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کے جسم سے نکلنے والی بدبو سے لوگوں کو اذیت نہ ہو۔

---

[1]..... (فتاوی محمودیہ: ج، ۱۸، ص، ۱۹۳، جامعہ فاروقیہ، کراچی)

Marfat.com

(دوسروں کو اذیت دینا بہت بڑا گناہ ہے) جس کی وجہ سے وہ خوشبو کا استعمال کرتا ہے۔ اگر انسان کے اندر سونگھنے کی صلاحیت نہ بھی ہو لیکن خوشبو کا استعمال کرنا سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ہے، نیز اگر وہ خوشبو نہ بھی سونگھ سکے کم از کم دوسرے لوگ اس کی لگائی ہوئی خوشبو کو پا کر راحت محسوس کریں گے، جو کہ مطلوب ہے۔

کیا خوشبو سے الرجک (Allergic) آدمی خوشبو رد کر سکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ کو خوشبو پسند تھی، اور آنحضرت ﷺ نے خوشبو رد نہ کرنے کی تلقین بھی کی ہے۔ اگر کوئی آدمی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) سے الرجک (Allergic) ہو تو اس صورت میں کیا وہ خوشبو کا ہدیہ لینے سے انکار سکتا ہے؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ آپ ﷺ کا یہ حکم وجوبی نہیں مستحب ہے، انکار تو کر سکتا ہے البتہ آپ ﷺ کے حکم کی تابعداری کا تقاضا تو یہ ہے کہ انکار نہ کرے اور خوشبو کا ہدیہ لے کر کسی کو ہدیہ کر دے۔ بعض اوقات ایسے شخص (یعنی جس کو خوشبو سے الرجی Allergy ہے) کو یہ بھی صورت پیش آسکتی ہے کہ مسجد میں کسی نے اس کے ہاتھ پر خوشبو لگانا چاہی تو ایسی صورت میں وہ خوشبو لگانے والے کو بتا دے کہ میں خوشبو سے الرجک (Allergic) ہوں۔

کیا پبلک (Public) مقامات پر خوشبو نہ لگانے کے قانون کی پاسداری ضروری ہے؟

خوشبو لگانے سے جہاں دوسرے لوگ محظوظ ہوتے ہیں وہاں ایسے بھی لوگ بھی ہیں جو عطر کی خوشبو برداشت نہیں کر سکتے۔ مثلاً خوشبو سونگھنے سے سر درد، چھینکیں، ناک اور آنکھوں کا بہنا، سانس کا رک رک کر آنا وغیرہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۲۰۰۸ء میں سوزن مک برائڈ (Susan McBride) نے ڈیٹ رائٹ (Detroit) کمپنی کے خلاف معذوری کی دفعہ کے تحت دعوی کر دیا۔ اس لئے اس کے ساتھ کام کرنے والے

Marfat.com

لوگوں نے پرفیومز (Perfume) لگائی ہوتی تھیں جس کی وجہ سے اس کے لئے سانس لینا اور کام پر توجہ دینا دشوار تھا۔ اس کو تلافی کے لئے ایک لاکھ ڈالر دیے گئے اور کام کرنے والوں کو پرفیومز (Perfume)، لوشن (Lotion) وغیرہ استعمال کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اسی طرح ہامپ شائر (Hampshire) میں بھی جو لوگ پبلک (Public) مقامات پر کام کرتے ہیں ان کے لئے پرفیومز (Perfume) کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا بل بہت جلد پیش کیا جا رہا ہے۔ علاقے کے نمائندے نے بتایا کہ ممکن ہے کہ لوگ پبلک (Public) مقامات پر پرفیوم (Perfume) کے استعمال پر پابندی کے بل کا مذاق اڑائیں لیکن یہ لوگوں کی صحت کا مسئلہ ہے بہت سے لوگ پرفیومز (Perfume) کی خوشبو سے سخت الرجلک (Allergic) ہیں۔

اس موقع پر سوال اٹھتا ہے کیا ایسے لوگوں کے پاس (جب کہ اس بات کا علم ہو کہ وہ خوشبو سے الرجک (Allergic ہیں) پرفیوم (Perfume) لگا کر جانا جائز ہے؟ کیا پبلک (Public) مقامات پر کام کرنے والوں کو خوشبو نہ لگا کر جانا، یا کام وغیرہ پر پرفیوم (Perfume) لگا کر نہ جانے والے قانون پر عمل درآمد ضروری ہے؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ کسی بھی انسان کو تکلیف دینا روا نہیں ہے بلکہ اسلام نے تو راستے میں ایذا دینے والی چیز کو ہٹا دینے کو ایمان کا ادنی درجہ قرار دیا ہے چہ جائے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے دوسروں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔

چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ سَبْعُونَ بَابًا، أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ". [1]

---

[1] .....(سنن ابن ماجه :باب في الايمان ، ج، ۱، ص، ۵٦ ، رقم الحديث ، ۵۷ ، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

ترجمہ: ''ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور سب سے زیادہ اور ارفع ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ'' کا کہنا ہے اور حیاء (بھی) ایمان کا حصہ ہے''۔

اسلام نے اپنے بھائی کی تکلیف ومصیبت دور کرنے پر بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ''۔[1]

ترجمہ: ''جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کریں گے اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی ستر پوشی کریں گے اور جو کسی تنگدست کے لئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کے لئے آسانی کریں گے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ

---

[1]..... (سنن ابن ماجه: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ج: ۱، ص: ۱۳۷، رقم الحديث: ۲۲۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان کا ذکر اللہ اپنے پاس والے فرشتوں میں کرتے ہیں اور جس کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

امیر و حاکم خواہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو جب تک کہ غیر شرعی چیز کا حکم نہ دے اس وقت تک اس کی اطاعت واجب ہے، البتہ اگر اس کے حکم کی بجا آوری میں گناہ لازم آئے تو پھر اس کی اطاعت واجب نہیں، یا پھر وہ کسی گناہ کے کام کا حکم دے تو ایسی صورت میں اس کی اطاعت واجب نہیں۔

حضرت ام حصین احمسیہؓ کہتی ہیں کہ:

"سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ، قَالَتْ: فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ، وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ". [1]

ترجمہ: "میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرمؐ کا خطبہ سنا۔ آپؐ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا۔ فرمایا اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اگرچہ کن کٹا ہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کر دے۔

خوشبو پہ خوشبو لگانا

خوشبو پہ خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہؐ کے جسم اطہر سے اتنی خوشبو مہکنے کے باوجود بھی آپ خوشبو لگانے کا اہتمام کرتے تھے اس لئے کہ آپ کے پاس ملائکہ آتے تھے نیز

---

[1] .....(سنن الترمذي: ابواب الجهاد /باب ما جاء في طاعة الامام، ج، ۴، ص، ۵۶۷، رقم الحديث، ۱۷۰۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

آپ کے پاس اسلام سیکھنے والوں کی ایک تعداد ہوتی تھی۔ [۱]

پانی کو خوشبودار بنانا

پانی کو خوشبودار بنانا مذموم ہے۔ [۲]

اچھی خوشبو کا استعمال تکبر نہیں

اچھی خوشبو کا استعمال کرنا تکبر نہیں۔ یہ تو ویسے بھی انسان کی زندگی میں مطلوب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو اچھی خوشبو لگایا کرتی تھیں۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ". [۳]

ترجمہ: "میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے رسول ﷺ کو ان کے احرام کے وقت کونسی خوشبو لگائی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا سب سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ خوشبو"۔

رسول اللہ ﷺ سے اچھے کپڑے اور جوتے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا پہننا تکبر نہیں ہے۔

---

[۱]..... "الأول: قال إسحاق بن راهويه رحمه اللّٰه تعالىٰ: أن هذه الرائحة الطيبة كانت رائحة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من غير طيب. وقال النووى رحمه اللّٰه تعالى: وهذا مما أكرمه اللّٰه تعالى به. قالوا: وكانت الريح الطيبة صفته صلى اللّٰه عليه وسلم وإن لم يمس طيبا، ومع هذا كان يستعمل الطيب فى أكثر أوقاته مبالغة فى طيب ريحه لملاقاة الملائكة وأخذ الوحى ومجالسة المسلمين". (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: الباب التاسع عشر في عرقه ﷺ وطيبه /تنبيهات، ج ۲، ۸۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

[۲]..... "قَالَ ابن بَطَّالٍ اسْتِعْذَابُ الْمَاءِ لَا يُنَافِي الزُّهْدَ وَلَا يَدْخُلُ فِي التَّرَفُّهِ الْمَذْمُومِ بِخِلَافِ تَطْيِيبِ الْمَاءِ بِالْمِسْكِ وَنَحْوِهِ". (فتح الباري: قوله باب استعذاب الماء، ج، ۱۰، ص، ۷۴، دار المعرفة)

[۳]..... (صحيح مسلم: كتاب الحج/باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۸۴۷، رقم الحديث، ۱۱۸۹، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ". [1]

ترجمہ: "وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا۔ ایک شخص بولا کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا (اوروں سے) اچھا ہو، (تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی نفسانیت سے ایک بات صحیح ہو تو اس کو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے"۔

سر پر ضرب سے سونگھنے کی صلاحیت کا چلے جانے کا حکم

اگر کوئی شخص کسی آدمی کے سر پر مارے جس سے اس کی عقل یا قوت سامعہ یا ذائقہ یا سونگھنے اور جماع کی صلاحیت، یا اس کی صلب کا پانی (مادہ منویہ) چلا جائے تو ان میں سے کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ دیت ہوگی۔ اس لئے کہ اس کے لئے ایسی ضرب لگانا ناممکن ہے جس سے یہ چیزیں چلی جائیں، پس مثل کو وصول کرنا ممکن نہیں، لہذا قصاص واجب نہ ہوگا۔[2]

---

[1] .....(صحيح مسلم : كتاب الايمان/باب تحريم الكبر وبيانه ، رقم الحديث، ۹۱ ، ج ، ۱ ، ص ، ۹۳ ، دار احياء التراث العربى ، بيروت)

[2] ....."وَلَوْ ضَرَبَ عَلَى رَأْسِ إِنْسَانٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَقْلُهُ أَوْ سَمْعُهُ أَوْ كَلَامُهُ أَوْ شَمُّهُ أَوْ ذَوْقُهُ أَوْ جِمَاعُهُ أَوْ مَاءُ صُلْبِهِ فَلَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُهُ أَنْ يُضْرَبَ ضَرْبًا تَذْهَبُ بِهِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ فَلَمْ يَكُنْ اسْتِيفَاءُ الْمِثْلِ مُمْكِنًا فَلَا يَجِبُ الْقِصَاصُ". (بدائع الصنائع: كتاب الجنايات/فصل في أحكام كل نوع من أنواع الجناية فيام دون النفس ، ج ، ۷ ، ص ، ۳۰۹ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)
"وَعِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ تَجِبُ الدِّيَةُ لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ أَنْ يُضْرَبَ الْجَانِي ضَرْبًا يَذْهَبُ بِهِ حَاسَّةُ الشَّمِّ فَلَمْ يَكُنِ اسْتِيفَاءُ الْمِثْلِ مُمْكِنًا فَلَا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَتَجِبُ الدِّيَةُ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: ماده ، ش/الجناية على حاسة الشم ، ج ، ۲۶ ، ص ، ۲۱۲ ، وزارة الأوقاف والشئون الاسلامية ، الكويت)

Marfat.com

بحرِ میت کی مٹی سے بنی خوشبودار کریمز (Creams) اور صابن استعمال کرنے کا حکم

مارکیٹ (Market) میں مختلف اجزا سے بنی ایسی کریمز (Creams)، صابن اور تیل ملتے ہیں جو جسم پر استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح مارکیٹ (Market) میں بحرمیت کی مٹی سے بنی کریمز (Creams)، خوشبودار صابن، شامپو (Shampoo) تیل اور کاسمیٹکس (Cosmetics) کی دیگر اشیاء دستیاب ہیں، جن کو دنیا کی ایک بڑی تعداد استعمال کررہی ہے، جن میں مسلمانوں کی بھی کثیر تعداد شامل ہے۔ نیز مسلمان تاجروں کی ایک تعداد ان اشیاء کو بیچتی بھی ہے۔ شرعی نقطۂ نظر سے ایسے مقام یا جگہ کی مٹی یا اجزا سے بنی اشیاء کا استعمال ممنوع ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ہو۔ لہذا بحرمیت کی مٹی سے بنی کریمز (Creams)، خوشبودار صابن، خوشبودار تیل اور کاسمیٹکس (Cosmetics) کا استعمال ناجائز ہوگا۔

بحر میت

یہاں بحرمیت سے متعلق تفصیل بیان کرنا قارئین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ بحرمیت اردن کا ایک مشہور ومعروف سمندر ہے، یہ اپنی جغرافیائی اور تاریخی خصوصیات کی بناء پر پورے عالم میں معروف ہے۔ یہ ۳ملین سال سے زیادہ پرانا ہے، اس سمندر کی لمبائی ۵۰ میل اور چوڑائی ۱۱ میل ہے، اس کی گہرائی ۱۳۰۰ فٹ ہے۔ اس سمندر کی سطح کا کل رقبہ ۳۵۱ مربع میل ہے، ۱۹۶۷ء سے پہلے اس کا آدھا شمالی حصہ کامل طور پر اردن میں تھا جبکہ آدھا جنوبی حصہ اسرائیل اور اردن کے مابین تقسیم تھا۔ ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد افواج اسرائیل نے مغربی ساحل پر اپنا قبضہ جمالیا تھا۔ یہ سمندر کسی بڑے سمندر سے منسلک نہیں ہے، اس کے طول وعرض کو دیکھتے ہوئے جھیل کہنا بجا ہوگا، لیکن اس کا سمندری پانی اور کیمیاوی اجزا دوسرے سمندروں کی نسبت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کو "بحیرہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

یہ سمندر دوسرے سمندروں کی سطح سے تقریباً ۱۳۰۰ سوفٹ نیچے ہے۔اس کے قریب ترین بحر روم کی خلیج عقبہ واقع ہے، لیکن بحر میت اس سمندر کی سطح سے ۱۳۰۰ افٹ نیچے پایا جاتا ہے، اس طرح یہ کرہ ارض کا سب سے نشیبی علاقہ ہے۔دریائے اردن اور گردونواح کی ندیوں کا پانی بھی بحر میت کا حصہ بنتا ہے۔ [1]

بحر میت کو بحرِ لوط کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے بایں طور کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر دردناک عذاب کی پاداش میں یہ سمندر معرض وجود میں آیا تھا۔قوم لوط اسی جگہ آباد تھی اور متعدد بستیوں پر مشتمل تھی، اوران کا صدر مقام ''سدوم'' تھا۔لیکن آج ان کے کوئی اثرات نہیں ملتے ۔ یہاں اللہ رب العزت کے عذاب کے اثرات آج بھی مشاہدہ کیے جاسکتے ہیں۔قوم لوط پر عذاب کے نتیجے میں اس سمندر میں کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔عام طور پر اس سمندر میں جانداروں کے زندہ نہ رہنے کی وجہ اس میں کثیر مقدار میں نمک کا ہونا بتایا جاتا ہے،لیکن مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس میں جاندار کا زندہ نہ رہنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا اثر تصور کیا جاتا ہے۔اس کا پانی دنیا کا دوسرے نمبر کا نمکینی پانی مانا جاتا ہے،اس کے نمک کا ذائقہ عام نمک جیسا نہیں ہے۔بحر میت کے پانی کو چھونے سے تیل کی ملاوٹ کا احساس ہوتا ہے۔اس پانی میں تیرنے والا پانی میں سیدھا بیٹھ سکتا ہے۔قدیم مصری اپنی لاشوں کو محفوظ کرنے کے لئے بحر میت کی مٹی کو ان کے جسموں پر لگاتے تھے۔

آج کل ماہرین ڈاکٹرز (Doctors) کا ماننا ہے کہ بحر میت کے ساحل کی مٹی کے استعمال سے اوراس کے پانی میں بیٹھنے سے جلدی امراض سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔جس کی وجہ سے آج جلدی امراض اور تناؤ کی شکار لوگوں کی کثیر تعداد وہاں جاتی ہے۔لیکن مسلمانوں کا اذہان یہ ہے کہ جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ہو وہ انسان کے لئے

---

[1]..... http://www.ehow.com/about_5421325_dead-sea.html

Marfat.com

شفا کیسے ہوسکتی ہے جبکہ اس کے اثرات آج بھی موجود ہیں؟

بحر میت کا مستقبل غیر یقینی بتایا جاتا ہے، اس لئے کہ ہر سال اس کا سائز ایک میٹر (Meter) کم ہوتا جارہا ہے۔ اگر اس کے کم ہونے کی یہی رفتار رہی تو یہ اگلے ۵۰ سالوں میں خشک ہوجائے گا۔ ۱۹۶۰ء سے اس کے پانی کی سطح لگاتار کم ہورہی ہے۔ [1]

افسوس!

یہ عبرت کا مقام ہے جو انسانیت کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور حکم عدولی سے روکنے کی دعوت دیتا ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ آج بحر میت (Dead Sea) سیر تفریح کی جگہ بن چکا ہے جہاں دنیا کے مختلف کونوں سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں وہاں جاتے ہیں۔ سیاحوں کے لئے وہاں ریسٹورنٹس (restaurants) بنائے گئے ہیں۔ مزید برآں آنے والوں کے لئے تفریحی سامان کا اہتمام کیا گیا ہے۔

قوم لوط

قوم لوط ایسی بدنصیب اور بد بخت قوم تھی جو ایک ایسے گھناؤنے اور غیر فطری عمل میں مبتلا ہوگئی جو اس سے پہلے کسی نے بھی نہیں کیا تھا، یہ لوگ اپنی شہوت مردوں سے پوری کرنے لگے تھے، حضرت لوطؑ نے انہیں اس قبیح، اور ناجائز عمل سے روکنے کی سر توڑ کوشش کی اور انہیں اس ناپاک فعل کو چھوڑنے کی نصیحت کی، جس کو قرآن مجید نے جا بجا مختلف مقامات پر بیان کیا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ". [2]

ترجمہ: "اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ

---

[1].....http://www.ehow.com/about_5421325_dead-sea.html

[2] .....(سورة العنكبوت: رقم الآية، ۲۸)

Marfat.com

بلا شبہ تم بے حیائی کا کام کرتے ہو تم سے پہلے اس کام کو دنیا جہاں والوں میں سے کسی نے نہیں کیا"۔

"اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ، وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ، بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ". [1]

ترجمہ: "کیا تمام دنیا جہاں والوں میں سے تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو، اور تمہارے رب نے جو تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں ہیں ان کو چھوڑتے ہو، بلکہ تم حد سے آگے بڑھ جانے والے لوگ ہو"۔

یہ قوم اس شنیع وقبیح فعل کے ارتکاب کے ساتھ دوسرے جرائم کا بھی ارتکاب کرتی تھی، جن پر حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں تنبیہ کی اور فرمایا:

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ وَتَاْتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ [2]

ترجمہ: "کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بُرا کام کرتے ہو"۔

لیکن اس بدنصیب قوم نے نہ کہ صرف حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحت کو نظر انداز کیا بلکہ ان کے جرائم میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا، حضرت لوط علیہ السلام نے جب انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو وہ جواب میں کہنے لگے کہ:

"ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ". [3]

ترجمہ: "کہ تو اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے"۔

مہمانوں کی آمد

یہ بدقماش لوگ حسین وجمیل بے ریش لڑکوں کے پیچھے رہتے تھے اس لئے ان پر عذاب کی یہ

---

[1]....(سورة الشعراء: رقم الآية، ١٦٥، ١٦٦)

[2]....(سورة: العنكبوت: رقم الآية، ٢٩)

[3]....المرجع السابق

Marfat.com

صورت اختیار کی گئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چند فرشتوں کو انتہائی خوبصورت لڑکوں کی شکل میں بھیجا، جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر پہنچے تو وہ انہیں انسان سمجھ کر فکرمند ہو گئے، اس لئے کہ انہیں اپنی قوم کی شرارتوں اور قبیح اعمال سے خطرہ تھا کہ وہ انہیں پانے کے لئے کوشاں ہوں گے، چنانچہ وہی ہوا جو حضرت لوط علیہ السلام کو ڈر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ". [1]

ترجمہ: اور ان کی قوم کے لوگ ان کے پاس جلدی جلدی دوڑتے ہوئے آ گئے۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرانے کے ساتھ سمجھایا، اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا کہ مجھے ان مہمانوں کے سامنے ذلیل ورسوا نہ کرو، مگر وہ اپنی ناجائز خواہش سے باز نہ آئے، چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا تھا، یہ گفتگو حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کے مابین بند دروازے کے پیچھے ہو رہی تھی، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے بھی اسی مکان میں تھے، جب ان لوگوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کی دیوار پھاندنے اور دروازے توڑنے کا ارادہ کیا تو حضرت لوط علیہ السلام اپنی لاچاری کی حالت میں فرمانے لگے:

"لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِىْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ". [2]

ترجمہ: "کاش میرا تم پر زور چلتا ہوتا یا پھر کوئی مضبوط پایہ (کنبہ، قبیلہ) ہوتا میں اس کی پناہ پکڑ لیتا"۔

جب فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی بڑھتی ہوئی پریشانی دیکھی تو انہوں نے ان کے سامنے حقیقت کھولتے ہوئے کہا کہ گھبرائیے نہیں، اس لئے کہ آپ کی جماعت انتہائی قوت

---

[1] .....(سورة العنكبوت: رقم الآية ، ۷۸)

[2] .....(سورة هود، رقم الآية ، ۸۰)

Marfat.com

والی ہے، ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں یہ تو ہم کو پانے کی کیا کوشش کریں گے آپ تک بھی نہیں پہنچ سکتے، ہم تو ان پر عذاب نازل کرنے کے لئے ہیں، لہذا آپ رات ہی رات اپنے گھر والوں کے ساتھ اس علاقے سے نکل جائیے، صبح ان پر عذاب کا نزول ہوگا۔

عذاب کی آمد

صبح کو عذاب کی آمد کا سلسلہ اس طرح شروع ہوا کہ یہ لوگ چار بڑے بڑے شہروں کے باسی تھے، انہی بستیوں کو قرآن مجید نے دوسرے مقام پر "مُوتَفِکات" کہا ہے، حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا بازو ان تمام شہروں کے نیچے لے جاکر اس طرح اٹھایا کہ ہر شے اپنے مقام پر رہی حتی کہ پانی کے برتن سے پانی کا قطرہ بھی نہیں گرا، انسانی آوازوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوتی رہیں، ان تمام شہروں کو آسمان کی طرف سیدھا کرنے کے بعد اوندھے منہ پلٹ دیا، جو ان لوگوں کے اعمال کے مطابق سزا تھی، اور ان کے اوپر اس طرح پتھر برسائے گے کہ ہر ایک پر ان کے نام کی نشان دہی کی گئی تھی۔
قرآن مجید نے اس عذاب کی تصویر کشی یوں کی ہے:

"فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ". [1]

ترجمہ: "جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے زمین کے اوپر کے تختے کو نیچے کر دیا اور ہم نے زمین پر کنکر کے پتھر برسا دیئے جو لگاتار گر رہے تھے، جن پر آپ کے رب کے پاس سے نشان بھی تھا۔

ہم جنس شادی

لواطت کا سلسلہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے ایسا شروع ہوا کہ آج تک لوگ اس فحش و

---

[1] .....(سورۃ هود: رقم الآية، ۸۲، ۸۳)

Marfat.com

قبیح عمل میں مبتلا ہیں۔ اس وقت دنیا کے اکثر و بیشتر ملکوں میں ہم جنس پرستوں کی بہت بڑی تعداد پائی جاتی ہے، ان کو دوسرے لوگوں کی طرح حقوق دینے کی بات کی جارہی ہے۔ بعض ملکوں میں ان کو مکمل تحفظ دیا جانے لگا ہے۔ دنیا کے کئی ممالک اور علاقوں میں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کی بھی مکمل اجازت دی گئی ہے۔ جن میں سویڈن (Sweden)، کینیڈا (Canada)، امریکہ (America)، پرتگال (Portugal)، ساؤتھ افریقہ (South africa)، آرجن ٹینا (argentina)، نیوزی لینڈ (Newzeland)، برازل (Brazil)، سپین (Spain)، میکسکو (Maxico)، آئس لینڈ (Iceland)، نیدرلینڈز (Netherlands)، ڈنمارک (Denmark)، فرانس (France)، ناروے (Norway) اور بلجیم (Belgium) شامل ہیں۔

مذکورہ ممالک میں سے نیدرلینڈز (Netherlands) ایسا پہلا ملک ہے جس نے ہم جنس پرستوں کو ایک دوسرے کو شادی کرنے کی اجازت دی تھی۔

ہیلین فاسن (Helene Faasen) اور این ماری دوس (Anne-Marie Thus) نامی دو خواتین اور تین مرد جوڑے ایسے ہیں جو دنیا میں پہلی مرتبہ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ جن کی نکاح کی تقریب نیدرلینڈز (Netherlands) میں انجام پائی۔

سپین (Spain) میں عیسائیوں کی طرف سے چھ لاکھ درخواستوں کے باوجود ہم جنس شادی متعارف کروائی گئی، جس کے نتیجے میں ۵ جولائی ۲۰۰۵ء میں امیلی اومینینڈز (Emilio Menendez) اور کارلس باٹورن جرمن (Carlos Baturin German) رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے۔

برطانیہ (Britain) میں فروری ۲۰۱۳ء میں ایم پیز (MPs) نے ہم جنس شادی کی حمایت میں ووٹ (Vote) دیا ہے جو کہ جلد ہی ہاؤس آف لارڈز (House of Lords) میں پیش کیا جائے گا۔ افسوس! کہ ہم جنس شادی کی حمایت میں ووٹ ڈالنے والا ایک مسلمان ایم

Marfat.com

پی (MP) بھی شامل ہے ۔ برطانیہ (Britain) میں عیسائی اور مسلمان دونوں کمیونٹیز (Communities) نے اس بل (Bill) کی مخالفت کی ہے۔ برطانیہ (Britain) کے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ہم جنس شادی کے خلاف پیش کی جانے والی ہر درخواست پر دستخط کریں تا کہ ان کی آواز ہاؤس آف لارڈز (House of Lords) تک پہنچے۔ اسی طرح اپریل ۲۰۱۳ء میں نیوزی لینڈ (Newzeland) نے ہم جنس شادی کو قانونی قرار دیا۔ ۱

فرانس (France) میں ہم جنس شادی کی زبردست مخالفت کے باوجود صدر فران کوئس ہالینڈی (Francois Hollande) نے ہم جنس شادی کو قانونی شکل دینے کے لئے دستخط کر دیئے ہیں۔ اس طرح فرانس کے دو مردوں ونسینٹ آٹن (Vincent Autin) اور برونو باؤلی او (Bruno Boileau) نے پہلی قانونی شادی ریکارڈ (Record) کراوئی۔ ان کے نکاح کی تقریب فرانس (France) کے ٹیلی ویژن (Televison) پر براہ راست دکھائی گئی۔ (العیاذ باللہ)

نومولود کے سر پر زعفران لگانا چاہیے

زمانۂ جاہلیت میں لوگ روئی کو عقیقے کے خون پر رکھتے تھے اور پھر اس کو نومولود کے سر پر رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور نومولود کے سر پر خون کی جگہ زعفران رکھنے کا حکم فرمایا۔

چنانچہ عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سیدنا بریدہؓ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ:

كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ. ۲

۱..... http://www.bbc.co.uk/news/world-21321731

۲ .....(سنن أبي داؤد: كتاب الضحايا/باب في العقيقه، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچے کی ولادت ہوتی تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچے کے سر پر چپڑ دیتا تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا ہے تو ہم ایک بکری ذبح کرتے ہیں، بچے کا سر مونڈتے ہیں اور اس کے سر پر زعفران مل دیتے ہیں''۔

دوست کی پرفیوم (Perfume) کی چوری اور اس کی واپسی کا طریقہ

کسی شخص نے اپنے دوست کے بیگ (Bag) سے پرفیوم (Perfume) چرالی، اور اسے بعد میں احساس ندامت پیدا ہوا۔ اس کی واپسی کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو چوری کی گئی پرفیوم (Perfume) کسی طرح پہنچادے، خواہ تحفتاً یا ہدیتاً دیدے۔ دوست کو یہ اطلاع دینا ضروری نہیں ہے کہ میں نے آپ کی پرفیوم (Perfume) آپ کے بیگ (Bag) سے چرائی تھی اب واپس کررہا ہوں [1]۔ لیکن اپنی غلطی کا اقرار کرلے تو یہ بہت اچھی بات ہے [2]۔

اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے کے لئے خوشخبری اور غیر اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے کے لئے وعید

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے احیاء العلوم میں ایک حدیث ذکر کی ہے کہ جو شخص اللہ سبحانہ تعالیٰ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

ج، ۳، ص، ۱۰۷، رقم الحدیث، ۲۸۴۳، المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت)

"کانوا فی الجاھلیۃ یجعلون قطنۃ فی دم العقیقۃ، ویجعلونھا علی رأس المولود، فامرھم النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ان یجعلوا مکان الدم خَلوقاً ای زعفراناً". (الفقہ الاسلامی وأدلتہ: الباب الثامن: الاضحیۃ والعقیقۃ / الفصل الثانی وحکام المولود، وقتھا، ج، ۳، ص، ۶۳۵،

[1] ....."وَالْأَصْلُ أَنَّ الْمُسْتَحَقَّ بِجِهَةٍ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْمُسْتَحِقِّ بِجِهَةٍ أُخْرَى اُعْتُبِرَ وَاصِلًا بِجِهَةٍ مُسْتَحَقَّةٍ إِنْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنْ الْمُسْتَحَقِّ عَلَيْهِ، وَإِلَّا فَلَا". (الدر المختار مع رد المحتار: کتاب البیوع /باب البیع الفاسد، ج، ۵، ص، ۹۲، دار الفکر، بیروت)

"اَلْإِثْمُ مَا حَاکَ فِی صَدْرِکَ، وَإِنْ أَفْتَاکَ عَنْهُ النَّاسُ". (مسند احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ: ج، ۲۹، ۵۲۳، رقم الحدیث، ۱۷۹۹۹، مؤسسۃ الرسالۃ)

[2] ....."وَالْإِثْمُ مَا حَاکَ فِی صَدْرِکَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ". (مسند احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ: ج، ۴، ص، ۱۸۲، رقم الحدیث، ۱۷۱۷۹، المکتب الاسلامی، بیروت)

Marfat.com

کے لئے خوشبو لگائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ ہوگی، اور جو شخص غیر اللہ کے لئے خوشبو لگائے گا اس کی یہ خوشبو مردار کی بدبو سے بھی زیادہ بری ہوگی۔

نوٹ: خیال رہے کہ انسان خوشبو لگاتا ہی دوسروں کے لئے ہے تاکہ دوسرے اس آدمی کے جسم کی بدبو سے محفوظ رہیں۔ یہ وعید ان لوگوں کے لئے ہے جو تکبر و تفاخر کی بنیاد پر، لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے، اپنے مال کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے یا عورتوں میں مقبولیت حاصل کرنے لئے خوشبو استعمال کرتے ہیں۔[1]

دوسروں کے لئے خوشبو کا استعمال

اسلام نے دوسروں کو تکلیف دینے سے بچنے کی تلقین کی ہے، اور خوشبو سے عموماً لوگوں کو فرحت ہوتی ہے اور طیبِ قلب مومن مطلوب شرعی ہے، لہٰذا معتدل قسم کی عمدہ خوشبو استعمال کرنی چاہیے، اور بدبودار جسم ولباس سے لوگوں کو اذیت دینے سے احتراز کرنا چاہیے۔

چنانچہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ:

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ". [2]

---

[1] ....."وفى خبر آخر من تطيب لله تعالىٰ جاء يوم القيامة وريحه أطيب من المسک ومن تطيب لغير الله تعالىٰ جاء يوم القيامة وريحه أنتن من الجيفة فاستعمال الطيب مباح ولكن لا بد فيه من نية فإن قلت فما الذى يمكن أن ينوى بالطيب وهو حظ من حظوظ النفس و كيف يتطيب لله فاعلم أن من يتطيب مثلاً يوم الجمعة وفى سائر الأوقات يتصور أن يقصد التنعم بلذات الدنيا أو يقصد به إظهار التفاخر بكثرة المال ليحسده الأقران أو يقصد به رياء الخلق ليقوم له الجاه فى قلوبهم ويذكر بطيب الرائحة أو ليتودد به إلى قلوب النساء الأجنبيات إذا كان مستحلا للنظر إليهن ولأمور أخرى لا تحصى و كل هذا يجعل التطيب معصية فبذلک يكون أنتن من الجيفة فى القيامة". (احياء العلوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق /بيان تفصيل الأعمال المتعلقة بالنية، ج ۴، ص ۳۷۱)

[2] .....(سنن الترمذي: ابواب الايمان/باب ما جاء في أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ج ۵، ص ۱۷، رقم الحديث ۲۶۲۷، شركة مكتبة و مطبعه مصطفى البابي الحلبي)

Marfat.com

ترجمہ: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں''۔

کسی مسلمان بھائی کی تکلیف دور کرنے پر قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

''مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ''.[1]

ترجمہ: ''جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کریں گے اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی ستر پوشی کریں گے اور جو کسی تنگدست کے لئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کے لئے آسانی کریں گے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو

[1] .....(سنن ابن ماجه: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ج ١، ص ٨٢، رقم الحديث ٢٢٥، دار احياء الكتب العربية)

Marfat.com

انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان کا ذکر اللہ اپنے پاس والے فرشتوں میں کرتے ہیں اور جس کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

اسی طرح اسلام نے دوسروں کی تسکین وآرام اور ان کی خوشی ومسرت کا بہت خیال رکھنے کی تاکید کی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو راحت اور سکون یا اس کو خوشی دینے کے لئے خوشبو کا استعمال کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اللہ کی محبت کا سبب ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ صحابہ کی خوشی کا بڑا خیال کرتے تھے اور کبھی کبھی ان کے لئے تزین بھی فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کر فرماتی ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ يَوْماً إِلَى الصَّحَابَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ فِيْ جَبِّ الْمَاءِ وَيُسَوِّىْ عَمَامَتَهُ وَشَعَرَهُ فَقَالَتْ أَوْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَتَزَيَّنَ لِإِخْوَانِهِ إِذَا خَرَجَ إِلَيْهِمْ". [1]

ترجمہ: "ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جانے کا قصد فرمایا تو آپ نے پانی کے مٹکے میں دیکھ کر اپنے بال اور عمامہ درست کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم! کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو اپنے بھائیوں کے پاس جاتے وقت زینت کرے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى سُرُوْرٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ". [2]

---

[1] .....(احیاء علوم الدین: کتاب الذم والجاه، ج ۳، ص ۳۰۰، دار المعرفة، بیروت)

[2] .....(المعجم الکبیر: ج ۱۲، ص ۴۵۳، رقم الحدیث ۱۳۶۴۶، مکتبة ابن تیمیة، قاھرة) اس کی سند اگرچہ کمزور ہے مگر اس حدیث کا مضمون دوسری احادیث ودلائل سے بھی ثابت ہے۔

Marfat.com

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے‘‘۔

دوسروں کی خوشی کے لئے خوشبو کو ترک کرنا

شریعت مطہرہ نے دوسروں کے مزاج و مذاق کی رعایت کا بھی بڑا خیال رکھا ہے۔ اور ان کے مزاج و مذاق کے موافق برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”خَالِقُوا النَّاسَ بِاَخْلاقِهِمْ“. [1]

ترجمہ: ’’لوگوں کے ساتھ ان کے اخلاق (مزاج و مذاق) کے مطابق برتاؤ کرو‘‘۔

لوگوں کے ساتھ معاملات ان کے اخلاق اور مزاج کی رعایت کرتے ہوئے کرنا بھی دین کا حصہ ہے۔ اگرچہ وہ کام فی نفسہ مباح ہو، لیکن خیال رہے کہ وہ کام حرام نہ ہو۔ اس لئے مخلوق کو خوش اور اس کی اطاعت کرنے میں خالق کی ناراضگی مول لینا عقل مندی نہیں، بلکہ دین و دنیا کا خسارہ ہے۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا:

” عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ ، اِلا أَنْ يُؤمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ “. [2]

---

[1] .....(اتحاف السادة المتقين : ج ، ۲ ، ۷۱ ، موسسة التاريخ العربي، بيروت)

[2] ....(سنن ابن ماجه: كتاب الجهاد/باب: لا طاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ، ج ، ۳ ، ص ،۳۹۷ ، رقم الحديث ، ۲۸۶۴ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

”لا طاعة لمن يطع اللّٰه “. (فيض القدير: ج ، ٦ ، ص ،۵۵۹ ، رقم الحديث، ۹۹۰۱). ”(لا طاعة لمن يطع الله) في أوامره ونواهيه وفي رواية لأحمد أيضاً ”(لاطاعة لمن عصى الله ، فاذا أمر الامام بمعصية فلا سمع ولا طاعة كما هو نص الحديث أنه لا يجب ذلک بل يحرم على من قدر على الامتناع الخ “. (فيض القدير، رقم الحديث ،۹۹۰۲، دارالكتب العلمية ، بيروت)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: مرد مسلم پر تابعداری لازم ہے (طبعا) پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور میں الا یہ کہ اسے نافرمانی اور معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ اطاعت وفرمابرداری

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ صحابہ کے مزاج ومذاق کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذٰلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ.[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، اس حال میں کہ آپ کی رانیں یا پنڈلیاں مبارک کھلی ہوئی تھیں (اسی دوران) حضرت ابوبکرؓ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرما دی اور آپ اسی حالت میں لیٹے باتیں کر رہے تھے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو بھی اجازت عطا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

"لا طاعة لأحد في معصية الله ، انما الطاعة في المعروف".

"لا طاعة لأحد) من المخلوقين كائناً مَن كان ولو اباً او اماً او زوجاً (في معصية الله) الخ". (فيض القدير : ج ، ٦ ،ص ، ٥٥٩ ، ٥٦٠ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

(وكذا في مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح : كتاب الامارة ،ج ،٧ ، ص، ٢٤٧ ، رشيدية)

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الفضائل/باب من فضائل عثمان بن عفان رضى الله عنه، ج ، ٤، ص، ١٨٦٦ ، رقم الحديث ، ٢٤٠١ ، دار احياء التراث العربى ، بيروت)

Marfat.com

فرمادی اور آپ اسی حالت میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت مانگی تو رسول اللہؐ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو سیدھا کرلیا، روای محمد کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کی بات ہے، پھر حضرت عثمانؓ اندر داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے تو جب وہ سب حضرات نکل گئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت ابوبکر آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ کوئی پرواہ کی، پھر حضرت عمر تشریف لائے تو بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پرواہ کی، پھر حضرت عثمانؓ آئے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑوں کو درست کیا تو آپؐ نے فرمایا (اے عائشہ!) کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں کہ جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں''۔

خوشبو میں حق غیر مخلوط ہو جانے کا حکم

اگر خوشبو کی ایک بھری ہوئی شیشی میں چوری یا غصب شدہ خوشبو کی آدھی شیشی مل گئی تو خوشبو کی آدھی خوشبو نکالنے کے بعد باقی شیشی میں موجود خوشبو کا حکم کیا ہے؟ مسئلہ یہ ہے کہ اگر غیر کا حق اپنے حق کے ساتھ مل جائے تو بقدر حق غیر علیحدہ کر کے مالک کے حوالے کر دیا جائے تو پھر باقی حلال ہے۔لہٰذا آدھی خوشبو کی شیشی نکال دینے کے بعد باقی خوشبو کی شیشی میں موجود خوشبو کا استعمال حلال ہے۔[1]

---

[1] ....."(وَكَذَا لَوْ خَلَطَهَا الْمُودَعُ بِجِنْسِهَا أَوْ بِغَيْرِهِ (بِمَالِهِ) أَوْ مَالِ آخَرَ ابْنُ كَمَالٍ (بِغَيْرِ إِذْنِ الْمَالِكِ(بِحَيْثُ لَا تَتَمَيَّزُ) إِلَّا بِكُلْفَةٍ كَحِنْطَةٍ بِشَعِيرٍ وَدَرَاهِمَ جِيَادٍ بِزُيُوفٍ مُجْتَبَى (ضَمِنَهَا)اِسْتِهْلَاكِهِ بِالْخَلْطِ لَكِنْ لَا يُبَاحُ تَنَاوُلُهَا قَبْلَ أَدَاءِ الضَّمَانِ". الدر المختار مع ردالمحتار :كتاب الايداع ، ج ، ۵، ص، ٦٦٩ ، دارالفكر ، بيروت)

"لَوْ اخْتَلَطَ بِحَيْثُ لَا يَتَمَيَّزُ يَمْلِكُهُ مِلْكًا خَبِيثًا، لَكِنْ لَا يَحِلُّ لَهُ التَّصَرُّفُ فِيهِ مَا لَمْ يُؤَدِّ بَدَلَهُ" (ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب البيوع /باب البيع الفاسد ، مطلب فيمن ورث مالا حرام ، ج ، ۵، ص ، ۹۹ ، دارالفكر ، بيروت)

Marfat.com

مردوں کو زعفران لگانا ممنوع ہے

مردوں کے لئے زعفران کا استعمال ممنوع ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ". [۱]

ترجمہ: "نبیؐ نے مرد کو زعفران کی خوشبو لگانے سے منع فرمایا ہے"۔

مرد کا غیر محرم عورت کو دوکان میں خوشبو لگانا

پرفیوم شاپ (Perfume Shop) میں مرد کو غیر محرم عورت کو خوشبو لگانا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ خلوق کے ساتھ پڑھی گئی نماز کو قبول نہیں کرتے

خلوق کے ساتھ پڑھی گئی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں۔ [۲]

نوٹ: اس اثر سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کو قبول نہیں فرماتے جس نے خلوق لگایا ہو۔ خلوق زعفران وغیرہ سے بنی ہوئی خوشبو کو کہتے ہیں جس پر سرخی اور زردی کا غلبہ ہوتا ہے[۳]

عورتوں کی خوشبو لگانے والے کو خوشبو دھونے کا کہنا

اگر کسی آدمی نے عورتوں کی خوشبو لگائی ہو تو اس سے کہنا چاہیے کہ اسے دھوڈالو اس لئے کہ عورتوں کی خوشبو لگانا منع ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے

---

[۱] .....(مسند أحمد :مسند أنس بن مالك رضى الله عنه، ج ، ۱۹ ، ص ، ۴۰، رقم الحديث، ۱۱۹۷۸ ، مؤسسة الرسالة)

[۲] ..... "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلاةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ".
(كنز العمال: كتاب الصلاة/الفصل الثالث في مفسدات الصلاة ومحظوراتها وآدابها ومباحاتها ، ج، ۷ ، ص ، ۵۱۴ ، رقم الحديث ، ۲۰۰۲۱ ، مؤسسة الرسالة)
(وكذا في سنن أبي داؤد: كتاب الترجل/باب في الخلوق للرجال ، ج ، ۴ ، ص ، ۸۰، رقم الحديث، ۴۱۷۸ ، المكتبة العصرية ، صيدا ، بيروت)

[۳] ....."وَهُوَ طِيبٌ مَعْرُوفٌ مُرَكَّب يُتَّخذ مِنَ الزَّعْفَرَان وَغَيْرِهِ مِنْ أنْوَاع الطِّيبِ، وتَغْلب عَلَيْهِ الْحُمرة والصُّفْرة". (النهاية في غريب الحديث والأثر ، باب الخاء مع اللام ، ج ۲ ، ص ، ۷۱

Marfat.com

والے پر لعنت فرمائی ہے۔ مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے خود ایسے شخص کو خلوق نامی خوشبو دھونے کا حکم دیا۔

چنانچہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ:

" مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَىْ يَعْلَى هَلْ لَکَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ"۔[۱]

ترجمہ: "میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جا! اس کو دھو ڈالو پھر اس کو دھو ڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلی نے کہا میں گیا اور اس کو دھو دیا پھر اس کو دھولیا پھر (کبھی) نہ لگایا"۔

خلوق کے استعمال کی وجہ ممانعت

خلوق کے استعمال کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ یہ عورتوں کی خوشبو ہے اور وہ مردوں سے زیادہ اس کا استعمال کرتی ہیں۔ تشبہ بالنساء کی وجہ سے اس کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے۔[۲]

انگور، مُنقا اور کھجور سے بنی پرفیوم کافر کو تحفہ میں دینے کا حکم

اگر کسی کے پاس انگور، کشمش اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) ہو تو وہ کافر کو بھی ہدیتاً نہیں دے سکتا اس لئے کہ جس چیز کا استعمال حرام ہے اس کا کسی کو ہدیہ دینا بھی حرام ہے۔[۳]

---

[۱] .....(سنن النسائی: کتاب الزينة /التزعفر والخلوق، ج، ۸، ص، ۱۵۳، رقم الحديث، ۵۱۲۵، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)

[۲] ....."وإنما نَهى عَنهُ لِأَنَّهُ مِنْ طِيب النساء، وكُنَّ أكثر استعمالا لَهُ مِنهُمْ".(النهاية في غريب الحديث والأثر، باب الخاء مع اللام، ج ۲، ص، ۷۱، المكتبة العلمية، بيروت)

[۳]....."وقال أصحابنا :لا يجوز الانتفاع بالميتة على أي وجه ولا يطعمها الكلاب والجوارح كذا في القنية".(الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/باب الهدايا والضيافات، ج، ۵، ص، ۳۴۳،بيروت)

Marfat.com

پرفیوم دیتے وقت یہ شرط لگانا کہ ''اسے استعمال خود کرنا ہے''

اگر کسی نے پرفیوم (Perfume) کا ہدیہ دیتے وقت یہ شرط لگائی کہ اس کا استعمال فقط آپ کر سکتے ہیں کسی دوسرے کو ہدیہ کرنے کی اجازت نہیں ہے تو کیا ہدیہ لینا درست ہوگا یا نہیں؟

اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ہدیہ لینا تو صحیح ہے البتہ لیتے وقت اس شرط کا اقرار نہ کرے (کہ میں خود ہی استعمال کروں گا، کسی دوسرے کو نہیں دوں گا)۔ بلکہ واضح طور پر انکار کر دے تا کہ ہدیہ دینے والا غلط فہمی میں مبتلا نہ رہے۔ اس لئے کہ ہدیہ دی ہوئی اشیاء کو تحفتاً دینا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ہاں پرفیوم (Perfume) استعمال کی پابندی کے ساتھ دی ہے تو اس صورت میں کسی اور کو ہدیہ دینا صحیح نہیں ہے۔ [1]

تبرک کے لئے کعبہ کی خوشبو لینا

کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ تبرک کے طور پر یا کسی اور غرض سے کعبہ کی خوشبو کو لے۔ اگر کوئی خوشبو لے لے گا تو اس کا لوٹانا اس شخص پر ضروری ہے۔ اگر کسی نے کعبہ کی خوشبو تبرک کے طور پر لینی ہی ہے تو وہ اپنی خوشبو خرید کر کعبہ کو لگائے پھر اسے لے۔ [2]

کسی کی پرفیوم (Perfume) یا عطر بغیر اجازت استعمال کرنے کا حکم

کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کی عطر یا پرفیوم کو اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرے

---

[1] ....(عمدة القاری: ۱۳، ۲۲، بحوالہ شمائل کبری، زمزم پبلشرز)

[2] ....''ولا يجوز اتخاذ المساويک من أراک الحرم وسائر شجره ولايجوز أخذ شيء من طيب الكعبة لا للتبرک ولا لغيره ومن أخذ شيئاً منه لزمه رده اليها فان أراد التبرک أتى بطيب من عنده فمسحه بها ثم أخذه كذا في السراج الوهاج''.(الفتاوى الهندية: كتاب المناسک /باب النذر، الباب السابع عشرفي النذر بالحج ،مسائل شتى ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۹۱ ، دارالكتب العلمية)

''لا يجوز أخذ شيء مِنْ طِيبِ الْكَعْبَةِ لَا لِلتَّبَرُّكِ وَلَا لِغَيْرِهِ وَمَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْهُ لَزِمَهُ رَدُّهُ إلَيْهَا فَإِنْ أَرَادَ التَّبَرُّكَ أَتَى بِطِيبٍ مِنْ عِنْدِهِ فَمَسَحَهَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَهُ وَاَللَّهُ أَعْلَمُ (المجموع شرح المهذب: كتاب الحج/بيان حدود مكة الذي يحرم فيه الصيد ويمنع أخذ ترابه وأحجاره وبيان ما يتعلق به من الأحكام وما يخلاف فيه غيره من الأرض ، ۷، ۴۶۲،دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

الا یہ کہ اس شخص نے اشارۃً یا دلالۃً اس کے استعمال کی اجازت دی ہو۔

ابوحرہ (تابعی) اپنے چچا سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" أَلاَ لاَ تَظْلِمُوا أَلاَ لاَ يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلاَّ بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ ". [1]

ترجمہ: ''خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لینا یا اس کا استعمال کرنا) اس کی رضامندی ورضا کے بغیر حلال نہیں''۔

امانت رکھی ہوئی خوشبو یا پرفیوم کا خراب ہونے کی صورت میں امین پر ضمان کا حکم

کسی شخص کے پاس پرفیوم (Perfume) بطور امانت رکھی ہوئی تھی اور وہ خراب ہوگئی، اگر اس نے معروف طریقہ پر اس کی حفاظت میں نہ تو کوتاہی کی ہو اور نہ ہی غفلت برتی تو اس صورت میں اس پر ضمان نہیں آئے گا۔ [2]

خوشبو کے لئے سونے چاندی کے برتن کا استعمال

سونے چاندی کے برتنوں کو کھانے کے لئے، سرمہ لگانے، دھونی دینے، وضو اور کھانے پینے کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں اسی طرح خوشبو وغیرہ رکھنے کے لئے سونے چاندی کے

---

[1]....(السنن الكبرى للبيهقي: ج، ۴، ص، ۳۸۷، رقم الحديث، ۵۴۹۲، دار الكتب العلمية)
(وكذا في مشكوة المصابيح: كتاب البيوع/باب الغصب والعارية، ص، ۲۵۵، امداديه)

[2].....''(وَهِيَ أَمَانَةٌ) هَـذَا حُكْمُهَا مَعَ وُجُوبِ الْحِفْظِ وَالْأَدَاءِ عِنْدَ الطَّلَبِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا (فَلَا تُضْمَنُ بِالْهَلَاكِ) .... (مُطْلَقًا).......... .(وَاشْتِرَاطُ الضَّمَانِ عَلَى الْأَمِينِ) ...... (بَاطِلٌ بِهِ يُفْتَى) خُلَاصَةٌ وَصَدْرُ الشَّرِيعَةِ .(وَلِلْمُودَعِ حِفْظُهَا بِنَفْسِهِ وَعِيَالِهِ''.(الدرالمختار مع ردالمحتار: كتاب الايداع: ج، ۵، ص، ۶۶۳، ۶۶۴، دار الفكر، بيروت)

''قال رحمه الله تعالى''(وَهِيَ أَمَانَةٌ فَلَا تُضْمَنُ بِالْهَلَاكِ) لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: لَا ضَمَانَ عَلَى مُؤْتَمَنٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ؛ وَلِأَنَّ الْمُودَعَ مُتَبَرِّعٌ فِي الْحِفْظِ وَمَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ؛ وَلِأَنَّ يَدَهُ يَدُ الْمَالِكِ فَيَكُونُ هَلَاكُهَا فِي يَدِ الْمَالِكِ فَلَا يَجِبُ الضَّمَانُ؛ وَلِأَنَّ لِلنَّاسِ حَاجَةً إِلَى الْإِيدَاعِ فَلَوْ ضَمِنَ الْمُودَعُ لَامْتَنَعَ النَّاسُ عَنْ قَبُولِ الْوَدَائِعِ فَكَانُوا يُحْرَجُونَ بِذَلِكَ الخ .(تبيين الحقائق: كتاب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

برتنوں کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ [1]

رسول اللہؐ کے نام آنے پر انگوٹھوں کو چومنے سے انگلیوں کے خوشبودار ہونے کا عقیدہ

کئی لوگوں کا کہنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو انگوٹھوں کو چومنے سے اور پھر آنکھوں سے لگانے سے آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے اور ہاتھوں کی انگلیوں خوشبودار ہوتی ہیں۔ اس بات کا ثبوت حدیث میں نہیں ہے۔

کیا مغرب کے بعد خوشبو لگا سکتے ہیں؟

آج کل بہت ساری چیزیں عوام میں غلط فہمی یا جہالت کی بنا پر پھیلی ہوئی ہیں، افسوس تو یہ ہے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قال :"الوديعة أمانة في يد المودع إذا هلكت لم يضمنها" لقوله عليه الصلاة والسلام:" ليس على المستعير غير المغل ضمان ولا على المستودع غير المغل ضمان" ولأن بالناس حاجة إلى الاستيداع، فلو ضمناه يمتنع الناس عن قبول الودائع فتتعطل مصالحهم". (الهداية: كتاب الوديعة ، ج ، ٣ ، ص ، ٢٧٣ ، دار احياء التراث العربي ، بيروت ، لبنان)

[1] .....وَقَالَ قَاضِيخَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: يُكْرَهُ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَالِادِّهَانُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَكَذَا الْمَجَامِرُ وَالْمَكَاحِلُ وَالْمَدَاهِنُ، وَكَذَا الِاكْتِحَالُ بِمِيلِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَكَذَا السُّرُرُ وَالْكَرَاسِيُّ إِذَا كَانَتْ مُفَضَّضَةً أَوْ مُذَهَّبَةً، وَكَذَا السَّرْجُ إِذَا كَانَ مُفَضَّضًا أَوْ مُذَهَّبًا، وَكَذَا اللِّجَامُ وَالرِّكَابُ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ :لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ فِي الْآنِيَةِ الْمُفَضَّضَةِ وَالْمُذَهَّبَةِ إِذَا وُضِعَ فَمُهُ عَلَى الْعُودِ، وَفِي الْكُرْسِيِّ وَالسَّرِيرِ يَقْعُدُ عَلَى الْعُودِ وَالْخَشَبِ دُونَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالنِّسَاءُ فِيمَا سِوَى الْحُلِيِّ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالِادِّهَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقُعُودِ بِمَنْزِلَةِ الرِّجَالِ، وَلَا رُخْصَةَ لِلرِّجَالِ فِيمَا يُتَّخَذُ مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ أَوْ كَانَ مُفَضَّضًا أَوْ مُذَهَّبًا، مَا خَلَا الْخَتْمَ مِنَ الْفِضَّةِ وَحِلْيَةَ السَّيْفِ وَالسِّلَاحِ لِرُخْصَةٍ جَاءَتْ فِيهِ". (مرقلة المفاتيح: كتاب الأطعمة/باب الأشربة، ج،٧،ص،٢٧٥٥،تحت رقم الحديث،٤٢٨٥،دار الفكر،بيروت

"ويحرم استعمال الذهب والفضة للرجال والنساء في الآنية ووسائل الكتابة والزينة وغيرها في غير البيع والشراء باتفاق أئمة المذاهب ، فلا يجوز الأكل والشرب والادهان والاكتحال والتطيب والتوضؤ في آنية الذهب والفضة ، كما لا يجوز استعمال الساعات والأقلام وأدوات المكتب والمرايا وأدوات الزينة الذهبية أو الفضة "(الفقه السلامي وأدلته :الحظر والاباحة،البا السابع ، المبحث الثالث ، اللبس والاستعمال والحلي ، ج ، ٣ ، ص ، ٥٣٨ ، دار الفكر ،دمشق)

Marfat.com

کہ پھر اس بات کی تحقیق بھی نہیں کی جاتی اور اس چیز پر عمل درآمد کیا جاتا ہے من جملہ اغلام العوام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مغرب کے بعد خوشبو نہیں لگا سکتے۔اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں ایسی کسی بھی چیز کی طرف اشارہ نہیں ملتا۔خوشبو لگانے کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہے،لہذا پرفیوم (Perfume) کسی وقت اور کسی بھی دن استعمال کر سکتے ہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

Marfat.com

(باب نمبر ۱۱)

مشک

مشک کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

لغوی طور پر مشک مشہور خوشبو کو کہتے ہیں۔ جوہری نے کہا کہ مشک خوشبو سے ہے، نیز یہ کہ عرب نے اس کو مشموم کا نام دیا ہے۔

اصطلاحی طور پر ایسا خون جو ہرن کے ناف میں سال کے کسی معلوم وقت میں جمع ہوتا ہے، جب وہ جمع ہو جاتا ہے تو وہ جگہ سوجھ جاتی ہے اور ہرن اس کو نکالنے کے لئے بیمار ہو جاتا ہے۔[۱]

بعض اطباء کے نزدیک مشک کی اقسام

مشک بعض اطباء کے نزدیک چار قسم کی ہوتی ہے:

(۱)..... یہ قسم سب سے اعلی ہوتی ہے اور یہ ہرن کی ناف سے بطریق بواسیر کے نکل کر پتھر پر جم جاتی ہے۔ نہایت خوشبودار اور نادر الوجود ہوتی ہے۔

(۲)..... دوسری قسم مشک کی وہ ہوتی ہے جو یہ جانور اپنی ناف کو پتھروں اور درختوں کے تنوں سے رگڑ کر نکالتا ہے، کیونکہ مشک کو جب ہرن کی ناف میں کافی دن ہو جاتے ہیں تو اس کی ناف میں خارش اور گرمی ہونے لگتی ہے جس سے پریشان ہو کر ہرن اپنی ناف کو پتھروں اور درختوں کے تنوں سے رگڑتا ہے جس کے نتیجے میں مشک باہر نکل جاتا ہے۔

۱..... "الْمِسْکُ بِکَسْرِ الْمِیمِ وَسُکُونِ السِّینِ :طِیبٌ مَعْرُوفٌ، وَثَوْبٌ مُمَسَّکٌ :مَصْبُوغٌ بِهِ، وَدَوَاءٌ مُمَسَّکٌ :فِیهِ مِسْکٌ .قَالَ الْجَوْهَرِیُّ :الْمِسْکُ مِنَ الطِّیبِ، فَارِسِیٌّ مُعَرَّبٌ قَالَ :وَکَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّیهِ الْمَشْمُومَ .وَفِی الاصْطِلاَحِ قَالَ الْبُنَانِیُّ نَقْلاً عَنِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ :الْمِسْکُ دَمٌ یَجْتَمِعُ فِی سُرَّةِ الْغَزَالِ فِی وَقْتٍ مَعْلُومٍ مِنَ السَّنَةِ، فَإِذَا اجْتَمَعَ وَرِمَ الْمَوْضِعُ، فَیَمْرَضُ الْغَزَالُ إِلَی أَنْ یَسْقُطَ مِنْهُ". (الموسوعة الفقهیة الکویتیة: مسک، ج ۳۷، ص ۲۸۸، وزارة الأوقاف والشئون الاسلامیة، الکویت)

Marfat.com

(۳)..... تیسری قسم وہ ہے جو شکاری لوگ شکار کرنے کے بعد ناف کو چیر کر نکالتے ہیں۔ یہ منجمد خون نہیں ہوتا بلکہ چیر کر نکالنے کے بعد اسے خشک کرتے ہیں۔

(۴)..... چوتھی قسم وہ ہے جو شکاری لوگ شکار کرنے کے بعد اس کی ناف کاٹ کر نکالتے ہیں اور پھر اس خون کو اس کی کلیجی اور مینگنی کے ساتھ گوندھتے ہیں اور اس طرح خشک کر کے ٹکرے ٹکرے بنا لیتے ہیں۔ یہ قسم بہت ہی گھٹیا اور معمولی خوشبو والی ہوتی ہے۔

مشک کو پہچاننے کا طریقہ

مشک کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سوئی میں دھاگہ پرو کر نافہ میں ڈالتے ہیں۔ پھر سوت کو نکال کر لہسن کے پانی میں جس میں کافی تعداد میں لہسن ہوتا ہے ڈالتے ہیں۔ اگر خوشبو لہسن کے دھاگے سے آتی ہے تو وہ مشک نقلی ہے بصورت دیگر اصلی ہے۔

دوسری پہچاننے کی ترکیب یہ کہ اگر مشک نافہ کے باہر ہے تو اس میں سے تھوڑی سے لے کر ہتھیلی پر رکھ کر تھوڑا سا پانی ڈال کر ملیں اگر وہ گھل جائے تو اصلی ہے اور اگر نہ گھلے اور بتی بن جائے تو نقلی ہے۔

تیسری پہچاننے کی ترکیب یہ ہے کہ تھوڑی مشک لیں۔ پھر ایک برتن کو آگ پر رکھیں اور پھر وہ مشک اس برتن میں ڈالیں۔ اگر اس سے تیز اور اچھی خوشبو آئے تو اصلی ہے ورنہ نقلی۔

مشک کی باثر رہنے کی مدت

مشک زیادہ وقت گزرنے پر بے اثر ہو جاتی ہے۔ نافہ میں تین سال تک ٹھیک رہتی ہے اور تین سال بعد بے اثر ہو جاتی ہے۔ نافہ سے باہر ایک سال تک رہتی ہے۔ [۱]

مشک صرف نر ہرن میں موجود ہوتا ہے

جناب حکیم محمد ابراہیم شاہ لکھتے ہیں کہ مشک صرف نر ہرن کے جسم میں پیٹ کے نیچے موجود

---

[۱] ..... حیات حیوان: ج ا، بحوالہ حیوانات قرآنی، ج ا، ص ۲۲۴)

Marfat.com

ایک غدود کے ذریعہ خارج ہوکر ایک تھیلی میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ غدود جسامت میں مرغی کے انڈے کے برابر ہوتا ہے۔ یہ غدود جنسی اعضاء کے پاس واقع ہوتا ہے۔

جب اس غدود کو ہرن کے جسم میں سے نکالا جاتا ہے اس وقت مشک کی خوشبو تیز نہیں ہوتی۔ البتہ خشک ہونے کے بعد جب یہ دانے دار شکل اختیار کر لیتا ہے تو اس وقت اس کی خوشبو بہت تیز ہوتی ہے۔ خشک حالت میں دانے دار مشک کا رنگ سرخی مائل بھورا یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ ان دانوں کو احتیاط کے ساتھ غدود میں نکالیا جاتا ہے۔

اس غدود کو نافہ (Pod) کہا جاتا ہے۔ نافہ کے اندر بہت سے خانے بنے ہوتے ہیں اور ان خانوں میں ہی مشک نیم منجمد حالت میں ہوتا ہے۔ نافہ گول یا بیضوی ہوتا ہے۔ اس کا قطر ڈیڑھ انچ ہوتا ہے۔ اس کے بیرونی جانب نرم اور باریک جھلی ہوتی ہے۔

دو سال کے ہرن کے نافہ میں مشک کی مقدار ایک اونس کا آٹھواں حصہ ہوتی ہے اور اس وقت اس کی بو ناخوشگوار ہوتی ہے۔ جبکہ ایک جوان ہرن میں مشک دو اونس کی مقدار تک پایا جاتا ہے۔

''مشک ہرن'' ہرنوں کی دیگر اقسام سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ہمالیہ کے مختلف علاقوں کے علاوہ چین، اور روس (ختن) میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں چترال کے علاقے میں بھی ہوتا ہے۔ دوسرے ہرنوں کے برخلاف اس ہرن کا قد چھوٹا (صرف ۲۰ انچ) ہوتا ہے اور یہ سینگ اور دم سے بھی آزاد ہوتا ہے۔

اس کے جبڑے اور دانت باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں اور رنگت گہری ہوتی ہے اور یہ آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر رہتا ہے۔ جاڑوں کے موسم میں نافہ پختہ ہوتا ہے اور اس کی خوشبو میلوں تک پھیلتی ہے۔ یہ خوشبو ہرنیوں کو قربت کی دعوت دیتی ہے۔ اسی موسم میں یہی خوشبو ان کی موت کو دعوت دیتی ہے اور مشک جمع کرنے والے کتوں کی مدد سے ان کا شکار کر کے نافے نکال لیتے ہیں۔

تازہ مشک بھورے رنگ کا ایک گاڑھا سیال ہوتا ہے جو ہوا لگنے کے بعد سیاہ دانوں میں

Marfat.com

تبدیل ہو جاتا ہے۔ کھلے مشک کی قوت ایک سال قائم رہتی ہے۔ جبکہ نافے کی قوت تین سال تک رہتی ہے۔ اصلی مشک میں کیڑے نہیں پڑتے، مصنوعی میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ ایک کلو مشک حاصل کرنے کے لئے ڈیڑھ سو مشک ہرن ہلاک کیے جاتے ہیں۔ مشک پانی اور الکحول (Alcohol) میں حل ہو جاتا ہے۔ [1]

حضرت آدم کی دعا سے ہرن کے نافہ میں مشک

''مختصر الاحیاء'' کے مصنف شرف الدین بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ باب الاخلاص میں لکھتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے عمل کو خالص کیا اور کسی کو اللہ کے مقابلے میں اس کا قائم مقام نہ سمجھا تو اس کی برکت کے آثار اس پر ظاہر ہوں گے اور اس کے بعد قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔

جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو زمین کی طرف اتارا گیا تو جنگل کے وحشی ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا اور ان کی زیارت کی تو آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہر جنس کے لئے وہی دعا کرتے جس کی وہ لائق ہوتی۔ ان کے پاس ہرنوں کا ایک ٹولہ آیا تو آپ نے ان کے لئے دعا کی اور ان کی پشتوں پر ہاتھ پھیرا تو ان میں نافہ مشک ظاہر ہو گئے۔ پھر جب باقی ہرنوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے کہا یہ نافے کہاں سے آئیں انہوں نے کہا کہ ہم صفی اللہ آدم علیہ السلام کے پاس زیارت کے لئے گئیں تھیں تو انہوں نے ہمارے لئے دعا کی اور ہماری پشتوں پر ہاتھ پھیرا پھر باقی ہرنیں ان کی طرف گئیں تو انہوں نے ان کے لئے بھی دعا کی اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا لیکن ان کے لئے کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہوئی تو وہ کہنے لگیں ہم نے بھی وہی کچھ کیا جو تم نے کیا لیکن جو تمہیں حاصل ہوا ہے اس میں سے ہم نے کچھ نہیں دیکھا تو ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ عمل اس لئے کیا تھا تا کہ تمہیں وہ چیز حاصل ہو جائے جو تمہارے بھائیوں کو حاصل ہوئی اور پہلی ہرنیوں کا عمل صرف اور صرف اللہ کے لئے تھا تو یہ نافہ ان کے

---

[1] .....(حیوانات قرآنی: ج،۱،ص،۲۲۵)

Marfat.com

نسل میں اوران کے بعد قیامت تک ظاہر ہوتا رہے گا۔ ۱؎

سب سے افضل خوشبو

سب خوشبوؤں کی اقسام میں افضل واعلیٰ مشک ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ عنبر اورزعفران بھی اچھی ہیں لیکن مشک کوان میں سے فضیلت حاصل ہے۔

" أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْکُ". ۲؎

ترجمہ:''مشک سب سے اچھی خوشبو ہے''۔

مشک کاذکر تو قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهُ مِسْکٌ وَفِيْ ذٰلِکَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ". ۳؎

ترجمہ:''ان کو پینے کے لئے شراب خالص سربمہر ملے گی،جس پر مشک کی مہر ہوگی

۱؎ ....."فائدة: رأيت في مختصر الإحياء ، للشيخ شرف الدين بن يونس شارح التنبيه، في باب الاخلاص، أن من أخلص لله تعالى في العمل، ولم ينوبه مقابلا، ظهرت آثار بركته عليه، وعلى عقبه إلى يوم القيامة .كما قيل :إنه لما أهبط آدم عليه السلام إلى الأرض، جاءته وحوش الفلاة تسلم عليه وتزوره، فكان يدعو لكل جنس بما يليق به .فجاءته طائفة من الظباء ، فدعا لهن ومسح على ظهورهن، فظهر فيهن نوافج المسک، فلما رأى بواقيها ذلک، قلن : من أين هذا لكن؟ فقلن: زرنا صفي الله آدم فدعا لنا ومسح على ظهورنا، فمضى البواقي إليه فدعا لهن، ومسح على ظهورهن، فلم يظهر بهن من ذلک شيء .فقلن :قد فعلنا كما فعلتن فلم نر شيئا مما حصل لكن، فقيل :أنتن كان عملكن لتنلن كما نال إخوانكن.وأولئک كان عملهن لله من غير شيء فظهر ذلک في نسلهن وعقبهن إلى يوم القيامة انتهى".(حياة الحيوان الكبرى:باب الظاء المعجمة ⁄ الظبي ، فائدة ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۴۷ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

۲؎....(فيض القدير: حرف الهمزة ، ج ، ۱ ، ص، ۶۹۸ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

"أي أفضله وأشرفه (المسک) بكسر الميم فهو أفخر أنواعه وسيدها ....وقال المصنف أطيب المسک والعنبر والزعفران وللمسک من بينهم مزيد خصوصية وله عليهم الفضل والمزية ....."(فيض القدير:حرف الهمزة: ج ،۱، ص ، ۶۹۸ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

۳؎ .....(سورة المطففين: آيت نمبر ، ۲۵ ، ۲۶، پاره۳۰)

Marfat.com

اور حرص کرنے والوں کو ایسی ہی چیز میں حرص کرنا چاہیے"۔

مشک سب سے بہترین خوشبو ہے

مشک سب سے بہترین خوشبو ہے۔

چنانچہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:

" كَانَتِ امْرَأَةٌ ، مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَصِيرَةٌ .تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَينِ طَوِيلَتَينِ . فَاتَّخَذَتْ رِجْلَينِ مِنْ خَشَبٍ .وَخَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ .ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكاً، وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَينِ . فَلَمْ يَعْرِفُوهَا .فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ ". [1]

ترجمہ: "بنی اسرائیل میں ایک عورت چھوٹے قد والی تھی وہ دو لمبے قد والی عورتوں کے ساتھ چلی تھی اس نے اپنے دونوں پاؤں لکڑی کے بنوائے اور ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی جو بند ہو جاتی تھی، اس میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی اور وہ سب سے اچھی خوشبو ہے، وہ ایک روز ان دونوں عورتوں کے درمیان سے ہو کر گزری تو لوگ اسے پہچان نہ سکے اس نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا اور شعبہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے بتایا"۔

مشک وعنبر مردانہ خوشبو

محمد بن علی سے روایت ہے کہ:

---

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الألفاظ من الأدب وغيرها /باب استعمال المسک ، وانه اطيب الطيب ، وكراهة رد الريحان والطيب ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۷۶۵ ، رقم الحديث ، ۲۲۵۲ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

"عن أبي سعيد : أن النبي ﷺ ذكر المسک فقال : هو أطيب طيبكم".

(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب/التطيب بالمسک ، ج ، ۱۳ ، ص ، ۴۳۳ ، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

"سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ". [1]

ترجمہ:"میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر"۔

مشک کے نافہ سے مشک نکالنے کے بعد خیار رویت اور خیار عیب کا مسئلہ

اگر کسی شخص نے مشک کا نافہ خرید کر اس میں سے مشک نکالا تو خیار رؤیت یا خیار عیب کی وجہ سے اس کو واپس کرنے کا اختیار باطل ہو گیا اس لئے نکالنے سے عیب پیدا ہو گیا ہاں اگر مشک نکالنے سے عیب پیدا نہ ہو تو ایسی صورت میں واپس کرسکتا ہے۔ [2]

کستوری سے منہ میں بو

کستوری کی خاصیت یہ ہے کہ اس کے کھانے سے منہ میں بو پیدا ہوتی ہے۔ [3]

کستوری کو کپڑوں میں لگانا

کستوری کو کپڑے پہ لگانا جائز ہے۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک چھوٹے قد کی عورت دو یمنی عورتوں کے درمیان چل رہی تھی۔ اس نے لکڑی کے دو پاؤں بنا لئے اور ایک سونے کی انگوٹھی بنائی جس میں اس نے کستوری بھر رکھی تھی اور کستوری تمام

---

[1] .....(سنن النسائی: کتاب الزینة /العنبر، ج ۸، ص ۱۵۰، رقم الحدیث ۵۱۱۶، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب)

[2] ....."وَفِي الْفَتَاوَى: وَإِذَا اشْتَرَى نَافِجَةَ مِسْكٍ وَأَخْرَجَ الْمِسْكَ مِنْهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا لِرُؤْيَةٍ أَوْ عَيْبٍ؛ لِأَنَّ الْإِخْرَاجَ يُدْخِلُ فِيهِ عَيْبًا، حَتَّى لَوْ لَمْ يُدْخِلْ كَانَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب البيوع: الباب السابع في خيار الرؤية /الفصل الثاني فيما تكون رؤية بعضه كرؤية الكل في ابطال الخيار، ج ۳، ص ۶۳، دار الفكر)

[3] ....."ومن خواص المسك أن استعماله في الطعام يورث البخر". (حياة الحيوان: باب الظاء المعجمة/الظبي، الخواص، ج ۲، ص ۱۴۶، دار الكتب العلمية، بيروت).

Marfat.com

خوشبوؤں سے اچھی ہوتی ہے۔ وہ عورتوں کے درمیان سے گزری تو لوگ اس کو پہچان نہ سکے تو اس نے اپنے ہاتھ کو یوں جھاڑا پھر شعبہ نے اپنا ہاتھ جھاڑا۔ امام نووی کہتے ہیں کہ اس بات سے پتہ چلا کہ کستوری اچھی خوشبو ہے اور پاک ہے۔ اس کو کپڑے اور بدن پر لگانا اور بیچنا جائز ہے۔ [1]

حضرت انس کے باغ سے مشک کی خوشبو

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے امام الانبیاء، شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ کی دس سال خدمت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔ جس کی بدولت ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا۔ مزید برآں اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ [2]

مشک اور خوشبو کے ہار صرف خواتین ہی پہن سکتی ہیں

مشک اور خوشبودار ہار کا استعمال فقط خواتین ہی کر سکتی ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَومَ عِيدٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَينِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا". [3]

---

[1]....."روى مسلم عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كانت امرأة من بني اسرائيل قصيرة، تمشي مع امرأتين طويلتين، فاتخذت رجلين من خشب، وخاتما من ذهب، وحشته مسكا والمسك أطيب الطيب، فمرت بين المرأتين فلم يعرفوها، فقالت بيدها هكذا ونفض شعبة يده. قال النووي: دل الحديث على أن المسك أطيب الطيب وأفضله، وأنه طاهر يجوز استعماله في البدن والثوب ويجوز بيعه". (حياة الحيوان الكبرى: باب الظاء / الظبي، فصل، ج، ۲، ص، ۱۴۴، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2]....."خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يجيءُ مِنْهَا رِيحُ الْمِسْكِ." (دلائل النبوة للبيهقي: باب دعاؤه لأنس بن مالك انصاري عنه بكثرة المال، ج، ۶، ص، ۱۹۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

[3].....(صحيح البخاري: كتاب اللباس / باب القلائد والسخاب النساء، ج، ۴، ص، ۶۲، رقم الحديث، ۵۸۸۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھائی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نفل نماز نہیں پڑھی پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف آئے اور انہیں صدقے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

''قلائد ''اور ''سِخاب''

''قلائد '' قلادۃ کی جمع ہے، ہار کو کہتے ہیں۔''سخاب'' ایسے ہار کو کہتے ہیں جو موتیوں کے علاوہ لونگ وغیرہ سے بنا ہوا جسے بچے استعمال کرتے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کا ترجمہ ''کڑے'' سے بھی کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: ''قلادۃ من طیب وسک'' یعنی ایسا ہار جو خوشبو اور مشک وغیرہ سے بنا ہو، سک خوشبو کا نام ہے۔ [۱]

ایک اشکال کا جواب

مذکورہ حدیث پر ایک اشکال ہوتا ہے کہ اسلام میں تو عورت کے لئے خوشبو لگا کر باہر جانا ممنوع ہے، جبکہ صدقہ دینے والی خواتین گھر سے باہر مشک کے ہار پہن کر گئی ہوئی تھیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو یہ خواتین کے لئے گھر سے باہر خوشبو استعمال کرنے کی ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے، یا پھر یہ ہار اتنے خوشبودار نہیں تھے کہ ان کی خوشبو کسی غیر محرم تک پہنچتی۔

---

[۱] .....''والقلائد جمع قلادۃ، والسخاب بِکَسْر السّین الْمُهْملَة وبالخاء الْمُعْجَمَة وَبعد الْألف مُوَحدَة، وَقَالَ ابْن الْأَثِیر :السخاب ینظم فِیهِ خرز وتلبسه الصّبیان والجواری، وَقیل :هُوَ قلادۃ تتّخذ من قرنفل وَطیب وسک وَنَحْوه وَلَیْسَ فِیهَا من اللُّؤْلُؤ والجواهر شَیْء قَوْله :یَعْنِی قلادۃ من طیب وسک، أَرَادَ بِهَذَا تَفْسِیر السخاب یَعْنِی السخاب قلادۃ من طیب یَعْنِی تتّخذ من طیب وسک بِضَم السّین الْمُهْملَة وَتَشْدید الْکَاف وَهُوَ طیب مَعْرُوف یُضَاف إِلَی غَیره من الطّیب وَیسْتَعْمل، وَفِی (التَّوْضِیح) : السک من طیب عَرَبِیّ فَیکون قَوْله علی هَذَا من طیب وسک، وَاحِدًا''.(عمدۃ القاری: ج، ۲۲،ص، ۳۹،دار إحیاء التراث العربی ،بیروت)

Marfat.com

بہر حال عورتوں کے لئے خوشبو لگا کر یا خوشبو کے ہار پہن کر گھر سے باہر جانا ممنوع ہے۔[1]

سانپ سے مشک کی خوشبو

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ کے کچھ ساتھی حج کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ وہ رستے میں ہی تھے کہ انھوں نے سفید سانپ کو رستے میں مڑتے ہوئے پایا اور اس سے مشک کی خوشبو مہک رہی تھی، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ لیکن میں یہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک کہ میں اس سانپ کی حالت کے بارے میں نہ جان لوں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ مر گیا میں نے سفید کپڑا لے کر اس کو اس میں لپیٹ کر رستے سے ہٹا دیا اور دفن کر دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس رات کو پہنچ گیا۔ ایک عورت نے سوال کیا تم میں سے عُمر کو کس نے دفن کیا؟ ہم نے کہا کون عمر؟ تو اس نے کہا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے (یعنی میں نے اس سانپ کو دفن کیا ہے) تو اس نے کہا اللہ کی قسم تم نے بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والے کو دفن کیا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا اس کا حکم دیتا تھا اور وہ تمھارے نبی (ﷺ) پر ایمان لے کر آیا تھا اور اس (سانپ) نے اس (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی صفات آسمانوں میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے چار سو سال پہلے سنی تھیں۔ آدمی نے کہا ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اپنا حج ادا کیا۔ پھر جب میں مدینہ سے گزرا تو میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سانپ کے بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ ”وہ مجھ پر

---

[1] ..... باوجود تتبع وتلاش کے بندہ کو اس اشکال کا جواب کسی کتاب سے نہیں مل سکا، جو ذہن میں آیا تحریر کر دیا، اگر کسی اہل علم کو مذکورہ اشکال کا جواب کتاب میں مل جائے تو بندہ کو مطلع فرمادے۔ عثمانی

Marfat.com

میری بعثت سے چار سو سال پہلے ایمان لا چکا تھا"۔ ۱؎

ابن ابی دنیا نے فرمایا کہ:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے دو سانپوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہوئے دیکھا، ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو صحابہ کرام مقتول سانپ کے جسم سے نکلنے والی نفیس اور عمدہ خوشبو سے حیران ہوئے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے اس کو کفن دے کر دفنا دیا۔ پھر انہوں نے ایک قوم کو ان کو سلام کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو بتایا کہ مقتول رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے کر آیا تھا اور اس کو کافر نے قتل کیا ہے"۔ ۲؎

نوٹ: یہ سانپ جنات میں سے تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو مشک تولنے کے لئے نہ دینا

ایک مرتبہ بحرین سے کچھ مشک آیا، آپ (یعنی حضرت عمرؓ) نے فرمایا کہ میری آرزو یہ ہے کہ

۱؎ ..... "عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: "خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ يُرِيدُونَ الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ تَتَثَنَّى عَلَى الطَّرِيقِ أَبْيَضَ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي :امْضُوا فَلَسْتُ بِنَازِحٍ حَتَّى أَنْظُرَ مَا يَصِيرُ مِنْ أَمْرِ هَذِهِ الْحَيَّةِ قَالَ فَمَا لَبِثَتْ أَنْ مَاتَتْ فَعَمَدْتُ إِلَى خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَلَفَفْتُهَا فِيهَا وَنَحَّيْتُهَا عَنِ الطَّرِيقِ فَدَفَنْتُهَا فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي فِي الْعَشِيِّ قَالَ :فَوَاللَّهِ إِنَّا لَقُعُودٌ إِذْ أَقْبَلَ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ فَقَالَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ :أَيُّكُمْ دَفَنَ عَمْرًا؟ قُلْنَا :وَمَنْ عَمْرٌو؟ وَقَالَتْ :أَيُّكُمْ دَفَنَ الْحَيَّةَ؟ قُلْتُ :أَنَا قَالَتْ :أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ دَفَنْتَ صَوَّامًا قَوَّامًا يَأْمُرُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَقَدْ آمَنَ بِنَبِيِّكُمْ وَسَمِعَ صِفَتَهُ فِي السَّمَاءِ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ بِأَرْبَعِمِائَةِ سَنَةٍ قَالَ الرَّجُلُ :فَحَمِدْنَا اللَّهَ تَعَالَى ثُمَّ قَضَيْنَا حَجَّنَا ثُمَّ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْمَدِينَةِ فَأَنْبَأْتُهُ بِأَمْرِ الْحَيَّةِ فَقَالَ :صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَقَدْ آمَنَ بِي قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ بِأَرْبَعِمِائَةِ سَنَةٍ". (دلائل النبوة لأبی نعیم الأصبهانی: باب ما روي في جمعهم الصدقات ودفعها الی رسول الله ﷺ، ج ۱، ص، ۳۶۲، ۳۶۳، دار النفائس)
(وکذا في الخصائص الکبری: ذکر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف ﷺ، ج ۱، ص ۲۳۳، دار الکتب العلمية، بيروت)

۲؎ ....."أن جماعة من الصَّحَابَة رَأَوْا حيتين اقتتلا فقتلت إِحْدَاهمَا الْأُخْرَى فعجبوا من طيب رِيحهَا وحسنها فكفنها أحدهم ثمَّ دفنهَا، فَسَمِعُوا قوما يسلمُونَ عَلَيْهِم واخبروهم أن الْمَقْتُول مِمَّن اسلم مَعَ النَّبِي صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم فَقتله كَافِر مِنْهُم". (الفتاوی الحدیثیة: ج ۱، ص ۴۹، دار الفکر)

Marfat.com

کوئی خاتون اسے تولے اور میں مسلمانوں میں اسے تقسیم کر دوں، آپ کی زوجہ عاتکہ نے عرض کیا کہ میں یہ کام بخوبی کر سکتی ہوں (لایئے مجھے دیجئے) آپ (رضی اللہ عنہ) یہ سن کر خاموش رہے، اس کے بعد اپنی خواہش کا دوبارہ اظہار کیا عاتکہ نے دوبارہ (وہی) جواب دیا (یعنی اپنی خدمات پیش کیں) فرمایا میں نہیں چاہتا کہ تم یہ مشک ترازو کے پلڑے میں رکھو اور وہ غبار جو ترازو میں لگا رہ جائے اسے اپنی گردن پر مل لو، اور میرے حصہ میں دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ مشک آجائے۔ [1]

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا بیت المال کے مشک تلنے کے دوران اپنا ناک بند کرنا

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیت المال کا مشک تل رہا تھا آپ (عمر بن عبد العزیز) نے اپنی ناک بند کر لی تا کہ مشک کی خوشبو نہ پہنچے، وہاں موجود لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب لگی، تو آپ نے فرمایا کہ مشک سے خوشبو کے علاوہ بھی کوئی دوسرا فائدہ ہے پھر میں کیوں اس سے زیادہ فائدہ حاصل کروں۔ [2]

نیک دوست کی مثال مشک رکھنے والے کی طرح

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْکِ وَنَافِخِ الكِيرِ،

---

[1]..... "ومن ذلک ما روی أن عمر رضی اللہ عنه وصله مسک من البحرين فقال وددت لو أن امرأة وزنت حتی أقسمه بين المسلمين فقالت امرأته عاتكة أنا أجيد الوزن فسكت عنها ثم أعاد القول فأعادت الجواب فقال لا أحببت أن تضعيه بكفة ثم تقولين فيها أثر الغبار فتمسحين بها عنقک فأصيب بذلک فضلاً على المسلمين". (احياء علوم الدين : كتاب الحلال والحرام، ج ، ۲ ، ص ، ۹۲ ، دار المعرفة ، بيروت)

[2] ..... "وكان يوزن بين يدی عمر بن عبد العزيز مِسْکٌ لِلْمُسْلِمِينَ فَأَخَذَ بِأَنْفِهِ حَتَّى لَا تُصِيبَهُ الرائحة وقال وهل ينتفع منه إلا بريحه لما استبعد ذلک منه". (احياء علوم الدين : كتاب الحلال والحرام ، ج ، ۲ ، ص ، ۹۶ ، دار المعرفة ، بيروت)

Marfat.com

فَحَامِلُ المِسْکِ : إِمَّا أَنْ يُحْذِيَکَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الكِيرِ :إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَکَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً". [۱]

ترجمہ: ''نیک اور برے دوست کی مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تم اس کی محبت میں ہو) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہو ہی سکو گے اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلا دے گا یا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبودار دھواں پہنچے گا''۔

نوجوان کے جسم سے خوشبو کا مہکنا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں ایک شخص سے ملاقات کی جنہیں لوگ مشکی کہتے تھے۔ کیونکہ ان سے اکثر مشک کی خوشبو آتی تھی۔ جب وہ جامع مسجد میں داخل ہوتے لوگوں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ شخص آ گیا ہے کیوں کہ مشک کی خوشبو پھیل جاتی تھی۔ اسی طرح جب بازار میں گزرتے تھے تو بھی یہی کیفیت ہوتی تھی۔

میں ان سے ملنے گیا اور ان کے پاس رات کو رہا میں نے ان سے کہا بھائی جان! تمہیں خوشبو خریدنے کے لئے بہت دام کی ضرورت ہوتی ہوگی؟ اس نے کہا بھائی میں نے کبھی خوشبو نہیں خریدی نہ کبھی خوشبو لگائی۔ اس نے کہا کہ: میں تم سے اپنا قصہ بیان کرتا ہوں شاید میرے مرنے کے بعد تم میرے لئے دعا کرو۔

میری ولادت بغداد میں ہوئی، میرے والد امیر آدمی تھے اور جس طرح امراء اپنی اولاد کو

---

[۱].....(صحيح البخاري: كتاب الذبائح والصيد/باب المسک، ج ۷، ص ۹۶، رقم الحديث، ۵۵۳۴، دار طوق النجاة)

Marfat.com

تعلیم دیتے ہیں اسی طرح مجھے بھی تعلیم دیتے تھے اور میں خوبصورت اور بہت حیادار تھا۔ میرے باپ سے لوگوں نے کہا اسے بازار میں بٹھاؤ تاکہ اس کو دنیا سے دل بستگی ہو اور اس کی طبیعت کھلے۔ چنانچہ مجھے ایک کپڑا فروش کی دوکان پر بٹھایا میں صبح وشام اس کی دوکان پر بیٹھتا۔

ایک دن ایک بڑھیا نے اس کپڑا فروش سے بھاری کپڑے مانگے اس نے ویسے ہی کپڑے نکال کر دکھائے۔ اس نے کہا میرے ساتھ ایک آدمی روانہ کر دو تاکہ جس کی ہمیں ضرورت ہو اسے لے کر باقی کپڑا اور اس کی قیمت اس شخص کے ساتھ روانہ کر دیں۔ مجھ سے کہا اس کے ہمراہ جا کر کپڑے اس کے مالک کے گھر رکھ آؤ، میں نے کہا اچھا۔

میں اس کے ساتھ چلا وہ مجھے ایک عظیم الشان محل میں لے گئی اس کے اندر ایک قبہ تھا اور اس کے دروازہ پر پاسبان تھے اور دروازے پر پردہ پڑا ہوا تھا، اس بڑھیا نے مجھ سے کہا قبہ میں چل کر بیٹھا رہ۔ میں اس میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لڑکی تخت پر منقش فرش بچھائے بیٹھی ہے اور تخت اور فرش سب زرین اور ایسا عمدہ ہے کہ ویسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اور وہ لڑکی ہر قسم کے زیور پہنے بیٹھی ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ تخت سے اتر کر میرے پاس آئی اور میرے سینہ پر ہاتھ مار کر مجھے اپنی طرف کھینچا۔

میں نے کہا: اللہ سے ڈر۔

اس نے کہا: "کچھ خوف نہ کر جو کچھ تجھے درکار ہو سب میں دوں گی۔

میں نے کہا مجھے استنجے کی ضرورت ہے"۔

اس نے آواز دی تو چاروں طرف سے لونڈیاں دوڑیں اس نے کہا: "اپنے آقا کو بیت الخلاء میں لے جاؤ۔

جب میں وہاں گیا تو نکلنے کو کوئی راستہ نہ پایا جہاں سے بھاگ نکلتا۔ میں پاجامہ کھول کر اپنے ہاتھ میں پاخانہ کیا اور اپنے ہاتھ اور منہ پر ملا، اور اپنی آنکھیں نکالیں۔ ایک لونڈی جو رومال

Marfat.com

اور پانی لے کر اندر آئی اس پر چلا کر دیوانوں کی طرح دوڑا، وہ ڈر کر بھاگی اور کہنے لگی: ''یہ لڑکا دیوانہ ہے۔ پھر ساری لونڈیاں جمع ہو کر آئیں اور مجھے ٹاٹ میں لپیٹا اور ایک باغ میں لے جا کر پھینک دیا۔ جب میں نے جان لیا کہ وہ چلی گئیں ہیں تو میں نے اٹھ کر اپنے کپڑے، منہ اور تمام بدن کو دھویا اور اپنے گھر گیا اور کسی کو یہ قصہ نہ سنایا۔

اس رات میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ: ''کیا تیرا فعل یوسف علیہ السلام کے فعل جیسا؟ کیا تو مجھے جانتا ہے؟

میں نے کہا: ''نہیں''

کہا ''میں جبریل ہوں۔ پھر اپنا ہاتھ میرے منہ اور بدن پر پھیرا اسی وقت سے میرے بدن سے مشک کی خوشبو آنے لگی ہے جو کپڑوں کو بسا دیتی ہے۔ یہ خوشبو جبریل علیہ السلام کے ہاتھ کی ہے۔ [1]

مشک کے فوائد

مشک کے بہت سارے فوائد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

مشک پسینے کو خوشبودار کرتا ہے، اعضاء کو حرارت دیتا ہے، دل کو قوت وجلا بخشتا ہے، قوت باہ کے لئے مفید ہے، آنتوں میں بدبودار ریح پیدا ہونے سے روکتا ہے، سر درد کے لئے مفید ہے، دماغ کو قوت بخشتا ہے، سردی کو دور کرتا ہے اور وسوسوں سے نجات دیتا ہے۔ [2]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1] ..... (کرامات اولیاء: ص، ۲۰۸، نزہۃ البساتین، ص، ۴۲۳، جوامع الکلم، ۱۲۴) بحوالہ نوجوان تباہی کے دھانے پر ص، ۱۷۵، ۱۷۶)

[2] ..... "ومن منافعه أنه يطيب العرق ويسخن الاعضاء ويمنع الأرياح الغليظة المتولدة في الأمعاء ويقوي القلب ويشجع اصحاب المرة السوداء وفيه من التوحش تفريح ومن السدد تفتيح ويصلح الأفكار ويذهب بحديث النفس ويقي الأعضاء الظاهرة والباطنة شرباً ويعين على الباه وينفع من باد الصداع ويقوي الدماغ وينفع من جميع علله الباردة ويبطل عمل السموم وغير ذلک". (فيض القدير: حرف الهمزة: ج، ۱، ص، ۶۹۸، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۱)

خوشبو کے فوائد

حنا سے چکر کا علاج

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" اختضبوا بالحنّاء فإنّه طيّب الرّيح يسكّن الدّوخة". ۱

ترجمہ: حنا سے خضاب کرو پس وہ اچھی خوشبو اور چکر سے نجات دینے والی ہے۔

کستوری کے فائدے

کستوری گرم خشک ہوتی ہے ان میں سے عمدہ وہ ہوتی ہے جو تبت سے لاکر قید میں رکھی گئی ہو مگر یہ گرم دماغوں کو نقصان دیتی ہے۔ اور اس کے ضرر کو روکنے کا طریقہ کافور ہے۔ ٹھنڈے مزاج والوں اور بوڑھوں کے لئے مفید ہے۔ ۲

عود ہندی بہترین دوا

حضرت حمید سے روایت ہے کہ:

" إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ". ۳

۱.....(سبل الهدى :الباب السابع والثلاثون في علاجه ﷺ الدوخة، ج ، ۱۲ ، ص ، ۱۹۰ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

۲.....''المسك حار يابس، وأجوده الصفدى المجلوب من تبت، إلّا أنه يضر بالأدمغة الحارة. ودفع ضرره استعماله بالكافور .وتوافق رائحته الأمزجة الباردة والشيوخ".(حياة الحيوان الكبرى:باب الظاء المعجمة /فصل ، ج ، ۱۴۶ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

۳ .....(صحيح مسلم:كتاب المساقاة/باب حل أجرة الحجامة ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۲۰۴ ، رقم الحديث ، ۱۵۷۷ ،دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ”انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری بہترین دواؤں میں سے بہترین دواء پچھنے لگوانا ہے اور عود ہندی ہے اور اپنے بچوں کو حلق دبا کر تکلیف نہ دو۔

عود ہندی سے نمونیہ کا علاج

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

” عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ :يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ العُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ “.[1]

ترجمہ: ”تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے، نمونیہ میں چبائی جاتی ہے“۔

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت محصن سے روایت ہے کہ:

” عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ“. [2]

ترجمہ: ”میں اپنا ایک بیٹا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی جسے میں نے بیماری کی وجہ سے دبایا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی اولادوں کا حلق اس جونک سے کیوں دباتی ہو تم عود ہندی کے ذریعہ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض کی شفاء ہے ان میں سے ایک نمونیہ ہے حلق کی بیماری میں اسے

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الطب/ ج،٧،ص، ١٢٤ ،رقم الحديث، ٥٦٩٢،دار طوق النجاة)

[2] .....(صحيح مسلم: باب التداوي بالعود الهندي ، وهو الكست ، ج ، ٤ ، ص ، ١٧٣٤ ، رقم الحديث ، ٢٢١٤، دار احياء التراث العربي ، بيروت)

Marfat.com

ناک کے ذریعہ ٹپکایا جائے اور نمونیے میں منہ کے ذریعے ڈالا جائے"۔

عود کے فوائد

مسیحی کا کہنا ہے کہ عود گرم، خشک ہونے کے ساتھ ساتھ قابض ہوتا ہے، دست بند کردیتا ہے، اعضاء باطنی کو تقویت پہنچاتا ہے، کاسر ریاح ہے، مفتح ذات الجنب کے لئے مفید ہے۔ فضولات رطوبی کو ختم کرتا ہے۔ دماغ کے لئے نافع ہے۔ [1]

"السلوی" کے پتہ کو زعفران میں ملانے کا فائدہ

ابن سیدہ کہتے ہیں کہ یہ بٹیر کی طرح ایک سفید پرندہ ہے جس کی واحد سلوہ ہے۔ اور سلوی شہد کو کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اس کا پتہ کوٹے ہوئے زعفران میں ملا کر سیاہ برص پر لگایا جائے تو اس کو ختم کردیتا ہے۔ [2]

ذریرہ کے فوائد

ذریرہ ایک ہندی دوا ہے جسے جڑ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کا مزاج گرم و خشک ہوتا ہے۔ معدہ جگر کے ورم اور استسقاء کے لئے مفید ہے۔ اس کی خوشبو دل کو تقویت دیتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو ذریرہ لگایا کرتی تھیں۔

چنانچہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ:

طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم بِيَدِى بِذَرِيرَةٍ، فِي

---

[1] ....."قَالَ المسبحى :الْعُودُ :حَارٌّ يَابِسٌ، قَابِضٌ يَحْبِسُ الْبَطْنَ، وَيُقَوِّى الْأَعْضَاءَ الْبَاطِنَةَ، وَيَطْرُدُ الرِّيحَ، وَيَفْتَحُ السُّدَدَ، نَافِعٌ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَيُذْهِبُ فَضْلَ الرُّطُوبَةِ، وَالْعُودُ الْمَذْكُورُ جَيِّدٌ لِلدِّمَاغِ". (الطب النبوي لابن القيم: فصل في هديه ﷺ في علاج ذاب الجنب، ص، ۶۳، دارالهلال، بيروت)

[2] ....."ومرارته تخلط بزعفران مداف، ويطلى به على البهق الأسود، يقطعه". (حياة الحيوان الكبرى :باب السين المهملة/السلوى، ۲، ص، ۳۶، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

حَجَّةِ الْوَدَاعِ، لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ"۔[1]

ترجمہ:"میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت ذریرہ خوشبو لگائی"۔

عنبر کے فوائد ونقصان

عنبر گرم ہونے کے ساتھ ساتھ خشک بھی ہوتی ہے، یہ معیار میں کستوری سے گھٹیا ہوتی ہے، سیاہ، سفید چکناہٹ والی ہوتی ہے یہ دل ودماغ کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ سانس بڑھاتی ہے۔ فالج، لقوہ اور غلیظ بلغم میں انتہائی فائدہ مند ہے۔ عنبر کے استعمال سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ جو اس کو عادت بنالے اسے بواسیر ہوجاتی ہے۔ یہ بیماری کافور اور ککڑی سونگھنے سے دور ہوجاتی ہے۔ ٹھنڈے مزاج والوں اور بوڑھوں کے لئے بہت مفید ہے۔[2] ٹھنڈک کی وجہ سے ہونے والے معدہ کے دردوں اور ریاح غلیظہ کے لئے بہترین علاج ہے، اور اس کے پینے سے سدے کھلتے ہیں، اور بیرونی طور پر اس کا ضماد نفع دیتا ہے، اس کا نجور سر درد اور زکام کے لئے مفید ہے۔ اور ٹھنڈک سے ہونے والے درد آدھا سیسی کا شافی علاج ہے۔[3]

---

[1].....(صحيح مسلم: كتاب الحج/باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۸۴۷، رقم الحديث، ۱۱۸۹، دار احياء التراث العربي، بيروت)

"الذَّرِيرَةُ: دَوَاءٌ هِنْدِيٌّ يُتَّخَذُ مِنْ قَصَبِ الذَّرِيرَةِ، وَهِيَ حَارَّةٌ يَابِسَةٌ تَنْفَعُ مِنْ أَوْرَامِ الْمَعِدَةِ وَالْكَبِدِ وَالِاسْتِسْقَاءِ، وَتُقَوِّي الْقَلْبَ لِطِيبِهَا". (الطب النبوي: فصل في هديه ﷺ في علاج البَثْرَةِ، ص، ۸۵، دار الهلال، بيروت)

[2] ....." فقال المختار بن عبدون: العنبر حار يابس، وهو دون المسک، وأجوده الأشهب الخفيف الدسم، وهو يقوی القلب والدماغ، ويزيد فی الروح وينفع من الفالج واللقوة والبلغم الغليظ، ويولد شجاعة، لكنه يضر من اعتاده الباسور، وتدفع مضرته بالكافور وشم الخيار. ويوافق الأمزجة الباردة الرطبة والمشايخ. (حياة الحيوان الكبرى: باب العين المهملة/العنبر، خواص، ج، ۲، ص، ۲۱۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

[3] ....."وَأَوْجَاعِ الْمَعِدَةِ الْبَارِدَةِ، وَالرِّيَاحِ الْغَلِيظَةِ، وَمِنَ السُّدَدِ إِذَا شُرِبَ، أَوْ طُلِيَ بِهِ مِنْ خَارِجٍ، وَإِذَا تُبُخِّرَ بِهِ، نفع من الزكام والصداع، والشقيقة الباردة".. (طب النبوي: فصل في ذكر شيء من الأدوية والأغذية المفردة التي جائت على لسان ﷺ مرتبة على حروف المعجم/حرف العين، ص، ۲۵۹، دار الهلال، بيروت)

Marfat.com

ترنج کے چھلکے کی خوشبو کا فائدہ

اگر ترنج کے چھلکے کو کپڑے میں رکھ دیا جائے تو کپڑے گھن اور دیمک سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور اس کی خوشبو خراب ہوا کی اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ وباء کو دفع کرنے والی ہے۔ اس کو اگر منہ میں رکھا جائے تو منہ کی بدبو زائل ہو جاتی ہے۔ اگر اس کو کھانے وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو ہاضمہ ٹھیک ہوگا۔ [1]

ترنج کی منافع کی تشبیہ قرآن پڑھنے والے مردمومن سے

ترنج کے منافع کی تشبیہ ایسے مومن سے دی گئی ہے جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

حضرت موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا طَیِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لَا رِیحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ، رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَیْسَ لَهَا رِیحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ". [2]

ترجمہ: "اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے اور منافق کی مثال

---

[1] ....."وَمِنْ مَنَافِعِ قِشْرِهِ :أَنَّهُ إِذَا جُعِلَ فِی الثِّیَابِ مَنَعَ السُّوسَ، وَرَائِحَتُهُ تُصْلِحُ فَسَادَ الْهَوَاءِ وَالْوَبَاءِ، وَیُطَیِّبُ النَّكْهَةَ إِذَا أَمْسَكَهُ فِی الْفَمِ، وَیُحَلِّلُ الرِّیَاحَ، وَإِذَا جُعِلَ فِی الطَّعَامِ كَالْأَبَازِیرِ، أَعَانَ عَلَى الْهَضْمِ". (الطب النبوي:فصل في ذكر شيء من الأدوية والأغذية المفردة التي جائت على لسانه ﷺ متبة على حروف المعجم، ص، ٢١٣، دار الهلال، بيروت)

[2] .....(صحيح البخاري: كتاب الأطعمة/باب ذكر الطعام، ج، ٧، ص، ٧٧، رقم الحديث، ٥٤٢٧، دار طوق النجاه)

Marfat.com

جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (پھول) جیسی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے"۔

خوشبو سونگھنا جسم میں طاقت کا سبب ہے

امام شافعی فرماتے ہیں کہ چار چیزیں بدن کو طاقت دیتی ہیں۔

(۱)..... گوشت کھانا (۲)..... خوشبو سونگھنا (۳)..... بغیر جماع کے کثرت سے غسل کرنا (۴)..... اور سوتی کپڑا پہننا [۱]

خوشبو ذہانت وذکاوت میں اضافہ کا سبب ہے

خوشبو ذہانت اور ذکاوت میں زیادتی کا سبب ہے۔ [۲]

خوشبو عقل کو تیز کرتی ہے

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ خوشبو عقل میں اضافے کا سبب ہے۔ [۳]

دھنیے کی خوشبو کا فائدہ

دھنیے کی خوشبو دل ودماغ کو طاقت دیتی ہے۔ [۴]

---

۱ ....."وأربعة أشياء تقوى البدن :أكل اللحم، وشم الطيب، وكثرة الغسل من غير جماع، ولبس الكتان".(حياة الحيوان الكبرى:باب العين المهملة /العصفور ، ج ، ۲ ، ص ، ۱٦٦ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

۲ ....."وأن يقصد به معالجة دماغه لتزيد به فطنته وذكاؤه ويسهل عليه درك مهمات دينه بالفكر".(احياء علوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق /بيان تفصيل الأعمال المتعلقة بالنية، ج ، ۴ ، ص ، ۳۷۲ ، دار المعرفة ، بيروت)

۳ ....."وقال الشافعي رضي الله عنه من نظف ثوبه قل همه ومن طاب ريحه زاد عقله".احياء علوم الدين:الباب الخامس فضل الجمعة وآدبها وسننها وشروطها /بيان آداب الجمعة على ترتيب العادة وهي عشر جمل ، ج ۱ ، ص ، ۱۸۱ ، دارالمعرفة ، بيروت)

۴ .....http://www.urduvb.com/forum/showthread.php?t=28770

Marfat.com

نارنگی کا پتہ چوسنے سے منہ کی بدبو زائل

نارنگی کا پتہ چوسنے سے منی کی بدبو زائل ہوتی ہے، اور منہ سے لہسن، پیاز اور شراب کی بدبو زائل ہوتی ہے۔ نارنگی کے درخت کے پھول کی خوشبو دماغ کو فائدہ اور دل کو قوت بخشتی ہے۔[1]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1] ....."خاصية ورقها إذا مضغ طيب النكهة، ويذهب رائحة الثوم والبصل والخمر، ورائحة زهرها تنفع الدماغ وتقوى القلب". (عجائب النباتات والفواكه والحيوانات: ج ، ۱ ص ، ۴۲)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

خوشبو اور پھل

خوشبودار میٹھا خربوزہ

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے نزدیک کلاچی میں بارشیں برس جائیں اور گومل زام سے سیلابی پانی آجائے تو کلاچی کے چٹیل میدانوں میں کاشت کی گئی مٹھاس میں یکتا خربوزے کی فصل نکھر جاتی ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے کوئی پچیس کلومیٹر دور وزیرستان روڈ پر ہتھالہ کے مقام پر بیس مئی تا بیس جون خربوزے کی منڈیاں لگتی ہیں جہاں سے یہ خربوزہ ملک کے مختلف علاقوں کو بھیجا جاتا ہے۔ کاشتکاروں اور مقامی لوگوں کے مطابق بیضوی شکل کا کوئی ایک فٹ لمبا خربوزہ جس پر لکیریں پڑی ہوتی ہیں میٹھا ہوتا اور میٹھے خربوزے کی ایک اور بڑی پہچان اس کی خوشبو اور رنگت بھی ہوتی ہے۔

بزرگ کاشتکار حاجی پیر غلام کہتے ہیں کہ اس خربوزے کا بیج ان کے آباؤ اجداد سینکڑوں سال پہلے افغانستان سے نقل مکانی کرتے وقت اپنے ساتھ لائے تھے اور اسے بخارا کہا جاتا ہے۔ جبکہ بعض کاشتکاروں کے مطابق یہ بیج سردے اور گرمے کا تھا اور کلاچی کے مخصوص موسمی حالات میں یہ خربوزہ ایک منفرد شکل اختیار کر گیا ہے جسے اب پاکستان بھر میں پسند کیا جاتا ہے۔[1]

دھنیا کا فائدہ

دھنیا خشک ہوتا ہے۔ سبزیوں کو خوشبودار بناتا ہے۔ دل اور دماغ کو جلا دبخشتا ہے۔ نیند لاتا ہے۔ قابض ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔

---

[1]..... http://www.bbc.co.uk/urdu/multimedia/2010/06/100622_watermelom_video.shtml

Marfat.com

(باب نمبر۱۲)

خوشبو اور انبیاء علیہم السلام

خوشبو لگانا تمام انبیاء کی سنت ہے

خوشبو کا استعمال تمام پیغمبروں کی سنت ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: التَّعَطُّرُ، وَالنِّكَاحُ، وَالسِّوَاكُ، وَالْحَيَاءُ.[۱]

ترجمہ: چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں خوشبو لگانا، نکاح کرنا، مسواک اور حیا۔

آدم علیہ السلام کا ہندوستان میں جنت کا خوشبودار درخت اگانا

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ:

"أَطْيَبُ رِيحٍ فِي الْأَرْضِ الْهِنْدِ أُهْبِطَ بِهَا آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَعَلَّقَ شَجَرَهَا مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ". [۲]

ترجمہ: "سب سے زیادہ خوشبودار ہوا، سرزمین ہندوستان میں ہے۔ وہاں پر حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا گیا۔ آپ نے وہاں جنت کا خوشبودار پودا اُگایا"۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو محسوس کرنا

حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو کافی فاصلے سے محسوس کی۔

---

۱ .....(مسند أحمد: حديث أبي أيوب الأنصاري، ج ۳۸، ص ۵۵۳، رقم الحديث ۲۳۵۸۱، مؤسسة الرسالة)

۲ .....(المستدرك على الصحيحين: كتاب تواريخ المتقدمين من الانبياء والمرسلين، ج ۲، ص ۵۹۲، رقم الحديث ۳۹۹۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ . وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ . قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ. فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا، قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ“۔[1]

ترجمہ: ”میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آ جائیں اور اپنے سارے خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔ جب یہ قافلہ روانہ ہوا تو ان کے والد نے کہا کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ میں بہکی ہوئی باتیں کرنے والا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنی قدیم غلطی میں مبتلا ہیں۔ جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت پھر بینا ہو گئے اور (بیٹوں سے) کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے“۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو دونوں بھائی بنیامین اور حضرت یوسف علیہ السلام مل گئے، اور وہ مصر سے واپس جانے لگے تو حضرت یوسف السلام نے فرمایا تم میرا یہ کرتا لے جاؤ میرے والد گرامی کی بصارت میری جدائی میں روتے روتے چلی گئی ہے، تم میری یہ قمیص ان کے چہرے پر ڈال دینا ان شاء اللہ ان کی بینائی واپس لوٹ آئے گی۔ مزید برآں اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

یہ حضرات اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام سے رخصت ہو کر ابھی مصر میں ہی تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو کہا میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں۔

---

[1].....(سورہ یوسف: پارہ ۱۳، رقم الآیۃ ۹۳، ۹۴)

Marfat.com

یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ "ریح یوسف" فرمایا "قمیص یوسف" نہیں فرمایا، اس سے واضح ہو رہا ہے کہ جنت کی خوشبو حضرت یوسف علیہ السلام کی ہی خوشبو تھی، قمیصِ یوسف کی نہ تھی۔ بغوی نے لکھا ہے بادِ صبا نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ خوشخبری دینے والے کے پہنچنے سے پہلے یوسف علیہ السلام کی خوشبو کو پہنچا دے۔
مجاہد نے کہا تین دن کی مسافت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو حضرت یعقوبؑ کو پہنچ گئی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ کے ایک قول کے مطابق آٹھ رات کی مسافت کا ذکر آیا ہے۔ ۱؎
بہرحال حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ بات تو میں نے کہہ دی ہے لیکن مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ تم میری بات کو یہ کہہ کر ٹال دو گے کہ یہ بڑھاپے کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔
حضرت یعقوبؑ کے پاس ان کے عزیز و اقارب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ آپ خام خیالی کا شکار ہو چکے ہیں، یوسفؑ کی ملاقات کی امید کہاں ہے نیز اس کی قمیص کہاں ہے جس کی مہک آپ کو محسوس ہو رہی ہے؟ یہ باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں، جب یہ قافلہ اپنے وطن واپس پہنچا تو بھائیوں میں سے جس نے اپنے والد گرامی کو اچھی خبر سنانے کی ذمہ داری لی تھی وہ حضرت یعقوب کے پاس پہنچا اور یوسفؑ کا کرتا آپ کے چہرے پر ڈال دیا، جیسے ہی بیٹے نے والد گرامی کی چہرے پر کرتا ڈالا اللہ تعالیٰ نے اسی وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی بصارت واپس لوٹا دی، یعقوبؑ نے اپنے پاس موجود لوگوں کو فرمایا کہ میں نے تم سے یہ نہ کہا میں اپنے رب کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۱؎ ....."وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ الَّتي فيها قميص يوسف من مصر وخرجت من عمرانها الى كنعان قَالَ أَبُوهُمْ يعقوب عليه السلام لمن حضره إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ فيه دليل على ان ريح الجنة كان من يوسف نفسه لا من قميصه -والا لقال ريح قميص يوسف -قال البغوى روى ان ريح الصبا استاذنت ربها فى ان ياتى يعقوب بريح يوسف قبل ان ياتيه البشير قال مجاهد أصاب يعقوب ريح يوسف من مسيرة ثلاثة ايام -وحكى عن ابن عباس من مسيرة ثمان ليال وقال الحسن كان بينهما ثمانون فرسخا -وقيل هبت ريح فاحتملت ريح القميص الى يعقوب فوجد ريح الجنة فعلم ان ليس في الأرض من ريح الجنة الا ما كان من ذلك القميص -فلذلك قال إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلا أَنْ تُفَنِّدُونِ". (التفسير المظهري: ج،۵،ص،۱۹۹ ،مكتبة الرشدية ،باكستان)

Marfat.com

فصل نمبر (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خوشبو

رسول اللہؐ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو

نبی مکرم امام الانبیاء والاتقیاء، شفیع المذنبین رحمت دو عالم سرکار دو جہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا جسم اطہر ساری مخلوق میں بے مثل، دلربا، دلنشیں، حسین و جمیل، نازک، نرم، چمکتا، دمکتا اور مہکتا تھا۔ جناب حسان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کی شان میں ایسے کلمات کہہ دیے کہ شاید ہی کوئی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اس تخیل کو پہنچے۔

وَأَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِي وَأَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

جب رسول اللہؐ کے جسم اطہر کا یہ عالم تھا تو ان کی روحانیت کا عالم کیا ہوگا؟۔ لہذا جب میرے محبوب سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا جسم مبارک ساری مخلوق میں اجدر، اکرم، طاہر، مکرم، افضل، اعلی، احسن، اجمل، اشہر، انور، ازہر اور امجد تھا تو پھر میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جسد مبارک کے کمالات واعجاز بھی سب اکمل واعلی تھے۔

بانی دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ایک اور شاعر کہتا ہے۔

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارد تو تنہا داری

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے جسم سے آنے والی خوشبو پیدائشی اور ذاتی تھی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جسم اطہر سے ہر وقت ایسی خوشبو مہکتی تھی کہ دنیا کی ہر خوشبو اس خوشبو کے سامنے ماند پڑ جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ خوشبو کوئی عارضی نہیں تھی بلکہ پیدائشی اور ذاتی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ:

"ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَيهِ ﷺ فَاِذَا بِهِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَرِيْحُهُ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ الْأَذْفَرِ". [1]

ترجمہ: "(جب میرے نور چشم کی پیدائش ہوئی) اور میں نے دیکھا حسن وجمال ایسا تھا جیسے کہ چودھویں کا چاند ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو مہک رہی تھی جیسے بہترین کستوری کی ہوتی ہے"۔

رسول اللہ ؐ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو مشک سے زیادہ معطر تھی

رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار تھی۔

حضرت انس ؓ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:

"مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِماً اِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مُفْطِراً اِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مِنَ اللَّيلِ قَائِماً اِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا نَائِماً اِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِن كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا

---

[1] .....(زرقاني على المواهب : ولادته وعجائب ما رأت، ج، ١، ص، ٢١٥، دار الكتب العلمية) "وَذَكَرَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ أَنَّ تِلْكَ كَانَتْ رَائِحَتَهُ بِلَا طِيبٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". (كتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد، ج، ١، ص، ٦٣، دار الفكر)

Marfat.com

شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَاعَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ"۔ [۱]

ترجمہ: ''جب بھی میرا دل چاہتا کہ آپ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپ کو روزے سے ہی دیکھتا۔ اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا۔ رات میں کھڑے (نماز پڑھتے) دیکھنا چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا۔ اور سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے زیادہ نرم و نازک ریشم کے کپڑوں کو نہیں دیکھا، اور نہ مشک و عنبر کو آپ (ﷺ) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا''۔

رسول اللہؐ کی بغل سے آنے والے خوشبو

حبیب کہتے ہیں کہ بنو حریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ:

" كُنْتُ مَعَ أَبِي حِينَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ إِبْطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ". [۲]

ترجمہ: ''جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو سنگسار کروایا اس وقت میں بھی اپنے والد کے ساتھ موجود تھا جب انہیں پتھر لگنے لگے تو میں ڈر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا آپ کی بغل کا کچھ پسینہ بہہ کر مجھے آ کر لگا اس کی خوشبو مشک کی طرح تھی۔

حضرت محمدؐ کے ہاتھ سے آنے والی خوشبو

رسول اللہؐ کے ہاتھ سے آنے والی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ معطر تھی۔

---

[۱] .....(صحيح البخاري: كتاب الصوم /باب ما يذكر من صوم النبي ﷺ وافطاره ج، ۱، ص، ۴۸۲، رقم الحديث، ۱۹۷۳، دارالكتب العلمية، بيروت)

[۲] .....(سنن الدارمي: مقدمه دارمی، ج ۱، ص، ۲۰۶، رقم الحديث، ۶۴، دارالمغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

ابو جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ:

" خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالهَاجِرَةِ إِلَى البَطْحَاءِ ، فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ ، وَقَامَ النَّاسُ ، فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي ، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ المِسْكِ ". [1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت سفر کے ارادے سے نکلے۔ بطحاء نامی جگہ پر پہنچ کر آپ ﷺ نے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعت (قصر) ادا فرمائی پھر عصر کی بھی دو رکعت (قصر) پڑھی۔ آپ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ (سترہ کے طور پر) گڑا ہوا تھا۔ عون نے اپنے والد گرامی سے اس روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نیزہ کے آگے سے آنے جانے والے آجا رہے تھے۔ پھر صحابہ آپ ﷺ کے پاس آگئے اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر اپنے چہروں پر پھرنے لگے۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا، اس وقت وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا"۔

حضرت جابر بن سمرۃ روایت کرتے ہیں کہ:

"قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صلاةَ الأُولَى .ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ . فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ. فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ

---

[1] .....(صحيح البخاري : كتاب المناقب /باب صفة النبي ﷺ ، ج ، ٢ ، ص ، ٤٢٥، رقم الحديث، ٣٥٥٣ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

وَاحِداً وَاحِداً .قَالَ : و أَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خدِّی. قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْداً أَوْ رِيحاً كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ ". ۱

ترجمہ: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی ،۔ پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوکر اپنے گھر کی طرف نکلے اور میں ساتھ ہولیا۔ سامنے کچھ بچے آئے تو آپؐ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر دست رحمت پھیرا۔ میں نے آپؐ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی جیسے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک خوشبو ساز کی صندوقچی سے نکالا ہو"۔

ایک شبہ کا جواب

ایک سوال کیا جاتا ہے جب رسول اللہؐ کے جسم اطہر سے اتنی خوشبو مہکتی تھی کہ ملنے والوں کے ہاتھ معطر ہو جاتے تو اتنی خوشبو کی موجودگی میں آنخضرتؐ کو مزید خوشبو لگانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپؐ کا جسم اطہر خوشبو سے ہمیشہ معطر رہتا تھا، (اور آپؐ کے جسم کا معطر رہنا بغیر خوشبو کے تھا، نیز رسول اللہؐ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کرم تھا۔) لیکن آنخضرتؐ دوسری خوشبوؤں کا استعمال اس لئے کرتے تھے تاکہ مزید خوشبو پیدا ہو جائے اس لئے کہ آپ پر وحی کا نزول ہوتا تھا اور مسلمانوں کی مجالس میں آپ کا اٹھنا بیٹھنا ہوتا تھا۔ ۲

---

۱ .....(صحیح مسلم: کتاب الفضائل /باب طیب رائحة النبي ﷺ ...، ج ، ۴ ، ص، ۱۸۱۴ ، رقم الحديث ، ۲۳۲۹ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

"وقالت عائشة رضى الله تعالى عنها :كان عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم فى وجهه مثل اللؤلؤ أطيب ريحا من المسک الأذفر وكأن كفه كف عطار مسها طيب أو لم يمسها به، يصافحه المصافح فيظل يومها يجد ريحها، ويضع يده على رأس الصبى فيعرف من بين الصبيان من ريحها على رأسه".(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد :الباب التاسع عشر في عرقه ﷺ وطيبه ، ج ۲ ، ۸۵ ، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲ ....."الأول :قال إسحاق بن راهويه رحمه الله تعالیٰ: أن هذه الرائحة الطيبة كانت رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم من غير طيب. ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے خوشبو کے استعمال پر سوال

محمد بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! "ذکارة العطر" (مردوں کے عطر کے ساتھ)۔ میں نے پوچھا "ذکارة العطر" کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مشک اور عنبر۔ [1]

رسول اللہ ﷺ کے پاس سُکہ تھا

حضرت انس فرماتے ہیں کہ:

"كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا". [2]

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سکہ (مجموعہ خوشبویات) تھا جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے"۔

لفظِ "سُکَّة"

علماء نے لفظ "سُكَّة" کے دو معنی بیان کیے ہیں۔

(۱)..... وہ عطردان، ڈبہ یا شیشی جس میں خوشبو رکھی جاتی ہے۔ اگر یہ معنی لیں تو لفظ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقال النووی رحمه الله تعالى: وهذا مما أكرمه الله تعالى به. قالوا: وكانت الريح الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وإن لم يمس طيبا، ومع هذا كان يستعمل الطيب في أكثر أوقاته مبالغة في طيب ريحه لملاقاة الملائكة وأخذ الوحي ومجالسة المسلمين". (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: الباب التاسع عشر في عرقه ﷺ وطيبه/تنبيهات، ج ۲، ص ۸۸، دار الكتب العلمية)

[1] ....."عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَطَّرُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ بِذِكَارَةِ الْعِطْرِ، قُلْتُ: وَمَا ذِكَارَةُ الْعِطْرِ؟ قَالَتْ: الْمِسْكُ وَالْعَنْبَرُ". مختصر قيام الليل وقيام رمضان وكتاب الوتر، ج ۱، ص ۱۱۲، حديث اكادمي، فيصل آباد، باكستان)

[2] .....(سنن أبي داود: كتاب اللباس/باب ما جاء في استحباب الطيب، ج ۴، ص ۷۶، رقم الحديث ۴۱۶۲، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

"سُــکَّة" سے مراد یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے خوشبو نکال کر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ ۱

(۲)..... دوسرا معنی ایک مرکب خوشبو ہے۔ صاحب قاموس نے تو اس کے بنانے کی ترکیب بھی بیان کی ہے۔ ۲

علامہ عسقلانی "سُکَّة" کو ایک خاص قسم کی مرکب خوشبو کہتے ہیں۔ ۳

بہر حال "سُکَّة" سے مراد عطر دان مراد ہو یا خوشبو رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے نظم وضبط کی طرف اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم سفر وخضر میں ضروریات کی اشیاء اپنے پاس رکھتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کو خوشبو پسند تھی

رسول اللہ ﷺ کو خوشبو بہت محبوب تھی۔

چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

"صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ

---

۱ ....."ويحتمل أن تكون وعاء يوضع فيه الطيب، وهو الظاهر". (الشمائل المحمدية: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، رقم الحاشية، ۵، ج، ۱، ص، ۱۳۰، دار احياء التراث العربي)

۲....."ويحتمل أن يكون قطعة من السک، من السک، وهو طيب مجموع من اخلاط، وقيل: هو من نوع من الطيب". (بذل المجهود: ج، ۱۲، ص، ۱۸۹، دار البشائر الاسلامية، بيروت)

"السُّکُّ طِيبٌ يُتَّخَذُ مِنَ الرَّامِکِ مَدْقُوقًا مَنْخُولًا مَعْجُونًا بِالْمَاءِ، وَيُعْرَکُ شَدِيدًا، وَيُمْسَحُ بِدُهْنِ الْخِيرِيِّ لِئَلَّا يَلْتَصِقَ بِالْإِنَاءِ، وَيُتْرَکُ لَيْلَةً ثُمَّ يُسْحَقُ الْمِسْکُ، وَيُلْقَمُهُ وَيُعْرَکُ شَدِيدًا، وَيُقَرَّصُ وَيُتْرَکُ يَوْمَيْنِ ثُمَّ يُثْقَبُ بِمِسَلَّةٍ، وَيَنْتَظِمُ فِي خَيْطِ قِنَّبٍ وَيُتْرَکُ سَنَةً، وَكُلَّمَا عَتَقَ طَابَتْ رَائِحَتُهُ". (جمع الوسائل في شرح الشمائل: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج ۲، ص، ۳، الطبعة الشرفية، مصر)

۳ ....."وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: هِيَ بِضَمِّ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ، وَالْكَافِ الْمُشَدَّدَةِ طِيبٌ مُرَكَّبٌ". (جمع الوسائل في شرح الشمائل: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج، ۲، ص، ۳، الطبعة الشرفية)

Marfat.com

تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ". ۱؎

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک سیاہ رنگ کی چادر رنگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا جب آپ کو پسینہ آیا تو آپ نے اس میں سے اون کی بد بو محسوس فرمائی پس اسے پھینک دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کو پاکیزہ خوشبو بہت پسند تھی"۔

رسول اللہ ﷺ کا تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک برتن تھا جس میں مسواک رکھی ہوتی تھی، جب آپ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو آپ قضائے حاجت سے فراغت حاصل کرتے، مسواک کرتے اور وضو فرماتے، پھر اپنی بیویوں سے خوشبو طلب فرماتے۔ ۲؎

رسول اللہ ﷺ کو خلوق ناپسند تھی

رسول اللہ ﷺ کو دس چیزیں ناپسند تھیں جن میں خلوق بھی ہے۔ ۳؎

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:

"كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ

۱؎.....(سنن أبي داود: كتاب اللباس /باب في السواد، ج، ۴، ۵۴، رقم الحديث، ۴۰۷۴، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲؎ ....."كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَاءٌ يَعْرِضُ عَلَيْهِ سِوَاكَهُ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ خَلَا، وَاسْتَنْجَى، وَاسْتَاكَ، وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ تَطَلَّبَ الطِّيبَ فِي رِبَاعِ نِسَائِهِ". (مختصر قيام الليل وقيام رمضان وكتاب الوتر، ج، ۱، ص، ۱۱۲، حديث اكادمي، فيصل اباد، باكستان)

۳؎ ..... خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے۔

Marfat.com

وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرَ مَحَلِّهِ أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ". ؎۱

ترجمہ: ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دس باتیں (عادات) ناپسند تھیں۔(۱) زرد رنگ یعنی خلوق (جو ایک خاص قسم کی خوشبو ہے)۔(۲) سفید بالوں کو بدلنا (یعنی سیاہ خضاب لگانا)۔(۳) پاجامہ یا تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔(۴) سونے کی انگوٹھی پہننا۔(۵) بے محل زینت کا کھلا اظہار کرنا (حرام موقع میں)۔(۶) گٹے کھیلنا۔(۷) معوذات کے سوا کسی اور چیز سے جھاڑ پھونک کرنا۔(۸) گنڈے لٹکانا (۹) بے مقصد عزل کرنا۔(۱۰) بچہ کو (ایام رضاعت میں صحبت کر کے) فاسد کرنا (صحت کے اعتبار سے) لیکن یہ حرام نہیں ہے'' (یعنی آخری چیز کو حرام نہ ٹھیراتے تھے)۔

رسول اللہ ﷺ کا زعفران سے لیپ کرنے والے کے سلام کا جواب نہ دینا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

" قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ :اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ". ؎۲

ترجمہ: ''میں اپنے گھر والوں کے پاس پہنچا اور حالت یہ تھی کہ میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے۔تو انہوں نے مجھے (میرے ہاتھوں پر زعفران لگا دیا۔صبح کے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا تو

؎۱ .....(سنن أبي داود: كتاب الخاتم/باب ما جاء في خاتم الذهب ، ج ، ۴، ص ، ۸۹، رقم الحديث ، ۴۲۲۲ ، المكتبة العصرية، صيدا ، بيروت)

؎۲ .....(سنن أبي داؤد: كتاب السنة/باب ترك السلام على اهل الهواء، ج ، ۴، ص ، ۱۹۹ ، رقم الحديث ، ۴۶۰۱ ، المكتبة العصرية ، صيدا ، بيروت)

Marfat.com

آپ نے مجھے جواب نہ دیا اور فرمایا جاؤ اسے دھوڈالو"۔

رسول اللہ ﷺ کا خلوق کی وجہ سے ایک بچہ کے سر پر ہاتھ نہ پھیرنا

سیدنا ولید بن عقبہ (ابن ابی معیط) نے کہا کہ:

" لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ، قَالَ: فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ". [۱]

ترجمہ: "جب اللہ کے نبی نے مکہ فتح کیا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپؐ کے پاس لانے لگے۔ آپؐ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا مگر مجھ پر خلوق (مرکب زعفران) لگی تھی۔ تو آپؐ نے اس وجہ سے میرے سر پر ہاتھ نہ پھیرا۔

رسول اللہ ﷺ کا پسینہ کی بدبو کی وجہ سے جبہ اتارنا

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

"صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ". [۲]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہؐ کے لیے ایک سیاہ رنگ کی چادر رنگی حضور نے اسے زین تن فرمایا، جب آپ کو پسینہ آیا تو آپؐ نے اس میں سے اون کی بدبو محسوس فرمائی پس اسے پھینک دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ اور یہ بھی فرمایا کہ

---

[۱] ....(سنن أبي داؤد: كتاب الترجل/باب في الخلوق للرجل ، ج ، ۴ ، ص ، ۸۰ ، رقم الحديث ، ۴۱۸۱ ، المكتبة العصرية ، صيدا)

[۲] .....(سنن أبي داود : كتاب اللباس /باب في السواد ، ج ، ۴ ، ص، ۵۴ ، رقم الحديث، ۴۰۷۴ ،المكتبة العصرية ،صيدا ، بيروت)

Marfat.com

آپ کو پاکیزہ خوشبو بہت پسند تھی“۔

رسول اللہ ﷺ کی دھونی

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”كَانَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ لِلْجُمُعَةِ بِعُودٍ غَيْرِ مُطَرًّى، وَعَلا عَلَيْهِ بِالْكَافُورِ، وَيَقُولُ: هٰذَا بَخُورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“. [1]

ترجمہ: ”جب بھی وہ دھونی لیتے تو جمعہ کو عود کو بغیر ملے دھونی لیتے، اور اس کے اوپر کافور کے ساتھ، اور کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کی دھونی ہے“۔

عود کی دھونی لینا سنت ہے

عود کی دھونی لینا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے بلکہ آپ ﷺ عود میں کافور ملا کر دھونی لیا کرتے تھے۔

نافع سے روایت ہے کہ:

” كَانَ ابْنُ عُمَرَ اذَا اسْتَجْمَرَ بِأَلُوَّةٍ غير مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ“. [2]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خوشبو کی دھونی لیتے تو (کبھی فقط) اگر کی دھونی لیتے جس میں مشک وغیرہ مخلوط نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) کافور کی دھونی لیتے اس کو اگر کے ساتھ یعنی دونوں کو جمع کر کے آگ میں ڈالتے، نیز ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے“۔

نوٹ: اس حدیث سے اگربتی کی خوشبو لینے اور لوبان کی دھونی وغیرہ دینے کا استحباب معلوم

---

[1] .....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الجمعة/باب كيف يستجمر للجمعة، ج، ۳، ۳۴۷، رقم الحديث، ۵۹۶۷، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

[2] .....(مشكوة: كتاب اللباس/باب الترجل، الفصل الاول، ص، ۳۸۱، امداديه)

Marfat.com

ہوا ہے۔ خوشبو کے حصول کے لئے کسی بھی چیز کو جلانا سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے بدن پر خوشبو کا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ گھر میں بھی عود (خوشبو) کی دھونی دیتے تاکہ گھر معطر و خوشبودار رہے۔ لہذا گھر میں خوشبو کی دھونی دینے کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔ اس سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ گھر کی فضا اور ماحول بھی صاف وشفاف رہے گا۔

رسول اللہ کا فرعون کی قتل کی ہوئی ایک مومنہ عورت کی خوشبو محسوس کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

" أَنَّـهُ لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً، فَقَالَ :يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ؟ قَالَ:هَذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا وَزَوْجِهَا، قَالَ:وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ مَمَرُّهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ، فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ، زَوَّجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ، وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا، وَكَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ، فَطَلَّقَهَا ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى، فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا، فَكَتَمَتْ إِحْدَاهُمَا، وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى، فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى أَتَى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ، فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَحْتَطِبَانِ فَرَأَيَاهُ، فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا، وَأَفْشَى الْآخَرُ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ، فَقِيلَ:وَمَنْ رَآهُ مَعَكَ؟ قَالَ:فُلَانٌ، فَسُئِلَ، فَكَتَمَ وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ، قَالَ :فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْكَاتِمَةَ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشُطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ، إِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ، فَقَالَتْ :تَعِسَ فِرْعَوْنُ، فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا، وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ دِينِهِمَا، فَأَبَيَا، فَقَالَ :إِنِّي قَاتِلُكُمَا، فَقَالَا :إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا، إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ،

Marfat.com

فَـفَـعَـلَ، فَلَمَّا أُسرِیَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ، وَجَدَ رِیحًا طَیِّبَةً، فَسَأَلَ جِبرِیلَ فَأَخبَرَهُ"۔ [1]

ترجمہ: ''جس شب آپ کو معراج کرایا گیا تو ایک موقع پر آپ نے عمدہ خوشبو محسوس کی۔ پوچھا اے جبریل یہ خوشبو کیسی ہے؟ کہنے لگے یہ ایک کنگھی کرنے والی عورت اور اس کے دو بیٹوں اور خاوند کی قبر کی خوشبو ہے اور ان کا واقعہ یہ ہے کہ خضر بنی اسرائیل کے معزز گھرانہ سے تھے ان کے راستہ میں ان کے پاس آ کر انہیں اسلام کی تعلیم دیتا جب خضر جوان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر نے اس عورت کو اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ کسی کو اطلاع نہ دیں (کہ خضر نے مجھے اسلام کی تعلیم دی) اور خضر عورتوں سے قربت (صحبت) نہیں کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی خضر نے اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے بھی یہ عہد لیا کہ کسی کو نہ بتائے ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا لیکن دوسری نے فاش کر دیا (فرعون نے گرفتاری کا حکم دے دیا) لہذا وہ فرار ہو کر سمندر کے ایک جزیرہ میں پہنچ گئے وہاں دو مرد لکڑیاں کاٹنے آئے ان دونوں نے خضر کو دیکھ لیا ان میں سے بھی ایک نے راز رکھا اور دوسرے نے راز فاش کر دیا اور لوگوں کو بتادیا کہ میں نے خضر کو (جزیرہ میں) دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا تو اس

---

[1] .....(سنن ابن ماجه: كتاب الفتن /باب الصبر على البلاء، ج، ۲، ۱۳۳۷، رقم الحديث، ۴۰۳۰، دار احياء الكتب العربية)واللفظ له، المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث، ۱۲۲۷۹، شعب الايمان للبيهقي، رقم الحديث، ۱۵۱۹، مستدرک حاكم رقم الحديث، ۳۸۳۵، مسند البزار، رقم الحديث، ۵۰۶۷، مسند الشاميين، رقم الحديث، ۲۷۳۳، مسند احمد، رقم الحديث، ۲۸۲۱)قال الحاكم:هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.وقال الذهبي في التلخيص: صحيح.وفي حاشية مسند أحمد: إسناده حسن، فقد سمع حماد بن سلمة من عطاء بن السائب قبل الاختلاط عند جمع من الأئمة، وأبو عمر الضرير :اسمه حفص بن عمر البصرى روى له أبو داود، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح.

Marfat.com

نے بات چھپا دی حالانکہ فرعون کے قانون میں جھوٹ کی سزا قتل تھی الغرض اس شخص نے اسی عورت سے شادی کر لی جس نے خضر کا راز رکھا تھا (یہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی) ایک مرتبہ یہ کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی (اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر) گر گئی بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا بسم اللہ! فرعون نے ان سب کو بلوایا اور خاوند بیوی کو اپنا دین چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہ نہ مانے تو اس نے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے ہمیں قتل ہی کرنا ہے تو ہمارے ساتھ یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک ہی قبر میں دفن کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا معراج کی شب رسول اللہ ﷺ نے اسی قبر کی خوشبو محسوس کر کے جبریل علیہ السلام سے سوال کیا تو انہوں نے سب قصہ سنایا''۔

رسول اللہؐ کے گدھے کی خوشبو تم سے بہتر ہے

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گدھے پر سوار ہو کر عبد اللہ بن اُبی کی طرف تشریف لے گئے۔ عبد اللہ نے کہا کہ اپنے گدھے کو ادھر رکھو اس لئے کہ مجھے آپ کے گدھے کی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے، اس پر ایک انصاری صحابی نے کہا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی خوشبو تم سے بہت بہتر ہے۔ اس بات کو سن عبد اللہ بن اُبی کی قوم میں سے ایک آدمی کو غصہ آ گیا اور دونوں میں گالم گلوچ ہونے لگی اور دونوں میں سے ہر شخص کے ساتھی غصہ میں آ گئے جس کی وجہ سے ٹہنیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے لڑائی ہو گئی۔ اس پر درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

''وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔[1]

---

[1] .....(سورة الحجرات: پاره، ۲۶، رقم الآية، ۹)
اخرج أحمد والبخاری ومسلم وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه والبيهقی فی سننه عن أنس قال: قيل للنبی صلّى الله عليه وسلّم ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ’’اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو، پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے‘‘۔

رسول اللہ ﷺ کا علی رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے کی مٹی سونگھانا

’’ أَنَّـهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ، فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْـطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ، فَنَادَى عَلِيٌّ: اصْبِـرْ أَبَـا عَبْدِ اللَّهِ، اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟، دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَغْضَبَكَ أَحَـدٌ، مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. فَمَدَّ يَدَهُ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

لو أتيت عبد الله بن أبي فانطلق إليه وركب حمارا وانطلق المسلمون يمشون وهي أرض سبخة فلما انطلق إليه قال: إليك عني فو الله لقد آذاني ريح حمارك فقال رجل من الأنصار: والله لحمار رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أطيب ريح منك فغضب لعبد الله رجال من قومه فغضب لكل منهما أصحابه فكان بينهم ضرب بالجريد والأيدي والنعال فأنزل الله تعالى فيهم وَإِنْ طَائِفَتَانِ الآية". (روح المعاني: سورة الحجرات، ج، ۱۳، ص، ۳۰۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

"اخرج الشيخان عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم ركب حمارا وانطلق الى عبد الله بن ابي فقال إليك عني فو الله لقد آذاني نتن حمارك فقال رجل من الأنصار والله لحماره أطيب ريحا منك فغضب لعبد الله رجل من قومه فشتما وغضب لكل واحد أصحابه". (التفسير المظهري: سورة الحجرات، ج، ۹، ص، ۴۷، مكتبة الرشدية، باكستان)

Marfat.com

فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا". [۱]

ترجمہ: ''عبداللہ بن نجی کے والد ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، ان کے ذمے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کی خدمت تھی، جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی کے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکار کر فرمایا ابوعبداللہ! فرات کے کنارے پر رک جاؤ، میں نے پوچھا کہ خیریت ہے؟ فرمایا میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو رہی تھی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا، خیر تو ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں؟ فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبریل اٹھ کر گئے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس مٹی کی خوشبو سونگھا سکتا ہوں؟ میں نے انہیں اثبات میں جواب دیا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ایک مٹھی بھر کر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی، بس اس وقت سے اپنے آنسوؤں پر مجھے قابو نہیں ہے''۔

رسول اللہ ﷺ زرد رنگ کی خوشبو کو ناپسند فرماتے تھے

رسول اللہ ﷺ دس چیزوں کو ناپسند فرماتے تھے جن میں زرد رنگ کی خوشبو بھی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ، وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَتَخَتُّمَ الذَّهَبِ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ بِغَيْرِ

[۱] ..... (مسند احمد: مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ج ۲، ص ۷۷، رقم الحديث ۶۴۸، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

مَحِلِّهَا، وَضَرْبَ الْكِعَابِ وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحَلِّهِ، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ". [1]

ترجمہ:''نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس چیزوں کو ناپسند کرتے تھے، سونے کی انگوٹھی پہننے کو، تہبند زمین پر کھینچنے کو، زرد رنگ کی خوشبو کو، سفید بالوں کے اکھیڑنے کو، پانی (مادہ منویہ) کو اس کی جگہ سے ہٹانے کو، معوذات کے علاوہ دوسری چیزوں سے جھاڑ پھونک کرنے کو، رضاعت کے ایام میں بیوی سے قربت کر کے بچے کی صحت خراب کرنے کو، لیکن ان چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار نہیں دیا، نیز تعویذ لٹکانے کو اور اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے بناؤ سنگھار کرنے کو اور گوٹیوں سے کھیلنے کو بھی آنحضرت ﷺ ناپسند فرماتے تھے''۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کو خوشبو سے بھر دینا

حضرت عقبہ بن جہنی بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

" إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ، قَالَ الْمُؤْمِنُونَ: قَدْ قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا، فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا؟ فَيَقُولُونَ: انْطَلِقُوا إِلَى آدَمَ، فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَكَلَّمَهُ، فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُونَ: قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا. فَيَقُولُ آدَمُ: عَلَيْكُمْ بِنُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ: فَيَأْتُونِي فَيَأْذَنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ، فَيَثُورُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعُنِي

[1] .....(مسند أحمد: مسند عبد الله بن مسعود رضی الله عنه، ج ۶، ص ۳۱۵، رقم الحديث، ۳۷۷۴، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

وَيَجْعَلَ لِي نُورًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظُفْرِ قَدَمِي، فَيَقُولُ الْكَافِرُونَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ :قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ، فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضْلَلْتَنَا قَالَ:فَيَقُومُ، فَيَثُورُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، ثُمَّ يَعْظُمُ لِجَهَنَّمَ، فَيَقُولُ عِنْدَ ذٰلِكَ (وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ".[1]

ترجمہ:''جب اللہ تعالیٰ پہلے والے اور بعد والے لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا تو اہل ایمان یہ کہیں گے ہمارے پروردگار نے ہمارے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے۔کون ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے گا وہ کہیں گے تم حضرت آدم کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دست اقدس سے پیدا کیا ہے اور ان کے ساتھ کلام کیا ہے وہ حضرت آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اٹھیں اور ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں شفاعت کریں۔حضرت آدم جواب دیں گے تم حضرت نوح کے پاس جاؤ وہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے حضرت نوح حضرت ابراہیم کی طرف راہنمائی کریں وہ حضرت ابراہیم کی طرف جائیں وہ ان کی راہنمائی حضرت موسیٰ کی طرف کر دیں گے اور وہ لوگ حضرت موسیٰ کی طرف آئیں گے وہ حضرت عیسیٰ کی طرف راہنمائی کریں گے تو حضرت موسیٰ فرمائیں گے میں تمہاری اُمّی، نبی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں۔نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو اللہ مجھے یہ اجازت عطا کرے گا کہ میں ان

---

[1] .....(سنن الدارمي: كتاب الرقاق /باب في الشفاعة، ج ، ۳، ص ، ۱۸۴۹ ، رقم الحديث، ۲۸۴۶ ، دار المغني للنشر والتوزيع ، المملكة العربية السعودية) قال المحقق:إسناده ضعيف عبد الرحمن بن زياد بن أنعم قال الحافظ:والحق فيه أنه ضعيف لكثرة روايته المنكرات)

Marfat.com

کے لئے کھڑا ہو جاؤں تو میری جگہ سے اتنی پاکیزہ خوشبو پھیلے گی کہ جو کسی نے نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آؤں گا وہ میری شفاعت کو قبول کریں گے اور منہ کو یعنی مجھے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک خوشبو سے بھر دیں گے، کافر اس وقت ابلیس سے یہ کہیں گے کہ مومنین کو وہ صاحب مل گئے جوان کی شفاعت کریں گے اور اب تم اٹھو اور پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرو کیونکہ تم نے ہمیں گمراہی کا شکار کیا تھا نبی اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں وہ کھڑا ہوگا اس کی جگہ سے بدبو سے بھر جائے گی ایسی بدبو کسی نے نہیں سونگھی ہوگی پھر وہ انہیں مخصوص ٹھکانے یعنی جہنم میں لے جائے گا۔ اور جب فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان یہ کہے گا بے شک اللہ نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا جو سچا وعدہ تھا اور میں نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا میں اس کی خلاف ورزی کرتا ہوں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات کو مشک دینا

"لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا: إِنِّي قَدْ أَهْدَيْتُ إِلَى النَّجَاشِيِّ حُلَّةً وَأَوَاقِيَّ مِنْ مِسْكٍ، وَلَا أَرَى النَّجَاشِيَّ إِلَّا قَدْ مَاتَ، وَلَا أَرَى إِلَّا هَدِيَّتِي مَرْدُودَةً عَلَيَّ، فَإِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ فَهِيَ لَكِ، قَالَ: وَكَانَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُدَّتْ عَلَيْهِ هَدِيَّتُهُ، فَأَعْطَى كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أُوقِيَّةَ مِسْكٍ، وَأَعْطَى أُمَّ سَلَمَةَ بَقِيَّةَ الْمِسْكِ وَالْحُلَّةَ". [1]

ترجمہ: ''کہ نبیؐ نے حضرت ام سلمہؓ سے نکاح فرمایا تو انہیں بتایا کہ میں نے نجاشی کے پاس ہدیہ کے طور پر ایک حلہ اور چند اوقیہ مشک بھیجی ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ نجاشی فوت ہو گیا ہے اور غالباً میرا بھیجا ہوا ہدیہ واپس آ جائے گا اگر ایسا ہوا تو وہ

[1] .....(مسند احمد بن حنبل: حديث ام كلثوم بنت عقبة ام حميد بن عبد الرحمن، ج، ۴۵، ص، ۲۴۶، رقم الحديث، ۲۷۲۷۶، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

وہ تمہارا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا اور وہ ہدیہ واپس آ گیا، نبی علیہ السلام نے ایک اوقیہ مشک اپنی تمام ازواج مطہرات میں تقسیم کر دیا اور باقی ساری مشک اور وہ جوڑا حضرت ام سلمہ کو دے دیا"۔

حلیمہ سعدیہ کا گھر رسول اللہ ﷺ کی آمد کی وجہ سے مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا

جب حلیمہ سعدیہ امام الرسل جناب محمد رسول اللہ علیہ السلام کو لیکر اپنے گھر میں آئی تو فرمایا کہ میرا گھر تو بنی سعد کے گھروں میں سے ہی نہ رہا۔ آنحضرت ﷺ کی آمد کی وجہ سے میرا گھر مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت واحترام اور آپ کی برکت کا اعتقاد پیدا ہو گیا۔ یہاں تک کہ اگر کسی کو جسم پر کوئی ایذا پہنچتی وہ آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک ایذا والی جگہ پر رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ جلدی صحیح ہو جاتا۔ [1]

رسول اللہ ﷺ کے استنجاء میں استعمال ہونے والے ڈھیلوں سے مشک کی مہک

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صحابی کا قول تحریر کیا ہے کہ:

" رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ فَلَمَّا خَرَجَ نَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الْمَوضِعِ ثَلَاثَةَ أَحْجَارِ اَللَّاتِي اسْتَنْجَى بِهِنَّ فَأَخَذْتُهُنَّ فَإِذَا بِهِنَّ يَفُوحُ مِنْهُنَّ رَوَائِحَ الْمِسْكِ فَكُنْتُ إِذَا جِئْتُ يَوْمَ الْجُمعَةِ الْمَسْجِدَ أَخَذْتُهُنَّ فِي كُمِّي فَتَغْلِبُ رَائِحَتُهُنَّ رَوَائِحَ مَنْ تَطَيَّبَ وَتَعَطَّرَ ". [2]

---

[1]....."وعن حليمة رضي الله عنها لما دخلت به صلى الله عليه وسلم إلى منزلي لم يبق منزل من منازل بني سعد إلا شممنا منه ريح المسك، وألقيت محبته صلى الله عليه وسلم: أي واعتقاد بركته في قلوب الناس، حتى إن أحدهم كان إذا نزل به أذى في جسده أخذ كفه صلى الله عليه وسلم فيضعها على موضع الأذى فيبرأ بإذن الله تعالى سريعا. وكذلك إذا اعتل لهم بعير أو شاة انتهى". (السيرة الحلبية: باب ذكر رضاعه ﷺ وما اتصل به، ج، ص، ۱۳۵، دار الكتب العلمية)

[2].....(شرح الشفاء: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا، فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ۱، ص، ۱۷۰، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

ترجمہ: ''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لئے دور تشریف لے گئے، پس جب واپس تشریف لائے تو میں اس جگہ پہنچا اور دیکھا کہ وہاں تین پتھروں کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے جن سے رسول اللہؐ نے استنجا کیا تھا۔ میں ان تینوں ڈھیلوں کو اٹھالیا تو ان سے مشک جیسی خوشبو مہک رہی تھی (تو میں ان کو گھر لے آیا) پس جب جمعہ کا دن آتا تو میں ان کو آستین میں رکھ کر مسجد میں آتا (اور ایسی عمدہ خوشبو مہکتی کہ) وہ خوشبو ہر کسی کی خوشبو اور عطر پر غالب آجاتی''۔

یہ کوئی اتفاقی امر نہیں تھا کہ ایک بار ایسا ہو گیا یا صحابی اپنی عقیدت کا اظہار کر رہے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اس نے زمین پر فرض کر دیا ہے کہ جب بھی میرے محبوب رفع حاجت کریں فوراً بول و براز نگل جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

" قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي أَرَاکَ تَدْخُلُ الْخَلاءَ ثُمَّ يَجِيءُ الذي بَعْدَکَ فَلاَ يَرَى لِمَا يَخْرُجُ مِنْکَ أَثَراً فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْأَرْضَ أَنْ تَبْتَلِعَ مَاخَرجَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ". [1]

ترجمہ: ''میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہیں اور آپ کے بعد جو بھی بیت الخلاء میں داخل ہو وہ اس چیز کو نہیں دیکھ سکتا جو آپ کے جسم سے نکلتی ہے'' (بول براز) یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ جو کچھ انبیاء کے جسموں سے نکلے تو اس کو نگل لیا کر''۔

بیت المطیبین

رسول اللہ ﷺ کے جسمِ اطہر سے نکلنے والی خوشبو مساجد و گلیوں کو معطر کرنے کے ساتھ گھروں

---

[1] ....."هذا الطريق أقوى طريق طرق الحديث قال دحية في الخصائص بعد ايراده هذا سند ثابت (الخصائص الكبرى: ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف ﷺ، ج، ١، ص، ١٢١، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

کو بھی معطر کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کردی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں البتہ تم میرے پاس ایسی بوتل لے آؤ جس کا منہ چوڑا ہو اور درخت کی لکڑی بھی۔ چنانچہ وہ شخص یہ دونوں چیزیں آپ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے اپنی بازوؤں سے پسینہ لے کر اس بوتل میں بھر دیا یہاں تک کہ وہ بوتل پسینہ سے بھر گئی۔ آپ نے اس آدمی (سائل) سے فرمایا کہ اپنی بیٹی کو کہو کہ اس لکڑی کو اس بوتل میں ڈال کر خوشبو لگائے۔ جب اس نے اس بوتل سے خوشبو لگائی تو اہل مدینہ نے اس خوشبو کو محسوس کیا اور پھر اس گھر کا نام "بیت المطیبین" رکھ دیا گیا۔ [1]

مہر نبوت سے کستوری کی خوشبو

جس طرح امام الانبیاء ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبو مہکتی تھی اسی طرح مہر نبوت سے بھی کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

"أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ

---

[1] ....."وَأخرج ابو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَابْن عَسَاكِر عَن أبي هُرَيْرَة قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ يَا رَسُول الله إِنِّي زوجت ابْنَتي وَأحب أَن تعينني قَالَ مَا عِنْدِي شَيْء وَلَكِن إيتني بقارورة وَاسِعَة الرَّأْس وعود شَجَرَة فَأَتَاهُ بهما فَجعل النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَسْلت الْعرق من ذِرَاعَيْهِ حَتَّى امْتَلَأت القارورة قَالَ فَخذهَا وَمر ابْنَتك ان تغمس هَذَا الْعود فِي القارورة وتطيب بِهِ فَكَانَت اذا تطيبت بِهِ يشم أهل الْمَدِينَة رَائِحَة ذَلِك الطّيب فسموا بَيت المطيبين". (الخصائص الكبرى: ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف ﷺ، ج، ۱، ص، ۱۱۵، دارالكتب العلمية، بيروت)

"وروى أبو يعلى والطبراني قصة الذى استعان به -صلى الله عليه وسلم -على تجهيز ابنته، فلم يكن عنده شيء، فاستدعاه بقارورة فسلت له فيها من عرقه، وقال: مرها فلتطيب به، فكانت إذا تطيبت به شم أهل المدينة ذلك الطيب فسموا بيت المطيبين". (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: المقصد الثالث/الفصل الأول في كمال خلقته وجمال صورته ﷺ وشرفه وكرمه، ج، ۲، ص، ۸۸، المكتبة التوفيقية، القاهرة، مصر)

Marfat.com

بِفَمِي فَكَانَ ينم عَلَيَّ مِسْكٌ". ۱؎

ترجمہ: ''مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے (سواری پر) بٹھالیا۔ تب میں بطور لقمہ آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لیا، تو مجھے کستوری کی خوشبو آتی تھی''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کو غسل دیتے وقت خوشبو کا محسوس کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سرور دو عالم ﷺ کو غسل دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان آپ نے زندگی پاکیزہ گزاری اور آپ کی وفات بھی پاکیزہ ہے اور فرمایا کہ غسل دیتے وقت رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو مہکی کہ اس جیسی خوشبو کبھی کسی نے محسوس نہیں کی۔ ۲؎

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت

ہارون بن سعد فرماتے ہیں کہ:

" كَانَ عِنْدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِسْكٌ، فَأَوْصَى أَنْ يُحَنَّطَ بِهِ، قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: هُوَ فَضْلُ حَنُوطِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وَسَلَّمَ". ۳؎

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مُشک (خوشبو) تھی۔ اور حضرت

۱؎ .....(كتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد ، ج ، ۱ ، ص ، ۶۳ ، دار الفكر)

۲؎ ....."وَأخرجَ ابْن سعد عَن عبد الله بن الْحَارِث أن عليا غسل النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَجعل يَقُول بِأبي أَنْت طبت حَيا وطبت مَيتا قَالَ وسطعت ريح طيبَة فَلم يَجدوا مثلهَا قطّ". (الخصائص الكبرى: ذكر ما وقع عند وفاته رسول اللّيه ﷺ من المعجزات والخصائص ، ج ، ۲ ، ص ، ۴۸۳)

"وقد روى عن على كرم الله وجهه أنه حين غسل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مسح بطنه فلم يجد شيئا فقال طبت حيا وميتا وفى رواية فاح ريح المسك فى البيت لما فى بطنه قيل وانتشر فى المدينة". (شرح الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام ، ج ، ۱ ، ص ، ۱۶۹ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

۳؎ .....(دلائل النبوة: باب ما جاء في كفن رسول الله ﷺ و حنوطه ، ۷ ، ص ، ۲۴۹ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے کفن کو یہ خوشبو لگانا، اس لئے کہ یہ خوشبو رسول اللہ ﷺ کو لگائے جانے والے خوشبو سے بچ گئی تھی''۔

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ سے خوشبو

حضرت ام سلمٰی سے روایت ہے کہ:

"وضعت يدي على صدر رسول الله ﷺ يوم مات، وهو في جمع، آكل، وأتوضأ، ما يذهب ريح المسك من يدي". [1]

ترجمہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وصال کے دن آپ (صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم) کے سینہ (مبارک) پر اپنا ہاتھ رکھا اور وہ میری ہتھیلی میں تھا، میں کھانا کھاتی اور وضو کرتی لیکن میرے ہاتھ سے مشک کی خوشبو نہیں گئی۔

رسول اللہ کے ساتھ مصافحہ کرنے والے سے خوشبو

رسول اللہ جس سے مصافحہ فرماتے وہ سارا دن اس کی خوشبو پاتا۔ [2]

---

[1] .....(إمتاع الأسماع: ذكر ما حفظ عنه ﷺ في مرض موته من الأحكام والوصايا ونحو ذلك حتى توفاه الله تبارك وتعالىٰ، ج ۱۴، ص ۵۱۲، دارالكتب العلمية، بيروت)

"عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ، فَمَرَّ بِي جُمَعٌ آكُلُ، وَأَتَوَضَّأُ، مَا تَذْهَبُ رِيحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِي".

(دلائل النبوة للبيهقي مخرجا: باب مايؤثر عنه ﷺ من ألفاظه في مرض موته، وما جاء في حاله عند وفاته قد مضى قوله يوم الاثنين حين كشف الستر، ومضى وقوله قبل ذلك يوم الخميس، ج ۷، ۲۱۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

"وروى ابن أبي بكر في سيرته أن أم سلمة وضعت يدها على صدر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعد موته فمكثت جمعا لا تأكل ولا تتوضأ إلا وجدت ريح المسك بين يديها". (شرح الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا / فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج ۱، ص ۱۶۷، دارالكتب العلمية، بيروت)

[2] ....."قَالَ غَيْرُهُ مَسَّهَا بِطِيبٍ أَمْ لَمْ يَمَسَّهَا يُصَافِحُ الْمُصَافِحَ فَيَظَلُّ يَوْمَهُ يَجِدُ رِيحَهَا".

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو سونگھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

" سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ "۔ [1]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ اہل بیت میں سے سب سے زیادہ محبت کس سے کرتے ہیں؟ فرمایا حسن وحسین سے۔ مزید یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے"۔

خوشبو بچہ کی پہچان

رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کسی بچہ کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرتے تو وہ مہکنے لگتا اور دوسرے بچوں میں خوشبو کے باعث پہچانا جاتا۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(كتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد، ج، ۱، ص، ۶۲، دارالفكر)

[1] .....(سنن الترمذي: كتاب المناقب /باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما، ص، ۴۹۷، ج، ۴، رقم الحديث، ۳۷۷۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2] ....."وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَيُعْرَفُ مِنْ بَيْنِ الصِّبْيَانِ بِرِيحِهَا"۔

(كتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد، ج، ۱، ص، ۶۲، دارالفكر)

Marfat.com

آقا نامدارؐ کی خوشبو سے گلی مہک اٹھتی

رسول اللہؐ جس رستے سے گزرتے یا جس گلی سے گزرتے وہ معطر ہو جاتی۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقاً فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ، أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ". [1]

ترجمہ: "رسول اللہؐ جب کسی راستہ سے گذرتے تو آپؐ کے بعد جو شخص اس راستہ سے گذرتا وہ نبی کریمؐ کے جسم مبارک کی خوشبو یا یہ کہا کہ آپؐ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے معلوم کر لیتا کہ آپؐ اس راستہ سے تشریف لے گئے ہیں"۔

رسول اللہؐ کا رات خوشبو کی وجہ سے پہچانا جانا

ابراہیم نخعی روایت کرتے ہیں کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِرِيحِ الطِّيبِ". [2]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی پاکیزگی کی وجہ سے آپ کو رات کے وقت بھی پہچان لیا جاتا تھا"۔

رسول اللہؐ کے پسینہ کی خوشبو

رسول اللہؐ کی پسینہ کی خوشبو تمام خوشبوؤں سے زیادہ معطر تھی۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

مَا مَسِسْتُ حَرِيراً وَلاَ دِيبَاجاً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ، وَلاَ شَمِمْتُ رِيحاً قَطُّ، أَوْ عَرْفاً قَطُّ، أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ. [3]

---

[1] .....(سنن الدارمي: ج ۱، ص ۲۰۷، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)
[2] .....(سنن الدارمي: باب في حسن النبي ﷺ، ج ۱، ص ۲۰۷، رقم الحديث ۶۶، دار المغني
[3] .....(صحيح البخاري: كتاب المناقب /باب صفة النبي، ج ۲، ص ۴۲۷، رقم الحديث ۳۵۶۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ”نہ تو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر و دیباج میرے ہاتھوں نے چھوا اور نہ میں نے کبھی خوشبو یا عطر نبی کریم ﷺ کے پسینہ کی خوشبو سے عمدہ پائی“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلاَ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقاً ، وَلاَ مَسَسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلاَ حَرِيراً وَلاَ شَيْئاً كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلاَ شَمَمْتُ مِسْكاً قَطُّ وَلاَ عِطْراً كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ“. [1]

ترجمہ: ”میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا۔ نہ میرے کسی کام کو کر لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپؐ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسی عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو“۔

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کر صَلِّ عَلٰی — جھوم کر کہہ رہی ہے یہ بادِ صبا
ایسی خوش بو چمن کے گلوں میں کہاں — جو نبی کے پسینے میں موجود ہے

[1] .....(سنن الترمذي: كتاب البر والصلة/باب ما جاء في خُلقِ النبي ﷺ ، ج ، ٣ ، ص ، ١١٨ ، رقم الحديث ، ٢٠١٥ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

رسول اللہؐ کے سر مبارک کے بال کا سرخ ہونے کا سبب خوشبو

رسول اللہؐ کے سر مبارک کا ایک بال سرخ تھا جو خوشبو کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔

چنانچہ حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرتے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

"كَانَ رَبْعَةً مِنَ القَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلاَ بِالقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ، أَمْهَقَ وَلاَ آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ، وَلاَ سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ، فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ". [1]

ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نہ تو حد اعتدال سے) زیادہ طویل تھے اور نہ پست قد رنگ نہ تو بالکل سفید تھا نہ گندم گوں بال سر کے نہ تو زیادہ گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے (بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے) چالیس سال کی عمر میں آنحضرتؐ پر وحی کا نزول شروع ہوا اس کے بعد دس برس آپؐ مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں اور (وفات کے وقت) آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کے بالوں میں سے ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے پوچھا یہ بال سرخ کیوں ہے؟ تو کہا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے"۔

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب المناقب/باب صفة النبي ﷺ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۸۷ ، رقم الحديث ، ۳۵۴۷ ، دار طوق النجاه)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا داڑھی کو ورس اور زعفران لگانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کو ورس اور زعفران لگایا کرتے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ". ؎١

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گائے کی صاف کھال کے جوتے پہنا کرتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس اور زعفران سے رنگ لیا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے"۔

ڈول سے مشک جیسی خوشبو

رسول اللہ ﷺ کے کلی کرنے کی وجہ سے ڈول میں سے مشک جیسی یا اس سے اعلیٰ خوشبو آنے لگی۔

حضرت وائل فرماتے ہیں کہ:

"أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَ مَضْمَضَ ، ثُمَّ مَجَّهُ فِي الدَّلْوِ مِسْكاً ، أَوْ قَالَ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ ، وَاسْتَنْثَرَ خَارِجاً مِنَ الدَّلْوِ ". ؎٢

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زمزم کا ڈول لایا گیا آپؐ نے پیا، پھر وضو کیا اور کلی کرنے کے لئے پانی لیا، پھر آپؐ نے ڈول میں کلی کی مشک کی مانند یا اس

؎١ .....(سنن أبي داود: كتاب الترجل، باب في خضاب الصفرة ، ص ، ٥٩٠ ، رقم الحديث ٤٢١٠ ، دار السلام) واللفظ له دلائل النبوة : ج ، ١ ، ص ، ٢٣٨ ، باب ذكر شيب النبي ﷺ وما ورد في خضابه ، دار الكتب العلمية ، دار الريان للتراث)

"ورس یمن کی ایک بوٹی کو کہتے ہیں، اس سے زرد رنگ نکلتا ہے۔ احادیث میں زرد رنگ سے کپڑوں کو رنگنے سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا یہاں داڑھی اور سر کو رنگنا مراد ہے۔ عثمانی

؎٢ .....(مسند الحميدي: حديث وائل حجر الحضرمي رضى الله عنه ، ج ، ٢ ، ص ، ١٣٦ ، رقم الحديث ، ٩١٠ ، دار السقاء ، دمشق ، سوريا)

Marfat.com

سے بھی اچھی خوشبو تھی اور ڈول سے باہر ناک سینکی"۔

حضرت وائل فرماتے ہیں کہ:

"رَأَیْتُ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِدَلْوٍ ، فَمَضْمَضَ مِنْهُ، فَمَجَّ فِيهِ مِسْكاً ، أَوْأَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ ، وَاسْتَنْثَرَ خَارِجاً مِنَ الْدَلْوِ "۔[1]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس ڈول لایا گیا آپؐ نے کلی کے لئے اس میں سے پانی لیا اور ڈول میں ہی کلی کی کستوری کی مانند یا اس سے بھی اعلیٰ خوشبو تھی اور ڈول سے باہر ناک سنکی"۔

رسول اللہؐ کے کُلی کے پانی سے جھاڑی مہکنے لگی

ربیع الابرار میں ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ:

"نزل النبي ﷺ خيمة خالتها أم معبد واسمها عاتكة فغسل يديه ثم تمضمض ومج في عوسجة الى جانب الخيمة فاصبحت كاعظم شجرة وجائت بثمر في لون الورد وارائحة العنبر ما أكل منها جائع الا شبع ولا ظمآن الا روى ولا سقيم الا شفي ولا أكل ورقها بعير ولا شاة الا كثر لبنها فكنا نسيمها المباركة فأصبحنا ذات يوم سقط ورقها وصغر ثمرها ففزعنا من ذلك فجاء الخبر بأن النبي صلى الله عليه وسلم قد مات ثم بعد ثلاثين سنة أصبحت ذات شوك من أسفلها ومن أعلاها وذهبت بهجتها فجاء الخبر بموت علي فما أثمرت بعد ذلك فكنا ننتفع بورقها ثم أصبحنا ذات يوم والدم ينبع من أصلها وسقط ورقها فجاء

[1] .....(سنن ابن ماجه: كتاب الطهارة وسننها /باب المج في الاناء ، ج ، ۱ ، ۲۱۶ ، رقم الحديث ، ۶۵۹ ، دار احياء الكتب العربية ، فيصل عيسى البابي الحلبي)

Marfat.com

الخبر بقتل الحسين رضى الله عنه". [1]

ترجمہ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خالہ ام معبد عاتکہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں جلوہ افروز ہوئے، وہاں آپ نے وضو فرمایا اور کلی عوسجہ نامی خاردار جھاڑی پر پھینکی جب صبح اسے دیکھا گیا تو وہ ایک پھلدار درخت بن چکا تھا، زعفرانی پھل اور عنبر جیسی مہک ماحول کو مہکا رہی تھی۔ اس درخت کے پھل کو جو کوئی بیمار کھاتا صحت پاتا پیاسا سیراب ہو جاتا، بکری یا اونٹنی وغیرہ کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا، چنانچہ ہم لوگوں نے اس درخت کا نام ''مبارک'' رکھ دیا۔ ایک دن صبح کو دیکھا گیا تو اس کے پتے جھڑ چکے ہیں اور پھل چھوٹے ہو گئے ہیں ہم پریشان ہو گئے یہاں تک کہ خبر آئی نبی اکرمؐ دار بقاء کی طرف کوچ فرما چکے ہیں۔ تیس سال کے بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار بن گیا اس کا حسن اور شادابی جاتی رہی، پھر خبر آئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں، اس کے بعد اسے کبھی پھل نہ لگا جس سے ہم برابر فائدہ اٹھاتے آرہے تھے یہاں تک کہ ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش زن ہوا اور اس کے پتے گر گئے ہم اسی طرح پریشان تھے کہ خبر آئی کہ حضرت حسین رضی اللہ بمعہ اپنے ساتھیوں شہید کر دیئے گئے ہیں''۔

رسول اللہؐ کے کلی کرنے سے کنویں سے مشک جیسی خوشبو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی کرنے سے کنویں سے مشک جیسی خوشبو آنے لگی۔

حضرت وائل فرماتے ہیں کہ:

"أُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ مَجَّ فِي الْدَلْوِ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْبِئْرِ أَوْ شَرِبَ مِنَ الْدَّلْوِ، ثُمَّ مَجَّ فِي الْبِئْرِ،

[1] .....(نزهة المجالس و منتخب النفائس: فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين اجمالا و تفصيلا مناقب أبي بكر و عمر جميعا رضى الله عنهما، ج ٢، ص ١٧٩، المطبعة الكاستلية)

Marfat.com

فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ "۔ ؎۱

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی کا ڈول لایا گیا، آپ نے پانی پیا، پھر ڈول ہی میں کلی کی، پھر (پانی) کنویں میں انڈیل دیا یا ڈول میں سے پیا، پھر کنویں میں کلی کی، پس کنویں سے مشک جیسی خوشبو مہکنے لگی"۔

رسول اللہؐ کو خوشبو محبوب تھی

رسول اللہ کو خوشبو بہت پسند تھی۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

"حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا: النِّسَاءُ، وَالطِّيبُ، وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ"۔ ؎۲

ترجمہ: "دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں، عورت، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

رسول اللہؐ کے فضلات سے مشک کی خوشبو

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب سرکار دو عالمؐ کی تخلیق ایسی فرمائی ہے کہ آنحضرت ؐ اطہر الطاہرین اور اطیب الطیبین قرار پائے۔ سرکار دو عالمؐ کی کوئی چیز ناپاک نہیں۔ اسی بنا پر فقہاء اور مجتہدین امتؒ نے رحمت کائناتؐ کے فضلات (بول وبراز) کو طیب وطاہر قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو خواتین تھیں دونوں کا نام برکت تھا۔ ایک برکت ام ایمن اور دوسری ام یوسف۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں جبکہ ام یوسف ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ ؎۳

؎۱ .....(مسند احمد: حديث وائل بن حجر، ج ۳۱، ص ۱۳۴، رقم الحديث ۱۸۸۳۸)

؎۲ .....(مسند احمد: مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ج ۱۹، ص ۳۰۷، رقم الحديث ۱۲۲۹۴، مؤسسة الرسالة)

؎۳ ....."قال الأبي رحمه الله تعالى: والمعروف أن الحبشية انما هي بركة أخرى جارية ام حبيبة، قدمت معها من الحبشة،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی چار پائی کے نیچے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، ایک دن فخر دو عالم ﷺ نے اس میں پیشاب کیا بعد ازاں میں اٹھی، مجھے پیاس لگ رہی تھی میں نے وہ (بول) والا اٹھایا اور پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا اے ام ایمن اس پیالے میں جو کچھ ہے زمیں پر ڈال دو، میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ اس پیالہ میں تھا میں نے وہ پی لیا ہے، یہ سن کر رحمت دو عالم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ سید الکونین کی داڑھ مبارک بھی ہنسی کی وجہ سے ظاہر ہوئیں، مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے ام ایمن کو بجائے ناراض ہونے کے ارشاد فرمایا: اے ام ایمن! آئندہ کبھی تیرا پیٹ درد نہیں کرے گا اور تیرا پیٹ کبھی دوزخ نہ جائے گا۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وكانت تكني أم يوسف ، كانت تخدم النبي ﷺ أي وهى التي شربت بوله ﷺ كما سيأتي ".(السيرة الحلبية : باب ذكر مولده ﷺ وشرف وكرم ، ج ، ١ ، ص ، ٧٨)

[1] ....."كما لا ينقل انه أمر خاضنته أم أيمن بركة الحبشية رضى اللّٰه عنها بغسل فمها ولا هي غسلته من ذلك لما شربت بوله ﷺ .فعنها رضى الله عنها انها قالت: قام رسول الله ﷺ من الليل الى فخارة أي تحت سريره فبال فيها فقمت وأنا عطشي فشربت ما في الفخارة وأنا لا أشعر ، فلما أصبح النبي ﷺ قال :يا أم أيمن وقمي الى تلك الفخارة فأهريقي ما فيها ، فقالت: والله شربت ما فيها ، فضحك ﷺ حتى بدت نواجذه ، ثم قال : "لا يجفر ...بطنك بعده أبداً". وفي لفظ "لا تلج النار بطنك".(سيرة الحلبية :الجزء الثاني /باب ذكر مغازيه ﷺ ، غزوة أحد ، ج ، ٢ ، ص ، ٣١٩ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

"وقد روى نحو من هذا (أي عن النبي ﷺ) في امرأة شربت بوله ، فقال لها :" لن تشتكي عجع بطنك أبداً".ولم يأمر واحداً بغسل فمه ولا نهاه عن عودة ......وقيل: هي أم ايمن وكانت تخدم النبي ﷺ ، قالت: وكان لوسول الله ﷺ قدح من عدانٍ يوضع تحت سريره يبول فيه من الليل ، فبال فيه ليلةً ثم افتقده ، فلم يجد فيه شيئاً ، فسأل بركةَ (اسم هذه المرأة) عنه فقالت : قمت وأنا عطشانة فشربته وأنا لا أعلم (أي أنه بوله) ....روى حديثها ابن جريج ......وغيره".(شرح الشفاء للقاضي عياض مع شرحه للملا على القاري ، الباب الثاني في تكميل اللّٰه تعالىٰ له المحاسن خَلقاً و خُلقاً ، فصل :وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه السلام ، ج ، ١ ، ص، ١٧١ ، ١٧٢ ، دارالكتب العلمية بيروت)

"وأخرجه الحسن بن سفيان في مسنده والحاكم والدار القطني والطبراني وأبو نعيم من حديث أبي

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

قاضی عیاضؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ [1]

ام ایمن نے بول پی لیا یہ حدیث صحیح ہے۔ دار قطنی نے امام مسلم اور امام بخاری کی شرائط پر اس حدیث کو صحیح پایا نیز یہ بھی کہا کہ شیخین کو یہ حدیث اپنی اپنی صحیح میں رقم کرنی چاہیے تھی۔

اسی طرح برکت حبشیہ جس کی کنیت ام یوسف تھی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بول پیا تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ’’تجھے موت تک صحت وتندرستی عطا ہوگئی اور تو نے اپنے آپ کو نارِ جہنم سے بچالیا۔ چنانچہ وہ (برکت حبشیہ) مرض الموت سے پہلے کبھی بیمار نہ ہوئی۔ [2]

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ کا بول پینے والوں پر نکیر نہ کرنا اور مزید یہ کہ اس پر خوشخبری کا سنانا اس کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔

رسول اللہؐ کے فضلات کی پاکی سے متعلق فتاوی جات

ذیل میں رسول اللہ ﷺ کے فضلات کے متعلق فقہائے کرام کے چند فتاوی جات نذر قارئین کیے جاتے ہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مالک النخعي عن الأسود بن قيس عن نبيح العنزي عن ام ايمن قالت: قام رسول الله ﷺ من الليل الى فخارة في جانب البيت ، فبال فيها ، فقمت من الليل وأنا عطشانة ، فشربت ما فيها وأنا لا أشعر ، فلما أصبح النبي ﷺ قال: "يا ام ايمن !قومي فاهريقي ما في تلك الفخارة "فقلت : والله شربت ما فيها ، قالت فضحک رسول الله ﷺ حتى بدت نواجذه ثم قال : أما والله لا يججعن بطنک أبداً ".(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية : الفصل الأول في كمال خلقته وجمال صورته ، ج ۵ ، ص ، ۵۴۹،۵۴۸ ، دار الكتب العلميه،بيروت)

[1] ....."وَحَدِيثُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ أَلْزَمَ الدَّارَقُطْنِي مُسْلِماً وَالْبُخَارِي إِخْرَاجَهُ فِي الصَّحِيحِ ".(شرح الشفاء : ج ، ۱ ، ص ، ۱۷۱ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

[2] ....."وقد شرب بوله ﷺ أيضاً يقال لها بركة بنت ثعلبة بن عمرو ، كانت تخدم ام حبيبة رضى الله عنها ؛ جائت معها من الحبشة : أي ومن ثم قيل لها بركة الحبشية ......فقال لها ﷺ حين علم أنها شربت ذلک "صحة يا ام يوسف" فما مرضت قط حتى كان مرضها الذي ماتت فيه ". سيرة الحلبية:الجزء الثاني /باب ذكر مغازيه ﷺ ، غزوة احد ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۱۹ ، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

”وَ قَالَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ الْعَرَبِيِّ بَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْوُهُ طَاهِرَان وَهُوَ أَحَدُ قَوْلِي الشَّافِعِيِّ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي الرَّوْضَةِ اِنَّ بَوْلَهُ وَ دَمَهُ وَسَائِرَ فَضَلاتِهِ طَاهِرَةٌ “. [1]

ترجمہ: ”ابوبکر ابن العربی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بول و براز پاک ہیں اور امام شافعی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کا بھی یہی ایک قول ہے۔ اور امام نووی نے ”الرّوضۃ“ میں کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا بول، خون اور تمام فضلات طاہر ہیں“۔

”وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لا يَتَقَذَّرُهُ أَحَدٌ بَلْ يَتَبَرَّكُوْنَ بِأَثَارِهِ ﷺ فَقَدْ كَانُوْا يَتَبَرَّكُوْنَ بِبُصَاقِهِ ﷺ وَنُخَامَتِهِ وَيُدَلِّكُوْنَ بِذَلِكَ وُجُوْهَهُمْ وَشَرِبَ بَعْضُهُمْ بَوْلَهُ وَبَعْضُهُمْ دَمَهُ وَغَيْرُ ذَلِكَ مِمَّا هُوَ مَعْرُوْفٌ مِنْ عَظِيْمِ اِعْتِنَائِهِمْ بِأَثَارِهِ ﷺ اَلَّتِي يُخَالِفُهُ فِيْهَا غَيْرُهُ“. [2]

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ سے کوئی بھی (مومن) گھن نہیں کرتا تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات و آثار برکت حاصل کیا کرتے تھے کیونکہ صحابہ کرام (رضوان اللہ عنہم اجمعین) سرکار دوعالم ﷺ کی تھوک اور رینٹھ کو بھی مبارک جانتے تھے اور ان چیزوں کو اپنے چہروں پر مل لیا کرتے تھے، اور بعض نے تو رسول اللہ ﷺ کا بول بھی پی لیا تھا کیونکہ یہ بات مشہور و معروف ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت ﷺ کے تبرکات کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے، البتہ اس میں غیر لوگ اختلاف کرتے ہیں“۔

”فَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِطَهَارَةِ هَذَيْنِ الْحَدَثَيْنِ مِنْهُ ﷺ“. [3]

ترجمہ: اہل علم کی ایک جماعت نے نبی کریم ﷺ کے بول و براز کو پاک قرار دیا ہے۔

---

[1] .....(شرح الشفا: الباب الثاني في تكميل الله له المحاسن خلقا وخلقا /فصل: وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ۱، ص، ۱۶۸، دارالكتب العلمية)

[2] .....(شرح النووي على مسلم: ج، ۱۳، ص، ۲۲۴، دار احياء التراث العربي، بيروت)

[3] .....(شرح الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالىٰ له المحاسن خلقا وخلقا، فصل: وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ۱، ص، ۱۶۸، دارالكتب العلمية، بيروت

Marfat.com

علامہ روح البیان رقم طراز ہیں:

"وَفِي إنسَانِ الْعُيُوْنِ أَنَّ فَضَلاتَهُ طَاهِرَةٌ". ۱؎

ترجمہ: "انسان العیون میں ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کے فضلات پاک ہیں"۔

مزید فرمایا کہ:

يحكي أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الرِّيَاضَةِ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ الْحَقَّانِي كَانَ يُشَمُّ مِنْ فَضَلاتِهِ رَائِحَةُ الْمِسْكِ وِذَلِكَ لَيْسَ بِبَعِيْدٍ لِصَفْوَةِ بَاطِنِهِمْ وَسُرْيَانِ آثَارِ حَالِهِمْ إِلَى جَمِيْعِ أَعْضَائِهِمْ وَأَجْزَائِهِمْ. ۲؎

ترجمہ: "اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقبول بندے جو کہ اہل ریاضت اور محققین میں سے اور حقانی توحید والے تھے ان کے فضلات (بول وبراز وغیر) سے کستوری جیسی مہک آیا کرتی تھی اور یہ کچھ بعید بھی نہیں، کیونکہ ان کے باطن ان کے احوال کی وجہ سے صاف ہو چکے ہیں اور ان کے باطنی احوال کے آثار ان کے اعضاء اور اجزاء تک سرایت کر جاتے ہیں"۔

علامہ زرقانی رقم طراز ہیں:

وَهُوَ الطَّهَارَةُ عَلَى الرَّاجِحِ وَمَجْمُوْعُ مَنْ قِيْلَ: اِنَّهُ شَرِبَ دَمَهُ لاَ فِي خُصُوْصِ هَذَا الْيَوْمِ مَالِكُ بْنُ سَنَانٍ هَذا وَعَلِيٌّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُوْ طَيْبَةَ الْحَجَّامَ وَسَالِمُ ابْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ وَسَفِيْنَةُ مَوْلَى الْمُصْطَفَى. ۳؎

ترجمہ: "نبی اکرمؐ کے فضلات راجح قول کے مطابق پاک ہیں۔ مزید برآں جن حضرات نے رسول اللہ ﷺ کا خون پیا ہے وہ حضرات مالک بن سنان، علی،

۱؎..... (روح البیان: ج،۵، ص، ۶، دارالفکر، بیروت)
۲؎ .....(روح البیان: ج، ۵، ص، ۶، ۷، دارالفکر، بیروت)
۳؎ .....(شرح الزرقاني على المواهب للدنية بالمنح المحدية: كتاب المغازي /غزوة أحد، ج، ۲، ص، ۴۲۶، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

عبداللہ بن زبیر، ابوطیبہ حجام، سالم بن ابوالحجاج اور سفینہ ہیں"۔

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ:

"صَحَّحَ بَعْضُ أَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ طَهارةَ بَوْلِهِ ﷺ وَسَائِرِفَضَلَاتِهِ ، وَبِهِ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ كَمَا نَقَلَهُ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنْيَةِ عَنْ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ لِلْعَيْنِيِّ وَصَرَّحَ بِهِ الْبِيْرِيُّ فِي شَرْحِ الْأَشْبَاهِ . قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ :تَظَافَرَتْ الْأَدِلَّةُ عَلَى ذٰلِكَ.وَعَدَّ الْأَئِمَّةُ ذٰلِكَ مِنْ خَصَائِصِهِ ﷺ. وَنَقَلَ بَعْضُهُمْ عَنْ شَرْحِ الْمِشْكَاةِ لِمُنْلَا عَلِيٍّ الْقَارِي أَنَّهُ قَالَ: اخْتَارَهُ كَثِيْرٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، وَأَطَالَ فِي تَحْقِيقِهِ فِي شَرْحِهِ عَلَى الشَّمَائِلِ فِي مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ".[1]

ترجمہ "بعض ائمہ شافعیہ نے نبی کریم ﷺ کے بول اور دیگر فضلات کے پاک ہونے کی تصحیح کی ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا بھی ہے، جیسا کہ "مواہب اللدنیہ" میں عینی شرح بخاری سے نقل کیا ہے۔ اور علامہ بیری نے اس کی تصریح شرح اشباہ میں کی ہے۔ اور علامہ ابن حجر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے فضلات کی پاکی پر دلائل کثرت سے موجود ہیں۔ اور ائمہ کرام نے فضلات کی پاکی کو نبی کریم ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے۔ اور بعض ائمہ نے ملا علی قاری کی تصنیف مرقاۃ شرح مشکوۃ سے نقل کیا ہے کہ اس حکم (یعنی فضلات کے طہارت) کو ہمارے بہت سے اصحاب نے اختیار کیا ہے، اور شرح شمائل کے خوشبو کے باب میں ملا علی قاری نے طویل تحقیق کی ہے"۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک سوال کے جواب میں رقم طراز ہیں۔ سوال اور جواب دونوں سپرد قلم کیے جاتے ہیں۔

---

[1] .....(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب الأنجاس ، مطلب في طهارة بوله ﷺ ، ج، ١ ، ص ، ٥٢٢ ، ٥٢٣ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

سوال: حضور اقدسؐ کا جنگ احد میں بعض صحابہ کا زخم کا چوسنا اور اس کا ذائقہ حاصل کرنا اور حضور علیہ السلام کا بول لے جانا روایت معتبرہ سے ثابت ہے درحالیکہ یہ دونوں چیزیں نجس العین ہیں پس اس واقعہ کی تاویل کیا ہے ارشاد فرمایا جاوے۔

الجواب: روایت کی تو میں نے تنقید نہیں کی لیکن اگر یہ ثابت بھی ہو تو علماء نے حضور اقدسؐ کے ان رطوبات کو طاہر کہا ہے علامہ شامی نے اس کی تحقیق کی ہے پس کچھ بھی اشکال نہیں اور اس کی کوئی دلیل میں نے کسی کے کلام میں منقول نہیں دیکھی لیکن اسی وقت میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ کہ حضورؐ نے ان شاربین پر نکیر نہیں فرمایا اور آپ کا نکیر نہ فرمانا حجۃ شرعیہ بالا جماع ہے۔ [1]

بہر حال مذکورہ واقعات اور فقہاء کرام کی تصریحات سے یہ بات یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ امام الانبیاء والاتقیاء شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ علیہ السلام کے فضلات نہ صرف پاک تھے بلکہ ان سے مشک جیسی خوشبو مہکتی تھی۔ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

رسول اللہ علیہ السلام قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے آپ کے واپس آنے پر جب میں داخل ہوئی تو میں نے وہاں مشک کی خوشبو کے علاوہ کچھ بھی نہ پایا۔ [3]

---

[1] ..... (امداد الفتاوی: ج ۱، ص ۸۰، مطبوعہ دار العلوم کراچی)

[2] ..... "وكانت الأرض تبتلع بوله وفضلته ويفوح من ذلك المكان ما هو من أطيب من ريح المسك". (وسيلة الاسلام بالنبي عليه الصلاة والسلام، ج ۱، ص ۱۴۱، دار الغرب الاسلامي، بيروت، لبنان)

"حَكَى بَعْضُ الْمُعْتَنِينَ بِأَخْبَارِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْأَرْضُ فَابْتَلَعَتْ غَائِطَهُ وَبَوْلَهُ وَفَاحَتْ لِذَلِكَ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". (كتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالیٰ له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد، ج ۱، ص ۶۳، دار الفكر)

[3] ...... "دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم لقضاء حاجته فدخلت فلم أر شيئا ووجدت ريح المسك فقلت: يا رسول الله إني لم أر شيئا! قال: إن الأرض أمرت أن تكفته منا معاشر الأنبياء". (شرف المصطفى: جامع أبواب نسبه الشّريف صلى الله عليه وسلم وما جاء في طهارة أصله وكرامة محتده صلى الله عليه وسلم/فصل ذكر الآية في بوله وغائطه ﷺ، ج ۲، ص ۱۱۴، دار البشائر)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

صحابہ کرامؓ اور خوشبو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے گلابی نسبت والی چارصد حوریں

حضرت عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

ان في الجنة حورا خلقهن الله من الورد يقال لهن الورديات لا يتزوج منهن الا نبي أو صديق أو شهيد وان لأبي بكر منهن أربعمائة[۱]

ترجمہ: ''جنت میں کچھ مخصوص حوریں ہیں جنہیں گلاب سے تخلیق کیا گیا ہے، وہ جنت میں گلابی نسبت سے مشہور ہیں۔ وہ انبیاء، رسول، صدیق اور شہداء کے لئے وقف ہوں گی اور حضرت ابوبکرؓ کی ملکیت میں ایسی چارسو حوریں دی جائیں گی''۔

ہندوستان کے سیاہ گلاب کے درخت میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر کا نام

علی بن عبداللہ ہاشمی رقی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں ہندوستان کے بعض شہروں میں گیا تو میں نے وہاں کی بعض بستیوں میں سیاہ گلاب کا درخت دیکھا جس کا پھول بہت بڑا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں بہت ہی عمدہ خوشبو ہوتی ہے اس پر سفید حروف میں لکھا ہوا تھا۔

''لا اله الاالله محمد رسول الله ابوبكر الصديق عمر الفاروق''

مجھے شبہ ہوا اور میں نے سمجھا کہ یہ مصنوعی ہے سو میں نے ایک شگفتہ کلی چیر کر دیکھی تو اس میں بھی وہی عبارت دیکھی جو باقی پھولوں میں تھی، اس بستی میں اس گلاب کے بہت درخت تھے۔[۲]

---

۱ .....(نزهة المجالس و منتخب النفائس: فضائل الصحابة رضى الله عنهم اجمعين اجمالا و تفصيلا مناقب أبي بكر و عمر جميعا رضى الله عنهما ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۴۹ ، المكتبة الكاستلية)

۲ .....(ازالة: ج ۱ ، ص ، ۱۳۵ بحواله ازالة الضيق بسيرة سيدنا ابوبكر الصديق ، اداره اشاعت الاسلام)

Marfat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو مشک سے نفیس

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ:

ایک دفعہ کچھ لوگوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! ہم نے آپ سے زیادہ انصاف پسند حق گو اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان کے لئے سخت کسی کو نہیں دیکھا آپ آنحضرت ﷺ کے بعد بہتر شخصیت ہیں وہاں حضرت عوف بن مالک بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ تم غلط کہہ رہے ہو۔ واللہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ بہتر شخصیت دیکھی ہے کہنے لگے وہ کون ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ ٹھیک کہہ رہے ہیں جبکہ ان کا کہنا صحیح نہیں۔ اللہ کی قسم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ نفیس تھی۔ [1]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب میں اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنا

ابن عساکر سے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے ایک سال کے بعد اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں مجھے خواب میں دکھلا۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اس وقت میں نے حساب و کتاب سے فراغت پائی ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو قریب تھا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت منہدم ہو جاتی۔ [2]

---

[1] ....."أن نفرا قالوا لعمر بن الخطاب: واللہ! ما رأينا رجلا أقضى بالقسط ولا أقول بالحق ولا أشد على المنافقين منک يا أمير المؤمنين! فأنت خير الناس بعد رسول الله ﷺ، فقال عوف بن مالک: كذبتم، والله! لقد رأينا خيرا منه بعد النبي ﷺ. فقال من هو يا عوف؟ فقال أبوبكر، فقال عمر: صدق عوف وكذبتم، والله! لقد كان أبوبكر أطيب من ريح المسک". (كنز العمال: باب فضائل الصحابة /فضل الصديق رضي الله عنه، ج ۱۲، ص، ۴۹۷، رقم الحديث ۳۵۶۲۹، مؤسسة الرسالة)

[2] .....(تاریخ الخلفاء، اردو: ۲۱۴)

Marfat.com

اے فالودے! تیری خوشبو عمدہ ہے

حضرت عبداللہ بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ:

أنه أتى بفالوذج فوضع قدامه بين يديه، فقال: إنک طيب الريح، حسن اللون، طيب الطعم؛ لكن أكره أن أعوّد نفسي ما لم تعتده.[1]

ترجمہ: ''حضرت علی بن ابی طالب کے پاس ایک مرتبہ فالودہ لایا گیا اوران کے سامنے رکھا گیا تو فالودے کو مخاطب کر کے فرمایا اے فالودے! تیری خوشبو بہت اچھی ہے، رنگ بھی خوبصورت ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے، لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے جس چیز کی عادت نہیں ہے میں خود اس کا عادی ہو جاؤں''۔

راستے کے لوگوں کا حضرت ابن عباس کو ان کی خوشبو کیوجہ سے پہچاننا

لوگ حضرت ابن عباس کو ان کی خوشبو کی وجہ سے رستے میں پہچان لیا کرتے تھے۔

چنانچہ ابی قلابہ روایت کرتے ہیں کہ:

'' كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ عَرَفَ جِيرَانُ الطَّرِيقِ ، أَنَّهُ قَدْ مَرَّ مِنْ طِيبِ رِيحِهِ''.[2]

ترجمہ: ''جب وہ اپنے گھر سے مسجد جاتے تو راستے کے لوگ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خوشبو محسوس کرنے سے ان کے گزرنے کو پہچان لیا کرتے تھے''۔

خوشبو حضرت ابن عمر، حضرت ابوقتادہ اور حضرت ابو اسید ساعدی کی پہچان

حضرت عثمان بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

[1] .....(حيلة الصحابه: الباب الرابع باب الهجرة/زهد علی بن أبی طالب رضی الله عنه طعامه رضی الله عنه، ج ۲، ص، ۵۷۰، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان)

[2] .....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب، باب ما يستحب للرجل أن يوجد ريحه منه، ج ۵، ص، ۳۰۴، رقم الحديث، ۲۶۳۲۹ مكتبة الرشد، الرياض) قلت: وهذا على شرط البخاري .عثماني)

Marfat.com

رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ وَ أَبَا هُرَیْرَةَ وَ أَبَا قَتَادَةَ وَ أَبَا أُسَیْدَ السَّاعِدِيَّ یَمُرُّوْنَ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ فِي الْكُتَّابِ فَنَجِدُ مِنْهُمْ رِیْحَ الْعَبِیْرِ وَهُوَ الْخَلُوْقُ.[1]

ترجمہ: ''میں نے ابن عمر، ابو ہریرۃ، ابوقتادۃ اور حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ہمارے مکتب کے پاس سے گزرتے تھے، تو ہم ان سے خاص عطر کی مہک پاتے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمدہ خوشبو استعمال کرنا

حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

''كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یُعْرَفُ بِرِیْحِ الطِّیْبِ''.[2]

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ عطر کی مہک سے پہچان لئے جاتے تھے''۔

قاسم بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ ایسی خوشبو استعمال کرتے تھے جس میں مشک ہوتی۔[3]

---

[1] .....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب، باب ما يستحبّ للرجل أن يوجد ريحه منه، ج، ۵، ص، ۳۰۴، رقم الحديث، ۲۶۳۳۱، مكتبة الرشد، الرياض) واللفظ لهٗ، المعجم الكبير للطبراني، ج، ۳، ص، ۲۴۰، رقم الحديث، ۳۲۷۲، مطبوعه، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

[2] .....(مصنف لابن أبي شيبة: ج، ۵، ص، ۳۰۴، رقم الحديث، ۲۶۳۳۳، مكتبة الرشد)

[3] .....''كَانَ عَبْدُاللهِ يَتَطَيَّبُ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ''(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب /ما يستحب للرجل أن يوجد ريحه منه، ج، ۱۳، ص، ۴۲۱، رقم الحديث، ۲۶۸۵۶، شركة دارالقبلة، المملكة العربية السعودية)

كَانَ عَبْدُ اللهِ مِنْ اَجْوَدِ النَّاسِ ثَوْباً أَبْيَضَ، وَمِنْ أَطْيَبِ النَّاسِ رِيْحاً''.

(المعجم الكبير للطبراني: ج، ۹، ص، ۲۴۰، رقم الحديث، ۹۱۷۶، مكتبة ابن تيمية، القاهرة، واللفظ له مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب، باب ما يستحب للرجل أن يوجد ريحه منه)

قال الهيثمي: رواه الطبراني، ونفيع هذا ذكره ابن أبي حاتم ولم يجرحه، وكذلک سليمان بن مينا، وبقية رجاله ثقات، الا أن ابن أبي حاتم، قال: لم يسمع المسعودي من سليمان، وهو مرسل، وابو نعيم سمع المسعودي قبل الاختلاط''.(مجمع الزوائد:باب اظهار النعم واللباس الحسن، ج، ۵، ص، ۱۳۵، مكتبة القدسي القاهرة)

Marfat.com

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد اپنے ہاتھ اور داڑھی میں خوشبو لگانا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھ اور داڑھی میں مشک ملتے۔ [۱]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد عطر لگانا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ وضو کے بعد خوشبو کا استعمال فرماتے تھے۔

وَكَانَ أَبُوْ قَتَادَةَ اِذَا تَوَضَّأَ لَبِسَ ثِيَابَهُ وَ دَعَا بِسُكَّةٍ لَهُ فَامْتَسَحَ بِهَا .[۲]

ترجمہ: ''جب ابوقتادہ وضو سے فارغ ہو جاتے تو کپڑے پہنتے اور ایک عطر دان منگواتے اور اس میں سے خوشبو لگاتے''۔

حضرت سلمان فارسی کا موت سے قبل اپنی بیوی کو خوشبو چھڑکنے کا حکم دینا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ۳۵ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ۲۵۰ سال تھی، مدائن میں مقیم تھے، وہیں بیمار ہوئے اور وہیں فوت ہوئے۔ وفات سے قبل اپنی بیوی سے فرمایا آج میرے پاس زیارت کرنے والے فرشتے آئیں گے، تم ایسا کرو کہ پانی میں مشک گھول کر میرے بستر کے چاروں طرف چھڑک دو، کیوں کہ فرشتوں کو خوشبو مرغوب ہے، اور پھر کچھ دیر کے لیے مجھے اکیلا چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان کی اہلیہ نے حکم کی تعمیل کی، تھوڑی دیر میں جو آ کر دیکھا تو بدن سے روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی اور یوں محسوس ہو رہا

---

[۱] ..... ''أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ يَأْخُذُ الْمِسْكَ ، فَيُدِيْفُهُ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِ لِحْيَتَهُ''.
(مجمع الزوائد: كتاب الطهارة، باب الطيب بعد الوضوء، ج، ١، ص، ٢٤٠، رقم الحديث، ١٢٣٢ ، مكتبة القدسي ، القاهرة)

[۲] .....(مختصر قيام الليل و قيام رمضان و كتاب الوتر : ج ، ١ ، ص ، ١١٢ ، حديث اكادمي ، فيصل آباد ، باكستان)

Marfat.com

تھا کہ آرام کی نیند سو گئے ہیں۔ [1]

تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال

صحابہ کرام اور تابعین تہجد کے وقت خوشبو کے استعمال کو پسند فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"كَانُوا يَكْرَهُونَ أَكْلَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَ الْكُرَّاثِ لِلْقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ وَ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ عِنْدَ قِيَامِهِ مِنَ الَّيْلِ طِيباً". [2]

ترجمہ: ''صحابہ کرام اور تابعین نمازِ تہجد کی وجہ سے رات پیاز اور لہسن اور کراث (لہسن کی مانند بودار سبزی) کھانے کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور رات کو تہجد میں اٹھنے کے وقت خوشبو استعمال کرنے کو پسند فرماتے تھے''۔

نوٹ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تہجد کے وقت خوشبو کے استعمال کو پسند کرنے کی اور کیا وجہ ہو سکتی تھی سوائے اس کے کہ خوشبو اللہ اور اس کے فرشتوں کو محبوب ہے، مزید برآں وقت تہجد انتہائی بابرکت وقت ہے۔

" وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمِ الصَّنْعَانِيُّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ لِلتَّهَجُّدِ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَتَنَاوَلَ مِنْ طِيْبِ أَهْلِهِ وَكَانَ مِنَ الْمُتَهَجِّدِينَ ". [3]

ترجمہ: ''مغیرہ بن حکیم صنعانی رحمہ اللہ جب تہجد پڑھنے کا ارادے کرتے تو عمدہ

---

[1]..... "فلما حضرته الوفاة قال هاتي المسك فمرسها في ماء ثم قال انضحيها حولي فانه يأتيني زو'ر الان ليس بانس ولا جان ففعلت فلم يمكث بعد ذلك إلا قليلا حتى قبض وفي اخرى انه قال يجدون الريح ولا ياكلون الطعام.(صفة الصفوة: ج، ١، ص، ٢١٠، دار الحديث، القاهرة، مصر)

[2]..... (شعب الايمان للبيهقي:فصل في لبس الحسن من الثياب والتطيب لقراء ة القرآن ، ج ، ٣، ص، ٤٥٢ ، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض ، واللفظ له ، مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر المروزي ، رقم الحديث ، ١٠٨)

[3]..... (مختصر قيام الليل ، باب الاغتسال لقيام الليل والتطيب ولبس الثياب الحسنة الخ ، ج ، ١ ، ص، ١١٢ ، حديث اكادمي ، فيصل اباد ، باكستان)

Marfat.com

لباس پہنتے اور اپنے گھر والوں کی خوشبو استعمال فرماتے اور وہ تہجد گزاروں میں سے تھے"۔

تمیم داری رحمہ اللہ تعالیٰ کا تہجد کے وقت غالیہ کا استعمال کرنا

حضرت تمیم داری رحمہ اللہ تعالیٰ جب تہجد پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو غالیہ (خوشبو) کا استعمال فرماتے اور انہوں نے ایک ہزار درہم کا کپڑا خریدا تھا جس میں وہ نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے۔[۱]

ثمامہ بن عبداللہ کا عزرہ بن ثابت کو خوشبو کا تحفہ دینا

ابو معمر عبدالوارث عزرہ بن ثابت انصاری بیان کرتے ہیں کہ:

" دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ". [۲]

ترجمہ "میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ کو خوشبو دی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خوشبو واپس نہ کرتے تھے"۔

رسول اللہ ﷺ کا حضرت ام سُلیم کو باندی کے جسم کو سونگھنے کا حکم دینا

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ:

" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ أُمَّ سُلَيْمٍ تَنْظُرُ إِلَى جَارِيَةٍ، فَقَالَ: شُمِّي عَوَارِضَهَا، وَانْظُرِي إِلَى عُرْقُوبَيْهَا". [۳]

---

[۱] ..... "وَكَانَ تَمِيمُ الدَّارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ اغْتَلَفَ بِالْغَالِيَةِ وَاشْتَرَى حُلَّةً بِأَلْفٍ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا".

[۲] .....(صحيح البخاري: كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها/باب ما لا يرد من الهدية، ج۳،ص۱۵۷، رقم الحديث، ۲۵۸۲، دار طوق النجاة)

[۳] .....(مسند أحمد :مسند أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه، ج۲۱،ص۱۰۵، رقم الحديث، ۱۳۴۲۴، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک باندی دیکھنے کے لئے بھیجا اور فرمایا اس کے جسم کی خوشبو کو سونگھ کر دیکھنا اور اس کی ایڑی کے پٹھے پر غور کرنا“۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا رسول اللہؐ کے بالوں کو اپنی خوشبو میں ڈالنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ قَبَضَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْ رَأْسِهِ، فَلَمَّا حَلَقَهُ الْحَجَّامُ أَخَذَهُ، فَجَاءَ بِهِ أُمَّ سُلَيْمٍ فَجَعَلَتْ تَجْعَلُهُ فِي طِيبِهَا“. [1]

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) جب حجام سے سر منڈوانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سر کے ایک حصے کے بال اپنے ہاتھوں میں لے لئے، پھر وہ بال ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں اور وہ انہیں اپنی خوشبو میں ڈال لیا کرتیں تھیں“۔

حضرت انس کا موت کے وقت رسول اللہؐ کے پسینہ کو حنوط میں ملانے کی وصیت کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ایک شیشی میں جمع شدہ پسینہ کو حنوط میں ملانے کی وصیت فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ:

”أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطَعاً، فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ، قَالَ: فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ،

---

[1] .....(مسند احمد: مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج، ۲۰، ص، ۴۳۶، رقم الحدیث، ۱۳۲۱۸، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ ، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الوَفَاةُ ، أَوصى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ، قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ ".[1]

ترجمہ: "(ان کی والدہ) ام سُلیم رسول اللہ کے لئے چمڑے کا فرش بچھا دیتی تھیں اور نبی کریمؐ ان کے یہاں اسی پر قیلولہ فرمالیا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ جب آنحضرتؐ سو گئے (اور بیدار ہوئے) تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہؐ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) آپ کے بال لے لئے اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور پھر سُک (ایک خوشبو) میں اسے ملالیا۔ بیان کیا ہے کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ اس سُک (جس میں رسول اللہؐ کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے ان کے حنوط میں ملا دیا جائے۔ بیان کیا ہے کہ پھر اسے ان کے حنوط میں ملایا گیا"۔

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ کی خوشبو کا سبب

سیدنا عتبہ بن فرقد سلمی رضی اللہ عنہ کے بدن سے ہر وقت خوشبو آتی رہتی تھی حالانکہ وہ خوشبو کا استعمال بھی نہیں کرتے تھے۔ ان کی چار بیویاں تھی وہ آپس میں کوشش کرتیں کہ میری خوشبو سب سے اچھی ہو لیکن جب ان کے شوہر عتبہ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لاتے تو سب کی خوشبوئیں ماند پڑ جاتیں اور حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی خوشبو غالب آجاتی۔ جب عتبہؓ گھر سے باہر جاتے تو لوگ کہتے کہ ہم نے عتبہ سے اچھی خوشبو کبھی نہیں محسوس کی۔ ایک دن چاروں بیویاں اکٹھی ہو کر عرض کرتی ہیں اے ہمارے سرتاج کیا بات ہے ہم ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے عمدہ سے عمدہ خوشبو کا استعمال کرتی ہیں مگر آپ گھر تشریف

---

[1] ..... (صحيح البخاري: كتاب الاستئذان /باب من زار قوماً فقال عندهم ، ج ، ۴ ، ص ،۱۵۷ ، رقم الحديث ، ۶۲۸۱ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

لاتے ہیں تو ہماری لگائی ہوئی خوشبو ماند پر جاتی ہے اور آپ کی خوشبو مہکتی رہتی ہے۔اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ سن کر حضرت عتبہ نے کہا کہ میں بیمار ہو گیا تھا میرے جسم پر پھنسیاں (پت) نکل آئی تھی تو میں اپنے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیماری کی شکایت کی تو امام الانبیاءؑ نے کرتا اتارنے کا حکم دیا چنانچہ میں کرتا اتار کر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیا، رحمت دو عالمؐ نے اپنے ہاتھ مبارک پر پھونک ماری پھر اس ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے ساتھ مل کر میری پشت اور میرے پیٹ پر دونوں ہاتھ پھیر دیے، اسی لمحے سے میرے جسم سے یہ خوشبو مہک رہی ہے۔ [1]

---

[1] ....."أن عتبة بن فرقد السلمي كان يشم منه رائحة الطيب ولا يمس طيبا، لكونه صلى الله عليه وسلم نفث في يده الشريفة ومرّ بها صلى الله عليه وسلم على جسده .قال بعض نساء عتبة :كنا أربع نسوة ما منا امرأة إلا وهي تجتهد في الطيب لتكون أطيب من صاحبتها وما يمس عتبة الطيب، وإذا خرج إلى الناس، قالوا :ما شممنا ريحا أطيب من ريح عتبة، فقلن له يوما :إنا لنجهد في الطيب ولأنت أطيب ريحا منا فممّ ذلك؟ فقال:أخذني الشرا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فشكوت إليه ذلك، فأمرني أن أتجرد فتجردت وقعدت بين يديه صلى الله عليه وسلم، وألقيت ثوبي على فرجي، فنفث صلى الله عليه وسلم في يده الشريفة ودلك بها الأخرى ثم مسح ظهري وبطني بيديه فعبق هذا الطيب من يديه يومئذ.(السيرة الحلبية:باب ذكر بنذ من معجزاته ﷺ ، ج ، ٣، ص ،٣٩٦ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

"عَن أم عَاصِم امْرَأَة عتبَة بن فرقد قَالَت كُنَّا عِند عتبَة أربع نسْوَة مَا منا امْرَأَة إِلَّا وَهِي تجتهد فِي الطّيب لتكون أطيب من صاحبتها وَمَا يمس عتبَة الطّيب وَهُوَ اطيب ريحًا منا وَكَانَ إِذا خرج إِلَى النَّاس قَالُوا مَا شممنا ريحًا اطيب من ريح عتبَة فَقُلْنَا لَهُ فِي ذَلِك قَالَ أَخَذَنِي الشرى على عهد رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فشكوت ذَلِك إِلَيْهِ فَأمرنِي أَن أتجرد فتجردت وَقَعَدت بَين يَدَيْهِ وألقيت ثوبي على فَرجي فنفث فِي يَده ثمَّ وضع يَده على ظَهْرِي وبطني فعبق بِي هَذَا الطّيب من يَوْمئِذٍ".(الخصائص الكبرى:فائدة في عدم احتراق المنديل الذي كان يمسح به رسول الله ﷺ وجهه ، ج ، ٢، ص ، ١٤١ ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

"وعن أم عاصم امرأة عتبة بن فرقد السلمي قالت :كنا عند عتبة أربع نسوة، فما منا امرأة إلا وهي تجتهد في الطيب لتكون أطيب ريحا منا، وكان إذا خرج إلى الناس قالوا :ما شممنا ريحا أطيب من ريح عتبة، فقلت له يوما :إنا لنجتهد في الطيب، ولأنت أطيب ريحا منا فمم ذلك؟ فقال :اخذني الشرى على عهد رسول الله -صلى الله عليه وسلم - فأتيته فشكوت ذلك إليه، فأمرني أن أتجرد، فتجردت وقعدت بين يديه، وألقيت ثوبي على فرجي، فنفث في يده ثم مسح ظهري وبطني بيده، فعبق بي هذا الطيب من يومئذ". المواهب اللدنية:بالمح المحدية: المقصد الثالث/الفصل الأول في

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

حضرت حسن بن علی کا حضرت اشعث بن قیس کو خوشبو لگانا

حضرت حفص بن جابر فرماتے ہیں کہ:

"لَـمَّـا مَاتَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ فَلَا تُهَيِّجُوهُ حَتَّى تَأْتُونِي بِهِ ، قَالَ:فَأُتِيَ بِهِ فَدَعَا بِحَنُوطٍ فَوَضَّأَ بِهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:ادْرُجُوا". [۱]

ترجمہ:"جب اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فوت ہوئے،تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم ان کو غسل دے لو تو کفن دینے سے پہلے اس کو میرے پاس لانا، چنانچہ ان کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لایا گیا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوشبو منگوا کر ان کے ہاتھ، پاؤں، اور چہرے پر ملی۔ پھر فرمایا: اس کو کفن پہنا دو"۔

نوٹ: مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ مردہ کو کفن دینے سے پہلے خوشبو لگانی چاہیے۔

اس نوجوان کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک سے پاکیزہ ہے

لجلاج سے روایت ہے کہ:

"أَنَّـهُ كَـانَ قَـاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّـاسُ مَـعَهَـا وَثُـرْتُ فِيـمَـنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ قَالَ الْفَتَى

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

كمال خلقته وجمال صورته ﷺ وشرفه و كرمه ، ج ، ٢، ص ، ٨٨، المكتبة التوفيقية ، القاهرة)
اس حدیث کے بارے میں امام سیوطی فرماتے ہیں کہ "وَأخرج الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِسَنَد جيد".

[۱] .....(المستدرک على الصحيحين للحاكم: كتاب معرفة الصحابة/ذكر الاشعث بن قيس الكندي رضى الله عنه ، ج ، ٣ ، ص ، ٦٠٠ ، رقم الحديث ، ٦٢٢٢ ، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا"۔[1]

ترجمہ: "وہ بازار میں بیٹھے کام کررہے تھے کہ ایک عورت گزری اس نے بچہ اٹھایا ہوا تھا لوگ اسے دیکھ کر اس کے ساتھ اٹھ گئے اور میں بھی اٹھنے والوں کے ساتھ اٹھ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا پہنچا تو آپ کہہ رہے تھے کہ یہ جو بچہ تیرے ساتھ ہے اس کا باپ کون ہے؟ وہ چپ رہی ایک جوان جو اس کے برابر تھا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کا باپ ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس بچے کا باپ کون ہے وہ جوان کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کا باپ ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اردگرد بیٹھے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے ان سے سوال کیا کہ اس جوان کے بارے میں تو انہوں نے کہا کہ ہم تو اسے اچھا ہی خیال کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے اس نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اسے سنگسار کردیا

---

[1] .....(سنن ابي داوٗد: كتاب الحدود /باب رجم ماعز بن مالك، ج، ۴، ص، ۱۵۰، رقم الحديث، ۴۴۳۵، المكتبة العصرية، صيدا)

Marfat.com

جائے چنانچہ اسے سنگسار کردیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم اس نوجوان کو لے کر نکلے اور اس کے لیے ہم نے گڑھا کھودا یہاں تک کہ ہم نے اس کو گڑھے میں کھڑا کیا پھر اسے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ پرسکون ہوگیا (مرگیا) پھر ایک آدمی اس رجم کیے ہوئے نوجوان کے بارے میں پوچھتا ہوا آیا تو ہم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے پس ہم نے کہا یہ آدمی آیا ہے اس خبیث کے بارے میں پوچھتا ہے رسول اللہ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو زیادہ پاکیزہ ہے اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے۔ اس وقت معلوم ہوا کہ وہ آدمی نوجوان کا باپ تھا پھر ہم نے اس کی مدد کی نوجوان کے غسل اور تجہیز وتکفین میں راوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم آپ نے اس پر نماز پڑھی کہ نہیں"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ

سلمان تیمی رضی اللہ عنہ نعیمہ عطارہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"كان عمر رضى الله عنه يدفع إلى امرأته طيباً من طيب المسلمين لتبيعه فباعتني طيباً فجعلت تقوم وتزيد وتنقص وتكسر بأسنانها فتعلق بإصبعها شيء منه فقالت به هكذا بإصبعها ثم مسحت به خمارها فدخل عمر رضى الله عنه فقال ما هذه الرائحة فأخبرته فقال طيب المسلمين تأخذينه فانتزع الخمار من رأسها وأخذ جرة من الماء فجعل يصب على الخمار ثم يدلكه في التراب ثم يشمه ثم يصب الماء ثم يدلكه في التراب ويشمه حتى لم يبق له ريح قالت ثم أتيتها مرة أخرى فلما وزنت علق منه شيء بإصبعها فأدخلت إصبعها في فيها ثم مسحت به التراب فهذا من

Marfat.com

عمر رضي الله عنه ورع التقوى لخوف أداء ذلك إلى غيره وإلا فغسل الخمار ما كان يعيد الطبيب إلى المسلمين ولكن أتلفه عليها زجراً وردعاً واتقاء من أن يتعدى الأمر إلى غيره". [1]

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کو بیت المال کی خوشبو (مشک وغیرہ) دے دیا کرتے تھے ایک دفعہ میں ان کی زوجہ کے پاس خریدنے کی غرض سے گئی گھٹانے بڑھانے میں کچھ خوشبو ان کی انگلی پر لگ گئی جسے انہوں نے اپنے دوپٹہ سے پونچھ لیا، اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی آرہی ہے؟ انہوں نے (صحیح صحیح) بتا دیا، (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کہ یہ خوشبو مسلمانوں کی امانت ہے، اس کے بعد اپنی اہلیہ کے سر پر سے دوپٹہ اتارا، لوٹا لیا اور دوپٹہ میں خوشبو کی جگہ پانی ڈال کر اچھی طرح ملا، اور سونگھ کر دیکھا کہ خوشبو کا اثر باقی ہے یا ختم ہو گیا کئی مرتبہ رگڑ کر دھونے کے بعد خوشبو کے تمام اثرات ختم ہو گئے (نعیمہ عطارہ) کہتی ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) ایک مرتبہ میں پھر خوشبو خریدنے کے لئے گئی، اس مرتبہ آپ (یعنی عمر رضی اللہ عنہ) کی بیوی نے انگلی کپڑے سے پونچھنے کے بجائے منہ میں ڈال کر مٹی میں رگڑ دی، یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقوی پر دلالت کرتا ہے، دوپٹہ کو اس لئے دھویا کہ اس طرح کے واقعات میں نرمی سے زیادتی کی بھی نوبت پہنچ سکتی ہے، بظاہر دوپٹہ کو دھونے سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا، اور نہ بیت المال کی ملکیت میں زیادتی ہوئی''۔

---

[1] .....(احیاء علوم الدین : کتاب الحلال والحرام ، ج ، ۲ ، ص ، ۹۶ ، دارالمعرفة ، بیروت)

Marfat.com

حضرت عرفجہؓ کی ناک میں بدبو کا پیدا ہونا

حضرت عرفجہ بن اسعد فرماتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.[1]

ترجمہ: ''یوم الکلاب (کلاب جو زمانہ جاہلیت کی مشہور لڑائی ہے) میں جاہلیت کے دور میں میری ناک کٹ گئی تھی، تو انہوں نے چاندی کی بنوالی، جس میں بعد میں بدبو پیدا ہوگئی، تو نبی اکرمؐ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا''۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1] ......(سنن النسائي: كتاب الزينة/مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ، ج۸، ص۱۶۳، رقم الحديث، ۵۱۶۱، مكتب المطبوعات الإسلامية -حلب)

Marfat.com

(فصل نمبر۳)

خوشبو اور جانور

جانور کے پسینہ کا حکم

پسینہ ایسی رطوبت کو کہا جاتا ہے، جو انسانی یا حیوانی جلد میں موجود مسامات سے گرمی کی وجہ سے خارج ہو۔ ۱

فقہاء کرام انسانی جسم سے نکلنے والے پسینہ کے پاک ہونے پر متفق ہیں، خواہ وہ انسان مسلم ہو یا غیر مسلم، ہوش میں ہو یا بے ہوش، جاگنے کی حالت میں ہو یا سونے کی، حالت حیض و نفاس میں ہو یا پھر عام حالت میں، بہر حال ہر انسان کا پسینہ طاہر (پاک) ہے۔ ۲

---

۱ ....."اَلْعَرَقُ لُغَةً :مَا جَرَى مِنْ أُصُولِ الشَّعْرِ مِنْ مَاءِ الْجِلْدِ، قَالَ صَاحِبُ اللِّسَانِ :وَيَأْتِي لِعِدَّةِ مَعَانٍ مِنْهَا :الثَّوَابُ وَاللَّبَنُ.
وَيُسْتَعْمَلُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ بِمَعْنَيَيْنِ:
الْأَوَّلُ:مَا رَشَحَ مِنَ الْبَدَنِ.
وَالْآخَرُ :نَوْعٌ مِنَ الْمُسْكِرَاتِ يُقْطَرُ مِنَ الْخَمْرِ وَيُسَمَّى عَرَقِيًّا
.الدَّمْعُ:
الدَّمْعُ لُغَةً:مَاءُ الْعَيْنِ، يُقَالُ :دَمَعَتِ الْعَيْنُ دَمْعًا إِذَا سَالَ مَاؤُهَا، وَعَيْنٌ دَامِعَةٌ أَيْ :سَائِلٌ دَمْعُهَا.
وَلَا يَخْرُجُ الْمَعْنَى الِاصْطِلَاحِيُّ عَنِ الْمَعْنَى اللُّغَوِيِّ).
وَالصِّلَةُ بَيْنَ الْعَرَقِ وَالدَّمْعِ أَنَّ كُلًّا مِنْهُمَا مِمَّا يُفْرِزُهُ الْجِسْمُ ب.اللُّعَابُ:
اللُّعَابُ فِي اللُّغَةِ :مَا سَالَ مِنَ الْفَمِ، يُقَالُ:لَعَبَ الرَّجُلُ إِذَا سَالَ لُعَابُهُ، وَأَلْعَبَ أَيْ :صَارَ لَهُ لُعَابٌ يَسِيلُ مِنْ فَمِهِ، وَلُعَابُ الْحَيَّةِ :سُمُّهَا، وَلُعَابُ النَّحْلِ الْعَسَلُ.
وَلَا يَخْرُجُ الْمَعْنَى الِاصْطِلَاحِيُّ عَنِ الْمَعْنَى اللُّغَوِيِّ".(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة"عرق"ج،۳۰،ص،۲۱،وزارة الأوقاف و الشئون الإسلامية،الكويت)
۲ ....."اَلْحُكْمُ الْإِجْمَالِيُّ:
ا-الْعَرَقُ بِمَعْنَى مَا رَشَحَ مِنَ الْبَدَنِ: ذَهَبَ الْفُقَهَاءُ إِلَى طَهَارَةِ عَرَقِ الْإِنْسَانِ مُطْلَقًا، لَا فَرْقَ فِي ذَلِكَ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، جیسا کہ بھینس، بکری اور گائے وغیرہ، ان کا پسینہ پاک شمار ہوتا ہے، کپڑے میں لگ جانے یا پانی میں گرنے جانے کی صورت میں کوئی اثر واقع نہیں ہوتا (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)۔ اور باقی جانوروں کے پسینہ کے پاک یا ناپاک ہونے میں فقہاء کرام کی آراء مختلف ہیں۔ [1]

چنانچہ حضرات مالکیہ کے ہاں ہر زندہ جانور کا پسینہ پاکی کا حکم رکھتا ہے، خواہ خشکی کا جانور ہو یا پانی کا، حتی کہ خنزیر اور کتے کا پسینہ بھی ان کے نزدیک پاک شمار ہوتا ہے۔

اور پسینہ کا حکم شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک اس جانور کے پاک یا ناپاک ہونے پر مبنی ہے، پس طاہر (پاک) جانور کا پسینہ پاک شمار ہوتا ہے، اور ناپاک جانور کا پسینہ نجس شمار ہوتا ہے۔

اور شوافع کے ہاں کتے اور خنزیر کے سوا تمام جانور پاکی کا حکم رکھتے ہیں۔

اور حضرات حنابلہ کے نزدیک وہ جانور ناپاک شمار ہوتا ہے، جس کا گوشت کھانا حلال نہیں، خواہ درندہ یا پرندہ ہو، بشرطیکہ وہ بلی سے بڑا جانور ہو، جیسا کہ کتا، سور، چیتا، چیل اور گدھ وغیرہ۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ، الصَّاحِی وَالسَّکْرَان، وَالطَّاهِرِ وَالْحَائِضِ وَالْجُنُبِ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "عرق" ج، ۳۰، ص، ۶۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

[1]..... "عَرَقُ الْحَیَوَان:

اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِی حُکْمِ طَهَارَةِ عَرَقِ الْحَیَوَان أَوْ نَجَاسَتِهِ.

فَذَهَبُوا إِلَی طَهَارَةِ عَرَقِ مَا یُؤْکَل لَحْمُهُ مِنَ الْحَیَوَانِ، وَاخْتَلَفُوا فِیمَا عَدَا ذٰلِکَ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "نجاسة" ج، ۴۰، ص، ۸۸، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

[2]..... "وَذَهَبَ الْمَالِکِیَّةُ إِلَی طَهَارَةِ عَرَقِ کُل حَیَوَان حَیٍّ، بَحْرِیًّا کَانَ أَوْ بَرِّیًّا، وَلَوْ کَلْبًا أَوْ خِنْزِیرًا. وَذَهَبَ الشَّافِعِیَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ إِلَی أَنَّ الْعَرَقَ لَهُ حُکْمُ حَیَوَانِهِ طَهَارَةً وَنَجَاسَةً، فَعَرَقُ الْحَیَوَانِ الطَّاهِرِ طَاهِرٌ، وَعَرَقُ الْحَیَوَانِ النَّجِسِ نَجِسٌ.

وَعِنْدَ الشَّافِعِیَّةِ کُل الْحَیَوَانَاتِ طَاهِرَةٌ مَا عَدَا الْکَلْبَ وَالْخِنْزِیرَ وَمَا تَفَرَّعَ مِنْ أَحَدِهِمَا. وَعِنْدَ الْحَنَابِلَةِ: النَّجِسُ مِنَ الْحَیَوَانِ مَا لَا یُؤْکَل مِنَ الطَّیْرِ وَالْبَهَائِمِ مِمَّا فَوْقَ الْهِرِّ خِلْقَةً کَالصَّقْرِ وَالْبُومِ وَالْعُقَابِ وَالْحِدَأَةِ وَالنَّسْرِ وَالرَّخَمِ وَغُرَابِ الْبَیْنِ وَالْأَبْقَعِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالْأَسَدِ وَالنَّمِرِ وَالْفَهْدِ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

اور احناف جانوروں کے پسینہ کا حکم ان کے گوشت کے مطابق لگاتے ہیں، کہ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے، ان کا پسینہ ناپاک شمار ہوگا، اور جن جانوروں کے گوشت میں کراہت ہے، ان کا پسینہ بھی مکروہ شمار ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَالذِّئْبِ وَالْكَلْبِ وَالْخِنْزِيرِ وَابْنِ آوَى وَالدُّبِّ وَالْقِرْدِ .قَالَ صَاحِبُ الْمُغْنِي :وَالصَّحِيحُ عِنْدِي طَهَارَةُ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ؛ لأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَبُهُمَا وَيُرْكَبَانِ فِي زَمَنِهِ وَفِي عَصْرِ الصَّحَابَةِ فَلَوْ كَانَ نَجِسًا لَبَيَّنَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ؛ وَلأَنَّهُمَا لاَ يُمْكِنُ التَّحَرُّزُ مِنْهُمَا لِمُقْتَنِيهِمَا فَأَشْبَهَا السِّنَّوْرَ".(الموسوعة الفقهية الكويتية:مادة"نجاسة" ج،۴۰،ص،۶۳، ۶۴،وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية،الكويت)

[1] ....."وَاخْتَلَفُوا فِي حُكْمِ طَهَارَةِ عَرَقِ الْحَيَوَانِ:

فَقَسَّمَ الْحَنَفِيَّةُ عَرَقَ الْحَيَوَانِ إِلَى أَرْبَعَةِ أَنْوَاعٍ:طَاهِرٍ، وَنَجِسٍ، وَمَكْرُوهٍ، وَمَشْكُوكٍ فِيهِ، وَذَلِكَ؛ لأَنَّ كُل وَاحِدٍ مِنْهَا مُتَوَلِّدٌ مِنَ اللَّحْمِ فَأَخَذَ حُكْمَهُ.

فَالطَّاهِرُ:عَرَقُ مَا يُؤْكَل لَحْمُهُ مِنَ الْحَيَوَانِ، وَعَرَقُ الْفَرَسِ، أَمَّا عَرَقُ مَا يُؤْكَل لَحْمُهُ؛ فَلأَنَّهُ يَتَوَلَّدُ مِنْ لَحْمٍ مَأْكُولٍ فَأَخَذَ حُكْمَهُ، وَأَمَّا طَهَارَةُ عَرَقِ الْفَرَسِ؛ فَلأَنَّ عَرَقَهُ مُتَوَلِّدٌ مِنْ لَحْمِهِ وَهُوَ طَاهِرٌ، وَحُرْمَتُهُ لِكَوْنِهِ آلَةَ الْجِهَادِ لاَ لِنَجَاسَتِهِ.

وَالنَّجِسُ :عَرَقُ الْكَلْبِ وَالْخِنْزِيرِ وَسِبَاعِ الْبَهَائِمِ، أَمَّا الْكَلْبُ فَلِنَجَاسَةِ سُؤْرِهِ لِقَوْل النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَهَذَا الْحَدِيثُ يُفِيدُ النَّجَاسَةَ؛ لأَنَّ الطُّهُورَ مَصْدَرٌ بِمَعْنَى الطَّهَارَةِ فَيَسْتَدْعِي سَابِقَةَ التَّنَجُّسِ أَوِ الْحَدَثِ، وَالثَّانِي مُنْتَفٍ، فَتَعَيَّنَ الأَوَّل، وَأَمَّا الْخِنْزِيرُ، فَلأَنَّهُ نَجِسُ الْعَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (فَإِنَّهُ رِجْسٌ) وَأَمَّا سِبَاعُ الْبَهَائِمِ؛ فَلأَنَّهُ مُتَوَلِّدٌ مِنْ لَحْمِهَا، وَلَحْمُهَا حَرَامٌ نَجِسٌ؛ لِمَا وَرَدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَهَى عَنْ كُل ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُل ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

وَالْمَكْرُوهُ :عَرَقُ الْهِرَّةِ وَالدَّجَاجَةِ الْمُخَلاَّةِ وَسِبَاعِ الطَّيْرِ وَسَوَاكِنِ الْبُيُوتِ، قَال الْكَرْخِيُّ :كَرَاهِيَةُ عَرَقِ الْهِرَّةِ لأَجْل أَنَّهَا لاَ تَتَحَامَى النَّجَاسَةَ، وَقَال الطَّحَاوِيُّ :الْكَرَاهَةُ لِحُرْمَةِ لَحْمِهَا.

قَال الزَّيْلَعِيُّ:قَوْل الطَّحَاوِيِّ يَدُل عَلَى أَنَّهَا إِلَى التَّحْرِيمِ أَقْرَبُ كَسِبَاعِ الْبَهَائِمِ؛ لأَنَّ الْمُوجِبَ لِلْكَرَاهَةِ لاَزِمٌ غَيْرُ عَارِضٍ، وَقَوْل الْكَرْخِيِّ يَدُل عَلَى التَّنَزُّهِ، وَهَذَا أَصَحُّ وَالأَقْرَبُ إِلَى مُوَافَقَةِ الْحَدِيثِ، فَإِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ قَال فِيهَا :إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ وَأَمَّا كَرَاهَةُ عَرَقِ الدَّجَاجَةِ الْمُخَلاَّةِ فَلِعَدَمِ تَحَامِيهَا النَّجَاسَةَ، وَيَصِل مِنْقَارُهَا إِلَى مَا تَحْتَ رِجْلَيْهَا، وَيَلْحَقُ بِهَا الإِبِل وَالْبَقَرُ الْجَلاَّلَةُ، وَأَمَّا كَرَاهَةُ عَرَقِ سِبَاعِ الطَّيْرِ وَسَوَاكِنِ الْبُيُوتِ فَاسْتِحْسَانًا لِلضَّرُورَةِ وَعُمُومِ الْبَلْوَى، فَسِبَاعُ الطَّيْرِ تَنْقَضُّ مِنْ عُلُوٍّ وَهَوَاءٍ فَلاَ يُمْكِنُ صَوْنُ الأَوَانِي عَنْهَا لاَ سِيَّمَا فِي الْبَرَارِيِّ، وَسَوَاكِنِ الْبُيُوتِ طَوَافُهَا أَلْزَمُ مِنَ الْهِرَّةِ؛ لأَنَّ الْفَأْرَةَ تَدْخُل مَا لاَ تَقْدِرُ الْهِرَّةُ دُخُولَهُ وَهُوَ الْعِلَّةُ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

جانوروں پر پرفیومز (Perfumes) کا تجربہ

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے جس نے نہ صرف انسانوں کے حقوق بتلائے ہیں بلکہ جانوروں کے حقوق سے بھی انسانیت کو روشناس کروایا ہے، اور اسے جانوروں کو بے جا تکلیف دینے سے روکا ہے اور ان پر رحم کا سبق دیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

"جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْئًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ، حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ"۔[1]

ترجمہ: "اللہ نے رحمت کے سو اجزا بنائے پھر ان میں سے ننانوے حصوں کو اپنے پاس رکھا اور زمین میں صرف ایک حصہ نازل کیا پس اسی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنے پاؤں کو ہٹا لیتا ہے اسے تکلیف پہنچنے کے خوف کی وجہ سے"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کو مخلوق میں تقسیم کیا ہوا ہے، لہٰذا رب ذوالمنن کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فِي الْبَابِ لِسُقُوطِ النَّجَاسَةِ، وَالْقِيَاسُ أَنْ يَكُونَ نَجِسًا، لِأَنَّ لَحْمَهَا نَجِسٌ وَحَرَامٌ. وَالْعَرَقُ الْمَشْكُوكُ فِيهِ عَرَقُ الْحِمَارِ وَالْبَغْلِ لِتَعَارُضِ الْأَدِلَّةِ، لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ :أَمَرَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِإِكْفَاءِ الْقُدُورِ مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَقَالَ: إِنَّهَا رِجْسٌ وَأَمَّا الْبَغْلُ فَهُوَ مِنْ نَسْلِ الْحِمَارِ فَيَكُونُ بِمَنْزِلَتِهِ، قَالَ ابْنُ عَابِدِينَ : قِيلَ:سَبَبُهُ تَعَارُضُ الْأَخْبَارِ فِي لَحْمِهِ، وَقِيلَ اخْتِلَافُ الصَّحَابَةِ فِي سُؤْرِهِ، وَالْأَصَحُّ :أَنَّ الْحِمَارَ أَشْبَهَ الْهِرَّةَ لِوُجُودِهِ فِي الدُّورِ وَالْأَفْنِيَةِ، لَكِنَّ الضَّرُورَةَ فِيهِ دُونَ الضَّرُورَةِ فِيهَا لِدُخُولِهَا مَضَايِقَ الْبَيْتِ فَأَشْبَهَ الْكَلْبَ وَالسِّبَاعَ، فَلَمَّا ثَبَتَ الضَّرُورَةُ مِنْ وَجْهٍ دُونَ وَجْهٍ وَاسْتَوَى مَا يُوجِبُ الطَّهَارَةَ وَالنَّجَاسَةَ تَسَاقَطَا لِلتَّعَارُضِ، فَصُيِّرَ إِلَى الْأَصْلِ، وَهُوَ هُنَا شَيْئَانِ : الطَّهَارَةُ فِي الْمَاءِ وَالنَّجَاسَةُ فِي اللُّعَابِ، وَلَيْسَ أَحَدُهُمَا بِأَوْلَى مِنَ الْآخَرِ فَبَقِيَ الْأَمْرُ مُشْكِلًا، نَجِسًا مِنْ وَجْهٍ، طَاهِرًا مِنْ آخَرَ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "نجاسة" ج، ۳۰، ص، ۶۲، ۶۳، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب التوبة: /باب في سعة رحمة الله تعالىٰ وأنها سبقت غضبه، ج، ۴، ص، ۲۱۰۸، رقم الحديث، ۲۷۵۲، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

اس نعمتِ عظمیٰ کا ٹھیک ٹھیک استعمال اس کی قدر کرنا ہے، اور اس نعمت کی ناقدری اس کا صحیح استعمال نہ کرنا ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

"مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَايُرْحَمُ"۔[1]

ترجمہ: "جو دوسرے پر رحم نہیں کرے گا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا"۔

رحم کرنے میں فقط انسان شامل ہی نہیں بلکہ جانور بھی شامل ہیں، جو ان پر رحم کا معاملہ نہیں کرے گا وہ رحم کے استحقاق سے محروم ہو جائے گا جیسا کہ ذیل والی حدیث اس پر دلالت کر رہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ:

الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ"۔[2]

ترجمہ: "رحمٰن رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے، (لہذا) تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تمہارے اوپر رحم کرے گا"۔

اہل زمین میں حضرت انسان کے علاوہ جانور بھی ہیں پس مذکورہ حدیث سے جانوروں پر رحم کرنے کی اہمیت معلوم ہوئی۔ [3]

---

[1]..... (صحيح البخاري: كتاب الأدب/باب رحمة الناس والبهائم، ج، ۸، ص، ۱۰، رقم الحديث، ۶۰۱۳، دار طوق النجاه)

[2].... (سنن ابي داود: كتاب الأدب/باب في الرحمة، واللفظ له، ترمذي، باب ما جاء في رحمة الناس، ج ۴، ص، ۲۸۵، رقم الحديث، ۴۹۴۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

[3]...... قَالَ الطِّيبِيُّ: أَتَى بِصِيغَةِ الْعُمُومِ لِيَشْمَلَ جَمِيعَ أَصْنَافِ الْخَلْقِ فَيَرْحَمَ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ وَالنَّاطِقَ وَالْبُهْمَ وَالْوُحُوشَ وَالطَّيْرَ اهـ. وَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ إِيرَادَ (مَنْ) لِتَغْلِيبِ ذَوِي الْعُقُولِ لِشَرَفِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ أَوْ لِلْمُشَاكَلَةِ الْمُقَابَلَةِ بِقَوْلِهِ: (يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ): وَهُوَ مَجْزُومٌ عَلَى جَوَابِ الْأَمْرِ، وَفِي نُسْخَةٍ بِالرَّفْعِ أَيْ: مَنْ مُلْكِهِ الْوَاسِعِ وَقُدْرَتِهِ الْبَاهِرَةِ فِي السَّمَاءِ، أَوْ مَنْ أَمْرُهُ نَافِذٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَهُوَ مِنْ بَابِ الِاكْتِفَاءِ، وَخَصَّ السَّمَاءَ بِالذِّكْرِ تَشْرِيفًا أَوْ لِأَنَّ الْأَرْضَ تُفْهَمُ بِالْأَوْلَى، أَوْ لِأَنَّ السَّمَاءَ مُحِيطَةٌ بِهَا وَهِيَ كَحَلْقَةٍ بِجَنْبِهَا فِي وَسَطِهَا فَلَا تُذْكَرُ مَعَهَا لِحَقَارَتِهَا، وَقِيلَ: المراد من سكن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

جانور بے زبان ہوتے ہیں جو اپنی تکلیف، مصیبت، ظلم اور بھوک وغیرہ کا اظہار نہیں کر سکتے اس لئے انسان سے زیادہ یہ رحم کے مستحق ہیں۔

چنانچہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ"۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پشت اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ان بے زبان جانوروں کے بارے میں ڈرو"۔

بہر حال اسلام نے جانوروں کے حقوق کا بڑا خیال رکھا ہے۔ اس تمہیدی بحث کو ذکر کرنے کے بعد ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کروانا مقصود ہے، وہ یہ کہ پرفیومز کمپنیز (Perfume Companies) مارکیٹ (Market) میں پرفیوم (Perfumes) مہیا کرنے سے پہلے جانوروں پر پرفیومز (Perfumes) وغیرہ کے تجربات کرتے ہیں کہ ان کے استعمال سے انسان کے جسم کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچتا، چونکہ ان میں ایسے کیمیکلز (Chemicals) وغیرہ ڈالے جاتے ہیں جو کہ نہایت ہی مہلک ہوتے ہیں، بعض اوقات

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الْمُرَادُ مَنْ سَكَنَ فِيهَا وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِنَّهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَيَقُولُونَ: (رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا) قَالَ الْمُظْهِرُ: اخْتُلِفَ فِي الْمُرَادِ بِقَوْلِهِ: مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَقِيلَ: هُوَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَيْ: ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ شَفَقَةً يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ تَفَضُّلًا، وَتَقْدِيرُ الْكَلَامِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ مُلْكُهُ وَقُدْرَتُهُ، وَإِنَّمَا نُسِبَ إِلَى السَّمَاءِ: لِأَنَّهَا أَوْسَعُ وَأَعْظَمُ مِنَ الْأَرْضِ، أَوْ لِعُلُوِّهَا وَارْتِفَاعِهَا، أَوْ لِأَنَّهَا قِبْلَةُ الدُّعَاءِ وَمَكَانُ الْأَرْوَاحِ الْقُدْسِيَّةِ الطَّاهِرَةِ، وَقِيلَ: الْمُرَادُ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ أَيْ: يَحْفَظْكُمُ الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَالْمُؤْذِيَاتِ، بِأَمْرِ اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوا لَكُمُ الرَّحْمَةَ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيمِ. قُلْتُ: الْمَعْنَى الْأَوَّلُ هُوَ الْمُدَارُ عَلَيْهِ كَمَا أَشَارَ صَدْرُ الْحَدِيثِ إِلَيْهِ، وَلِأَنَّ رَحْمَةَ الْمَلَائِكَةِ فَرْعُ رَحْمَتِهِ تَعَالَى.

(مرقاة المفاتيح: كتاب الآداب/باب الشفقة والرحمة على الخلق، ج، ۸ ص، ۳۱۱۳)

[1] .....(سنن أبي داود: كتاب الجهاد /باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ج، ۳، ص، ۲۳، رقم الحديث، ۲۵۴۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

ان کیمیکلز (Chemicals) کے استعمال سے جانوروں کی جان ضائع ہو جاتی ہے، یا ان کا عضو تلف ہو جاتا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

" سَمِعْتُ النَّبِيَ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ ".[۱]

ترجمہ: "میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے جانوروں یا غیر چوپائے (کسی بھی چوپائے) کو قتل کے لئے باندھ کر کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے"۔

جانور کو خواہ باندھ کر نشانہ بازی کے ذریعہ قتل کیا جائے، یا بغیر نشانہ بازی کے بھوک پیاس وغیرہ کے ذریعہ اس طرح چھوڑ دیا جائے کہ اس کی موت واقع ہو جائے یا کیمیکلز (Chemicals) وغیرہ کے ذریعہ اس کو قتل کیا جائے تمام صورتیں میں ممانعت ہے۔

چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

" نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ ". [۲]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے اعضاء (یعنی) ناک، کان وغیرہ کاٹنے سے منع فرمایا"۔

مذکورہ تمام احادیث کی روشنی میں بات واضح ہوگئی کہ جانوروں پر پرفیومز (Perfumes) یا کسی بھی خوشبو وغیرہ کے تجربات کرنا منع ہے۔

خوشبو گبریلا کی موت کا سبب

گبریلا جس کو عربی میں "الجعل" کہتے ہیں، یہ گندگی کو جمع کرتا ہے اور اگر یہ گلاب یا کوئی عمدہ یا نفیس خوشبو سونگھ لے تو مرجاتا ہے۔ پھر جب اس کو گوبر میں ڈالا جائے تو پھر زندہ ہو جاتا

---

[۱] .....(صحيح البخاري: كتاب الذبائح والصيد/باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ج، ۷، ص، ۹۴، رقم الحديث، ۵۵۱۴، دار طوق النجاه)

[۲] .....(سنن ابن ماجه: كتاب الذبائح /باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ج، ۲، ص، ۱۰۶۳، رقم الحديث، ۳۱۸۵، دار احياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

Marfat.com

ہے۔ متنبّی نے ایک شعر میں اس کا وصف یوں بیان کیا ہے۔

کما تضر ریاح الورد بالجعل

''جیسے گلاب کا پھول گبریلے کو نقصان دیتا ہے''۔ [1]

سفید مینڈھے کی خوشبو سونگھنے سے موت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''اَلَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ''. [2]

ترجمہ: ''اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ''اَلَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ'' کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے موت کو سفید مینڈھے کی شکل میں پیدا کیا کہ اس کا کسی چیز پر سے گزر نہیں ہوتا اور نہ کوئی چیز اس کی خوشبو سونگھتی ہے مگر یہ کہ وہ فوراً مر جاتی ہے اور حیات کو بلقاء گھوڑے کی شکل میں پیدا کیا، یہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے اس کا قد منتہائے نظر ہوتا ہے انبیاء کرام اس پر سواری کرتے ہیں جس چیز پر سے اس کا گزر ہوتا ہے وہ زندہ ہو جاتی ہے۔ [3]

سنور الزباد کی خوشبو

''سنور الزباد'' گھریلو بلی کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن دم اور جسم میں اس سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کی اون سیاہی مائل ہوتی ہے کبھی کبھی وہ دھاری دار بھی ہوتی ہے۔ ہند اور سند کے

---

[1] ....."لأنه يجمع الجعر اليابس ويدخره في بيته........من عجيب أمره أنه يموت من ريح الورد وريح الطيب، فإذا أعيد إلى الروث عاش .قال أبو الطيب يصفه في شعره: كما تضر رياح الورد بالجعل.(حياة الحيوان الكبرى: باب الجيم / الجعل ، ج ، ١ ، ص ، ٢٨١ ، دارالكتب العلمية)

[2] .....(سورة الملک ، پاره ٢٩ ،رقم الآية، ٢)

[3] ....."(الَّذِى خَلَقَ الْمَوْتَ) شبه كَبْش أَمْلَح لَا يمر على شَيْء وَلَا يشم رِيحه شَيْء وَلَا يطَأ على شَيْء حَيّ إِلَّا مَاتَ (والحياة) وَخلق الْحَيَاة شبه فرس بلقاء أُنْثَى لَا تمر على شَيْء وَلَا يشم رِيحهَا شَيْء وَلَا تطَأ على شَيْء وَلَا يطْرَح من أثرهَا على شَيْء إِلَّا يحيى وَهِي دَابَّة دون الْبَغْل وَفَوق الْحمار خطوها مد الْبَصَر ويركبها الْأَنْبِيَاء". (تنوير المقباس من تفسير ابن عباس : ج ، ١ ، ص ، ٤٧٨ ،دارالكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

شہروں میں برآمد کیا جاتا ہے۔اس کی خوشبو سیاہ میل چیکنے والی سے مشابہہ ہوتی ہے۔ یہ بہت زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔اس کے ساتھ کستوری کی سی خوشبو ملتی ہے۔ یہ اس کی بغلوں، دم رانوں کے اندرونی حصوں اور دبر کے آس پاس سے لی جاتی ہے۔ان جگہوں سے اس کی چھوٹی چمچ کے ساتھ یا باریک درہم کے ساتھ نکالی جاتی ہے الخ۔اہل بحر اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ۱

مگرمچھ کے گوبر کی خوشبو

مگرمچھ کے گوبر کی خوشبو کستوری کی طرح ہوتی ہے۔ ۲

عطار جانور کی خوشبو

قزوینی نے اشکال میں کہا ہے کہ یہ سیپی کے جانوروں کی ایک قسم ہے۔ بلاد ہند میں یہ کھڑے پانیوں میں پایا جاتا ہے اور بابل کی زمین میں پایا جاتا ہے۔ یہ عجیب جانوروں میں سے ہے اس کا سیپی نما گھر ہوتا ہے جس سے یہ نکلتا ہے اس کا ایک سر دو آنکھیں دو کان اور ایک منہ ہوتا ہے جب یہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے تو انسان اس کو سیپی سمجھتا ہے اور جب یہ اس سے نکلتا ہے تو زمین پر رینگتا ہے اور اپنے گھر کو بھی ساتھ گھسیٹتا ہے گرمیوں میں جب زمین خشک ہو جاتی ہے تو یہ اکھٹے ہوتے ہیں ان کی خوشبو عطر کی طرح ہوتی ہے۔ ۳

---

۱ ....." فهو كالسنور الأهلي، لكنه أطول منه ذنبا، وأكبر جثة، ووبره إلى السواد أميل، وربما كان أنمر، ويجلب من بلاد الهند والسند .والزباد فيه شبيه بالوسخ الأسود اللزج، وهو زفر الرائحة يخالطه طيب كطيب المسک، يوجد في ابطيه، وفي باطن أفخاذه، وباطن ذنبه، وحوالي دبره، فيؤخذ من هذه الأماكن بملعقة صغيرة أو بدرهم رقيق .وقد تقدم في باب الزاى الكلام على شيء من هذا........ يستعمله أهل البحر طيبا".(حياة الحيوان الكبرى:باب السين المهملة/سنور الزباد، ج، ص، ۵۱، دارالكتب العلمية، بيروت)

۲ ....."ورائحته كرائحة المسک".(حياة الحيوان:باب التاء المثناة /التمساح، ج، ۱،ص، ۲۳۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳ ....."قال القزويني في الأشكال :إنه صنف من الدواب الصدفية، يوجد ببلاد الهند في المياه القائمة ويوجد أيضا بأرض بابل، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

''فارۃ المسک''

غیر مہموز ہے۔ کیونکہ یہ فاریفور سے مشتق ہے اور یہ خوشبو ہے۔ جیسا کہ جوہری نے کہا ہے اور ''تحریر'' میں ہے کہ ''فارۃ المسک'' مہموز ہے جیسے کہ فارۃ الحیوان مہموز ہے۔ لیکن اس کے ہمزہ کو ترک کرنا بھی جائز ہے جیسے کہ اس جیسے دوسرے الفاظ میں ہوتا ہے۔

جوہری اور ابن مکہ نے کہا کہ یہ مہموز نہیں ہے دمیری کہتے ہیں یہ ان دونوں کی طرف سے شذوذ ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

کان بین فکها و الفک فارۃ المسک ذبحت في سک

''گویا کہ اس کے جبڑے کے درمیان اور دوسرے جبڑے کے درمیان فارۃ المسک ہے جس کی خوشبو میں پھاڑا گیا ہے''

اس شعر میں ذبح سے مراد پھاڑنا ہے کیونکہ ذبح اصل میں پھاڑنے اور کاٹنے کو کہتے ہیں مسک سے مراد وہ خوشبو ہے جو کستوری وغیرہ سے مل کر بنی ہو۔ جاحظ کہتے ہیں کہ فارۃ المسک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تبت کے علاقے میں رہتی ہے جس کو اس کی خوشبو اور نافوں کی وجہ سے شکار کیا جاتا ہے۔ جب یہ شکار کر لی جاتی ہے تو اس کو کسی مضبوط چیز سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کو لٹکا ہوا چھوڑ دیتے ہیں پھر اس کا خون وہاں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جب اس طرح ہو جاتا ہے تو اس کو ذبح کر دیا جاتا ہے جب وہ مر جاتا ہے تو اس کی باندھی ہوئی ناف کو پھاڑ کر کچھ دیر کے لئے زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا جمع شدہ خون اس کے مرنے کے بعد صاف کستوری بن جاتا ہے حالانکہ پہلے اس کی بدبو کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وهو من أعجب الحيوانات، له بيت صدفي يخرج منه وله رأس وأذنان وعينان وفم، فإذا دخل في بيته يحسبه الإنسان صدفة، فإذا خرج منه ينساب في الأرض ويجر بيته معه، فإذا جفت الأرض في الصيف يجتمع ورائحته عطرة'.(حياة الحيوان الكبرى:باب العين المهملة/العطار، ج، ۲، ص، ۱۶۷، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

وجہ سے کوئی اس کے پاس نہیں جاتا تھا۔ پھر بہت سے لوگ ہمارے ہاں اس کو کھاتے بھی ہیں۔
میں کہتا ہوں کہ جاحظ کا اس بات پر تعجب کرنا کہ اکثر لوگ اس کو کھاتے ہیں اس کے طیب ہونے پر دال ہے۔ اور فقہاء نے اس جنس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ پھر جاحظ نے کہا کہ دوسری قسم سیاہ چوہوں کی ہے جو گھروں میں ہوتے ہیں ان کی یہی لازمی بو ہوتی ہے اور اس نوع کی بو کستوری کی طرح ہوتی ہے مگر اس سے کستوری حاصل کی نہیں جاتی الخ۔ اور مشہور یہ ہے کہ فارۃ المسک ہرنیوں کی نافوں کو کہتے ہیں۔ [1]

فارۃ الابل

صحاح میں یہ لکھا ہے کہ اس سے بہت عمدہ خوشبو مہکتی ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھاس اور سبزہ چریں اور پانی پئیں جب پانی پی کر آتے ہیں تو ان کے چمڑے گیلے ہو جاتے ہیں اور ان سے عمدہ خوشبو مہکتی ہے۔ اس خوشبو کو "فارۃ الابل" کہتے ہیں۔
یعقوب سے مروی ہے کہ راعی شاعر نے اونٹوں کے وصف میں یہ شعر کہے۔

لها فارة زفراء كل عشية كما فتق الكافور بالمسک فاتقة

---

[1] ....."فهی غير مهموزة، لأنها من فار يفور، وهی النافجة كذا قاله الجوهری.
وفی التحرير، فارة المسک مهموزة كفأر الحيوان، ويجوز ترک الهمز كما فی نظائره .وقال الجوهری وابن مكی :ليست مهموزة وهو شذوذ منهما .وقول الشاعر :كأنّ بين فكّها والفک ... فارة مسک ذبحت فی سک مراده شقت، والذبح أصله الشق والقطع، والسک ضرب من الطيب يركب من مسک وغيره.وقال الجاحظ :فارة المسک نوعان :النوع الأول دويبة تكون فی بلاد التبت تصاد لنوافجها وسررها فإذا صيدت شدت بعصائب، وتبقى متدلية فيجتمع فيها دمها، فإذا أحكم ذلک ذبحت فإذا ماتت قورت السرة التی عصبت، ثم تدفن فی الشعير حينا حتى يستحيل ذلک الدم المختنق هناک الجامد بعد موتها، مسكا ذكيا، بعد أن كان لا يرام نتنا .وما أكثر من ياكلها ای الفارة عندنا !قلت :وتعجبه من كثرة آكليها يدل على استطابتها، والفقهاء لم يتعرضوا لهذا النوع .ثم قال :والنوع الثانی جرذان سود، تكون فی البيوت، ليس عندها إلا تلک الرائحة اللازمة، وهذا النوع رائحته كرائحة المسک، إلا أنه لا يؤخذ منه المسک، وقد تقدم فی باب الظاء المشالة فی لفظ الظبی، ذكر المسک وحكمه .قلت :والمشهور أن فارة المسک سرر الظباء كما تقدم.(حيلة الحيوان الكبرى:باب الفاء /فارة المسک ، ج ، ۲ ، ص ، ۲۷۲ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

''ہر شام اس کی ایک خوشبو دار فارۃ ہے جس طرح کافور کو کستوری کے ساتھ پھاڑنے والا پھاڑے''۔ [1]

تبّتی مشک اور جرجاری خوشبو

تبّتی نامی مشک ایک آسودہ نوع ہے اور جرجاری خوشبو لطافت میں اس کے الٹ ہوتی ہے۔ قینوی ان دونوں کے درمیان متوسط ہوتی ہے، صنوبر اس سے کچھ کم ہوتی ہے۔ اس کی کستوری کو مختلف شیشوں کے برتنوں میں نکال کر رکھا جاتا ہے۔ یہ حیوان جتنا سمندر سے دور ہوتا ہے اتنی ہی اس کی کستوری عمدہ اور اچھی ہو جاتی ہے۔ [2]

شہد کی مکھی کی قوت شامہ کا اندازہ لگانے کے لئے ماہرین حیاتیات کے تجربات

شہد کی مکھیاں پھولوں پر رس کی وجہ سے جاتی ہیں جس کو وہ شہد کی تیاری کے لئے اپنے چھتوں میں جمع کرتی ہیں۔ پھولوں کے دلربا، دلنشین اور خوشنما رنگ ان مکھیوں کو اپنے طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یا ان کی خوشبو ان کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ مکھیاں رنگوں میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ماہرین حیاتیات (biologists) نے ان میں قوت شامہ کی صلاحیت دیکھنے کے لئے مختلف تجربات کیے۔ ایک قطار میں چھوٹی چھوٹی سوراخ دار ڈبیوں کو رکھ دیا گیا۔ جن میں سے ایک ڈبیہ زرد رنگ کی جبکہ دوسری سفید تھیں۔ زرد رنگ کی ڈبیہ کے اندر

---

[1] ....."فقال فی الصحاح :هی أن تفوح منها ريح طيبة، وذلک إذا رعت العشب وزهره، ثم شربت وصدرت عن الماء نديت جلودها، ففاحت منها رائحة طيبة فيقال لتلک الرائحة :فارة الإبل .عن يعقوب، قال الراعی يصف إبلا:لها فارة زفراء کلّ عشية ...کما فتق الکافور بالمسک فاتقه". (حياة الحيوان الکبری:باب الفاء /فارة الابل ، ج ، ۲ ، ص ، ۲۷۳ ، دارالکتب العلمية)

[2] ....."لوافج التبتی نوع رقاق والجرجاری ضده فی الرقة والرائحة، والقينوی متوسط بينهما، والصفنوبری دون ذلک .ويجلب فی قوارير متفرقا فی نوافجه، وکلما بعد حيوانه عن البحر کان مسکه ألذ وأذکی". (حيلة الحيوان الکبری:باب الظاء المعجمة ،/فصل ، ج ، ۲، ص ،۱۴۶، دارالکتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

شربت رکھ دیا گیا جبکہ دوسری ڈبیوں کو خالی رکھا گیا۔ کچھ ہی دیر کے بعد شہد کی مکھیاں کی آمد ہوئی، جلد ہی ان کو زرد ڈبیہ میں شربت کی موجودگی کا احساس ہو گیا دوسری مرتبہ سفید ڈبیاں کو رکھا گیا اور صرف ایک سفید ڈبی میں گلاب کی خوشبو اور شربت رکھے گئے مکھیاں اس ڈبیہ تک بھی پہنچ گئیں۔ اس کے بعد ایک زرد اور باقی سفید ڈبیوں کو ایک قطار میں رکھا گیا اور خوشبو کو فقط ایک سفید ڈبی میں رکھا گیا۔ جب مکھیاں آئیں تو پہلے زرد ڈبی کی طرف لپکیں لیکن قریب پہنچ کر خوشبودار سفید ڈبی کی طرف پھر گئیں۔ اس سے یہ بات سمجھ لی گئی کہ مکھیاں دور سے پھولوں کو ان کے رنگ سے پہچانتی ہیں اور ان کی خوشبو کو قریب سے۔

مچھروں کا انسانوں کو کاٹنے کا سبب

سائنسدانوں نے اس بات کا پتا لگا لیا ہے کہ مچھر بعض لوگوں کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ کیوں کاٹتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات سے آگاہ ہیں کہ مچھر لوگوں کی خوشبو سے ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ تاہم ایک نئی تحقیق کے مطابق کچھ لوگوں کے جسم میں ایسی بو ہوتی ہے جو اس خوشبو کو چھپا دیتی ہے جس کی وجہ سے مچھر انسان کی طرف لپکتا ہے۔

بائیوٹیکنالوجی اینڈ بائیولوجیکل سائنس ریسرچ کونسل کا کہنا ہے کہ اس قدرتی بو کے ذریعے مچھروں کو دور رکھنے والی دوا بنائی جا سکتی ہے۔ یہ دوا انسانوں کے لیے کسی قسم کی بھی بو سے عاری ہوگی۔

کونسل کے مطابق اس دوا کے استعمال سے انسانوں کو کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ مویشیوں کے ریوڑ سے بھی ایسی ہی بو اٹھتی ہے جو زیادہ مچھروں کو ان کے قریب آنے سے روکتی ہے۔[1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[1]....http://www.bbc.co.uk/urdu/science/story/2005/01/05 0120_mosquitoes_am.shtml

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

خوشبواور ٹیکنالوجی

موٹے لوگوں کی سونگھنے کی حس تیز ہوتی ہے ایک سائنسی تحقیق

ایک سائنسی تحقیق کے مطابق موٹاپے کا شکار لوگوں میں کھانے کی خوشبو سونگھنے کی صلاحیت دوسرے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ رپورٹ کیمیکل سینسیز نامی سائنسی جریدے میں شائع ہوئی ہے۔

برطانیہ کی پورٹ سمتھ یونیورسٹی میں محققین کا کہنا ہے کہ ان کے بنیادی مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو پتلا رہنے کے لیے مشقت کیوں کرنی پڑتی ہے۔

برطانیہ میں نوجوانوں کی ایک چوتھائی آبادی اوبیسٹی یا موٹاپے کا شکار ہے اور ڈاکٹروں کو خدشہ ہے کہ مستقبل میں اس تعداد میں اضافہ ہوگا۔

ماہرین کے مطابق بہت زیادہ کھانا اور کم ورزش کرنا موٹاپے کی ایک بڑی وجہ ہے لیکن سائنسدان یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ بنیادی وجوہات کیا ہیں جن کی وجہ سے وزن بڑھتا ہے۔

اسی لیے ڈاکٹر لوریز وسٹیفورڈ اوران کی ٹیم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کیا موٹاپے کا تعلق اس بات سے ہوسکتا ہے کہ فربہ لوگوں میں کھانے کی خوشبو سونگھنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے یعنی کیا ان میں سونگھنے کی حس زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ لوگ جب بھوکے ہوں، اس کے مقابلے میں کھانا کھانے کے بعد کھانے کی خوشبو کو بہتر طور پر سونگھ پاتے ہیں۔ سائنسدانوں کو فی الحال اس کی وجہ معلوم نہیں ہے لیکن ڈاکٹر سٹیفورڈ کا خیال ہے کہ اس کی وجہ ایک ایسا قدرتی نظام ہوسکتا ہے جس کا

Marfat.com

مقصد انسان کو ضرورت سے زیادہ کھانے سے روکنا ہو۔ڈاکٹر سٹیفورڈ کا ماننا ہے کہ چونکہ موٹے لوگوں کو کھانے کی خوشبو زیادہ تیز آتی ہے، لہذا وہ خود کو روک نہیں پاتے حالانکہ ان کا پیٹ بھر چکا ہوتا ہے۔[1]

انسان خطرہ سونگھنے کی صلاحیت رکھتا ہے

سائنسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انسانی ناک بہت جلد ماحول میں خطرے کو سونگھنے کی صلاحیت حاصل کر سکتی ہے۔

اس سلسلے میں کیے جانے والے تجربات میں ایسے رضا کاروں کا کہنا ہے کہ معمولی برقی جھٹکوں کے بعد ان کی ناک با آسانی دو ایسی مختلف انتہائی ملتی جلتی مہکوں میں فرق کرنے لگی ہیں جو وہ پہلے نہیں کر سکتی تھیں۔

اس سلسلے میں دماغ کی سکیننگ سے بھی اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ برقی جھٹکوں کے بعد دماغ کے اس حصے میں تبدیلیاں پیدا ہوئی تھیں جو سونگھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

بارہ رضا کاروں کو اس سلسلے میں دو طرح کی گھاس سنگھائی گئی تو وہ ان میں کوئی فرق نہیں بتا سکے لیکن جب معمولی برقی جھٹکوں کے بعد انہیں دوبارہ گھاس کے دونوں نمونے سنگھائے گئے تو وہ ان میں با آسانی فرق کر سکتے تھے۔

شکاگو کی نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے فینبرگ سکول آف میڈیسن کے ڈاکٹر ون لی کا کہنا ہے کہ ابھی یہ ارتقائی مراحل میں ہے لیکن اس کے ذریعے ہم وہ حساسیت حاصل کر سکتے ہیں جو ماحولیاتی معلومات کے سمندر میں کسی ایسی چیز کو شناخت کرنے میں مدد دے سکتی ہے جو ہماری بقا کے لیے انتہائی ضروری ہو۔ان کا کہنا ہے کہ اس سے ہمیں خطرے سے آگاہی ہو جائے گی اور ہم اس سے بچنے پر توجہ دے سکیں گے۔

---

[1].....http://www.bbc.co.uk/urdu/science/2010/11/101
16_obesity_sense_smell_ka.shtml

Marfat.com

دماغی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے کیے جانے والے ایم آر آئی سکینگ سے بھی اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ برقی جھٹکوں کے بعد دماغ کے اس حصے کو جو بو اور خوشبو میں فرق کرتا ہے اور جسے اولفیکٹری کورٹیکس کہا جاتا ہے تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

یونیورسٹی آف نیو کاسل کے ڈاکٹر گیراڈ ائن رائٹ نے اسی طرح کے تجربات جانوروں پر کیے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ انسانوں اور جانوروں کا حیاتی نظام بنیادی طور پر ایک ہی طرز کا ہوتا ہے۔ [1]

جسے وہ اوڈر ریکارڈر یا بو ریکارڈر کا نام دیتے ہیں اور جو کسی بھی خوش یا بدبو کو محسوس کر کے ریکارڈ کر سکتا ہے اور پھر اسے اپنے اندر موجود کیمیائی مادوں کی مدد سے دوبارہ تخلیق کر کے خارج کر سکتا ہے۔ اگر اس آلے کے سامنے ایک تازہ سیب رکھا جائے تو اس کی مشینی ناک سیب کی خوشبو کو سونگھے گی۔ اسے اپنے اندر محفوظ کرلے گی اور اس کے بعد یہ آلہ اس کا تجزیہ کر کے اپنے اندر محفوظ کیمیائی مادوں کی مدد سے ویسی ہی خوشبو پیدا کرنے کے لیے درکار عناصر حاصل کرے گا اور سیب کی خوشبو پیدا کر دے گا اور اس کے بعد آپ جب چاہیں اس سیب کی خوشبو کو محسوس کر سکتے ہیں۔

پروفیسر ناکاموٹو کا کہنا ہے کہ ان کی کوشش ہے کہ وہ دنیا میں اب پیدا ہونے والی تمام تر خوشبوئیں پیدا کرنے کی صلاحیت حاصل کرلیں اور اس کے لیے انہوں نے دو طریقے اختیار کیے ہیں ایک تو یہ کہ خوشبو کو محسوس کیا جائے اور دوسرا یہ کہ اسے پھر سے پیدا کیا جا سکے۔

اب تک انہوں نے صرف سیب، کیلے، نارنجی اور لیموں کی مہک بنانے پر دسترس حاصل کی ہے لیکن اس کے علاوہ بھی اربوں طرح کی خوشبوئیں اور بدبوئیں ہیں جن کے جوہر اور عناصرِ ترکیبی کا تجزیہ کر کے انہیں ایک ایسے فارمولے کی شکل دینا ہے جو کمپیوٹر کے ذریعے کام کر

---

[1]..... http://www.bbc.co.uk/urdu/science/story/2008/03/080330_nose_smell_sen.shtml

Marfat.com

سکے۔اس سلسلے میں پروفیسر ناکا موٹو کی ٹیم یہ کر رہی ہے کہ مختلف چیزوں کی مہک کو مشین کے ذریعے کشید کرتی ہے اور پھر مختلف کیمیائی مادوں میں اس کے جوہر کے ہم آہنگ عنصر تلاش کرتی ہے اور پھر ان کو دوبارہ پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ ایک طویل کام ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ پہلی کوشش میں تو کبھی بھی یہ ممکن نہیں ہوتا کہ کامیابی حاصل ہو جائے۔

اگر پروفیسر ناکا موٹو نے کامیابی حاصل کر لی تو کیا ہوگا۔ سب سے پہلے تو یہ ہوگا کہ خوشبو سازی کی صنعت میں ایک انقلاب آ جائے گا۔ اس وقت اس صنعت میں ایسے ماہرین ہیں جو خوشبوؤں کے معیار کے لیے اپنی ناک پر انحصار کرتے ہیں لیکن اس مشین کے ایجاد کے بعد ایک زیادہ قابلِ اعتماد ذریعہ میسر آ جائے گا۔ جاپان کے کئی خوشبو ساز اداروں نے پروفیسر ناکا موٹو کے کام میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوگی۔ امکان یہ بھی ہے کہ یہ کام کمپیوٹر کریں گے اور گھروں کو ہر طرح کی خوشبوؤں سے مہکایا جا سکے گا۔ یہ توقع کی جا سکتی ہے کسی دن خوشبو بکھیرنے والے ٹیلیویژن بھی ملیں یا ڈی وی ڈی بھی دستیاب ہو جائیں۔ [1]

سائنس دانوں نے سونگھنے کا معمہ حل کر لیا

امریکہ میں دو سائنسدانوں کو انسانوں کے سونگھنے کا راز جاننے پر میڈیسن کا نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ انسانی دماغ کے مختلف خوشبوئیں یاد رکھنے کا عمل سائنسدانوں کے لیے بہت عرصے تک راز رہا ہے جسے جاننے کے لیے بہت تحقیق کی گئی ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر رچرڈ ایکسل اور کینسر ریسرچ سنٹر کی لنڈا بک نے اپنی تحقیقات کی بنیاد پر یہ نوبل پرائز حاصل کیا ہے۔ یہ نوبل انعام ایک اعشاریہ تین ملین ڈالر مالیت کا ہے۔

ان سائنسدانوں نے ایک خاص طرح کی جینز کا گروپ دریافت کیا ہے جو ایک ہزار مختلف

---

[1]..... http://www.bbc.co.uk/urdu/science/story/2006/10/061014_aromamaker_sen.shtm

Marfat.com

جینز پر مشتمل ہے۔ یہ مختلف جینز ایک خاص طرح کا پروٹین پیدا کرتی ہیں جو خوشبوؤں کو سونگھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ پروٹین ناک کے اوپر کے حصے میں موجود ہوتے ہیں اور خوشبو کے مالیکیول وصول ہونے پر فوراً انہیں پہچان لیتے ہیں۔ یہ خلیے پھر اعصابی ٹشو کے ذریعے خوشبو کے احساس کے سگنل دماغ تک بھیجتے ہیں۔ ایکسل اور لنڈا نے اپنی تحقیق ۱۹۹۱ء میں ایک جریدے میں جاری کی تھیں۔ پروفیسر سٹین گرلنر کا کہنا ہے کہ اس دریافت سے پہلے سونگھنے کا عمل سائنسدانوں کے لیے ایک معمہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ سائنس کی دنیا میں یہ ایک انقلابی دریافت ہے۔ [1]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ أَتَمُّ وَأَحْکَمُ

---

[1]..http://www.bbc.co.uk/urdu/science/story/2004/10/041004_smell_nobel_prize_na.shtml

Marfat.com

(فصل نمبر ۵)

خوشبو سے متعلق مختلف واقعات

گوشت بدبودار ہونے کی وجہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ". [1]

ترجمہ: "اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور نہ گوشت بدبودار ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت زندگی بھر اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی"۔

شیر کا سوئے ہوئے لوگوں کو سونگتے ہوئے گستاخ رسول تک پہنچنا

" قُتِلَ الإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ" کی تفسیر اور سیر کی کتابوں میں یہ قصہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ ؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کی بہن کا نکاح ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کر دیا تھا جب سورۃ " تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ" نازل ہوئی تو ابو لہب نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا اگر تم محمد (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو تو تم عاق ہو دونوں نے طلاق دے دی۔

یہ واقعہ رخصت سے پہلے کا ہے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو عتبہ نے جب طلاق دے دی تو پھر حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں نے تیرے دین کا انکار کر دیا اور تیری بیٹی کو چھوڑ دیا اور حضور ﷺ پر حملہ بھی کیا اور قمیص مبارک پھاڑ ڈالی حضور ﷺ نے فرمایا میں اللہ

---

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الرضاع/بَابُ لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ، ج،۲،ص،۱۰۹۲،رقم الحديث،۱۴۷۰،دار إحياء التراث العربي،بيروت)

Marfat.com

سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو تجھ پر مسلط فرمادے۔

ایک مرتبہ عتبہ قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بغرض تجارت شام کو جارہا تھا (جنگل میں) ایک مقام پر جس کا نام زوراء تھا پڑاؤ کیا۔ رات کو ایک شیر آیا اوران لوگوں کے آس پاس اس نے چکر لگایا عتبہ کہنے لگا وائے مصیبت مجھے محمد کی بد دعا سے اندیشہ ہے لوگوں نے اپنے تمام پالان اور سامان لا کر ایک اونچا ڈھیر کر دیا۔ عتبہ کو اس کے اوپر کر دیا اور خود اس کے اردگرد سو گئے۔ شیر جا چکا تھا جب سب لوگ سو گئے تو عتبہ سب کے وسط میں تھا کہ شیر آ گیا ہر شخص کے اوپر سے چھلانگ لگاتا اور ہر شخص کو سونگھتا عتبہ تک پہنچا اور اس کو پھاڑ دیا۔ [1]

خوشبودار پانی

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ:

”خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ فَقَالَ مُدُّوهُ

---

[1] ..... ”وقصة ذلک علی ما فی السیر انه کان النبی صلی الله علیه واله وسلم زوّجه ابنة أم کلثوم وزوّج أخیه عتبة أختها علیهما السلام فلما نزلت تبّت یدا ابی لهب وتبّ قال ابو لهب راسی من راسکما حرام ان لم تطلقا ابنتی محمد فطلقا لهما ولم یبنیا بهما وجاء عتبة حین فارق أم کلثوم عند النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وقال کفرت بدینک وفارقتک ابنتک وسطا علیه وشق قمیص النبی صلی الله علیه واله وسلم قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اما انی أسأل الله ان یسلط علیک کلبا من کلابه وکان خارجا الی الشام تاجرا مع نفر من قریش حتی نزّلوا مکانا من الشام (یقال له الزوراء) لیلا فطاف بهم الأسد تلک اللیلة عتبة یقول یا ویل فانی أخاف دعوة محمد فجمعوا حمالهم فعرشوا العتبة فی أعلاها وناموا حوله فقیل ان الأسد انصرف عنهم حتی ناموا وعتبة فی وسطهم ثم اقبل الأسد یتخطاهم ویتفشمهم حتی أخذ براس عتبة فقدعه“. (تفسیر المظهري: ج، ۱۰، ص ۱۷۰، دار احیاء التراث، العربي)

Marfat.com

مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالْأَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ"۔[1]

ترجمہ: ''ہم لوگ اپنی قوم کی جانب سے پیغام لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور ہم لوگوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بچہ ہوا پانی مانگا بطور برکت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اس پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور فرمایا جا جس وقت تم اپنی بستی کو پہنچ جاؤ تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اس کو مسجد بنالو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارا شہر فاصلے پر ہے اور گرمی بہت زیادہ پڑتی ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو مدد دیتے رہو پانی سے یعنی ڈول کو روزانہ تر کر لیا کرو یا کچھ پانی اس میں ڈال دیا کرو کہ جس قدر خشک ہو جائے اس کا عوض بن جائے اس لئے کہ جس قدر پانی اس میں داخل ہوگا اس کی خوشبو اور زیادہ بڑھ جائے گی بہر حال ہم لوگ روانہ ہو گئے حتی کہ ہم لوگ اپنے شہر میں داخل ہو گئے اور گرجے کو توڑ ڈالا پھر اس جگہ وہ پانی چھڑک دیا اور اس جگہ مسجد بنائی۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے اذان دی تو اس جگہ ایک پادری تھا جو کہ قبیلہ بنی طے میں سے تھا۔ اس نے جس وقت اذان سنی تو

---

[1].....(سنن نسائی: کتاب المساجد/اتخاذ البیع مساجد، ج، ۲، ص، ۳۸، رقم الحدیث، ۷۰۱، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب)

Marfat.com

اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ایک برحق پکار ہے۔ پھر ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور وہ شخص اس دن کے بعد نظر نہیں آیا"۔

محمد بن سعید مطرق کا خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا اور گھر کا معطر ہو جانا

محمد بن سعید مطرق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

میں ہر رات معین تعداد میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھا کرتا تھا، ایک رات میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے جس سے کمرہ منور ہو گیا اور فرمایا کہ اس منہ کو لاؤ جس سے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرتے ہو میں اس پر بوسہ دوں۔ مجھے شرم آئی میں گھوم گیا تو نبی اکرم ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ فوراً گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اپنی بیوی کو جگایا جو سو رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے سارا گھر مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ حضور ﷺ کے بوسہ سے میرے رخسار پر آٹھ دن تک خوشبو آتی رہی۔ [1]

محمد بن مسلمہ کا کعب بن اشرف کے جسم کی خوشبو سونگھنا

عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

"مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ

---

[1] ....."وعن محمد بن سعيد بن مطرق وكان من الأخيار الصالحين قال كنت جعلت على نفيى كل ليلة عند النوم أذا آويت إلى مضجعي عدداً معلوماً أصلى على النبى -صلى الله عليه وسلم- فإنى فى بعض الليالى قد أكملت العدد فاخذتنى عيناى وكنت ساكناً فى غرفة وإذا بالنبى صلى الله عليه وسلم .قد دخل على من باب الغرفةفاصاب الغرفة به نور ثم نهض نحوى وقال هات هذا الفم الذى تكثر به الصلاة على أقبله فكنت استحس أن أقبله من فيه فأستدرت بوجهى فقبل خدى فانتبهت فزعاً من فورى وانتبهت صاحبتى التى بجنبى فإذا بالبيت يفوح مسكاً من رائحته -صلى الله عليه وسلم- وبقيت رائحة المسک من قلته فى خدى نحو ثمانية أيام تجد زوجتى كل يوم الرائحة فى خدى رواه ابن بشكوال".(القول البديع في الصلاة الحبيب الشفيع:الباب الثاني في ثواب الصلاة على رسول الله ﷺ، ص، ۱۴۱، دار الريان للتراث)

Marfat.com

أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمِ ارْهَنُونِي قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ ارْهَنُونِي نِسَائَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَائَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَائَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَائَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ سَمَّى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ

Marfat.com

رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ"۔[1]

ترجمہ: ''کعب بن اشرف یہودی کا کام کون تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور رسول کو بہت ایذا دے رکھی ہے محمد بن مسلمہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں تو میں اس کام کو سرانجام دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مجھے یہ بھی اجازت دیدیں کہ جو باتیں مناسب سمجھوں اسے کہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی غرض محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے تو کہا کہ یہ شخص محمد بن عبداللہ ہم سے زکوۃ مانگتا ہے ہمارے پاس خود نہیں اور یہ ہم کو ستاتا ہے کعب نے کہا ابھی کیا دیکھا ہے واللہ یہ آگے چل کر تم کو بہت ایذا دے گا محمد بن مسلمہ نے کہا خیر ابھی تو ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے فوراً چھوڑنا بھی ٹھیک نہیں دیکھتے ہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے میں تمہارے پاس اس وقت اس لئے آیا ہوں کہ ہم کو قرض میں ایک یا دو وسق کھجوریں دے دو سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے ہم کو کئی مرتبہ حدیث سنائی تو اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا جب میں نے یاد دلایا تو کہنے لگے کہ ہاں میرا خیال ہے کہ ہوگا غرض کعب نے کہا قرض مل جائے گا کچھ رہن رکھ دو میں نے کہا کیا رہن رکھوں کعب نے کہا کہ اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم عورتوں کو کس طرح رہن کر دیں سارے

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب المغازي/باب قتل كعب بن الاشرف، ج ۵، ص ۹۰، رقم الحديث، ۴۰۳۷، دار طوق النجاه)

Marfat.com

عرب میں تم خوبصورت ہو! اس نے کہا اپنے بیٹے رہن رکھ دو میں نے کہا تمہارے پاس بیٹوں کو کیسے رہن رکھ دیں آئندہ جوان سے لڑے گا وہ طعنہ دے گا کہ تو ایک یا دو وسق میں رہن رکھا گیا ہے اور اس کو ہم برا جانتے ہیں البتہ ہم اپنے ہتھیار رکھ سکتے ہیں سفیان نے لفظ لامہ کی تفسیر سلاح یعنی ہتھیار سے کی ہے محمد بن مسلمہ نے کعب سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور چلے گئے رات کو دوبارہ آئے اور کعب کے دودھ شریک بھائی ابونائلہ کو ساتھ لائے کعب نے ان کو قلعہ میں بلایا اور پھر ان کے پاس نیچے آنے لگا اس کی بیوی نے کہا اس وقت کہاں جاتے ہو؟ کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ میرا بھائی ہے جو بلاتے ہیں سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کعب کی بیوی نے یہ بھی کہا کہ اس کی آواز سے تو خون کی بو آرہی ہے یا خون ٹپک رہا ہے کعب نے کہا کچھ نہیں میرا بھائی ابونائلہ اور محمد بن مسلمہ ہیں اور شریف آدمی کو تو رات کے وقت بھی اگر نیزہ مارنے کے بلائیں تو جانا چاہیے اور محمد بن مسلمہ دو اور آدمیوں کو اپنے ساتھ لائے تھے سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو نے ان کا نام لیا تھا؟ انہوں نے کہا بعض کا لیا تھا مگر دوسروں نے ابوعبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عبادہ بن بشر لیا تھا عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ اپنے ساتھیوں کو کہنے لگے کہ کعب جب آئے گا تو میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے مضبوطی سے تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا غرض کعب چادر اوڑھے ہوئے اترا اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج تک ایسی خوشبو نہیں دیکھی جو ہوا میں بسی ہوئی ہے عمرو کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ کعب نے جواب میں کہا کہ اس وقت میرے پاس ایسی عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے مثال ہے

Marfat.com

عمرو کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ نے پوچھا کیا سر سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں محمد بن مسلمہ نے خود بھی سونگھا اور ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر دوبارہ اجازت لے کر سونگھا اور زور سے تھام لیا اور ساتھیوں سے کہا ہاں اس کو لو! انہوں نے فوراً کام تمام کردیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کعب کے قتل کی خوشخبری سنائی۔

"حِلفَ المُطَیَّبِین" کی وجہ تسمیہ

جب کلاب کا بیٹا قصی بوڑھا ہوگیا تو اس نے رفادہ، سقایہ، حجابہ، لواء اور دار الندوہ جیسے مناصب اپنے بڑے بیٹے عبد الدار کو سونپ دیئے۔ اس لیے کہ اس کے دوسرے بھائی عبد مناف، عبد شمس اور عبد نہایت سرمایہ دار اور قبیلہ میں انتہائی معزز تھے۔ قصی نے اپنے بیٹے عبد الدار کو تمام مناصب سونپ کر اس کو ان کے ہم منصب اور ہم پلہ کردیا۔ یہ تمام مناصب بھائیوں کی زندگی میں تو اسی کے پاس رہے۔ وہ اس سے کسی جھگڑے میں نہیں پڑتے تھے، جب ان کا دور اختتام پذیر ہوا تو ان کی اولاد نے ان مناصب کی تقسیم کا شوشہ چھوڑتے ہوئے کہا کہ قصی نے عبد الدار کو یہ تمام عہدے محض معاشی مساوات کے لئے سونپے تھے، اب ہم بھی ان تمام مناصب میں برابر کے شریک ہیں، یہ تنازعہ اتنا طول پکڑ گیا کہ قبیلہ دو گروہوں میں بٹ گیا۔ ایک فریق نے عبد الدار کی بیعت کر کے اس کا حلیف ہوگیا جبکہ دوسرے فریق نے عبد مناف کی طرفداری کر کے اس کا حلیف ہوگیا۔ اور حلف کے وقت انہوں نے پیالہ میں خوشبو ڈال کر ہاتھوں کو اس میں رکھ دیا پھر ہاتھوں پہ لگی خوشبو کعبہ کی دیواروں پہ لگادی۔ اس وجہ سے اس کو "حلف المطیبین" کا نام دیا گیا۔[1]

---

[1] .....قُصَیٌّ فَوَّضَ أَمْرَ هٰذِہِ الْوَظَائِفِ الَّتِی کَانَتْ إِلَیْہِ مِنْ رِئَاسَاتِ قُرَیْشٍ وَشَرَفِهَا مِنَ الرِّفَادَةِ وَالسِّقَایَةِ وَالْحِجَابَةِ وَاللِّوَاءِ وَالنَّدْوَةِ إِلَی ابْنِہِ عَبْدِ الدَّارِ وَکَانَ أَکْبَرَ وَلَدِہِ. وَإِنَّمَا خَصَّصَهُ بِهَا کُلِّهَا لِأَنَّ بَقِیَّةَ إِخْوَتِہِ عَبْدَ مناف وعبد الشمس وَعَبْدًا کَانُوا قَدْ شَرُفُوا فِی زَمَنِ أَبِیهِمْ وَبَلَغُوا فِی قَوْمِهِمْ شَرَفًا کَبِیرًا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

منہ سے عنبر سے بہتر مہک

امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے منہ سے خوشبو آتی رہتی تھی۔ کسی نے پوچھا، حضرت آپ کے منہ سے بڑی خوشبو آتی ہے، آپ منہ میں کیا رکھتے ہیں؟ فرمانے لگے، میں تو کچھ نہیں رکھتا۔ اس نے کہا آپ کے منہ سے عنبر سے زیادہ بہتر خوشبو محسوس ہوتی ہے، فرمانے لگے، ہاں، ایک مرتبہ خواب میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا دیدار نصیب ہوا۔ میرے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا، عاصم! تم سارا دن اخلاص کے ساتھ قرآن مجید پڑھاتے ہو، کیوں نہ تمہارے منہ کو بوسہ دوں۔ چنانچہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے منہ کو بوسہ دیا تو اس وقت سے میرے منہ سے مشک کی خوش بو آتی ہے۔ [1]

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا خواب میں حجاج بن یوسف کو بدبودار مردار کی شکل میں دیکھنا

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حجاج (بن یوسف) کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ بدبودار مردار کی شکل میں پڑا ہوا ہے، آپ نے اُس سے پوچھا **ما فعل اللہ بک**؟ اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ جتنے لوگ بھی میں نے قتل کیے ان میں سے ہر ایک کے بدلہ مجھے ایک

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فَأَحَبَّ قُصَيٌّ أَنْ يُلْحِقَ بِهِمْ عَبْدَ الدَّارِ فِي السُّؤْدُدِ فَخَصَّصَهُ بِذٰلِكَ فَكَانَ إِخْوَتُهُ لَا يُنَازِعُونَهُ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا انْقَرَضُوا تَشَاجَرَ أَبْنَاؤُهُمْ فِي ذٰلِكَ وَقَالُوا إِنَّمَا خَصَّصَ قُصَيٌّ عَبْدَ الدَّارِ بِذٰلِكَ لِيُلْحِقَهُ بِإِخْوَتِهِ فَنَحْنُ نَسْتَحِقُّ مَا كَانَ آبَاؤُنَا يَسْتَحِقُّونَهُ وَقَالَ بَنُو عَبْدِ الدَّارِ هٰذَا أَمْرٌ جَعَلَهُ لَنَا قُصَيٌّ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ وَاخْتَلَفُوا اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَانْقَسَمَتْ بُطُونُ قُرَيْشٍ فِرْقَتَيْنِ فَفِرْقَةٌ بايعت عَبْدِ الدَّارِ وَحَالَفَتْهُمْ وَفِرْقَةٌ بَايَعَتْ بَنِي عَبْدِ مناف وحالفوهم عَلَى ذٰلِكَ وَوَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ عِنْدَ الْحِلْفِ فِي جَفْنَةٍ فِيهَا طِيبٌ ثُمَّ لَمَّا قَامُوا مَسَحُوا أَيْدِيَهُمْ بِأَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَسُمُّوا حِلْفَ الْمُطَيَّبِينَ." (البداية والنهاية: خبر قصي بن كلاب وما كان من أمره في ارتجاعه ولاية البيت الى قريش وانتزاعه ذلک الخ / فصل، ج، ۲، ص، ۲۰۹، دار الفكر)

[1] ..... (پاجا سراغ زندگی: ص، ۶۸، ۶۹، مطبوعہ، دار المطالعہ، پاکستان)

Marfat.com

دفعہ قتل کیا گیا البتہ سعید بن جبیر کے بدلہ میں ستر مرتبہ قتل کیا گیا۔ [۱]

امام نافع مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منہ سے مشک وعنبر کی خوشبو

امام نافع مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ جو قراءِ عشرہ میں سے اول قاری ہیں۔ جب آپ قرآن پڑھتے یا بات کرتے تو منہ سے مشک اور کستوری کی خوشبو آتی تھی، کسی نے دریافت کیا کہ اے ابو عبداللہ جب آپ لوگوں کو پڑھانے بیٹھتے ہیں تو خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں فرمایا خوشبو کا استعمال تو کیا کرتا میں تو اس کے قریب بھی نہیں جاتا، بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھا میرے منہ سے منہ ملا کر قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اسی وقت سے میرے منہ سے خوشبو آتی ہے، سبحان اللہ کیا عظیم الشان انعام ہے جس کے مقابلے میں ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے، سبحان اللہ! آپ نے ستر سال سے زیادہ مسجد نبوی میں قرآن پاک کی تعلیم دی اور امامت فرمائی۔ [۲]

غسل کے بعد سر پر لگانے والی شام کی خوشبودار مٹی

ملک شام میں ایک خاص قسم کی مٹی کے ساتھ گلاب ملایا جاتا ہے اور اسی مٹی کو غسل کرنے کے بعد سر پر لگایا جاتا ہے جس سے دیر تک خوشبو آتی رہتی ہے، شیخ بشیر الغزی نے ان شعار کا فارسی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے اور شیخ علی فکری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "تربية البنات" میں ذکر کیا ہے، تو اشعار یہ ہیں:

فَقُلْتُ لَهُ اَمِسْکٌ أَمْ عَنْبَرٌ لَقَدْ صَیَّرْتَنِي بِالْحُبِّ مُغْرَمْ
أَجَابَ الطِّیْنُ اِنِّي کُنْتُ تُرْباً صَحِبْتُ الْوَرْدَ صَیَّرَنِيْ مُکْرَمْ
أَلِفْتُ أَکَابِراً وَازْدَدْتُّ عِلْماً کَذَا مَنْ عَاشَرَ الْعُلَمَاءَ یُکْرَمْ [۳]

---

[۱] ..... "وروى أن أمير المؤمنين عمر بن عبد العزيز رحمه الله تعالى، رآه بعد موته في المنام، وهو جيفة منتنة، وأنه قال له :ما فعل الله بك؟ فقال :قتلني الله بكل قتيل قتلته قتلة واحدة، وقتلني بسعيد بن جبير سبعين قتلة". (حياة الحيوان: ج،۲،ص،۴۲۸،دار الكتب العلمية،بيروت)

[۲] ..... (تحفہ حفاظ بحوالہ ایک ہزار انمول موتی: ج،۵،ص،۳۲۰)

[۳] ..... تحفۂ دلہن: ص،۳۰۸،۳۰۹، مطبوعہ، بیت العلم ٹرسٹ)

Marfat.com

ترجمہ: ”میں نے اس مٹی سے پوچھا! تمہاری خوشبو نے مجھے تمہارا عاشق بنا دیا ہے، تم مجھے یہ تو بتاؤ تمہارا کیا نام ہے، تم مشک ہو یا عنبر ہو؟

اس مٹی نے جواب دیا میں تو ایک نرم مٹی گارے کیچڑ کی طرح تھی، لیکن گلاب کی صحبت میں رہ کر مجھ سے بھی خوشبو آنے لگی۔

جو کچھ تم مجھے آج دیکھتے ہو یہ گلاب کا کرم ہے، اس نے مجھے معزز بنا دیا، ورنہ میں پاؤں میں روندنے کے قابل تھی۔

میں نے محبت کی اپنے بڑوں سے جس سے میرے علم میں اضافہ ہوا، اسی طرح علماء کی صحبت سے آدمی شرافت والا ہو جاتا ہے“۔

طالب علم کے کپڑے پر لگنے والا سیاہی کا دھبہ خوشبو کی مانند

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

الْمِدَادُ فِي ثَوْبِ طَالِبِ الْعِلْمِ مِثْلُ الْخَلُوْقِ فِيْ ثَوْبِ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ۔[1]

ترجمہ: ”طالب علم کے کپڑے پر سیاہی کا دھبہ ایسے ہی ہے جیسے کنواری لڑکی کے کپڑوں پر خوشبو لگی ہو“۔

بیوی کا اپنے شوہر کی خوشبو کا حال بیان کرنا

گیارہ عورتوں کا ایک مقام میں جمع ہو کر اپنے اپنے شوہروں کا تذکرہ کرنے لگیں ان میں سے ایک نے اپنے شوہر کی خوشبو کا حال بیان کیا۔

”جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتْ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتْ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا

---

[1] .....(المستدرک علی الصحیحین :کتاب معرفة الصحابة /ذکر أبي هريرة الدوسي رضی الله عنه، ج ۳، ص ۵۸۴، رقم الحدیث ۶۱۶۸، دارالکتب العلمیة، بیروت

Marfat.com

أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا

Marfat.com

وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ"۔[1]

ترجمہ: ''گیارہ عورتوں نے ایک جگہ اکٹھا ہوکر باہم عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے شوہروں کا حال بیان کرو، پہلی عورت نے کہا میرا شوہر لاغر اونٹ کا گوشت ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے، راستہ بڑا کٹھن ہے نہ چوٹی پر چڑھا جاسکتا ہے اور نہ وہ گوشت ہی عمدہ ہے کہ اس کے لانے کی خاطر مصیبت بھری جائے، دوسری نے کہا میں اس کی حالت ظاہر کرنے سے ڈرتی ہوں کہ اس تذکرے کے بعد میں کہیں اس کو چھوڑ دوں، اگر ذکر کروں تو بتاؤں گی کہ اس میں کیا عیب و ہنر ہیں، کمزوری کی وجہ سے اس کے جسم میں جگہ جگہ گانٹھیں پیدا ہوگئی ہیں اور ایسی ہی بیسیوں برائیاں ہیں، تیسری بولی کہ میرا خاوند لمبا تڑنگا ہے، اگر اس کی کیفیت بیان کروں تو طلاق ملتی ہے، اگر خاموش رہوں تو مجھے مفلس چھوڑ رکھا ہے، چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح متوسط ہے، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈا، وہ ہمیشہ یکساں ہے نہ زیادہ ڈرنا نہ بہت اکتانا، پانچویں نے بیان کیا کہ میرا شوہر گھر میں آئے تو چیتا، باہر جائے تو شیر (شریف ایسا) کہ گھر میں کچھ ہوا کرے وہ باز پرس نہیں کرتا، چھٹی نے کہا کہ میرا شوہر کھاؤ ہے، کھانے بیٹھے تو سب کھا جائے اور

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب النكاح/باب حسن المعاشرة مع الأهل، ج ۷، ص ۲۷، رقم الحديث ۵۱۸۹، دار الطوق النجاه)

Marfat.com

لیٹے تو سب صاف کر جائے، جب سوئے تو اکیلا ہی پڑا رہے اور میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ سکھ پوچھ لے، ساتویں نے کہا میرا خاوند گم کردہ راہ اور عاجز ہے، وہ سینے سے دبانے والا اور عورت کا ہر عیب اس کے لئے عیب ہے اس میں سب برائیاں ہیں، (اگر بات کرے) تو سر پھوڑ دے اور زخمی کردے یا دونوں ہی کر گذرے، اور گہرا زخم لگائے، آٹھویں عورت نے کہا میرے شوہر کا چھونا ایسا ہے کہ جیسا خرگوش کا بس ہو جانا، (وہ نازک ہے) اس کی خوشبو ایسی کہ جیسے زرتب کی خوشبو، بہت ہی نازک ہے، نویں نے کہا میرا شوہر اونچی تعمیروں والا لمبے پرتلے والا اور بہت سخی ہے، اس کا گھر مجلس شوری کے قریب ہے، وہ باتدبیر اور سمجھدار ہے، دسویں نے کہا میرے شوہر کا نام مالک ہے اور بھلا مالک کی کیا تعریف کروں، جو تعریف ذہن میں آسکے وہ بس اس کی تعریف ہے، وہ مہمانوں کے لئے ہمیشہ اونٹ ذبح کراتا ہے، چراگاہ سے زیادہ گھر میں اونٹ جمع رکھتا ہے، اور گھنٹیوں کی آواز سن کر بتاتا ہے کہ اتنے اونٹ ذبح ہونے والے ہیں اور اتنے مہمان موجود ہیں، گیارہویں نے کہا میرا شوہر ابوزرع، واہ کیا کہنا، میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کردیا، میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا اور مجھے اس قدر خوش رکھا کہ اس کی داد دینی پڑتی ہے، میرا خاوند اس نے مجھے ایسا پایا جو مشکل چند بکریوں والا تھا، میں ایک غریب لڑکی تھی، وہ مجھے ایسے خوشحال خاندان میں لایا، جو گھوڑوں کی ہنہناہٹ والے اور کجاوہ کی آواز والے ہیں، ان کے ہاں گھوڑے اونٹ سبھی موجود ہیں، ڈائیں چلانے والے بیل اور اناج پھٹکنے والے آدمی سبھی ان کے ہاں حاضر ہیں، ان کے ہاں میں بولتی تو میری نکتہ چینی کوئی نہ کرتا اور سوتی تو صبح کردیتی، جب پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی، ابوزرع کی ماں یعنی میری خوشدامن وہ بھی بہت لائق عورت تھی، اس کے صندوق بھرپور رہتے تھے،

Marfat.com

اس کا گھر کشادہ اور اس کا بیٹا ابن ابوزرع خوب تر، اس خواب گاہ جیسے کھجور کی شاخ کھینچنے کی جگہ ہوتی ہے، یعنی چھریرے جسم کا، خوراک اس قدر کم کہ ایک دست چار ماہ کے بکری کے بچہ کی اس کا پیٹ بھر دے، اپنی سوکن کے لئے ہر وقت باعث غیظ وغضب، اس کی ملازمہ بھی قابل تعریف، دوسرے لوگوں سے کہہ کر ہماری باتوں کو نہ پھیلانے والی اور ہمارے ذخیرہ میں نقصان نہ کرنے والی، ہمارے گھر کو خس وخاشاک سے پاک کرنے والی، ایک دن ایسا ہوا کہ ابوزرع باہر نکلا کہ اس سے دودھ بلوایا جارہا تھا اور اس میں سے مکھن نکالنے کی تیاری ہو رہی تھی، میں نے باہر نکل کر دیکھا کہ ایک عورت جس کے ساتھ چیتے کے ایسے دو بچے ہیں جو اس کے زیر بغل دو اناروں (پستانوں) سے کھیل رہے ہیں، وہ دونوں دودھ پی رہے تھے، اس عورت کو دیکھ کر ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی، اور اس عورت سے شادی رچالی، اس کے بعد مجبوراً میں نے ایک ایسے آدمی سے نکاح کیا جو تیز رو گھوڑے پر سوار تھا، خطی نیزہ رکھتا تھا، اس نے بہت سی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے مویشیوں میں سے ایک ایک جوڑا ہر مویشی کا مجھے دیا اور کہا کہ ام زرع خود کھاؤ اور اپنے عزیز واقارب کو بھی ذخیرہ پہنچاؤ اور صدقہ وخیرات کرنے کی بھی اجازت دی اور بہت کچھ دیا، مگر یہ سب داد وعیش ابوزرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ تمام قصہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی تیرے لئے ایسا ہوں جیسا کہ ابوزرع ام زرع کے ساتھ تھا، فرق صرف اتنا ہے کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی تھی، اور میں نے طلاق نہیں دی، یعنی بیوی کے ساتھ ایسی ہی اچھی طرح زندگی بسر کرنا چاہیے"۔

کافر کا حضرت عیسیٰ کے سر سے ٹپکنے والے قطروں کا سونگھنا

حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ:

Marfat.com

" ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ

Marfat.com

اللّٰـهُ الْـمَسِيـحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْـنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَـعَـهُ تَـحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلا يَحِ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَـاتَ وَنَـفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَـنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰـهُ إِلَـى عِيسَـى إِنِّـي قَـدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِـقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِـنْ كُـلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَـا فِيهَـا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيـنَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَـلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِـطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَـوْضِـعَ شِبْـرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَـمُهُـمْ وَنَتْـنُهُـمْ فَيَـرْغَـبُ نَبِيُّ اللّٰـهِ عِيسَى وَأَصْحَـابُـهُ إِلَـى اللّٰـهِ فَيُـرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَـطْـرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَـمَـرَتَـكِ وَرُدِّي بَـرَكَتَـكِ فَيَـوْمَـئِـذٍ تَـأْكُـلُ الْـعِـصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَـظِـلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَـكْـفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ

Marfat.com

وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ". [۱]

ترجمہ: "ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے کبھی تحقیر کی (یعنی گھٹایا) اور کبھی بڑا کر کے بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے پس جب ہم شام کو آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس بارے میں معلوم کرلیا تو فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح دجال کا ذکر کیا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تحقیر کی اور کبھی اس فتنہ کو بڑا کر کے بیان کیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہو گیا تو تمہارے بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص خود اس سے مقابلہ کرنے والا ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہوگا بے شک دجال نوجوان گھنگریالے بالوں والا اور پھولی ہوئی آنکھ والا ہوگا گویا کہ میں اسے عبدالعزی بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے تو چاہئے کہ اس پر سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے بے شک اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہوگا پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب

[۱]..... (صحيح مسلم: كتاب الفتن واشراط الساعة/باب ذكر الدجال وصفته وما معه، ج ۴، ص ۲۵۵۰، رقم الحديث ۲۹۳۷، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

فساد برپا کرے گا اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا آپؐ نے فرمایا چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نمازیں پڑھنا کافی ہوں گیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہوگی آپ نے فرمایا اس بادل کی طرح جسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کرلیں گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین سبزہ اگائے گی اور اسے چرنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے تھن بڑے اور کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ اس کے قول کو رد کردیں گے تو وہ اس سے واپس لوٹ آئے گا پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا اور اسے کہے گا کہ اپنے خزانے کو نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس آئیں گے۔ جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں، پھر وہ ایک کڑیل اور کامل الشباب آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کردے گا اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے ایک تیر کی مسافت پر رکھ دے گا، پھر وہ اس (مردہ) کو آواز دے گا تو وہ زندہ ہو کر چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ دجال کے اسی افعال کے دوران اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے

Marfat.com

پاس زرد رنگ کے حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے اور جب اپنے سر کو اٹھائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے اور جو کافر بھی ان کی خوشبو سونگھے گا وہ مرے بغیر رہ نہ سکے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام (دجال کو) طلب کریں گے، اسے باب لد پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے پاس وہ قوم آئے گی جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا، پس عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ملنے والے ان کے درجات بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں۔ پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کے لئے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اونچائی سے نکل پڑیں گے، ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبری پر سے گزریں گی اور اس کا سارا پانی پی جائیں گی اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ محصور ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کے لئے بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے لئے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہوگی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا، وہ ایک جان کی موت کی طرح سب کے سب یک لخت مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یاجوج ماجوج کی

Marfat.com

علامات اور بد بو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل کو اگا دے اور اپنی برکت کو لوٹا دے، پس ان دنوں ایسی برکت ہوگی کہ ایک انار کو ایک پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے میں سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت دے دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی گائے قبیلہ کے لوگوں کے لئے کافی ہو جائے گی اور ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کے لئے کفایت کر جائے گی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک پہنچ جائے گی، پھر ہر مسلمان اور ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی اور بد لوگ ہی باقی رہ جائیں گے، جو گدھوں کی طرح کھلے بندوں جماع کریں گے، پس انہیں پر قیامت قائم ہوگی"۔

قرب قیامت اللہ تعالیٰ کا مشک کی خوشبو کی طرح ہوا بھیجنا

قرب قیامت اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجیں گے جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔ عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری کہتے ہیں کہ:

"كُنتُ عِندَ مَسلَمَةَ بنِ مُخَلَّدٍ، وَعِندَهُ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَمرِو بنِ العَاصِ. فَقَالَ عَبدُ اللّٰهِ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ اِلاَّ عَلَى شِرَارِ الخَلقِ. هُم شَرٌّ مِن أَهلِ الجَاهِلِيَّةِ. لاَ يَدعُونَ اللّٰهَ بِشَيءٍ اِلاَّ رَدَّهُ عَلَيهِم. فَبَينَمَا هُم عَلَى ذٰلِكَ أَقبَلَ عُقبَةُ بنُ عَامِرٍ. فَقَالَ لَهُ مَسلَمَةُ: يَا عُقبَةُ! اسمَع

Marfat.com

مَا يقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ .فَقَالَ عُقْبَةُ : هُوَ أَعْلَمُ . وَأَمَّا أنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لاَ تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ ، قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ ، حَتَّىٰ تَأتِيَهُمُ السَّاعَةُ ، وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : أَجَلْ . ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحاً كَرِيحِ الْمِسْكِ . مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ .فَلاَ تَتْرُكُ نَفْساً فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلاَّ قَبَضَتْهُ . ثُمَّ يَبْقَىٰ شِرَارُ النَّاسِ ، عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.". [1]

ترجمہ:''میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اوران کے پاس سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین مخلوق پر اور وہ بدتر ہوں گے جاہلوں سے۔اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے گا۔وہ اسی حال میں تھے کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آئے تو مسلمہ نے ان سے کہا کہ اے عقبہ! تم نے سنا عبداللہ کیا کہتے ہیں؟ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں،لیکن میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی ، اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا ، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔سیدنا عبداللہؓ نے کہا کہ بیشک (نبی اکرمؐ نے ایسا ہی فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس میں

---

[1] .....(صحیح مسلم: کتاب الامارة /باب قوله ﷺ "لاَ تَزَالُ طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لايضرهم من خالفهم ، ج ، ۳ ، ص ،۱۵۲۴ ، ۱۵۲۵ ، رقم الحديث ، ۱۹۲۴ دار الكتب العلمية)

Marfat.com

مشک جیسی خوشبو ہو گی اور ریشم کی طرح جسم پر لگے گی، وہ کسی شخص کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا مگر اس کو موت آجائے گی۔ اس کے بعد سب برے (کافر) لوگ رہ جائیں گے، انہی پر قیامت قائم ہو گی۔

خوشبودار جسم والا یہودی

حسن بن فہم کہتے ہیں کہ میں نے یحیٰ بن اکثم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"كَانَ لِلْمَأْمُونِ وَهُوَ أَمِيرٌ إِذْ ذَاكَ مَجْلِسُ نَظَرٍ، فَدَخَلَ فِي مجلسة النَّاسِ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ، حَسَنُ الثَّوْبِ .حَسَنُ الْوَجْهِ، طَيِّبُ الرَّائِحَةِ، قَالَ فَتَكَلَّمَ .فَأَحْسَنَ الْكَلَامَ الْعِبَارَةَ قَالَ :فَلَمَّا أَنْ تَقَوَّضَ الْمَجْلِسُ، دَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ لَهُ إِسْرَائِيلِيٌّ؟ :قَالَ نَعَمْ! قَالَ لَهُ :أَسْلِمْ حَتَّى أَفْعَلَ بِكَ، وَأَصْنَعَ، وَوَعَدَهُ، فَقَالَ :دِينِي، وَدِينُ آبَائِي، فَانْصَرَفَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَنَةٍ جَاءَ نَا مُسْلِمًا، قَالَ :فَتَكَلَّمَ عَلَى الْفِقْهِ، فَأَحْسَنَ الْكَلَامَ .فَلَمَّا أَنْ تَقَوَّض الْمَجْلِسُ دَعَاهُ الْمَأْمُونُ .فَقَالَ لَهُ :أَلَسْتَ صَاحِبَنَا بِالْأَمْسِ؟ قَالَ لَهُ بَلَى !قَالَ :فَمَا كَانَ سبب إسلامك؟ قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ حَضْرَتِكَ .فأجبت أَنْ أَمْتَحِنَ هٰذِهِ الْأَدْيَانَ، وَأَنَا مَعَ مَا تَرَانِي حَسَنُ الْخَطِّ فَعَمَدْتُ إِلَى التَّوْرَاةِ .فَكَتَبْتُ ثَلَاثَ نُسَخٍ فَزِدْتُ فِيهَا وَنَقَصْتُ، وَأَدْخَلْتُهَا الْكَنِيسَةَ فَاشْتُرِيَتْ مِنِّي، وَعَمَدْتُ إِلَى الْإِنْجِيلِ .فَكَتَبْتُ ثَلَاثَ نَسْخٍ فَزِدْتُ فِيهَا، ونقصت وَأَدْخَلْتُهَا الْبِيْعَةَ فَاشْتُرِيَتْ مِنِّي، وَعَمَدْتُ إِلَى الْقُرْآنِ فَعَمِلْتُ ثَلَاثَ نُسَخٍ، وَزِدْتُ فِيهَا وَنَقَصْتُ وَأَدْخَلْتُهَا (إِلَى) الْوَرَّاقِينَ، فَتَصَفَّحُوهَا، فَلَمَّا أَنْ وَجَدُوا فِيهَا الزِّيَادَةَ، وَالنُّقْصَانَ، رَمَوْا بِهَا فَلَمْ يَشْتَرُوهَا .فَعَلِمْتُ

Marfat.com

أَنَّ هٰذَا كِتَابٌ مَحْفُوظٌ، فَكَانَ هٰذَا سَبَبُ إِسْلَامِی".[1]

ترجمہ: "مامون (جو کہ امیر زمانہ تھے) کسی ایک مجلس میں (جس کا اہتمام کسی مسئلہ پر غور وحوض کے سلسلہ میں کیا گیا تھا) اس میں ایک یہودی شامل ہوا جو کہ حسین چہرے والا تھا اور عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اس کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی، مزید برآں جب گفتگو کی تو گفتگو بھی چچی تلی کر رہا تھا۔ جب مجلس منتشر ہوگئی تو مامون نے اسے بلایا اور سوال کیا کہ کیا تم اسرائیلی ہو؟ کہنے لگا ہاں۔ تو مامون نے اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہارے ساتھ اچھا بھلائی والا معاملہ کروں گا۔ تو وہ کہنے لگا کہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا دین ایک ہے اور میرا دین وہی رہے گا۔ یہ کہہ کر وہ یہودی چلا گیا۔ پھر وہ ایک سال کے بعد ہمارے پاس مسلمان ہو کر آیا۔

راوی فرماتے ہیں جب اس نے گفتگو کا آغاز کیا تو بڑے عمدہ انداز میں فقیہانہ طرز پر گفتگو کی۔ جب مجلس منتشر ہوگئی تو مامون نے اسے بلایا اور کہا کہ کیا تم وہی پچھلے سال والے شخص ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں وہی آدمی ہوں۔ تو مامون نے اس سے کہا تم مسلمان کیسے ہوئے؟ تو وہ کہنے لگا کہ جب میں آپ کے پاس سے گیا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں سارے مذاہب کا امتحانی جائزہ لیتا ہوں۔ میں چونکہ اچھا خط لکھنے والا ہوں اس لئے میں نے تورات لکھنے کا ارادہ کیا پھر میں نے تورات کے تین نسخے لکھے۔ اس میں اپنی طرف سے کچھ کمی زیادتی بھی کی۔ اس کے بعد اُن نسخوں کو یہودیوں کے کلیسا لے گیا تو انہوں نے مجھ سے تینوں نسخے خوشی خوشی خرید لئے۔ پھر میں نے اس طرح کے تین نسخے لکھے اور اس میں بھی اپنی طرف

---

[1] .....(دلائل النبوة: باب ما جاء في تاليف القرآن، وقوله عزوجل انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون .....ج ۷، ص ۱۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

سے کچھ کمی بیشی کی۔ پھر میں عیسائیوں کے گرجا گیا تو انہوں نے بھی مجھ سے خوشی خوشی نسخے خرید لئے۔ پھر میں نے قرآن مجید کے تین نسخے لکھے اور اس میں بھی اپنی طرف سے کچھ کمی زیادتی کی۔ پھر میں ان کو تاجروں کے پاس لے گیا تو انہوں اس کے اندر خوب تفتیش کی جب انہوں نے ان نسخوں میں کمی بیشی دیکھی تو انہوں نے خریدنے سے انکار کردیا اور میرے نسخوں کو زمین پر دے مارا۔ پس اس سے مجھے پتہ لگ گیا کہ یہی آسمانی کتاب محفوظ اور سالم ہے۔ اور یہی میرے اسلام لانے کا ذریعہ بنا''۔

ملیح کا کعبہ کی خوشبو چوری کرنا

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ قریش نے ازسرنو کعبہ کی تعمیر اس وجہ سے کی کہ ملیح نامی شخص نے کعبہ کی خوشبو چرائی تھی، اس وجہ سے اس کی عمارت کو مزید مضبوط اور پختہ کرنے کا ارادہ کیا تاکہ کوئی بھی شخص ان کی اجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہوسکے۔ [1]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا منہ کی بدبو دور کرکے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا

جب حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ہم کلام ہونا چاہا اور تیس دن روزہ رکھ لیا تو خیال آیا کہ منہ سے کچھ بوسی آرہی ہے اپنے رب سے گفتگو کرنی ہے لہذا آپ علیہ السلام نے مسواک کا استعمال کیا اور بو کو زائل کرنے کے لئے دانتوں پر رگڑ لیا۔ پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے موسیٰ! روزہ کیوں افطار کیا ہے (یعنی مسواک کے ذریعے روزہ کیوں توڑا) جبکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں

---

[1] ....."وَكَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُلَيْحٌ سَرَقَ طِيبَ الْكَعْبَةِ. فَأَرَادُوا أَنْ يَشِيدُوا بُنْيَانَهَا وَأَنْ يَرْفَعُوا بَابَهَا حتى لا يدخلها إلا من شاؤوا". (البداية والنهاية: فصل في تجديد قريش بناء الكعبة، ج، ۲، ص، ۳٦۷، دار احياء التراث العربى)

Marfat.com

نے اس چیز کو ناپسند خیال کیا کہ میں آپ سے ہم کلام ہوں اور میرے منہ سے بوآئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آپ کو معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی بو میرے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ لہٰذا آپ واپس جایئے اور مزید دس دن کے روزے رکھ کر آیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب کے حکم کی تابعداری فرمائی۔ [1]

درخت میں سے خوشبو

ابن طغربل اپنی ''النطق المفهوم'' میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے جزیرہ میں بہت عظیم درخت دیکھا جس کا پتا بہت بڑا تھا اور وہ خوشبودار تھا، پیدائشی طور پر اس پر تین سطریں سرخ اور سفید رنگ میں واضح لکھی ہوئیں تھیں۔ پہلی سطر میں '' لا الٰہ الا اللّٰہ''، دوسری میں ''محمد رسول اللّٰہ'' اور تیسری میں اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ' لکھا ہوا تھا۔ [2]

جنوب جنت کی خوشبو سے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] ..... ''فَلَمَّا أَتَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَرَادَ أَنْ يُكَلِّمَهُ فِي ثَلاثِينَ يَوْمًا وَقَدْ صَامَهُنَّ لَيْلَهُنَّ وَنَهَارَهُنَّ وَكَرِهَ أَنْ يُكَلِّمَ رَبَّهُ وَرِيحُ فِيهِ رِيحُ فَمِ الصَّائِمِ فَتَنَاوَلَ مُوسَى شَيْئًا مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ فَمَضَغَهُ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ حِينَ أَتَاهُ لِمَ أَفْطَرْتَ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالَّذِي كَانَ قَالَ يَا رَبِّ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا وَفَمِي طيب الريح .قال أو ما عَلِمْتَ يَا مُوسَى أَنَّ رِيحَ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ارْجِعْ فَصُمْ عَشْرًا ثُمَّ ائْتِنِي فَفَعَلَ مُوسَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَبُّهُ''. (البداية والنهاية: حديث الفتون، ج، ١، ص، ٣٥١، دارالكتب العلمية)

[2] ..... ''ونقل ابن طغربل رحمه الله تعالى في كتابه النطق المفهوم عن بعضهم أنه رأى في جزيرة شجرة عظيمة لها ورق كبير طيب الرائحة مكتوب فيها بالحمرة والبياض في الخضرة كتابة بيّنة واضحة خلقة ابتدعها الله تعالى بقدرته في الورقة ثلاثة أسطر: الأول: لا إله إلا الله. والثاني: محمد رسول الله. والثالث: إنّ الدين عند الله الإسلام''. (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، الباب الثالث في ذكر ما وقفت عليه من أسمائه الشريفة ﷺ وشرحها و وما يتعلق من الفوائد / ذكر ما وجد من هذا الاسم مكتوبا في الأزل منقوشا في خواتم الانبياء والحجارة والنبات والحيوان، ج، ١، ص، ٤١٣، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

"اَلْجَنُوبُ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ". ؎۱

ترجمہ:"جنوب جنت کی خوشبو سے ہے"۔

نوٹ: جنوب اس ہوا کو کہتے ہیں جو جنوب سے چلتی ہے۔

لڑکے کی خوشبو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رِيحُ الْوَلَدِ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ". ؎۲

ترجمہ:"لڑکے کی خوشبو جنت کی خوشبو سے ہے"۔

آنسوؤں سے خوشبو

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابوالحمد سیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں اللہ کی محبت ایسی نصیب تھی کہ جب وہ اللہ کی محبت میں روتے تھے تو ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں سے مشک جیسی خوشبو آیا کرتی تھی..... اللہ اکبر، محبت الٰہی میں نکلے ہوئے آنسوؤں کی قدر دیکھو..... وہ فرماتے ہیں کہ لوگ خود ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں سے مشک کی سی خوشبو سونگھا کرتے تھے۔ ؎۳

الیاس تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی نانی محترمہ اُمی بی، حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی کی رابعہ سیرت صاحبزادی تھیں اور حضرت مولانا نے انہیں کی گود میں پرورش پائی۔ موصوفہ کی آپ پر حد درجہ شفقت تھی۔ فرمایا کرتی تھیں کہ الیاس تجھ سے صحابہ کی خوشبو

؎۱.....(العظمة لأبي الشيخ الاصبهاني: ذكر الرياح، ج ، ۴ ، ص، ۱۳۰۵ ، دار العاصمه، الرياض)

؎۲ .....(المعجم الأوسط: ج ، ٦ ، ص ، ۸۲، رقم الحديث ، ۵۸٦۰، دار الحرمين، القاهرة)

؎۳ .....(باجا سُراغ زندگی: ص، ٦٨، مطبوعہ، دار المطالعہ، پاکستان)

Marfat.com

آتی ہے، کبھی شفقت سے پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرماتیں کہ کیا بات ہے کہ تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی سی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ اس کے ماسوا حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب مولوی الیاس کو دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ یاد آجاتے ہیں۔ [1]

ایک شخص کا خواب میں خوشبودار حور دیکھنا

مصر میں ایک شخص تھا جس کے پاس صرف ایک ہی نیکی کا ثواب تھا۔ اس نے عاشورہ کے دن جامع مسجد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ میں نماز فجر ادا کی، اس مسجد میں ایک رسم چلی آرہی تھی کہ عاشورہ کے دن یہ مسجد عورتوں کے لئے کھلی رہے گی۔ اس دن آدمی داخل نہیں ہوں گے کیونکہ عورتیں سال بھر اذکار اور دعا التجا کے لئے داخل نہیں ہوسکتی تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نمازِ فجر کے وقت ایک نے کہا، مجھے کچھ دو جس سے میرے بچوں کو اطمینان مل سکے۔ اس نے کہا تم اپنے گھر جاؤ میں آتا ہوں۔ چنانچہ اس نے ایک چادر باندھ لی اور اپنے تمام کپڑے ایک سوراخ سے اس کی طرف بڑھا دیئے۔ عورت نے دعا دی، اللہ تعالیٰ تجھے جنتی لباس عطا فرمائے۔

وہ شخص بیان کرتا ہے رات آئی، خواب دیکھا، ایک نہایت خوبصورت حور انتہائی خوشبودار سیب لیے موجود ہے۔ جب اسے توڑا تو اس سے ایک جوڑا برآمد ہوا۔ میں نے حور سے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ بولی میں عاشورہ ہوں جنت میں تیرے ساتھ میرا نکاح ہوچکا ہے، اس کے بعد آنکھ کھلی تو سارا گھر خوشبو سے مہک رہا تھا، میں نے وضو کیا دو رکعت نماز ادا کی اور عرض کیا یا اللہ اگر یہ سب کچھ درست ہے اور وہ حور میری زوجۂ جنت ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لیجئے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور وہ وہیں وصال کر گیا۔ [2]

---

[1] ..... (حیاۃ الصحابہ اردو، عرضِ مترجم، ج ۱، ص ۱۸، زم زم پبلشرز)

[2] ..... "کان بمصر رجل لایمسک الا ثوبا واحدا فصلی الصبح یوم عشوراء فی جامع عمرو بن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

مولانا عطار کی زندگی میں انقلاب کا مختصر واقعہ

مولانا عطار خوشبو وغیرہ کی تجارت کرتے تھے ان کی زندگی کے انقلاب کا واقع یوں بیان کیا جاتا ہے کہ:

مولانا عطار سے ایک مجذوب نے کہا تھا۔۔۔۔اس وقت مولانا عطارہ کی دوکان کرتے تھے۔طریق کی طرف متوجہ نہ ہوئے تھے حق تعالیٰ نے ایک مجذوب کے ذریعہ ان کو ہدایت کی۔ وہ ان کی دوکانوں پر کھڑا ہو گیا۔اور ایک بوتل کی طرف اشارہ کر کے پوچھا اس میں کیا ہے۔ کچھ شربت بتلایا دوسری طرف کو پوچھا کوئی خمیرہ بتلایا تیسری طرف کوئی لعوق بتلایا گیا تعجب سے پوچھنے لگا سب چیزیں چیکتی ہی چیکتی ہیں۔تو ایسی حالت میں اتنی چیکتی چیزوں میں سے تیری جان کیوں کر نکلے گی؟

مولانا نے ہنس کر فرمایا جس طرح تمہاری جان نکلے گی مجذوب نے کہا ہمارا کیا ہے ہم تو یوں جان دے دیں گے یہ کہہ کر لیٹ گیا۔ جب دیر ہوگئی تو مولانا نے آکر ہلایا دیکھا وہ جان دے چکا تھا۔بس ان کے قلب پر ایک چوٹ لگی اور اسی وقت تمام دوکانوں کا سامان خیرات کر کے اللہ کی طلب میں نکل گئے۔ [۱]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

العاص رضی الله عنه ومن عادة هذا الجامع لا يدخله النساء الا في يوم عاشوراء لأجل الدعاء فقالت له امرأة اعطني شيئا لله أستعين به على أولادي قال نعم ، فرجع الى بيته واتزر ودفع ثوبه لها من شق الباب فقالت البسک الله من حلل الجنة فرأى تلک الليلة في المنام حوراء جميلة ومعها تفاحة لها رائحة طيبة فكسرها فوجد فيها حلة فقال من أنت قالت انا عاشوراء زوجتک في الجنة فاستيقظ فوجد البيت قد فاح فيه ريح طيبة فتوضأ وصلى ركعتين وقال اللهم ان كانت زوجتي حقا في الجنة فاقبضني اليک فاستجاب الله دعاءه ومات في الحال ".(نزهة المجالس و منتخب النفائس : ج ، ۱ ، ص ، ۱۷۸ ، مطبوعة ، المطبعة الكاستلية ، مصر)

[۱] .....(حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات: ص،۶۳)

Marfat.com

حضرت مولانا فیض الحسن سہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد ان کے کمرے سے خوشبو

بہت سے اکابر کے واقعات ہیں کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے تو ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ مولانا فیض الحسن سہانپوریؒ شب جمعہ کو سوتے نہیں تھے، بلکہ ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے کمرے سے خوشبو آتی تھی۔ [1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

[1] ..... (اصلاحی مواعظ: ج۲، ص۸۰)

Marfat.com

(باب نمبر ۱۳)

دنیا میں جنت کی خوشبو پانے والے خوش نصیب انسان

انس بن نضر کا شہادت سے پہلے جنت کی خوشبو پانا

حضرت انسؓ کے چچا انس بن نضر نے شہادت سے پہلے جنت کی خوشبو کو محسوس کیا تھا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

" أَنَّ عَـمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ، فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ، لَئِنْ أَشْهَـدَنِـي الـلّٰـهُ مَـعَ الـنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أُجِدُّ، فَـلَـقِـيَ يَـوْمَ أُحُدٍ، فَهُزِمَ النَّاسُ، فَقَالَ: الـلّٰـهُـمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَـنَـعَ هٰؤُلَاءِ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَـقَـدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ: أَيْـنَ يَا سَعْدُ، إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْـجَـنَّةِ دُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ، فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ، وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ". [1]

ترجمہ: "ان کے چچا (انس بن نضر) بدر کے معرکے میں شریک نہ ہو سکے تھے، پھر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی لڑائی میں ہی غیر حاضر رہا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور لڑائی میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ جب مسلمانوں کی جماعت میں غزوہ احد کے موقع پر افراتفری پیدا ہوگئی تو

---

[1]..... (صحيح البخاري: كتاب المغازي/باب غزوة أحد، ج، ٣، ص، ٣١، رقم الحديث، ٤٠٤٨، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

انہوں نے کہا، اے اللہ! آج مسلمانوں نے جو کچھ کیا ہے میں تیرے حضور میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں اور جو کچھ مشرکین نے کیا میں تیرے حضور میں اس سے اپنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے۔ رستے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان سے کہا، سعد! کہاں جا رہے ہو؟ میں تو احد پہاڑ کے دامن میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ آخر ایک تل یا ان کی انگلیوں کے پور سے ان کی بہن نے ان کی لاش کو پہچانا۔ انکو اسّی سے زیادہ بھالے، تلوار اور تیروں کے زخم لگے تھے۔

حضرت سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجی العقبیؓ کا جنت کی خوشبو پانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ يَوْمَ أُحُدٍ لِطَلَبِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ ؛ وَقَالَ لِي: اِنْ رَأَيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ، وَقُلْ لَهُ : يَقُوْلُ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : كَيْفَ تَجِدُکَ ؟ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلٰى فَأَصَبْتُهُ وَهُوَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَ بِهِ سَبْعُوْنَ ضَرْبَةً مَا بَيْنَ طَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَ رَمْيَةٍ بِسَهْمٍ ، فَقُلْتُ لَهُ :يَا سَعْدُ ، اِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَام ، وَ يَقُوْلُ لَکَ :خَبِّرْنِي كَيْفَ تَجِدُکَ ؟ قَالَ :عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ ، وَ عَلَيْکَ السَّلَامُ ، قُلْ لَهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَجِدُنِي أَجِدُ رِيْحَ الْجَنَّةِ ، وَقُلْ لِقَوْمِي الْاَنْصَارِ: لَا عُذْرَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَخْلُصَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ شُفْرٌ يَطْرِفُ ، قَالَ :وَفَاضَتْ نَفْسُهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ". [1]

---

[1] .....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفة الصحابة / ذکر مناقب سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجي العقبي ، ج ، ۳، ۲۲۱ ، رقم الحدیث ، ۴۹۰۶ ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہؐ نے غزوہ احد کے دن مجھے حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈنے بھیجا، اور مجھے فرمایا: اگر تم ان کو دیکھو تو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا: رسول اللہؐ تجھے فرمارہے ہیں کہ تم نے اپنے آپ کو کیسا پایا؟ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں: میں ان کو شہداء میں ڈھونڈنے لگا، بالآخر میں نے ان کو دیکھ لیا، اس وقت وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے، ان پر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر زخم موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اے سعد! تجھے رسول اللہؐ نے سلام بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مجھے اپنی کیفیت بتاؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہؐ پر اور تم پر سلامتی ہو، آپؐ سے کہہ دینا ''یا رسول اللہؐ میں جنت کی خوشبو محسوس کررہا ہوں اور میری انصار قوم سے کہہ دینا'' تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول اللہ کو تنہا چھوڑنے کا کوئی عذر نہیں ہوگا جب تک کہ تمہاری پلکیں ہل رہی ہیں ۔آپ فرماتے ہیں کہ اس کی بعد ان کی روح پرواز کرگئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے''۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبرا)

جن کی قبروں سے خوشبو مہکتی رہی

شہدائے احد کی قبور سے مشک کی خوشبو

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوط کے قبرستان میں چشمہ جاری کرنا چاہا تو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی اپنی میتوں کو وہاں سے نکال کر کسی دوسرے مقام پر منتقل کر دیں۔ چالیس سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ان کی قبروں سے خوشبو مہک رہی تھی۔ [1]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی مشک کی تھی۔

محمد بن شرحبیل روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلاً قَبَضَةً مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدٍ يَوْمَئِذٍ فَفَتَحَهَا بَعْدُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ [2]

ترجمہ: ''ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے ایک مٹھی مٹی کی لی اور بعد میں اسے (مٹھی کو) کھولا تو مشک تھی''۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو

جو لوگ آپ کے مخالف تھے وہ آپ کے مزار پر حاضر ہوئے اور انتہائی ندامت وشرمندگی کے

---

[1] .....''وعن جابر بن عبد اللّٰه رضى اللّٰه عنهما أنه قال: اِستصرخنا إلى قتلانا باحد، وذلك حين أجرى معاوية رضى الله عنه العين فى سوط مقبرة شهداء أحد، وأمر الناس بنقل موتاهم فأخرجناهم رطابا تنثنى أطرافهم، وذلك على راس اربعين سنة، ولعله وما قبله لا يخالف قول السهيلى وذلك بعد ثلاثين سنة، وأصابت المسحاة قدم حمزة رضى اللّٰه عنه فانبعث دما''.(السيرة الحلبية:غزوة أحد، ج، ۲،ص، ۳۳۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

[2] .....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب المغازي/غزوة الخندق ، ج ، ۲۰ ، ص ، ۳۷۴ ، ۳۷۵ ، رقم الحديث ، ۳۷۹۵۲ ، شركة دارالقبلة ،المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

ساتھ توبہ کی، آپ کی وفات کے بعد ایک عرصہ تک آپ کی قبر کی مٹی سے مشک کی طرح خوشبو مہکتی رہی اور لوگ بطور تبرک مٹی اٹھاتے یہاں تک کہ قبر کی حفاظت مشکل ہوگئی حتی کہ مزار مبارک کا نشان باقی رکھنے کے لئے اس کا انتظام کرنا پڑا کہ اس کی مٹی لوگ نہ لے جا سکیں، لوگوں کو اس مٹی کی خوشبو پر تعجب ہوگا لیکن ہمیں اس پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم [۱]

عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو

امام قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاد حدیث عبداللہ بن غالب حرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ۸۳۰ھ میں شہید کر دیا گیا۔ دفن کے بعد ان کی قبر سے خوشبو مہکنے لگی۔ خواب میں ان کے ایک بھائی کو ان کی زیارت ہوئی تو اس نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ کہا (یعنی عبداللہ بن غالب) کہ مجھے جنتی قرار دے دیا گیا ہے۔ بھائی نے پوچھا کون سے عمل کی وجہ سے؟ فرمایا کہ کامل ایمان، تہجد اور گرمیوں کے روزوں کے باعث۔ پھر سوال کیا کہ آپ کی قبر سے یہ پاکیزہ خوشبو کیسی؟ آپ نے جواب دیا کہ یہ میری تلاوت اور روزوں کی پیاس کی خوشبو ہے۔ [۲]

شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر کے جسم سے نکلنے والی خوشبو

جب حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا تمام اہل مکہ کو علم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے جسم سے مشک جیسی خوشبو محسوس کی۔ اس پر حجاج آگ بگولا ہوگیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نعش کے ساتھ ایک کتے کو باندھ دیا تاکہ مردار کی بدبو جسم سے نکلنے والی

---

[۱] ..... حالات مصنفین درس نظامی: ص، ۸۷)

[۲] ....."أن عبد اللّٰه بن غالب الحَرَّانِي قتل فِي المعركة شَهِيدا فَلَمَّا دفن أَصَابُوا من قَبره رَائِحَة الْمسك فَرَآهُ رجل من إخوانه فِي مَنَامه قَالَ مَا صنعت قَالَ خير الصَّنِيع قَالَ إِلَى مَا صرت قَالَ إِلَى الْجنَّة قَالَ بِمَ قَالَ بِحسن الْيَقِين وَطول التَّهَجُّد وظمأ الهواجر قَالَ فَمَا هَذِه الرَّائِحَة الطّيبَة الَّتِي تُوجد من قبرك قَالَ تِلْكَ رَائِحَة التِّلَاوَة والظمأ. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: ج، ۱، ص، ۱۵۷، دار المعرفه لبنان)

Marfat.com

خوبصورت خوشبو پر غالب آجائے۔ ابن سعد نے طبقات میں ذکر کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے جسم کے پہلو میں انہوں نے ایک مردار بلی کو باندھ دیا تھا لیکن حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے جسم سے نکلنی والی مشک جیسی خوشبو اس مردار بلی کی بدبو پر غالب آگئی۔ سبحان اللہ۔[1]

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو

حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ ان خوش نصیب ہستیوں میں سے ہیں جن کی قبر سے خوشبو مہکی۔ تدفین کے بعد حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر اور مٹی سے خوشبو کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا جس نے پورے میانی قبرستان کو اپنے لپیٹ میں لے لیا، دور دور تک فضا انتہائی خوشبودار ہوگئی۔ یہ خبر آناً فاناً پھیل گئی۔ ملک کے مختلف اطراف سے علماء اور عوام کی ایک کثیر تعداد اس خوشبو کو سونگھنے کے لئے امڈ پڑی، اور تبرکاً وہاں سے مٹی اُٹھا لیتے عجیب بات یہ ہے کہ اگر ایک ہی مقام سے دس اشخاص مٹی اٹھاتے تو ہر شخص کی مٹی کی مہک مختلف ہوتی۔

مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کی قبر خوشبو سے معطر

مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ ختم نبوت کے شیدائی وفدائی تھے۔ حیات مستعار کی ساری بہاریں تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردیں۔ سرائیکی زبان کے بہترین خطیب تھے۔ اس مجاہد ختم نبوت کا جنازہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے اٹھا۔ تدفین کے بعد آپ کی قبر مبارک سے تین روز تک خوشبو آتی رہی۔[2]

---

[1] .....(يُرِيْدُونَ لِيُطْفِؤُا نُوْرَا اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَو كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ".
"ولما قتل عبد اللّٰه بن الزبير علم جميع أهل مكة لما شموا من ريح المسک ، فغاظ ذلک الحجاج بن يوسف ، فأمر حتى علق مع عبد الله بن الزبير كلبا لتغلب رائحة الميتة ذلک............أخرج ابن سعد في الطبقات ضمن الجزء المفقود
من حديث شيخه الواقدي : أنا رباح بن مسلم عن أبيه قال: لقد رأيتهم مرة ربطوا هرة ميتة الى جنبه ، فكان ريح المسک يغلب ريحها ".(شرف مصطفى:باب ما جاء في فضل مكة/فصل :ذكر سبب بناء ابن الزبير البيت وماكان عليه قبل ذلک ، ج ۲ ، ص ،۳۳۵)دار البشائر

[2] .....(ہم نے قادیان میں کیا دیکھا: ص،۵۲)

Marfat.com

استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد نور اللہ مرقدہ کی قبر سے خوشبو

استاذ العلماء شیخ التفسیر والحدیث حضرت اقدس مولانا منظور احمد نعمانی نور اللہ مرقدہ کی وفات کو تقریباً چھ سال کا عرصہ ہونے والا ہے آپ اپنے شیخ فقیہ وقت حضرت مولانا حبیب اللہ گمانوی رحمہ اللہ اور اپنے محسن حاجی خدا بخش ناگج کے ہمراہ جامعہ انوریہ حبیب آباد طاہر والی ضلع بہاولپور کے صحن میں مدفون اور محو استراحت ہیں۔ ماہ دسمبر کی طوفانی بارشوں کی وجہ سے حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی قبر مبارک بیٹھ گئی اور بارش کا پانی کافی مقدار میں قبر کے اندر جمع ہو گیا چنانچہ حضرت نعمانی رحمہ اللہ کے صاحبزادگان اور دیگر موقع پر موجود علماء اور طلباء نے مل جل کر قبر کی صفائی کی اور پانی نکالا اور موقع پر موجود یہ سب علماء اور طلباء اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہیں کہ حضرت نعمانی رحمہ اللہ کا جسم بالکل محفوظ تھا اور حتی کہ کفن کا کپڑا ابھی بوسیدہ تک نہیں ہوا تھا۔ موقع پر موجود تمام علماء اور طلباء نے جی بھر کر حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی زیارت کی اور شہادت دی کہ ان کی قبر مبارک کی مٹی اور قبر میں موجود پانی سے عجیب قسم کی خوشبو مہک رہی تھی حتی کہ فوم کے جن ٹکڑوں سے وہ پانی خشک کیا گیا وہ بھی خوشبو سے مہک گئے اور یہ خوشبو کئی دن تک زائرین کو محسوس ہوتی رہی۔

بندہ عاجز اپنے ایک ساتھی ماسٹر عبداللطیف گھلو صاحب کے ہمراہ پانچویں دن جامعہ انوریہ میں پہنچا تو وہاں کے اساتذہ کرام نے یہ ساری تفصیل ہمیں بتائی۔ استاذ العلماء حضرت مولانا قاری اللہ بخش دامت برکاتہم العالیہ نے جب ہمیں یہ واقعہ سنایا تو ان کا یہ عالم تھا کہ وہ حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی اس کرامت کو دیکھ کر بے حد مسرور نظر آتے تھے اور دوسری طرف اپنے شیخ کی محبتِ صادقہ کی وجہ سے ان کی یاد میں غمزدہ بھی تھے اور حضرت کی قبر مبارک کا وہ پانی اور وہ فوم جس سے پانی کو نکالا اور خشک کیا گیا تھا ہمیں دکھایا۔

حقیقت یہ ہے کہ پانچ دن گزر جانے کے بعد بھی ہم نے اس سے عجیب قسم کی خوشبو محسوس کی۔ یہ تو حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی کرامت ہے جو اہل علاقہ نے ان کی وفات کے بعد

Marfat.com

دیکھی۔اس سے پہلے بھی ہمارے اکابر علماء اہلسنت دیوبند بکثرت ایسے گذرے ہیں جن کی قبروں سے جنت کی خوشبو مہکی۔ماضی قریب میں حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ لال مسجد اسلام آباد والے، حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمہ اللہ تعالیٰ خیر پور ٹا میوالی والے استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا غازی عبد الرشید شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ احمد پور شرقیہ والے ایسے بزرگ ہیں جن کی قبروں سے خوشبو مہکی، جسے ہزار ہا لوگوں نے محسوس کیا حتی کہ بہت سے اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئیں اور یہی چیز ہمارے اکابر کے اہل حق ہونے کی بین دلیل ہے۔ کیونکہ یہ حضرات جب تک عالم دنیا میں زندہ رہے، ان لوگوں نے دین اسلام کی خدمت کی علم شریعت کو پھیلایا اور عام کیا شرک وبدعت کے ستونوں کو مسمار کیا۔توحید وسنت کا پرچار کیا کفر والحاد کے داعیوں سے انہوں نے ایسا جہاد کیا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا، دینی مدارس کھولے جن سے لاکھوں عالم اور مفتی پیدا ہوئے مساجد میں قرآن مجید کے درس دیئے جو ان گنت لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔

الغرض ان نفوسِ قدسیہ نے شریعتِ محمدیہ کے ہر شعبہ کی آبیاری کی اور اسے خوب پھیلایا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی قبور مبارکہ کو جنت کا ایسا باغ بنایا کہ بطور کرامت اس خوشبو کو اہل دنیا کے لئے بھی ظاہر فرمادیا تا کہ ان کا اہل حق ہونا لوگوں پر واضح ہو جائے۔

عنوان کے مطابق تو مضمون مکمل ہو چکا ہے لیکن چند چیزیں وضاحت طلب ہیں، جن کو بطور تکملہ یہاں ذکر کرنا گزیر ہے لہذا انہیں بھی مضمون کا حصہ سمجھئے۔

وضاحت نمبرا

یہ بات ذہن نشین فرمالیجئے کہ ہر مومن متقی کی قبر میں جنت کا دروازہ کھلتا ہے، جس سے جنت کی خوشبو اور ٹھنڈی ہوا آتی رہتی ہے البتہ اس خوشبو وغیرہ کا ظہور کرامت اور خرقِ عادت ہے اسی طرح ہر متقی کی قبر میں خوشبو راحت ٹھنڈی ہوا ہمیشہ موجود رہتی ہے اور ان کا ظہور کبھی

Marfat.com

کبھار ہوتا ہے لہذا ان امور کے ظاہر ہونے کو کرامت اور خرقِ عادت کہا جائے گا نہ کہ ان امور کے موجود ہونے کو۔ کیونکہ وہ تو ہر حال میں موجود ہوتے ہیں اور ظہور کبھی کبھار ہوتا ہے۔

وضاحت نمبر۲

مشکوٰۃ شریف میں عذابِ قبر کے سلسلہ میں ایک حدیث بروایت ترمذی واحمد وغیرہ وارد ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ''وافتحوا له باباً الى الجنة'' جس کا مطلب یہ ہے کہ مومن متقی کی قبر میں جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے، جس سے خوشبو اور ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ یہ حدیث اس قسم کے واقعات کی تصدیق کرتی ہے۔

وضاحت نمبر۳

خصوصیت کے ساتھ یہ واقعات علماء دیوبند کی قبور مبارکہ سے اس لئے ظہور پذیر ہورہے ہیں کہ یہ علماء حق دینِ اسلام کے خاص خادم ہیں اور تمام باطل پرستوں کو ان لوگوں نے ناکوں چنے چبوائے ہوئے ہیں تمام باطل پرست فرقے ان کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرنے میں دن رات مصروف ہیں اور عوام الناس کو ان سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے گویا ایسے لوگوں کے زہر آلود غلط پروپیگنڈہ کو یوں خاکستر کردیا کہ ان کی قبروں کو خوشبوؤں سے مہکا کر ان کی حقانیت کو واضح کردیا۔

وضاحت نمبر۴

جب مومن متقی کے لئے قبر میں سامانِ راحت ہے تو لازماً کافروں فاسقوں کے لئے سامانِ عذاب بھی ہے۔[1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1].... http://www.banuri.edu.pk/node/517

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

خوشبو اور جہاد

اللہ کے رستے میں لگنے والا غبار اہل جنت کی مشک کا چورا

اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنتیوں کی مشک کا چورا ہے۔

"لا تلثموا في سبيل الله، فإنما غبار في سبيل الله فتات مسك أهل الجنة". [1]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے رستے میں (جب نکلو تو) منہ پر کپڑا وغیرہ نہ باندھا کرو، یہ تو صرف غبار ہے جو اللہ کے رستے میں ہے اور اہل جنت کی مشک کا چورا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنت کی خوشبو

اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنت کی مہک ہے۔

"لا تنح عنه، فوالذي نفسي بيده إنه لذريرة الجنة يعني الغبار". [2]

ترجمہ: "اس سے پیچھے نہ رہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، کیونکہ یہ تو جنت کی خوشبو ہے یعنی غبار"۔

اللہ کی راہ میں لگنے والے زخم کی خوشبو

جو زخم مسلمان کو اللہ کے رستے میں لگے قیامت کے دن وہ مشک کی خوشبو کی طرح مہکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] .....(كنز العمال: كتاب الجهاد من قسم الأقوال /الباب الأول في الترغيب فيه، ج، ۴، ص، ۳۲۰، رقم الحديث، ۱۰۶۹۹، مؤسسة الرسالة)

[2] .....(كنز العمال: كتاب الجهاد من قسم الأقوال/الباب الأول في الترغيب فيه، ج، ۴، ص، ۳۲۰، رقم الحديث، ۱۰۷۰۰، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ ، تَفَجَّرَ دَماً ، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَالعَرْفُ عَرْفُ المِسْكِ [۱]

ترجمہ: ’’ہر زخم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلمان کو لگے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا جس طرح وہ لگا تھا۔ اس میں سے خون بہتا ہوگا۔ جس کا رنگ (تو) خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ القِيَامَةِ ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَالرِّيحُ رِيحُ المِسْكِ [۲]

ترجمہ: ’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص بھی اللہ کے رستے میں زخمی ہوا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے رستے میں کون زخمی ہوا ہے، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون کی طرح ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی‘‘۔

ایک نوجوان کا گرد وغبار کو ناپسند کرنا

” لا تعتزله فو الذى نفسى بيده إنه لذريرة الجنة“..... ” أن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم أبصر شابا يسير معتزلا، فقال :مالك اعتزلت الطريق؟ قال: كرهت الغبار قال :فذكره“. [۳]

ترجمہ ’’آنحضرتؐ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو رستے سے ہٹ کر چل رہا تھا تو اس

[۱] .....(صحيح البخاري : كتاب الوضوء /باب ما يقع من النجاسات في السَّمْنِ والماء، ج ، ۱ ، ص، ۶۵ ، رقم الحديث ، ۲۳۷ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

[۲] .....(صحيح البخاري : كتاب الجهاد والسير /باب من يجرح في سبيل الله عزوجل ، ج ، ۲ ، ص ، ۲۲۴ ، رقم الحديث ، ۲۸۰۳ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

[۳] .....(كنز العمال: كتاب الجهاد من قسم الأقوال /الباب الأول في الترغيب فيه ، ج، ۴ ، ص ، ۳۲۰ ، رقم الحديث ، ۱۰۶۹۹ ، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا کہ جو راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے گرد وغبار ناپسند ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے الگ مت رہو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو جنت کی مہک ہے''۔

حضرت ثابت بن قیس کا میدانِ جنگ میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں کو شکست ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ خوشبو لگا کر میدانِ جنگ میں جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا اے چچا جان! کیا آپ انہیں دیکھ رہے ہیں (کہ یہ کیا ہو رہا ہے مسلمان شکست سے بھاگ رہے ہیں) انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ جا کر اس طرح جنگ نہیں کیا کرتے تھے۔ تم لوگوں نے (شکست کھا کھا کر) اپنے مقابل دشمن کو بری عادت ڈال دی ہے۔ اے اللہ! ان (مرتدین) نے جو فتنہ کھڑا کیا ہے میں اس سے بھی بری ہوں اور ان (مسلمانوں) نے جو کیا ہے (کہ شکست کھا کر بھاگ رہے ہیں) میں اس سے بھی بری ہوں۔ پھر کافروں سے لڑائی شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ [۱]

ایک مشرک کا ابوقتادہ کو موت کی خوشبو سونگھانا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

''خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ

---

[۱] .....''وأخرج الطبرانی عن أنس رضی اللہ عنہ قال: لما انكشف الناس يوم اليمامة قلت لثابت بن قيس رضی اللہ عنہ: ألا ترى يا عمّ؟ ووجدته يتحنّط. فقال: ما هكذا كنا نقاتل مع رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم بئس ما عوّدتم أقرانكم: اللهمّ إنّى أبرأ إليك مما جاء به هؤلاء، ومما صنع هؤلاء، ثم قاتل حتى قتل. فذكر الحديث؛ كما فى الإصابة، قال: وهو فى البخارى — مختصراً. قال الهيثمى: رجاله رجال الصحيح اهـ. وأخرجه الحاكم: وصحّحه على شرط مسلم. (حياة الصحابة للكاندهلوي: اشتشهاد ثابت بن قيس، ج، ۲، ص، ۷۲،)

Marfat.com

عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَاهَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ".[1]

ترجمہ: ''یوم حنین میں ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اس مقابلہ میں ہم مسلمانوں کو کچھ شکست سی دکھائی دی اور میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے تو میں گھوم کر اس کے پیچھے سے آیا اور اس کے شانہ پر تلوار کا وار کیا تو وہ میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا اور خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی حتیٰ کہ اس نے مجھے موت کی خوشبو سونگھائی پھر وہ مر گیا تو اس نے میرا پیچھا چھوڑا تو پھر میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل کر پوچھا کہ لوگوں کا

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب فرض الخمس /باب من لم يخمس الأسلاب ، ومن قتل قتيلا فله سلبه من غير أن يخمس ، وحكم الامام فيه، ج ، ۴ ، ص ، ۹۲ ، رقم الحديث ، ۳۱۴۲)

Marfat.com

کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا اللہ کا حکم ہے اس کے بعد وہ سب لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس ثبوت ہو تو اس مقتول کافر کا اس مسلمان مجاہد کو مال واسباب ملے گا تو میں (ابوقتادہ) نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری گواہی کون دے گا اور پھر بیٹھ گیا اس کے بعد دوسری مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کسی کافر کو قتل کرنے کا ثبوت ہو تو اس کو اس کا مال واسباب ملے گا تو میں نے کھڑے ہو کر کہا کون ہے جو میری شہادت دے اور (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا اس کے بعد آپؐ نے پہلے کی طرح تیسری مرتبہ پھر فرمایا تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول للہ! یہ ابوقتادہ سچے ہیں اور اس مقتول کافر کا ساز وسامان میرے پاس ہے اور ان کو مجھ سے راضی کر دیجئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! آپ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کرتا ہے یہ نہیں کریں گے کہ اس کا ساز وسامان تم کو دے دیں اس پر آپؐ نے فرمایا یہ سچ کہہ رہے ہیں چنانچہ وہ ساز وسامان اس نے مجھ کو دے دیا اور میں نے اس کی زرہ کو بیچ کر بنوسلمہ کا ایک باغ مول لے لیا اور زمانہ اسلام کا یہ پہلا دور تھا جس میں مجھے یہ مال حاصل ہوا تھا''۔

حضرت مولانا شمس الدین شہیدؒ کے خون سے خوشبو

مولانا سید امام شاہ اور خان محمد زمان خان نے بتایا کہ مولانا شمس الدین شہیدؒ کے خون مقدس سے ایسی خوشبو آرہی تھی کہ اس جیسی خوشبو کسی چیز میں نہیں دیکھی حتی کہ بعض افراد نے جن کے ہاتھوں کو خون لگ گیا تھا سارا دن ان سے خوشبو آتی رہی یہ خوشبو لوگوں نے عام طور پر محسوس کی۔[1]

---

[1] .....(علمائے دیوبند کے آخری لمحات: ج۲،ص،۳۵۹)

Marfat.com

(باب نمبر ۱۴)

فرشتے اور خوشبو

جبریل علیہ السلام کی خوشبو سب سے بہتر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلا يَدْرِى أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِهِ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ أَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا كَأَنَّ ثِيَابَهُ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَدْنُو يَا مُحَمَّدُ قَالَ ادْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُولُ أَدْنُو مِرَارًا وَيَقُولُ لَهُ ادْنُ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا إِذَا رَأَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوكَ الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِنْكُمْ وَإِنَّهُ لَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام نَزَلَ فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ"۔[1]

ترجمہ: ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان ایسے تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان نہ سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چاہا کہ بیٹھنے کے واسطے ایک جگہ بنائی جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک اونچا چبوترہ مٹی سے بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا کہ جس کا منہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی

---

[1] .....(سنن النسائی: کتاب الایمان وشرائعه /صفة الاسلام والایمان، ج، ۸، ص، ۱۰۱، رقم الحدیث، ۴۹۹۱، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب)

Marfat.com

خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا السلام علیک یا محمد! آپؐ نے فرمایا آجا۔ وہ قریب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا اے محمد! مجھ کو بتلا کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ خداوند قدوس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو زکوۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا جس وقت میں یہ تمام باتیں کرلوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا اے محمدؐ! بتلا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوند قدوس پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مومن ہو جاؤں گا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔ پھر اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بتلا کہ احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خداوند قدوس کی اس طریقہ سے عبادت کرو جیسے کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کرسکو تو (کم از کم) اس طرح عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا پھر وہ شخص کہنے لگا اے محمد! مجھ کو بتلا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ بات سن کر آپؐ نے سر

Marfat.com

(مبارک) جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجہول جانور چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں اور جو لوگ اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔ پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ خداوند قدوس کے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبریل تھے جو کہ دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لائے تھے"۔

زعفران میں لتھڑے والے کے پاس فرشتے نہیں آتے

حضرت عمار فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ، وَلَا الْمُتَضَمِّخَ بِزَعْفَرَانٍ، وَلَا الْجُنُبَ"۔[1]

ترجمہ: "فرشتے کافر کے جنازہ میں نہیں آتے اور نہ ہی زعفران (ایک قسم کی خوشبو) میں لتھڑے ہوئے اور نہ ہی جنبی کے پاس آتے ہیں۔

---

[1] .....(مسند احمد بن حنبل: حديث عمار بن ياسر، ج، ۳۱، ص، ۱۸۱، رقم الحديث، ۱۸۸۸۶، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

فرشتوں کو خوشبو پسند ہے

حضرت عطاء (ابن ابی رباح) فرماتے ہیں کہ:

" أن سلمان أصاب مسكا فاستودعه امرأته فلما حضره الموت قال: أين الذی کنت استودعتک؟ قالت :هو ذا، قال :فأذيفيه بالماء ورشيه حول فراشي فإنه يحضرنی خلق من خلق اللّٰہ لا يأكلون الطعام ولا يشربون الشراب ويجدون الريح".[1]

ترجمہ: حضرت سلمان (فارسی) کے پاس کستوری آئی تو انہوں نے اس کو اپنی بیوی کے پاس بطور امانت رکھ دیا جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو پوچھا وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تمہارے پاس رکھی تھی؟ تو انہوں نے کہا یہ ہے، فرمایا اس کو پانی میں گھول دو اور میرے بستر کے اردگرد چھڑک دو کیونکہ میرے پاس اللہ کی ایسی مخلوق آنے والی ہے جو نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں بس خوشبو سونگھتے ہیں۔

فرشتوں کی خوشبو کیسی ہے

حضرت امام جعفر بن محمد نے فرمایا کہ:

"ريح الملائكة ريح الورد، وريح الأنبياء ريح السفرجل. ولم أقف له على سند". [2]

ترجمہ: "فرشتوں کی خوشبو گلاب کے پھول جیسی ہے اور انبیاء کرام کی خوشبو ناشپاتی جیسی ہے۔ لیکن میں اس بات کی سند سے واقف نہیں ہوا۔

خلوق میں لتھڑے ہوئے کے پاس فرشتے نہیں آتے

ابن عباس فرماتے ہیں کہ:

---

[1] .....(الحبائک في اخبار الملائک :جامع اخبار الملائكة ، ج ۱،ص،۱۶۰ ، دار الكتب العلمية)

[2] .....(الحبائک في اخبار الملائک :جامع اخبار الملائكة ،ص،۲۷۵ ، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

إن الملائكة لا تحضر الجنب والمتضمخ بالخلوق حتى يغتسلا.[1]

ترجمہ: ”فرشتے نہ تو جنابت والے کے پاس اور نہ ہی خلوق میں لتھڑے ہوئے کے پاس آتے ہیں یہاں تک کہ دونوں (قسم کے لوگ) غسل کرلیں۔

تین لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ، وَالْجُنُبُ، إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ “.[2]

ترجمہ: تین قسم کے لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے ہیں۔ کافر کی لاش اور جس نے خلوق (زعفران سے مرکب خوشبو) لگائی ہو اور جنبی آدمی الا یہ کہ وضو کرلے۔

نوٹ: خلوق زعفران سے مرکب خوشبو ہے اس کا استعمال ناجائز ہے اس لئے کہ یہ عورتوں کی خوشبو ہے۔[3]

کیا حضرت جبریل علیہ السلام کی تخلیق کافور سے ہوئی؟

آج کل عوام میں یہ بات بہت طول پکڑ رہی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کی پیدائش کافور سے ہوئی ہے، حقیقت میں اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے۔ قرآن مجید ان کی تخلیق کے متعلق بالکل خاموش ہے۔ البتہ حدیث میں آتا ہے کہ فرشتوں کی تخلیق نور سے ہوئی ہے۔

---

[1] .....(كنز العمال: كتا ب الطهارة/الفصل الأول في موجبات الغسل، ج، ۹، ص، ۳۲۸، رقم الحديث، ۲۶۵۵۴، مؤسسة الرسالة)

[2] .....(سنن أبي داؤد: كتاب الترجل/بابب في الخلوق للرجال، ج، ۴، ص، ۸۰، ۴۱۸۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

[3] ....."الخلوق وهو بفتح المعجمة قال ابن الأثير "وهو طيب معروف مركب من الزعفران وغيره من أنواع الطيب وإنما نهى عنه لأنه من طيب النساء "(آداب الزفاف في السنة المطهرة: توضؤ الجنب قبل النوم، ج، ۱، ص، ۱۱۵، دارالسلام)

Marfat.com

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ".[1]

ترجمہ: "فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا گیا ہے اور حضرت آدم کو اس چیز سے (جس کا ذکر قرآن مجید میں) کیا گیا ہے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب الزهد والرقائق/باب في أحاديث متفرقة، ج، ۴، ص، ۲۲۹۴، رقم الحديث، ۲۹۹۶، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۱)

جنت اور خوشبو

جنت کی مٹی کی خوشبو

جنت کی مٹی مشک کی ہوگی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ ، مُمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَإِيمَاناً ، فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي . ثُمَّ أَطْبَقَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ : افْتَحْ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا جِبْرِيلُ ، قَالَ : هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، مَعِي مُحَمَّدٌ ﷺ ، فَقَالَ : أُرْسِلَ إِلَيهِ؟ قَالَ نَعَمْ . فَلَمَّا فَتَحَ عَلَونَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى ، فَقَالَ : مَرْحَباً بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ ، قُلْتُ : لِجِبْرِيلَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا آدَمُ ، وَهَذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وِ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ ، فَأَهْلُ اليَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الجَنَّةِ ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ ، وَ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى ، حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ

Marfat.com

الثَّانِيَةِ ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا : افْتَحْ ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَول ، فَفَتَحَ . قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ : أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمُ ، وَإِدْرِيسَ ، وَ مُوسٰى ، وَ عِيسٰى ، وَإِبْرَاهِيم ، صلوات اللّٰهِ عَلَيهِمْ ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيفَ مَنَازِلُهُمْ ، غَيرَ أَنَّهُ ذَكَرَ : أَنَّهُ وَجَدَ آدَمُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ : فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ ، قَالَ : مَرْحَباً بِالنَّبِي الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ . فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا ؟ قَالَ: إِدْرِيسُ ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى ، فَقَالَ : مَرْحَباً بِالنَّبِي الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ: هَذَا مُوسٰى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى ، فَقَالَ : مَرْحَباً بِالأَخِ والنَّبِيُّ الصَّالِحِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ: هَذَا عِيسٰى ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيم ، فَقَالَ :مَرْحَباً بِالنَّبِي الصَّالِحِ وَالابْنُ الصَّالِحِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيم . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ : أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الأَنْصَارِيّ : كَانَا يَقُولانِ : قَالَ النَبِيُّ ﷺ : ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوى اَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ . قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : قَالَ النَبِيُّ ﷺ : فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاتُطيقُ ذلِكَ ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى ، قُلتُ : وَضَعَ شَطْرَهَا ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاتُطيق ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا ، فَرَجَعْتُ إِلَيهِ ، فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاتُطيقُ ذلِكَ، فَرَجَعْتُهُ ، فَقَالَ : هِيَ خَمْسٌ ، وَهِيَ

Marfat.com

خمْسُونَ ، لاَ يُبَدَّلُ القَولُ لَدَيَّ ، فَرَجَعْتُ اِلَى مُوسٰى ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ ، فَقُلْتُ : اسْتَحْيَيتُ مِنْ رَبِّي ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي اِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ ، ثُمَّ اُدْخِلتُ الجَنَّةَ ، فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ ، وَإِذَا تُرَابُهَا المِسْکُ.[1]

ترجمہ: ''میرے گھر کی چھت کھول دی گئی ، اس وقت میں مکہ میں تھا پھر جبریل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اس کو میرے سینے میں رکھ دیا، پھر سینے کو جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف لے کر چلے جب میں پہلے آسمان پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل، پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے، جواب دیا، ہاں میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا، جی ہاں! پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے، وہاں ہم نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کی دائیں طرف کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے اور کچھ بائیں طرف تھے۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا، آؤ اچھے آئے ہو۔ صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں یہ ان کے بیٹوں کی روحیں ہیں۔ جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ

---

[1] .....(صحيح البخاري : كتاب الصلاة/باب كيف فُرِضَتِ الصَّلَوَاتُ فِي الاسْرَاءِ ، ج، ١، ص، ٩٢ ، رقم الحديث ، ٣٤٩ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روحیں ہیں۔ اس لئے جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس نے کہا کہ ابوذر نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ یعنی نبی اکرم ﷺ پر آسمان پر آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو موجود پایا۔ ابوذر نے ہر ایک کا ٹھکانہ بیان نہیں کیا۔ البتہ اتنا بیان کیا کہ حضور ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان پر پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر۔ انس نے بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادریس علیہ السلام پر گزرے، تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آؤ ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا، انہوں نے کہا کہ آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے فرمایا انہوں نے کہا کہ آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب نے کہا مجھے ابوبکر بن حزم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباس اور ابوحبۃ الانصاری رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر مجھے جبریل علیہ السلام لے کر چڑھے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں

Marfat.com

مجھے قلم کی آواز سنائی دی (جو لکھنے والوں فرشتوں کی آواز تھی) ابن حزم نے (اپنے شیخ سے) اور انس بن مالک نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں واپس جایئے۔ کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا، پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے، انہوں کہا کہ دوبارہ جایئے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے۔ پھر میں بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر پائے گی، پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میری بات بدلی نہیں جاتی۔ اب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جایئے۔ لیکن میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہی تک لے گئے جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا، میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے"۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

"أَرْضُ الْجَنَّةِ مِنْ فِضَّةٍ مِنْ وَرِقٍ، وَتُرَابُهَا مِسْكٌ، وَأُصُولُ شَجَرِهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ، وَأَفْنَانُهَا لُؤْلُؤٌ وَزَبَرْجَدٌ وَيَاقُوتٌ، الْوَرَقُ وَالثَّمَرُ تَحْتَ ذٰلِكَ فَمَنْ أَكَلَ قَائِمًا لَمْ يُؤْذِهِ، وَمَنْ أَكَلَ جَالِسًا لَمْ يُؤْذِهِ، وَمَنْ أَكَلَ مُضْطَجِعًا لَمْ يُؤْذِهِ" [1]

ترجمہ"جنت کی زمین چاندی کے ورق سے بنی ہوئی ہے،اس کی مٹی مشک کی ہے،اس کے درختوں کے تنے سونے چاندی کے ہیں اور اس کی ٹہنیاں موتی،زبرجد اور یاقوت کی بنی ہوئیں ہیں،اس کے پتے اور پھل اس کے نیچے ہیں جو کھڑا ہو کر کھائے اس کو بھی دشواری نہ ہوگی اور جو بیٹھ کر کھائے اس کو بھی تکلیف نہ ہوگی اور جو لیٹ کر کھانے کا ارادہ کرے اس کو بھی دقت نہ ہوگی (بالفاظِ دیگر پھل خود بخود نیچے آتا جائے گا)"۔

جنت کے تین درجوں کی مٹی مشک اور کستوری کی

حضرت سلیم بن عامر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ فَأَوَّلُهَا دَرَجَةٌ مِنْ فِضَّةٍ أَرْضُهَا فِضَّةٌ، وَمَسَاكِنُهَا فِضَّةٌ، وَآنِيَتُهَا فِضَّةٌ، وَتُرَابُهَا مِسْكٌ، وَالثَّانِيَةُ أَرْضُهَا ذَهَبٌ، وَمَسَاكِنُهَا ذَهَبٌ وَتُرَابُهَا مِسْكٌ، وَالثَّالِثَةُ أَرْضُهَا لُؤْلُؤٌ وَتُرَابُهَا مِسْكٌ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ". [2]

ترجمہ:"جنت کے سو درجے ہیں، پہلا درجہ چاندی کا ہے اس کی زمین بھی چاندی

---

[1] .....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: باب صفة أرض الجنة ، ج ، ۲ ،ص ، ۵۱ ، رقم الحديث ، ۲۰۷ ، دار الريان للتراث ، دمشق ، سوريا)

[2] .....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: صفة درج الجنة ، ج ، ۲ ، ص ، ۷۱ ، رقم الحديث ، ۲۳۴ ، دار الريان للتراث ، دمشق ، سوريا)

Marfat.com

کی ہے، اس کے محلات بھی چاندی کے اور اس کے برتن بھی چاندی کے اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔ دوسرے درجہ کی زمین سونے کی اس کے محلات بھی سونے کے اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔ تیسرے درجہ کی زمین موتیوں کی اور اس کی مٹی کستوری کی، اس کے بعد ستانوے درجہ اور ہیں کسی آنکھ نے نہ اس کی صفات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل ودماغ میں اس کا خیال گزرا''۔

جنت کا گارا خوشبودار مشک اور کستوری کا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ:

"سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ، كَيْفَ بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ"۔[1]

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ سے جنت کی تعمیر کے بارے میں پوچھا گیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی، اس کا گارا نفیس مہکتا ہوا مشک اور کستوری کا اور اس کے سنگریزے موتیوں اور یاقوت کے اور اس کی مٹی زعفران کی ہے''۔

فرطہ حیرت میں ڈالنے والی جنت کی خوشبوئیں

حضرت اسامہ بن زیدؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: "هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ رَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَنُورٌ يَتَلَأْلَأُ". [2]

---

[1] .....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: صفة حيطان الجنة، ج، ۲، ص، ۷۴، رقم الحديث، ۲۳۸، دار الريان للتراث، دمشق، سوريا)

[2] .....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: ذكر نهار الجنة ونورها، ج، ۲، ص، ۵۲، رقم الحديث، ۲۰۹، دار الريان للتراث، دمشق، سوريا)

Marfat.com

ترجمہ: ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے جنت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کعبہ کے رب کی قسم اس کی مہکیں حیرت میں ڈالنے والی ہیں اور اس کا نور چمکنے والا ہے۔

جنت کی نعمتوں کے ظہور پر زمین وآسمان کے خلا کا خوشبو سے پر ہو جانا

حضرت عامر بن سعید اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا سِوَارُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ.[1]

ترجمہ: "اگر ناخن سے کم حصہ جنت کی نعمتوں کا ظاہر ہو جائے تو زمین وآسمان کا خلا خوشبو سے پُر ہو جائے... مہک جائے۔ اگر اہل جنت میں سے کوئی دنیا میں جھانک لے اور اپنے زیور کو ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی مدہم ہو جائے جیسا کہ سورج کی روشنی سے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں"۔

اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو

اللہ رب العزت اہل جنت کو بہت سی نعمتوں سے نوازیں گے ان میں اہل ایمان کو ایک نعمت یہ بھی ملے گی کہ ان کا پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

" أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صورَةِ القَمَرِ لَيلَةَ البَدْرِ ، لاَ يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلاَ يَمْتَخِطُونَ وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ ، وَ مَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ ، وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ

---

[1] .....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: ذكر نهار الجنة ونورها ، ج ، ۲ ، ص ، ۵۳ ، رقم الحديث، ۲۱۰ ، دار الريان للتراث ، دمشق ، سوريا)

Marfat.com

الْـحُـمِ مِـنَ الـحُسْنِ ، لاَ اخْتِلاَفَ بَينَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ ، قُلُوبُهُمْ قَلبٌ وَاحِدٌ ، يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِياً"۔ ؎

ترجمہ: "جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے ایسے روشن

؎ .....(صحيح البخاري: كتاب بدء الخلق /باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مَخْلُوقَةٌ ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۴۳ ، رقم الحديث ، ۳۲۴۵ ، دارالكتب العلمية ، بيروت)

وروى الامام أحمد والنسائي من حديث الأعمش عن تمام بن عقبة ، سمعت زيد بن أرقم قال : جاء رجل من أهل الكتاب فقال : يا أباالقاسم : تزعم أن أهل الكتاب يأكلون و يشربون ؟ قال : نعم والذي نفس محمد بيده ، ان الرجل منهم ليعطي قوة مائة رجل في الأكل والشرب والجماع والشهوة . قال : ان الذي يأكل ويشرب تكون له الحاجة ، وليس في الجنة أذى؟ قال: تكون حاجة أحدهم رشحاً يفيض من جلودهم كريح المسک فيضمر بطنه".(تفسير ابن كثير : ج ، ۲ ،ص، ۵۳۳، دارالكتب العلمية ، بيروت)

"(وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ) يقول: لهم في الجنة مطعم ومشرب هني كريم ، لا يتغير في أجوافهم فيصير نجواً ، ولنكه يصير رشحاً كرشح المسک ".(تفسير الطبري : ج ، ۱۴ ، ص ، ۸۸ ، مؤسسة الرسالة)

"(وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً) يقول تعالىٰ ذكره : وسقى هؤلاء الابرار ربهم شراباً طهورا ، ومن طهره أنه لا يصير بولا نجسا ، ولكنه يصير رشحا من أبدانهم كرشح المسک ...."(وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً)قال: عرق يفيض من أعراضهم مثل ريح المسک" .(تفسير الطبري : ج ، ۲۴ ، ص ، ۱۱۳ ، مؤسسة السالة)

"ان أهل الجنة اذا أكلوا وشربوا ما شاء وا دَعَوا بالشراب الطهور فيشربونه ، فتطهر بذلک بطونهم ويكون ما أكلوا وشربوا رشحا وريح مسک ، فتضمر لذلک بطونهم ".(تفسير الطبري : ج ، ۲۴ ، ص ۱۱۴ ، مؤسسة الرسالة)

"لما ذكر تعالىٰ حال الاشقياء ثنى بذكر السعداء ، وهم الذين آمنوا وعملوا الصالحات ، فآمنت قلوبهم وعملت جوارحهم الأعمال الصالحة قولا وفعلا من الاتيان بالطاعات وترک المنكرات، وبهذا ورثوا الجنات ، المشتملة على الغرف العاليات ، والسرر الصفوفات ،والقطوف الدانيات ، والفرش المرتفعات ، والحسان الخيرات ، والفواكه المتنواعات ، والمآكل المشتهيات ،والمشارب المستلذات، والنظر الى خالق الأرض والسموات ،وهم في ذلک خالدون ، لايموتون ولا يهرمون ولا يمرضون، وينامون ولا يتغوطون ، ولا يبصقون ولا يتمخطون ، ان هو الا رشح مسک يعرقون ."(تفسير ابن كثير: ج ،۴ ، ص ، ۳۱۵ ، دار طيبة للنشر والتوزيع)

"عن ابراهيم التيمي قال : بلغني : أنه يقسم للرجل من أهل الجنة شهوة مئة،وأكلهم ونهمتهم ، فاذا أكل سُقي شراباً طهوراً ، يخرج من جلده رشحاً كرشح المسک ، ثم تعود شهوته ".

(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار /ما ذكر في صفة الجنة وما فيها مما أعد لأهلها ، ج، ۱۸ ، ص، ۴۵۱ ، رقم الحديث ، ۳۵۱۶۱ ، شركة دارالقبلة،المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند روشن ہوتا ہے۔ نہ اس میں تھوکیں گے اور نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ پیشاب، پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے۔ انگیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا۔ پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی۔ جن کا حسن ایسا ہوگا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ نہ جنتیوں میں آپس میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض عناد، ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل میں مصروف رہا کریں گے"۔

نوٹ: اے کائنات کے خالق و مالک اے بغیر دعاؤں کے ہمیں رفعتیں اور بلندیاں دینے والے، ہم بہ عاجزی و الحاح دردمندانہ التجا اور اشک بھری گناہگار آنکھوں کے ساتھ تیرے دربار عالی میں دست بدعا ہیں کہ تو ہماری للچائی ہوئی فطرت کی تمناؤں اور آرزوں کو پورا کر اور ہمیں جنت الفردوس نصیب فرما۔ گو کہ نامۂ اعمال ایسی نیکیوں سے خالی ہو لیکن ایمان کے ہوتے ہوئے تیری رحمت اعمال پر موقف نہیں آمین۔ (عثمانی)

جنت کی شراب کا اہل جنت کا خوشبودار پسینہ بننا

دنیا کے اندر تو اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے لیکن جنت میں اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پاکیزہ شراب پلائیں گے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً". [1]

ترجمہ: "اور ان کا رب ان کو شراب طہور پلائے گا"۔

صاحب معالم التنزیل "طھورا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

---

[1] .....(سورة الدهر: پاره ۲۹، رقم الآية، ۲۱)

Marfat.com

”طَاهِرًا مِنَ الْأَقْذَارِ وَالْأَقْذَاءِ لَمْ تُدَنِّسْهُ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ كَخَمْرِ الدُّنْيَا“۔ ۱

ترجمہ: ”وہ شراب گھاؤنے اور نجس اجزاء سے پاک ہوگی اور دنیا کی شراب جو ہاتھ وغیرہ ملنے سے میلی ہو جاتی ہے اس میلے پن سے وہ شراب محفوظ ہوگی“۔

جب اہل جنت کو شراب پلائی جائے گی تو وہ ان کے جسم میں ناپاک پیشاب کی شکل اختیار نہیں کرے گی بلکہ پسینہ بن جائے گی اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اس کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے کھانا دیا جائے گا پھر شراب طہور دی جائے گی، شراب پینے سے ان کے پیٹ پاک ہو جائیں گے اور جو کچھ کھایا ہوگا وہ پسینہ بن کر جلد بدن سے خارج ہو جائے گا جس کی خوشبو خالص مشک جیسی ہوگی (جسم سے پسینہ خارج ہونے کے بعد) اہل جنت کو پھر کھانے کی طلب ہونے لگے گی۔ ۲

دنیا کی شراب پینے کے بعد سر درد، جگر کا موٹاپن، ہیپاٹائٹس (Hepatitis)، نامردی، ڈپریشن (Depression)، کینسر (Cancer) پیٹ کا خراب ہونا، موٹاپا، ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) وغیرہ جیسی موذی امراض لاحق ہونے کا خطرہ ہے، لیکن جنت کی شراب سے نہ نشہ ہوگا، نہ سر درد اور نہ ہی گالی گلوچ کی نوبت آئی گی۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ“۔ ۳

---

۱ .....(معالم التنزيل: ج، ۶، ص، ۹۹۵، دارالسلام، ریاض)

۲ ....."قال أبو قلابة وابراهيم أنه لايصير لولا نجسا ولكن يصير رشحا في أبدانهم كريح المسك وذلك أنهم يوتون بالطعام واذا كان اخر ذلك أتوا بالشراب الطهور فيشربون فيطهر بذلك بطونهم ويصير ما أكلوا رشحا يخرج من جلودهم أطيب من المسك الأذفر تعود شهوتهم". التفسير المظهري: ج، ۱۰، ص، ۱۶۰)

۳ .....(سورة الصافت: پاره، ۲۳، رقم الآية، ۴۵، ۴۶، ۴۷)

Marfat.com

ترجمہ: ''ان کے پاس شراب کا ایسا جام لایا جائے گا جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا ہوا ہوگا۔ وہ شراب سفید ہوگی پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی۔ نہ اس سے دردسر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا''۔

''لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ''.[1]

ترجمہ: ''نہ اس میں کوئی لغوبات ہوگی اور نہ کوئی گناہ کی بات''۔

اہل جنت کے ڈکار کی خوشبو

اہل جنت کے ڈکار کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ .قَالُوا:فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ جُشَاء وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ . يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ ''.[2]

ترجمہ: ''جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ ہی پیشاب اور پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے صحابہ کرام نے عرض کیا تو پھر کھانا کدھر جائے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا ڈکار اور پسینہ آئے گا اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کو تسبیح اور تحمید کا الہام ہوگا جس طرح کہ انھیں سانس کا الہام ہوتا ہے''۔

---

[1] .....(سورہ طور: پارہ،۷،رقم الآیة، ۲۳)

[2] .....(صحیح مسلم: کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها /باب في صفات الجنة وأهلها، وتسبيحهم فيها بكرة و عشيا ، ج،۴ ، ص ، ۲۱۸۰ ، ۲۱۸۱ ، رقم الحديث ، ۲۸۳۵ ، دارالكتب العلمية)

''عن ابي قلابة ، في قوله تعالىٰ :(شَرَاباً طَهُوراً) قال:اذا أكلوا وشربوا ما شاء الله من الطعام والشراب دعوا بالشراب الطهور فيشربون فيطهرهم ، فيكون ما أكلوا وما شربوا جُشاء ، ورشح مسک يفيض من جلودهم ، وتضمر لذلک بطونهم ''.(تفسی عبد الرزاق : ج ، ۳ ، ص ، ۳۷۷)

Marfat.com

جنت میں ابر کا خوشبو برسانا

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

" أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، قَالَ سَعِيدٌ :أَوَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ :نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ، وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ، عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ:نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا :لَا، قَالَ:كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضَرَةً، حَتَّى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ :أَلَا تَذْكُرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ :بَلَى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، ثُمَّ يَقُولُ : قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ، فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ، قَالَ :فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ

Marfat.com

الْمَلَائِكَةُ، فِيهِ مَا لَمْ تَنظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ ، قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرَى، وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ، قَالَ :ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَتَلْقَانَا أَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَنَقُولُ :إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا"۔[1]

ترجمہ: ''وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں مجھے اور تمھیں جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا کیا وہاں بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے اتریں گے پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کیلئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود ظاہر ہوگا جنت کے باغوں میں سے اور سونے کے منبر اور چاندی کے منبر یہ سب کرسیاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر

[1].....(سنن ابن ماجه:باب صفة الجنة، رقم الحديث ، ج ۲ ، ص ، ۱۴۵۰ ، رقم الحديث، ۴۳۳۶ ، دار احياء الكتب العربية ، فيصل عيسى البابي الحلبي)

Marfat.com

ہو گا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہو گا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہو گا کہ کرسی والے درجہ میں ہم سے زیادہ نہیں ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تم ایک دوسرے سے چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں جھگڑا کرتے ہو ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسی طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہو کر بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اے فلاں تجھ کو یاد ہے تو نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا تھا اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیئے اور تیری بخشش کے وسیع ہونے ہی کیوجہ سے تو میں اس درجہ تک پہنچا پھر وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ناگہاں ایک بادل اوپر سے آ کر ان کو ڈھانپ لے گا اور ایسی خوشبو برسائے گا کہ انہوں نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی ہو گی پھر پروردگار فرمائے گا اب اٹھو اور جو میں نے تمہارے لئے تیار کیا ہے اس میں جو تمہیں پسند آئے وہ لے لو اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس وقت ہم ایک بازار میں جائیں گے جس کو ملائکہ گھیرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں موجود ہوں گی کہ ان جیسی کوئی چیز نہ کبھی آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ دل پر ان کا تصور گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے لئے اٹھا دیا جائے گا وہاں نہ کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے پھر ایک شخص سامنے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہو گا اور اس سے وہ شخص ملے گا جس کا مرتبہ کم ہو گا وہ اس کا لباس اور ٹھاٹھ دیکھ کر

Marfat.com

ڈر جائے گا لیکن ابھی اس کی گفتگو اس شخص سے ختم نہ ہوگی کہ اس پر بھی اس سے بہتر لباس بن جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو غم نہ ہوگا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے اپنے مکان میں واپس ہوں گے وہاں ہماری بیویاں ہم سے مرحبا، خوش آمدید کہہ کر ملاقات کریں گی اور کہیں گی تم تو اس حال میں واپس آئے کہ تمہارا حسن وجمال اور خوشبو اس سے کہیں زیادہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان (بیویوں) سے کہیں گے کہ آج ہم اپنے پروردگار کے پاس بیٹھے تھے"۔

جنت کی عورت اگر دنیا میں نظر کرے تو دنیا معطر ہو جائے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ، أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا". [1]

ترجمہ: "اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک صبح یا ایک شام نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو آسمان سے لے کر زمین تک روشن ومنور کر دے اور ان تمام کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الرقاق /باب صفة الجنة والنار، ج ٨، ص ١١٧، رقم الحديث ٦٥٦٨، دار طوق النجاة)

Marfat.com

حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَشْرَفَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَمَلَأَتِ الْأَرْضَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، وَلَنَصِيفُ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا،هَلْ تَدْرُونَ مَا النَّصِيفُ؟ هُوَ الْخِمَارُ“۔[1]

ترجمہ: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر جنتیوں میں سے کسی کی عورت (یعنی کوئی حور) زمین کی طرف جھانک لے تو زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دے، اور جنتی عورتوں کی ”نصیف“ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ نصیف کیا ہے؟ وہ اوڑھنی ہے“۔

جنت کی نہر

جنت کی نہروں کا پانی مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتا ہے۔[2]

جنت کے پہاڑ مشک کے ہیں

جنت کے پہاڑ مشک کے ہیں۔

چنانچہ حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ:

”إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ غَيْرَ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ : غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهٖ ، ثُمَّ جَعَلَ تُرَابَهَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ، وَجِبَالَهَا

[1] .....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار، ج ، ١٨ ، ص ، ٤٤٩ ،رقم الحديث، ٣٥١٥٦، شركة دار القبلة،المملكة السعودية العربية)

[2] ....”عن عبد الله ،قال:أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَفَجَّرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ“.

(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار /ما ذكر في صفة الجنة وما فيها مما أعد لأهلها ، ج، ١٨ ، ص ، ٤٠٨ ، رقم الحديث ، ٣٥٠٩٠ ، شركة دار القبلة،المملكة العربية السعودية)

Marfat.com

الْمِسْکَ ، وَخَلَقَ آدَمَ بِیَدِهٖ ، وَکَتَبَ التَّوْرَاةَ لِمُوسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ. [1]

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو پیدا فرمایا ان میں سے اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو نہیں چھوا سوائے تین چیزوں کے۔ اپنے ہاتھ سے درخت لگایا، پھر اس کی مٹی ورس اور زعفران کی بنائی اور اس کے پہاڑ مشک کے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا، اور حضرت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے تورات لکھی''۔

جنت کے پھول کا سردار

سید ریحان أهل الجنة الحناء ''. [2]

ترجمہ: حنا جنتیوں کے پھولوں کا سردار ہے''۔

جنت کے باغوں کے چشموں کا اہل جنت کے گھروں میں مشک وعنبر چھڑکنا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّا خَتٰنِ ''. [3]

ترجمہ: ''ان دونوں باغوں میں خوب جوش مارتے ہوئے دو چشمے ہوں گے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ دونوں چشمے جنت والوں پر خیر و برکت نچھاور کرتے رہیں گے۔ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ یہ چشمے اہل جنت کے گھروں میں مشک وعنبر چھڑکتے رہیں گے جیسا کہ دنیا والوں کے گھروں میں بارش برستی تھی۔ [4]

---

[1] .....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار /ما ذكر في صفة الجنة وما فيها مما أعد لأهلها ، ج ، ١٨ ، ص ، ٤٠٦ ، رقم الحديث ، ٣٥٠٨٩ ، شركة دار القبلة)

[2] .....(كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال /الباب الثاني في أنواع الزينة ، الطيب ، ج ، ٦ ، ص ، ٦٤٣ ، رقم الحديث ، ١٧٣٤٤ ، مؤسسة الرسالة)

[3] .....(سورة رحمٰن: پاره ٢٧ ،رقم الآية، ٦٦)

[4] ....."فوارتان وَيُقَال ممتلئتان بِالْخَيرِ وَالبركَة وَالرَّحْمَة والكرامة وَالزِّيَادَة من اللّٰه". (تنوير المقباس من تفسير ابن عباس : ج ، ص ، ٤٥٢ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

پل صراط پار کرنے کے بعد اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

"یُحَوِّلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ زَمْزَمَ بَیْنَ النَّارِ والجنَّةِ، فإذا عَبَرَ النَّاسُ الصِّرَاطَ دَنَوا فَشَرِبُوا فَرَشَحُوا عَرَقاً أَطْیَبَ مِنْ رِیحِ المِسکِ، فَلَمْ یَبْقَ فِی الصَّدْرِ غِشٌّ، وَلاَ غَمٌّ، وَلاَ غِلٌّ، وَلاَ تَحَاسُدٌ، وَلاَ تَبَاغُضٌ، إلَّا ذَهَبَ مَعَ عَاهَاتِ الجَسَدِ، فَیَدْخُلُونَ الجَنَّةَ، فَتَقُولُ لَهُمُ المَلائِکَةُ: سَلامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِینَ". [۱]

ترجمہ: "اللہ عزوجل زمزم کو جنت اور آگ کے درمیان پھریں گے۔ جب لوگ پل صراط عبور کرلیں گے قریب ہوں گے پیں گے پس مشک سے نفیس پسینہ بہے گا، پس ان کے دل میں نہ کھوٹ اور نہ غم اور نہ حسد اور بغض رہے گا مگر وہ جسم کی آفتوں کے ساتھ چلا جائے گا، وہ جنت میں داخل ہوں گے، فرشتے ان کو کہیں گے تم پر سلامتی ہو تم خوشی کے ساتھ رہو تم اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہوجاؤ"۔

جنت کی انگیٹھیوں میں عود کا سلگنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَی صُورَةِ القَمَرِ لَیْلَةَ البَدْرِ، لاَ یَبْصُقُونَ فِیهَا، وَلاَ یَمْتَخِطُونَ، وَلاَ یَتَغَوَّطُونَ، آنِیَتُهُمْ فِیهَا الذَّهَبُ،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عَنْ أَنَسٍ ﴿نَضَّاخَتَان﴾ بِالْمِسْکِ وَالْعَنبَرِ عَلَی دُورِ الْجَنَّةِ، کَمَا یُنْضَحُ الْمَطَرُ عَلَی دُورِ أَهْلِ الدُّنْیَا". (روح المعاني: ج، ۱۴، ص، ۱۲۱، دار الکتب العلمیة، بیروت)

(صفة الجنة لأبي نعیم الأصبهاني: صفة نعیم أهل الجنة ودورها، ج، ۲، ص، ۴۹، رقم الحدیث، ۲۰۳، دار المامون للتراث، دمشق، سوریا)

[۱]..... (أخبار مکة فی قدیم الدهر وحدیثه: ج۲، ص، ۴۱، دارحضر، بیروت)

Marfat.com

أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ المِسْکُ، وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، یُرَی مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الحُسْنِ، لاَ اخْتِلاَفَ بَیْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، یُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُکْرَةً وَعَشِیًّا". [1]

ترجمہ: ''جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودہویں رات کا چاند، نہ تو جنت میں انہیں تھوک آئے گا نہ ناک کی ریزش نہ پاخانہ، ان کے برتن سونے کے ہونگے ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا۔ ان کا پسینہ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا اور ہر ایک کی دو دو بیویاں ہوں گی لطافت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، نہ اہل جنت میں آپس میں اختلاف ہوگا نہ بغض و کدورت سب کے دل ایک ہوں گے صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

اہل جنت کی انگیٹھیوں میں عود ہندی

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" أَهْلُ الْجَنَّةِ رَشْحُهُمُ الْمِسْکُ، وَوُقُودُهُمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ لَهِیعَةَ: یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْأَلُوَّةُ؟ قَالَ: الْعُودُ الْهِنْدِیُّ الْجَیِّدُ". [2]

ترجمہ: ''اہل جنت کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں عود ہندی ڈالا جائے گا (جس سے چاروں اطراف فضا معطر ہو جائے گی)''۔

---

[1] .....(صحیح البخاري: کتاب بدء الخلق/باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ج، ۴، ۱۱۸، رقم الحدیث، ۳۲۴۵، دار طوق النجاة)

[2] .....(مسند أحمد: مسند ابي هريرة، ج، ۱۴، ص، ۴۱۰، رقم الحدیث، ۸۶۸۰)

Marfat.com

جنت کی دیوار کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إن حائط الجنة لبنة من فضة ولبنة من ذهب ترابها زعفران وطينها مسک وسئل صلى الله عليه وسلم عن تربة الجنة فقال درمكة بيضاء مسک خالص". [1]

ترجمہ: "جنت کی دیوار کی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہے، اس کی مٹی زعفران کی اور گارا مشک ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے جنت کی خاک کے متعلق سوال کیا گیا، آپ (ﷺ) نے فرمایا سفید میدا خالص مشک ہے۔

حوض کوثر کی مٹی کی خوشبو

حوض کوثر کی مٹی مشک کی خوشبو کی طرح ہے۔

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا:

"بَينَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الجَنَّةِ ، إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ، حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ المُجَوَّفِ، قُلتُ :مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ ؟ قَالَ:هَذَا الكَوْثَرُ، الَّذِي أَعْطَاکَ رَبُّکَ ، فَإِذَا طِينُهُ ، أَوْ طِيبُهُ ، مِسْکٌ أَذْفَرُ .شَکَّ هُدْبَةُ". [2]

ترجمہ: "میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوشبو یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔ راوی ہدبہ کو شک تھا۔

---

[1] .....(احياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة / صفة حائط الجنة وأراضيها واشجارها وأنهارها ، ج ، ۴، ص ، ۵۳۸ ، دار المعرفة ، بيروت)

[2] .....(صحيح البخاري : كتاب الرقاق /باب في الحوض ، ج ، ۴ ، ص ، ۲۲۷ ، رقم الحديث ، ۶۵۸۱ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

Marfat.com

حوض کوثر کے پانی کی خوشبو

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب جناب محمدؐ کو بہت سے انعامات، نوازشات اور عنایات عطا کی ہیں ان میں سے ایک وسیع وعریض، کشادہ وخوبصورت، دلربا ودلنشیں اور حسین وجمیل جنتی نہر بھی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کو عطا فرمائی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ".[1]

ترجمہ: "بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے"۔

یہ نہر مشک سے زیادہ معطر ہے۔

عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَوضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ المِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلاَ يَظْمَأُ أَبَدًا[2]

ترجمہ: "میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ ہوگی اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا وہ پھر کبھی بھی (میدان حشر میں) پیاسا نہ ہوگا"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] .....(سورة كوثر، پاره، ۳۰، رقم الآية، ۱)

[2] .....(صحيح البخاري : كتاب الرقاق /باب في الحوض، ج، ۴، ص، ۲۲۷، رقم الحديث، ۶۵۷۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

"ثم قال :يا محمد أتدري أي نهر هذا قال قلت لا، قال هذا الكوثر الذي أعطاك الله اياه، فاذا فيه آنية الذهب والفضة يجري على رضراض من الياقوت والزمرد ماؤه أشد بياضاً من اللبن قال : فاخذت من آنيته آنية من الذهب، فاغترفت من ذلك الماء، فشربت فاذا هو أحلى من العسل وأشد رائحه من المسك". تفسير ابن كثير: ج، ۳، ص، ۸، دارالكتب العلمية بيروت)

Marfat.com

"بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ، إِذْ عُرِضَ لِي نَهْرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ، قُلْتُ لِلْمَلَكِ :مَا هَذَا؟ قَالَ :هَـذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ، قَالَ:ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا". [1]

ترجمہ:"میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔میں نے فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جواللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوعطا کی ہے۔پھر انہوں نے ہاتھ مارااوراس کی مٹی نکالی،تو وہ مشک تھی۔پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی آ گئی اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا"۔

جنت کی ایک وادی سے آنے والی خوشبو پر رسول اللہؐ کا اظہار تعجب

معراج کے موقع پر رسول اللہ کوساتوں آسمانوں کی سیر کروائی گئی۔جب نبی کریم سرور دو عالمؐ جنت کی ایک وادی میں پہنچے تو آپ ﷺ کوتازہ اور ٹھنڈی ہوا کے ساتھ ساتھ مشک کی خوشبو محسوس ہوئی اورآواز بھی سنائی دی۔تو آنحضرتؐ نے کہا کہ اے جبریل!یہ پاکیزہ ہوا،مشک کی خوشبواورآواز کیسی؟یہ جنت کی آواز ہے وہ کہہ رہی ہے اے رب میرے اہل لے کرآ جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا،میری خوشبو،میری ریشم،میری باریک ریشم،میرا خوبصورت اور موٹا ریشم،میرے موتی،میرے چاندی،میرا سونا،میرے پھل،میرے شہر میری شراب اور میرا دودھ زیادہ ہوگیا۔آپ ان کو لے آیئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا"کہ تیرے لئے ہر مسلمان اور مومن مرداورعورت ہے،اور جو مجھ پراور میرے رسولوں پرایمان لایا،اوراچھے عمل کرنے کے ساتھ میرے ساتھ کسی کوشریک

---

[1] .....(سنن الترمذي:ابواب تفسير القرآن ، باب ومن سورة الكوثر ،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي ، مصر) واللفظ له ؛مسند أحمد ، رقم الحديث ، ١٢٩٨٩ .قال الترمذي:هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.
وفي الحاشية مسند أحمد :إسناده صحيح على شرط الشيخين.

Marfat.com

نہ ٹھہرایا ہو، اور جو کوئی مجھ سے ڈرا میں اسے امان دوں گا اور جو کوئی مجھ سے سوال کرے گا میں اسے عطا کروں گا، جو کوئی مجھے قرض دے گا میں جزا دوں گا، جو کوئی مجھ پر توکل کرے گا میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہوں تو جنت نے کہا کہ میں راضی ہوگئی۔ [1]

جنت کا پھول خوشبودار ہے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ؟ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا، هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأْلَأُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهَرٌ مُطَّرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ، فِي دَارٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ قَالُوا: نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا، يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: قُولُوا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ". [2]

ترجمہ "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کیا کوئی شخص

---

[1] ....."ثُمَّ أَتَى عَلَى وَادٍ فَوَجَدَ رِيحًا بَارِدَةً طَيِّبَةً وَوَجَدَ رِيحَ الْمِسْكِ وَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ! مَا هَذِهِ الرِّيحُ الْبَارِدَةُ الطَّيِّبَةُ وَرِيحُ الْمِسْكِ؟ وَمَا هَذَا الصَّوْتُ؟ قَالَ: هَذَا صَوْتُ الْجَنَّةِ تَقُولُ: يَا رَبِّ ائْتِنِي بِأَهْلِي وَبِمَا وَعَدْتَنِي فَقَدْ كَثُرَ غُرَفِي، وَحَرِيرِي، وَسُنْدُسِي، وَإِسْتَبْرَقِي، وَعَبْقَرِيِّ، وَلُؤْلُؤِي، وَمَرْجَانِي، وَفِضَّتِي، وَذَهَبِي، وَأَبَارِيقِي، وَفَوَاكِهِي، وَعَسَلِي، وَخَمْرِي، وَلَبَنِي، فَائْتِنِي بِمَا وَعَدْتَنِي، فَقَالَ: لَكِ كُلُّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، وَمُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَمَنْ آمَنَ بِي وَبِرُسُلِي، وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ مِنْ دُونِي أَنْدَادًا، وَمَنْ خَشِيَنِي آمَنْتُهُ، وَمَنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَمَنْ أَقْرَضَنِي جَزَيْتُهُ، ومن توكّل عليّ كفيته، وَأَنَا اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا أُخْلِفُ الْمِيعَادَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ إلى فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ قَالَتْ: قَدْ رَضِيتُ. (دلائل النبوة للبيهقي محققا: باب الدليل على أن النبي ﷺ عرج به الى، ج، ۲، ص، ۳۹۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

[2] .....(سنن ابن ماجه: كتاب الزهد/باب صفة الجنة، ج، ۲، ص، ۱۴۴۸، رقم الحديث، ۴۳۳۲، دار احياء الكتب العربية)

Marfat.com

جنت کیلئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی چیز نہیں ہے قسم اللہ کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبو دار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازہ بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس کیلئے کمر باندھتے ہیں آپ نے فرمایا ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی"۔

جنت کی حور

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"خلق اللّٰہ الحور من أصابع رجليها إلى ركبتيها من الزعفران ومن ركبتيها إلى ثدييها من المسك ومن ثدييها إلى عنقها من العنبر ومن عنقها إلى رأسا من الكافور الأبيض". [1]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے حور کو اس کی پاؤں کی انگلیوں سے گھٹنوں تک زعفران سے اور اس کے گھٹنوں سے سینے تک مشک سے اور اس کی چھاتی سے گردن تک عنبر سے اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے بنایا ہے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1] .....(نزهة المجالس و منتخب النفائس: ج، ۲، ص، ۲۱۲، المطبعة الكاستلية، مصر)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

جو لوگ جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے

ایسے شخص کو قتل کرنا جس سے عہد و پیمان ہو چکا ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

"مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا". [۱]

ترجمہ: "جو کوئی کسی ایسے شخص کو قتل کرے جس سے پہلے معاہدہ ہو چکا ہو تو وہ (قاتل) جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔ درآں حالیکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَقَدْ خفرَ ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَلَا يَرِحْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً. [۲]

ترجمہ: "جس نے کسی معاہدہ والے شخص کو قتل کیا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذمہ داری میں ہے، اس نے اللہ کے عہد کو توڑا۔ اور وہ جنت کی مہک تک نہ پاسکے گا حالانہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آجاتی ہے"۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[۱] .....(صحيح البخاري: كتاب الجزية/باب اثم من قتل معاهدا بغير جرم، ج، ۴، ص، ۹۹، رقم الحديث، ۳۱۶۶، دار طوق النجاه)

[۲] .....(المستدرك على الصحيحين: كتاب الجهاد، ج، ۲، ص، ۱۳۸، رقم الحديث، ۲۵۸۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

رِيحُ الْجَنَّةِ لَيُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ مِئَةِ عَامٍ ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّقْتُلُ نَفْساً مُعَاهَدَةً إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، وَ رَائِحَتَهَا أَنْ يَّجِدَهَا قَالَ أَبُوْبَكْرَةَ :أَصَمَّ اللّٰهُ أُذُنِي إِنْ لَّمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ هَذَا.[1]

ترجمہ:''جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت سے آجاتی ہے لیکن جو شخص کسی ایسے شخص کو قتل کرے جس کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہے، اللہ تعالیٰ اس پر جنت اور جنت کی خوشبو حرام کر دیتا ہے۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے بہرا کر دے''۔

رعیت کی حفاظت نہ کرنے والا حاکم

حسن روایت کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد، معقل بن یسار کے مرض الموت میں عیادت کے لئے گئے تو معقل نے ان سے کہا کہ تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ''.[2]

ترجمہ:''جس بندے کو کسی رعیت کا حاکم بنایا اور خیرخواہی کے ذریعے اس کی حفاظت نہیں کی تو جنت کی خوشبو اس کو نہیں پہنچے گی''۔

کپڑے پہننے کے باوجود ننگی عورتیں

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ

---

[1] .....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب الجهاد ، ج ۲ ، ص ، ۱۳۷ ، ۲۵۷۹)

[2] .....(صحیح البخاري: کتاب الأحکام /باب من استرعي رعية فلم ينصح ، ۹ ، ص، ٦۴، رقم الحديث ، ۷۱۵۰ ، دار طوق النجاة)

Marfat.com

يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلاتٌ مَائِلاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا". [1]

ترجمہ: ''جہنم والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں سر بختی اونٹوں کی طرح ان عورتوں کے سر ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی جنت کی خوشبو اتنی مسافت (یعنی دور) سے محسوس کی جاسکتی ہے۔

امت محمدیہ کے بارہ منافق جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے

حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ:

" قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِءُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ

---

[1] .....(صحيح مسلم: كتاب اللباس والزينة/باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات، ج، ٣، ص، ١٦٨٠، رقم الحديث، ٢١٢٨، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

فِی أَکْتَافِهِمْ حَتَّی یَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ". ۱

ترجمہ: "ہم نے عمار سے عرض کیا کیا تم نے اپنے قتال میں اپنی رائے سے (معاویہ اور علی کے درمیان جنگ) میں شرکت کی تھی حالانکہ رائے میں غلطی بھی ہوتی ہے اور درستگی بھی یا یہ کوئی وعدہ تھا جس کا تم سے نبی کریم ﷺ نے عہد لیا ہو انہوں نے کہا رسول اللہ نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا جس کا وعدہ آپؐ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میری امت میں شعبہ نے کہا راوی نے کہا کہ حضرت حذیفہ نے حدیث بیان کی اور غندر نے کہا میں بھی یہی خیال کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بارہ منافق ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکہ میں اونٹ داخل ہو جائے ان میں سے آٹھ کے لئے دبیلہ (آگ کا شعلہ) کافی ہوگا جو ان کے کندھوں سے ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا"۔

شوہر سے بلاوجہ طلاق طلب کرنے والی جنت کی خوشبو نہ پا سکے گی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" أَیُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِی غَیْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ". ۲

ترجمہ: "جو عورت شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"۔

ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱.....(صحیح مسلم: کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِینَ وَأَحْکَامِهِمْ، ج،۴،ص،۲۱۴۳،رقم الحدیث،۲۷۷۹،دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

۲ .....(سنن أبي داود: کتاب الطلاق /باب في الخلع، ج ، ۲ ، ص ، ۲۶۸ ، رقم الحدیث ، ۲۲۲۶ ، المکتبة العصریة ، صیدا ، بیروت)

Marfat.com

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ لَمْ تَشُمَّ رِيحَ الْجَنَّةِ.[۱]

ترجمہ: جو عورت شوہر سے بلا وجہ طلاق کا سوال کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گی

دنیا کے لئے علم سیکھنے والا جنت کی خوشبو سے محروم

علم سیکھنے کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے نہ کے دنیا کی دولت۔ ایسے لوگ جو علم دنیا کے لئے حاصل کرتے ہیں ان کے لئے جنت سے محرومی ہے۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا.[۲]

ترجمہ: ”جس شخص نے وہ علم کہ جس سے اللہ تبارک تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے اس لئے سیکھا کہ اس کے ذریعہ اسے دنیا کا کچھ مال ومتاع مل جائے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پا سکے گا قیامت کے دن۔ یعنی جنت کی ہوا“۔

قبرستان جانے والی عورتیں جنت کی خوشبو سے محروم

حضرت سلمان اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

”أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى ذَاتَ يَوْمٍ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَأَتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ جِئْتِ؟ فَقَالَتْ كُنْتُ خَرَجْتِ إِلَى مَنْزِلِ فُلَانَةَ الَّتِي مَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ ذَهَبْتِ إِلَى قَبْرِهَا فَقَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ أَفْعَلَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ مَا سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ زُرْتِ

---

۱ .....(المعجم الأوسط: ج، ۵، ص، ۳۳۳، رقم الحديث، ۵۴۶۹، دار الحرمين، القاهرة)

۲ .....(سنن أبي داود: كتاب العلم/باب في طلب العلم لغير الله تعالىٰ، ج، ۳، ۳۲۳، رقم الحديث، ۳۶۶۴، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

(المستدرك على الصحيحين: كتاب العلم، ج، ۱، ص، ۱۶۰، رقم الحديث، ۲۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

قَبْرِهَا لَمْ تُرِيْحِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ". ۱؎

ترجمہ: ''ایک دن آنحضرتؐ نماز پڑھ کر نکلے، اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ آپؐ نے ان سے پوچھا: تم کہاں سے آرہی ہو؟ (تو انہوں نے) کہا فلاں کے گھر گئی تھی، جس کا انتقال ہوگیا تھا۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تم قبرستان بھی گئی تھی؟ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اللہ کی پناہ: اس بات کے بعد کہ میں آپؐ سے اس کے بارے میں (قبرستان اور قبروں پر جانے کے سلسلے میں) اتنی وعید سن چکی ہوں، ایسا کروں گی۔ (یعنی فقط گھر گئی تھی، قبرستان نہیں گئی تھی) آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر تو قبرستان چلی جاتی تو جنت کی خوشبو بھی نہ پاتی''۔

گفتگو کے لئے علم حاصل کرنے والے کی جنت کی خوشبو سے محرومی

عائذ روایت کرتے ہیں کہ:

" مَنْ يَتَتَبَّعِ الْعِلْمَ أَوِ الْحَدِيثَ لِيَتَحَدَّثَ بِهِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ أَبَدًا. ۲؎

ترجمہ: ''جو شخص گفتگو کے لئے (نہ کہ عمل کے لئے) علم (دین) یا حدیث حاصل کرے وہ کبھی جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا''۔

باپ کے علاوہ نسبت کرنے والے کے لئے جنت کی خوشبو سے محرومی

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ لَمْ يَرِحْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ". ۳؎

۱؎ .....(نصاب الاحتساب: ج ۱، ص ۱۴۰)

۲؎ .....(الزهد والرقائق لابن مبارك: ج ۱ ص ۱۵، رقم ۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳؎ .....(سنن ابن ماجه: باب من ادعى الى غير أبيه أو تولى غير مواليه، ج ۲، ص ۸۷۰، رقم الحديث ۲۶۱۱، دار احياء الكتب العربية)

Marfat.com

ترجمہ: ''جس نے اپنے باپ کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کی تو جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے''۔

تین شخص جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے

تین شخص جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے۔

''مجاہد ابی حجاج رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"ثَلَاثَةٌ لَا يَجِدُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِئَةِ سَنَةٍ: الْعَاقُّ لِوَالِدِهِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْبَخِيلُ الْمَنَّانُ". [1]

ترجمہ: ''تین لوگ جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے، اور جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ والدین کا نافرمان اور شراب خور اور بخیل احسان جتلانے والا''۔

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کے لئے وعید

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے اور جنت کی خوشبو سے محرومی کا سبب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ثَلَاثَةٌ لَا يَرِيحُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ: رَجُلٌ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَرَجُلٌ كَذَبَ عَلَيَّ، وَرَجُلٌ كَذَبَ عَلَى عَيْنَيْهِ". [2]

ترجمہ: ''تین اشخاص جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکیں گے۔ ایسا آدمی جس نے اپنے باپ کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کی اور میرے اوپر جھوٹ بولا اور اپنی آنکھوں پر جھوٹ بولا''۔

---

[1] .....(السنة لأبي بكر بن الخلال: باب مناكحة المرجئة، ج، ۵، ص، ۲۶، رقم الحديث، ۱۵۲۱، دار الراية، الرياض)

[2] .....(طرق حديث من كذب على متعمدا للطبراني: ابو هريرة رضى الله عنه، ج، ۱، ص، ۸۴، رقم الحديث، ۷۵، المكتب الاسلامي، دار عمار، عمان، الاردن)

Marfat.com

نوٹ: اپنی آنکھوں پر جھوٹ بولنے سے مراد یہ ہے کہ وہ گمان کرے کہ میں نے خواب میں اس طرح دیکھا حالانکہ اس نے کچھ نہ دیکھا ہو۔ جیسا کہ حدیث میں جھوٹا خواب بیان کرنے والے لئے وعید سنائی گئی ہے۔

”مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَ“ [1]

ترجمہ: ”جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ان میں ہرگز گرہ نہ لگا سکے گا“۔

ظاہر ہے کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ جب اچھے خواب کا دعویٰ کیا جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور حقیقت میں دیکھا نہیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے جو کہ صریح گناہ ہے۔

حضرت ابوقتادہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [2]

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھے خواب اللہ تعالیٰ جبکہ برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں پس اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا“۔

---

[1] .....(سنن الترمذي: ابواب الرؤيا/باب في الذي يكذب في حلمه، ج، ۴، ص، ۵۳۸، ۲۲۸۳، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي، مصر)

[2] .....(سنن الترمذي: ابواب الرؤيا/باب اذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع، ج، ۴، ص، ۵۳۵، رقم الحديث، ۲۲۷۷، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي، مصر)

”قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الزَّاهِدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى قَوْلِهِ: كَذَبَ عَلَى عَيْنَيْهِ أَيْ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

شراب خور جنت کی خوشبو سونگھنے سے محروم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رِيحُ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ عَامٍ، لا يَجِدُ رِيحَهَا مُخْتَالٌ وَلا مَنَّانٌ بِعَمَلِهِ، وَلا مُدْمِنُ خَمْرٍ". [۱]

ترجمہ: "جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ مغرور اور اپنے عمل سے احسان جتلانے والا اور شراب خور اس (جنت) کی خوشبو نہ پا سکیں گے"۔

رشتے توڑنے والا جنت کی خوشبو سے محروم

جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ، وَاللَّهِ لا يَجِدُ رِيحَهَا عَاقٌّ، وَلا قَاطِعُ رَحِمٍ". [۲]

ترجمہ: "جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے، اللہ کی قسم والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا اس کی خوشبو نہ پا سکے گا"۔

آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کرنے والا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ يَرَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ. قَالَ :وَإِنَّمَا عَظُمَتْ عُقُوبَةُ مَنْ كَذَبَ عَيْنَيْهِ فِي الرُّؤْيَا لِعِظَمِ جُرْمِهِ وَكَبِيرِ ذَنْبِهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ عَلَى مَلَكِ الرُّؤْيَا، وَالْكَذِبُ عَلَى الْمَلَكِ كَذِبٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى؛ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ إِنَّمَا يَدَّعِي وَيَكْذِبُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ الَّتِي هِيَ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".(بحر الفوائد المسمى بمعاني الاخبار للكلاباذي ، ج، ١، ص ، ٣١٨ ، دار الكتب العلمية ، بيروت ، لبنان)

[۱].....(أمالي ابن سمعون الواعظ، ج ، ١ ،ص ، ٢٩٤ ، رقم الحديث ، ٣٣٥، دار البشائر الاسلامية ، بيروت ، لبنان)

[۲].....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني:ذكر ريح الجنة، ج ، ٢ ، ص ، ٤٢، رقم الحديث ، ١٩٥ ،دار المامون للتراث ، دمشق ، سوريا)

Marfat.com

”إنَّ رِيحَ الجنَّة لتُوجَد من مَسِيْرَة خمسمِائَةِ عامٍ، وَلا يَجِدُ ريحَ الْجَنَّةِ مَنْ طَلَبَ الدُّنيا بِعَمَلِ الآخِرة“. ۱

ترجمہ: ”بے شک جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔اور آخرت کے عمل کے ساتھ دنیا طلب کرنے والا جنت کی خوشبو نہ پا سکے گا“۔

نوٹ: یہ جو احادیث میں جنت کی خوشبو کا مختلف مسافتوں سے پایا جانا منقول ہے یہ لوگوں کے افعال واعمال اور درجات کے مطابق ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر موقوف ہے کہ وہ جسکو جنت کی خوشبو جتنے مسافت سے چاہے محسوس کروادے۔

کالا خضاب لگانے والا

حضرت زید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ:

”مَا تَرَى فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ؟ فَقَالَ: لَا يَجِدُ الْمُخْتَضِبُ بِهَا رِيحَ الْجَنَّةِ“. ۲

ترجمہ: ”آپ وسمہ کے ساتھ خضاب کو کیسے دیکھتے ہو؟ تو (حضرت ابو ہریرہؓ نے) کہا کہ اس (وسمہ) کے ساتھ خضاب کرنے والا جنت کی خوشبو نہ پا سکے گا“۔

متکبر جنت کی مہک سے محروم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

---

۱ .....(الطيوريات: ج ، ۲ ص ، ۷۶۸ ، مكتبة اضواء السلف، الرياض)
وفي حاشيته إسناده منكر جدًا فيه“.
ان افعال بد کی بنا پر جنت کی مہک سے محروم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ بہشت میں داخل نہ ہوں سکیں گے البتہ جہنم میں اپنی سزا بھگتنے کے بعد یا پھر اللہ کی بے پایاں رحمت کی بدولت ان کی بخشش ہو جائے گی یا یہ دنیا میں ان افعال قبیحہ سے تائب ہو چکے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ معافی کا معاملہ کر لیں گے تو یہ جنت کی خوشبو بھی محسوس کر لیں گے اور جنت میں بھی داخل ہوں گے۔ (عثمانی)

۲.....(مصنف لابن ابي شيبة: من كره الخضاب بالسود ، ج ، ۵ ، ص ، ۱۸۴ ، رقم الحديث ، ۲۵۰۳۱ ، مكتبة الرشد ، الرياض)

Marfat.com

"مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَفِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، تَحِلُّ لَهُ الْجَنَّةُ أَنْ يَرِيحَ رِيحَهَا وَلَا يَرَاهَا". [1]

ترجمہ: "جو آدمی اس حالت میں مرتا ہے کہ اس کے قلب میں ایک مثقال کے برابر بھی تکبر ہو تو جنت اس آدمی کے لئے حلال نہ ہوگی نہ تو وہ اس کی مہک سونگھ پائے گا اور نہ ہی اسے دیکھ سکے گا"۔

تمت

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

شبیر احمد عثمانی، خادم مدرسہ الحرا، اسٹین کلف، ڈیوزبری، برطانیہ

کریم مولیٰ کے فضل وکرم اور اس کی عطا کی ہوئی توفیق سے مؤرخہ ۶ جولائی ۲۰۱۳ء بمطابق ۲۷ شعبان ۱۴۳۴ھ بروز ہفتہ ۱۱ بجے رات لیڈز ایئر پورٹ، برطانیہ (Leeds Airport,Britain) سے اسلام آباد جانے والی پی آئی اے (PIA) کی پرواز پی کے 776 کے دوران کتاب ہذا کی تکمیل ہوئی۔ بندہ نے پرواز کے دوران جہاز کے کپتان جناب امتیاز صاحب کو اپنی کتاب "موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق" ہدیہ دینے کے ساتھ ساتھ اس کتاب یعنی "خوشبو کے فضائل واحکام" کی تکمیل کی خوشخبری بھی انہیں سنائی جس پر انہوں نے حقیر کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ (فجزہ اللہ أحسن الجزاء)

---

[1] .....(مسند احمد: حديث عقبة بن عامر الجهني، ج، ۲۸، ص، ۵۹۹، رقم الحديث، ۱۷۳۶۹، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

حروف تہجی کے لحاظ سے احادیث کی فہرست

نمبر شمار ← ← صفحہ ←

حدیث نمبر	حرف الألف	صفحہ
۱	أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهٖ	۹۴
۲	أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ سَيِّءُ الْهَيْئَةِ	۱۰۶
۳	أَتَانِي جِبْرَائِيلُ	۲۴۲
۴	أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِدَلْوٍ	۴۳۶
۵	أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ	۴۳۸
۶	أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى	۳۷۲
۷	أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي	۷۸
۸	اختضبوا بالحنّاء	۳۹۷
۹	أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ	۱۰۸
۱۰	أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بَدْرًا	۱۰۸
۱۱	إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ	۱۲۳
۱۲	إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَخْرُجُ الصُّوَّامُ مِنْ قُبُورِهِمْ	۱۵۸
۱۳	إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ	۱۹۱

Marfat.com

۱۴	إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ	۲۵۷
۱۵	إِذَا اُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَان	۳۱٦
۱٦	إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ	۴۲۴
۱۷	أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِسْلَام	۱۵۴
۱۸	أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ بِحُلَّةِ حَرِيْر	۲۴۸
۱۹	أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِين	۴۰۵
۲۰	أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ ﷺ	۴۲۹
۲۱	الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰن	۴٦۵
۲۲	أَرْضُ الْجَنَّةِ مِنْ فِضَّةٍ	۵۳۵
۲۳	الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰه	۵٦۲
۲۴	اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ	۱۹۷
۲۵	أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُم	۳۲۴
۲٦	أَطْيَبُ رِيحٍ فِي الْأَرْضِ الْهِنْدُ	۳۵۲
۲۷	أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْک	۳۸٦
۲۸	اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْن	۷۳
۲۹	اَلْغُسْلُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِم	۱۰۹
۳۰	اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُه	۱۳۸
۳۱	أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِل	۳۷۹
۳۲	أَلَا أُعَلِّمُکَ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا	۳۴۳
۳۳	اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّون	۳۵٦

Marfat.com

۳۴	اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُون	۳۷۰
۳۵	اَلْمِدَادُ فِي ثَوْبِ طَالِبِ الْعِلْم	۴۸۹
۳۶	اَلْجَنُوبُ مِنْ رِيحِ الْجَنَّة	۵۰۵
۳۷	اَلْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَة	۵۳۵
۳۸	أَلَا مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا	۵۵۵
۳۹	أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا تَطَهَّرَت	۹۹
۴۰	أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِد	۲۲۷
۴۱	أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُب	۷۶
۴۲	أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُل	۸۷
۴۳	أَنَّ عَائِشَةَ: سُئِلَتْ عَنِ الْجُنُب	۸۷
۴۴	أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَت	۷۴
۴۵	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُم	۷۹
۴۶	أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِعَرَق	۱۰۲
۴۷	أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُب	۱۰۳
۴۸	إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى	۱۰۵
۴۹	إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّب	۱۰۶
۵۰	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيق	۷۶
۵۱	إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِم	۱۰۹
۵۲	أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُجَمِّر	۱۰۹
۵۳	أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْم	۱۲۲

Marfat.com

۵۴	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاء	۱۲۳
۵۵	إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا	۱۵۵
۵٦	إِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ	۱۵٦
۵۷	إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّان	۱۵٦
۵۸	إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة	۱۵۹
۵۹	أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّح	۱٦۰
٦۰	أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ	۱۷۱
٦۱	أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالْمُعْتَكِف	۲۱۳
٦۲	أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَت	۱۷۵
٦۳	أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَجْعَلْن	۱۸۷
٦۴	أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، مَا يَلْبَسُ الْمُحرِمُ	۱۹۹
٦۵	أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ	۲۰۳
٦٦	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِن	۲۰۴
٦۷	أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَدَّهِنُ	۲۰۷
٦۸	إِنَّ بُيُوتَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ	۲۲۷
٦۹	أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّة	۲۳۱
۷۰	أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامَ كَانَ يَتَّبِعُ	۲۳۳
۷۱	إِنَّ رَجُلاً أَمَّ قَوْماً فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ	۲۳۵
۷۲	أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِير	۲۴۰
۷۳	أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَة	۲۴۳

Marfat.com

۷۴	أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَة	۲۴۵
۷۵	أَنَّهُ لَقِيَ امْرَأَةً، فَوَجَدَ مِنْهَا رِيح	۳۳۸
۷۶	أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟	۲۶۴
۷۷	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى	۲۷۸
۷۸	أَنَّهَا زَارَتْ أُخْتَهَا عَائِشَةَ وَالزُّبَيْر	۲۸۲
۷۹	أَنَّهُ كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّر	۲۸۵
۸۰	أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ كَانَ إِذَا سَأَلَ	۲۸۶
۸۱	أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ	۳۱۵
۸۲	أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيب	۳۱۶
۸۳	أَنَّ أَنَسًا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ ادَّهَنَ يَدَه	۳۴۹
۸۴	أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرَادَ	۳۷۲
۸۵	إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَة	۳۹۷
۸۶	أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً	۴۱۹
۸۷	أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِي	۴۲۲
۸۸	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا	۴۳۳
۸۹	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ	۴۳۶
۹۰	ان في الجنة حورا	۴۴۶
۹۱	أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَاب	۴۶۰
۹۲	أنه أُتى بفالوذج	۴۴۸
۹۳	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْسَلَ أُمَّ سُلَيْم	۴۵۲

Marfat.com

۹۴	أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَرَاد	۴۵۳
۹۵	أَنَّ أُمَّ سُلَيمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ	۴۵۳
۹۶	أَنَّهُ تنخم فِي الْمَسْجِد	۲۳۴
۹۷	أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوق	۴۵۶
۹۸	أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْر	۵۰۹
۹۹	أَنَّ رَجُلاً قُبْضَةً مِنْ تُرَاب	۵۱۲
۱۰۰	إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُر	۵۲۶
۱۰۱	أن سلمان أصاب مسكا	۵۲۷
۱۰۲	إن الملائكة لا تحضر الجنب	۵۲۸
۱۰۳	أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الْجَنَّة	۵۳۶
۱۰۴	إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا	۵۴۱
۱۰۵	أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَة	۵۴۲
۱۰۶	إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ لَمْ يَمَس	۵۴۶
۱۰۷	إِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَام	۵۶۳
۱۰۸	إِنَّ رِيحَ الجنّة لَتُوجَد من مَسِيرَة خمسمِائَةِ عام	۵۶۴
۱۰۹	إن حائط الجنة لبنة من فضة	۵۵۰
۱۱۰	أَنَّهُ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرُدُّ الطِّيب	۴۲۰
۱۱۱	أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى	۵۵۹
۱۱۲	أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الجَنَّة	۵۳۷
۱۱۳	أُهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاء	۲۴۹

Marfat.com

۱۱۴	أَهْلُ الْجَنَّةِ رَشْحُهُمُ الْمِسْک	۵۴۹
۱۱۵	أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا	۲۵۵
۱۱۶	أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ	۲۵۷
۱۱۷	أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاق	۵۵۸
	حرف الباء	
۱۱۸	بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاق	۱۶۳
۱۱۹	بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا	۴۳۰
۱۲۰	بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُد	۵۱۰
۱۲۱	بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ	۱۷۵
۱۲۲	بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِد	۲۶۱
۱۲۳	بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِد	۱۰۰
۱۲۴	بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّة	۵۵۰
	حرف التاء	
۱۲۵	تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ أَنَس	۲۷۴
	حرف الثاء	
۱۲۶	ثَلَاثُهُنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِم	۱۰۹
۱۲۷	ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْک	۱۱۴
۱۲۸	ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَة	۵۲۸
۱۲۹	ثَلَاثَةٌ لَا يَجِدُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ	۵۶۱
۱۳۰	ثَلَاثَةٌ لَا يَرِيحُونَ رِيحَ الْجَنَّة	۵۶۱

Marfat.com

۱۳۱	ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَيهِ ﷺ فَإِذَا بِهِ كَالْقَمَر	۴۰۹
۱۳۲	ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْش	۱۳۷
	حرف الجيم	
۱۳۳	جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْء	۴۶۴
۱۳۴	جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً	۴۸۹
	حرف الحاء	
۱۳۵	حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا	۴۳۹
۱۳۶	حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْر	۷۷
۱۳۷	حَوضِي مَسِيرَةُ شَهْر	۵۵۱
	حرف الخاء	
۱۳۸	خَالِقُوا النَّاسَ بِأَخْلاقِهِم	۳۷۳
۱۳۹	خَدَمْتُ النَّبِيَ ﷺ عَشْرَ سِنِين	۴۳۴
۱۴۰	خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ	۱۴۸
۱۴۱	خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جِنَازَةِ	۱۴۲
۱۴۲	خَرَجَ النَّبِيُ ﷺ يَومَ عِيدٍ ، فَصَلَّى رَكْعَتَين	۳۸۹
۱۴۳	خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالهَاجِرَةِ إِلَى البَطْحَاءِ	۴۱۱
۱۴۴	خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ	۴۸۰
۱۴۵	خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ	۵۲۰
۱۴۶	خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ	۱۷۴
۱۴۷	خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُور	۵۲۹

Marfat.com

۱۴۸	خلق اللّٰہ الحور من أصابع رجليها	۵۵۴
	حرف الدال	
۱۴۹	دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰه ﷺ	۸۵
۱۵۰	دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُه	۱۴۰
۱۵۱	دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ	۲۳۱
۱۵۲	دَخَلَتْ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةٌ اسْتَوْهَبَتْهَا طِيبًا	۲۷۱
۱۵۳	دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا	۴۵۲
	حرف الذال	
۱۵۴	ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّال	۴۹۴
	حرف الراء	
۱۵۵	رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً	۴۴۲
۱۵۶	رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَب	۴۲۷
۱۵۷	رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ	۴۳۷
۱۵۸	رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَة	۴۴۹
۱۵۹	رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا	۴۵۵
۱۶۰	رِيحُ الْوَلَد	۵۰۵
۱۶۱	ريح الملائكة ريح الورد	۵۲۷
۱۶۲	رِيحُ الْجَنَّةِ لَيُوجَدُ	۵۵۶

Marfat.com

۱۶۳	رِيحُ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ عَامٍ	۵۶۳
	حرف السين	
۱۶۴	سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ	۲۰۰
۱۶۵	سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ	۲۸۴
۱۶۶	سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ	۳۸۸
۱۶۷	سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ	۳۵۸
۱۶۸	سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ	۲۰۸
۱۶۹	سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى	۴۶۷
۱۷۰	سُنَّةُ الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ	۱۰۸
۱۷۱	سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ	۴۳۲
۱۷۲	سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَنَّةِ	۵۳۶
۱۷۳	سُئِلَتْ عَنِ الثَّوْبِ تَعْرَقُ فِيهِ الْحَائِضُ	۱۰۲
۱۷۴	سيد ريحان أهل الجنة	۵۴۷
۱۷۵	سَيِّدُ الرَّيَاحِينِ فِي الدُّنْيَا	۳۵۰
	حرف الشين	
۱۷۶	شَهِدَ كِتَابُ عُمَرَ إِلَى أَبِي مُوسَى	۹۷
	حرف الصاد	
۱۷۷	صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ	۴۱۴
۱۷۸	صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ	۵۵۶

Marfat.com

	حرف الضاد	
۱۷۹	ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ	۲۶۵
	حرف الطاء	
۱۸۰	طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِه	۲۰۶
۱۸۱	طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِه	۲۰۷
۱۸۲	طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ	۳۹۹
	حرف العين	
۱۸۳	عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا	۲۳۳
۱۸۴	عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي	۲۳۳
۱۸۵	عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ	۲۷۹
۱۸۶	عَلَيْكُم بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِى	۳۹۸
۱۸۷	عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟	۳۹۸
	حرف الغين	
۱۸۸	غَدْوَةٌ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ	۵۴۵
	حرف الفاء	
۱۸۹	فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي	۵۳۰
۱۹۰	فِى الْحَائِضِ تَعْرَقُ فِى الثَّوْب	۱۰۲
۱۹۱	فِى الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَاب	۱۵۷
۱۹۲	فِى الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ وَرْس	۲۲۸
۱۹۳	فِى كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِى أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُون	۲۶۴

Marfat.com

	حرف القاف	
۱۹۴	قَالَ صَلَّيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ	۴۱۱
۱۹۵	قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَنظَّفُوْا	۱۰۶
۱۹۶	قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ	۵۵۳
۱۹۷	قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِه	۳۱۹
۱۹۸	قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ	۱۹۸
۱۹۹	قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَة	۳۲۷
۲۰۰	قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي	۴۱۶
۲۰۱	قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي أَرَاک	۴۲۸
۲۰۲	قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُم	۵۵۷
	حرف الكاف	
۲۰۳	كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْب	۹۴
۲۰۴	كَانَتْ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ	۱۱۱
۲۰۵	كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :يُصَلِّى	۱۰۰
۲۰۶	كَانَ رَأْسُ رَسُولِ ﷺ فِي حِجْر	۱۰۱
۲۰۷	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْنِي رَأْسَهُ	۱۰۱
۲۰۸	كَأَنِّي أَنْظُرُ اِلَى وَبِيصِ الطِّيب	۱۹۵
۲۰۹	كَانَ أَحَبُّ الرَّيْحَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ	۳۵۰
۲۱۰	كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى حَتّٰى تَوَرَّمَت	۳۴۳
۲۱۱	كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِم	۳۵۳

Marfat.com

۲۱۲	كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا	۳۷۴
۲۱۳	كَانَتِ امْرَأَةٌ ، مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ	۳۸۷
۲۱۴	كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّة	۴۱۳
۲۱۵	كَانَتْ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونِ تَخْتَضِبُ	۲۷۳
۲۱۶	كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ	۴۲۳
۲۱۷	كَانَ إِذَا اسْتَجْمَرَ	۴۱۸
۲۱۸	كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ	۴۱۸
۲۱۹	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَه	۵۶۱
۲۲۰	كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِسْكٌ	۴۳۰
۲۲۱	كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَف	۴۳۳
۲۲۲	كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ	۴۳۵
۲۲۳	كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ	۴۴۸
۲۲۴	كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُعْرَف	۴۴۹
۲۲۵	كَانُوْايَكْرَهُوْنَ أَكْلَ الثَّوْمَ	۴۵۱
۲۲۶	كان عمر رضى الله عنه يدفع	۴۵۸
۲۲۷	كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِس	۵۲۳
۲۲۸	كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْر	۸۰
۲۲۹	كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصَّوْم	۱۵۶
۲۳۰	كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ	۵۱۹
۲۳۱	كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ	۷۸

Marfat.com

۲۳۲	كُنَّا مَعَ أَبِي السَّوَّارِ فِي الْحَمَّامِ	۹۸
۲۳۳	كُنَّا نُنْهى أنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّت	۹۶
۲۳۴	كُنْتُ أُشْبِعُهُ بِالْغَالِيَةِ	۱۸۷
۲۳۵	كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لاِحْرَامِهِ	۱۹۵
۲۳۶	كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ	۲۶۰
۲۳۷	كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ	۲۰۲
۲۳۸	كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ	۲۰۶
۲۳۹	كُنْتُ أُشْبِعُ رَأْسَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاص	۲۶۵
۲۴۰	كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ	۳۴۹
۲۴۱	كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِم	۲۱۱
۲۴۲	كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ	۳۶۸
۲۴۳	كُنْتُ مَعَ أَبِي حِينَ رَجَمَ	۴۱۰
۲۴۴	كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّد	۴۹۹
	حرف اللام	
۲۴۵	لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرِ	۲۹۰
۲۴۶	لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْب	۹۴
۲۴۷	لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ	۹۸
۲۴۸	لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْت	۱۳۹
۲۴۹	لا تُطيبي وأنت محرمة	۱۹۷
۲۵۰	لا تلثموا في سبيل اللّٰه	۵۱۸

Marfat.com

۲۵۱	لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ	۲۵۷
۲۵۲	لا تنح عنه، فوالذی نفسی	۵۱۸
۲۵۳	لا تعتزله فو الذی نفسی بیده	۵۱۹
۲۵۴	لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ	۳۶۰
۲۵۵	لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ	۷۹
۲۵۶	لكل باب من أبواب البر	۱۹۱
۲۵۷	لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ	۴۱۷
۲۵۸	لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ	۴۲۶
۲۵۹	لَمَّا مَاتَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ	۴۵۶
۲۶۰	لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ	۴۷۹
۲۶۱	لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ	۵۳۷
۲۶۲	لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ	۱۰۵
۲۶۳	لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	۱۰۷
۲۶۴	لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ	۱۳۷
	حرف الميم	
۲۶۵	مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ	۸۰
۲۶۶	مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ فِي شُهْرَةٍ مِنَ الطِّيبِ	۲۵۳
۲۶۷	مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ	۴۰۹
۲۶۸	مَا مَسِسْتُ حَرِيراً وَلَا دِيبَاجاً	۴۳۳
۲۶۹	مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً	۵۵۶

Marfat.com

۲۷۰	مَا تَرَى فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ؟	۵۶۴
۲۷۱	مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ	۵۶۵
۲۷۲	مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ	۲۵۶
۲۷۳	مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	۳۵۱
۲۷۴	مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ	۳۹۳
۲۷۵	مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	۳۷۷
۲۷۶	مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ	۴۶۶
۲۷۷	مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ	۱۱۰
۲۷۸	مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ	۱۳۹
۲۷۹	مَنْ مَنَعَهُ الصِّيَامُ مِنَ الطَّعَامِ	۱۵۷
۲۸۰	من تَوَضَّأَ فِي بَيته ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِد	۲۲۷
۲۸۱	مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ	۳۴۸
۲۸۲	مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَان	۳۱۶
۲۸۳	مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ	۳۱۹
۲۸۴	مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً	۳۵۷
۲۸۵	مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ	۴۶۵
۲۸۶	مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ	۴۸۲
۲۸۷	مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا	۵۵۵
۲۸۸	مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا	۵۵۹
۲۸۹	مَنْ يَتَتَبَّعِ الْعِلْمَ أَوِ الْحَدِيثَ	۵۶۰

Marfat.com

۲۹۰	مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيه	۵٦٠
۲۹۱	مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا	۵٦۲
	حرف النون	
۲۹۲	نزل النبي ﷺ خيمة	۴۳۷
۲۹۳	نِعْمَ الإِدَامُ الخَل —	۸۴
۲۹۴	نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ	۴۹٦
۲۹۵	نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	۴٦۷
	حرف الهاء	
۲۹٦	هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِم	۱٦۱
	حرف الواو	
۲۹۷	وسُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ	۹۸
۲۹۸	وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ	۱۵۹
۲۹۹	وضعت يدي على صدر	۴۳۱
۳۰۰	وَقَفَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ	۱۸۹
۳۰۱	وَكَانَ أَبُوْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا تَوَضَّأَ	۴۵۰
۳۰۲	وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمِ الصَّنْعَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ	۴۵۱
۳۰۳	وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ هَمَمْت	۱۱۱
۳۰۴	وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَا يُكَلَّمُ أَحَد	۵۱۹
۳۰۵	وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِه	۵۴٦
۳۰٦	وَيُعْجِبُهُ الِاسْمُ الْحَسَن	۲۸۵

Marfat.com

	حرف الياء	
۳۰۷	يُحَوِّلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ زَمْزَمَ	۵۴۸
۳۰۸	يَذُرُّعَلَى رَاسِ الْمَيِّت	۱۳۲
۳۰۹	يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ، فِي تَنَعُّلِه	۴۵۹
۳۱۰	يُوْضَعُ الْكَافُوْرعَلَى مَوْضِع	۱۳۲
۳۱۱	يوضع للصائمين مائدة يوم القيامة	۱۹۲

Marfat.com